U17464.

Title - JAAMIUL FATAWA.

Creator - Deen mohd.

Publisher - Matba Fathul kareem (Bombay).

Date — 4

Pages — ~~2781~~ 280 + 76.

Subjects -

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کتاب مستطاب مخزن جواهر علوم فقهیه و اصول و فروع دین محمدیه مسمّیٰ به

جامع الفتاوی

١٣٠٧

جلد اوّل علم عقاید و اصول فقه و مخصوص استفتا و چندین فواید و مسایل نوادر
تحت مضامین هر سوال و جواب مع روایات کتب معتبره و ترجمه هر مسئله در سندھی بتفصیل

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی عفی عنه

باهتمام قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم پلبندری مالکان مطبع

بتصحیح مؤلف در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ عزّ وجلّ کہ جسنے کتاب آفرینش عالم کو دیباچہ ازل وخاتمہ ابد سے زینت ہزارہ استغنای مظاہر دیکر بحکم لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ بصنایع لفظی ومعنوی آراستہ کیا اور ابواب فصول عبادات ومعاملات کو مسایل دینی ودنیوی کے اجوبۂ خاص کا پیرایہ بخش کر بفحوای لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ اخبار وآثار سے ممتاز فرمایا اور درود نامعدود اُس رسولِ مقبول مظہر فروع واصول پر کہ جسنے بحکم کلام معجز نظام رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ورطۂ ظلام کفر وشرک سے بندگانِ خدا کو نکال کر تجلیات ایمان واسلام مین طریق ہدایت کا بتایا اور اوراق مختلفۂ عقاید وملل کو شیرازہ بندی شریعت وطریقت سے تزئین فرما کر بحکم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ مدرسہ معاش ومعاد مین سبق حقیقت ومعرفت کا سکھایا اور اسکی آل واصحاب وسلف صالحین متّبعین پر جنھون نے بذل جہد وسعی مشکور سے اپنے فقہ وفرایض کے حرف بحرف جملہ اعالی وادانی کو معانی سمجھایا اور شرک وکفر وظلم وبدعت کو مانند حرف غلط صفحۂ ہستی سے محو کر کے واجبات وسنّت کا صحیح راستہ دکھایا اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آل سیّدنا محمد وبارک وسلّم امّا بعد خاکسار اقل العباد مفتی سیّد عبد الفتاح عرف سیّد اشرف علی ابن سیّد عبد اللہ حسینی القادری پیرزادہ گلشن آبادی ابن سیّد شمس الدین ابن زین العابدین ابن سیّد محی الدین ابن سید عبد الفتاح ابن سیّد شیر محمد ابن سیّد محمد صادق شاہ حسینی قدّس اللہ اسرارہم الحنفی مذہبًا والقادری مشربًا عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن

سایر المسلمین عرض کرتا ہی کہ ابتدای طالب علمی سے استادنا و مرشدنا حضرت سیّد میان
ساکن سورت و مولوی شاہ عالم ساکن برودہ و مولوی بشارت اللہ و مولوی عبد القیّوم
کابلی و مفتی عبد القادر ساکن تھانہ و مولانا خلیل الرّحمٰن مصطفیٰ آبادی و مولانا فضل رسول بدایونی
و مولانا و مرشدنا حضرت محمد اکبر کشمیری و مولانا و استادنا حضرت معلّم ابراہیم بانکوٹی خطیب
مسجد جامع بمبئی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حضور مین اس بندے نے شاگردی کی ہی
اور کتب درسیہ معقول و منقول صرف و نحو و علوم فقہ فروع و اصول بقدر حوصلہ حاصل
کرکے تدریس و توعیظ و تالیفات مین مشغول ہوا مثل تحفۂ محمدیہ تایید الحق خزانۃ العلوم
اشرف القوانین صد حکایات اشرف الانشا تحفۃ المقال مصادر الافعال کلید دانش
تعلیم اللّسان وغیرہ چالیس کتب و رسایل عربی و فارسی و ہندی مین سرکاری مدرسون
وغیرہ کے واسطے لکھنے کا اشتغال رکھا سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ مقدّسہ مین سرکاری صدر عدالت مین
امتحان مفتی گری عربی مین دیکر سند حاصل کیا بعد سنہ ۱۲۷۱ھ مین عدالت دھولیہ ضلع خاندیس مین
منصب افتا پر ملازم ہوا صاحبان جج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کی محکمون و عدالتون
سے ہر سال سیکڑون سوال و استفتا درباب فصل خصومات و نکاح و طلاق و میراث و
ہبہ و وصیّت وغیرہ معاملات کے آتے تھے اُنکے جواب شافی و کافی مع عبارات کتب فقہیہ
مثل ہدایہ و در المختار و فتاوی عالمگیریہ و فصول عمادی و سراجیہ و شرح وقایہ وغیرہ بقدر
ضرورت داخل کرکے مع ترجمہ مرقومہ بھیجا کرتا تھا اُن مسایل و استفتا کے مسوّدون سے
کئی دفتر تیار ہوئے بعد سنہ ۱۲۸۴ھ مین سرکاری الفنسٹن کالیج و ہای اسکول بمبئی مین بعہدۂ مدرّسی
عربی و فارسی تا امروز سنہ ۱۳۰۳ھ بھی علاقہ سرکاری سررشتہ تعلیمی سے رکھتا ہی اس عرصے مین یہان
بھی مسایل شرعیہ عقاید و عبادات و معاملات خصوصًا میراث و نکاح و طلاق وغیرہ عدالتون
مین ضرورت کے سبب اکثر لکھے گئے الحال بعض دوستون کی بنظر فوایدعام مسلمین فرمایش کی
باعث اِن سب مسایل کو ترتیب ابواب سے جمع کرکے اکثر عبارت کا ہندوستانی ترجمہ

بناکر جدا جدا چند جلدون مین داخل وشامل کردیا کیونکہ اس زمانے مین عربی خوان طالب العلم کم ہوتے جاتے ہین بلکہ مفقود ہین خدا چاہے تو ہندی ترجمہ پڑھنے سے عربی کے پڑھنے کا شوق مسلمانون مین پیدا ہووے اور اس عربی زبان والی کی برکت سے دینداری ترقی پاوے اور علم فقہ وفرائض کی قدر سمجھین اور اپنی زندگی کی اور ایمان واسلام کی خوبی حاصل کرین اور میکنا طن کی محمدین لا جس مین کلکتے کے اکثر مفتیان عدالت کے فتوون کا ترجمہ ہے اسمین کی تمام عربی عبارات کتب فقہیہ کی فراہم کرکے ترجمہ کیا اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نادر فتوے بھی اس مین مع صحیح ودستخط شامل کردیا اور نام اس کتاب کا جامع الفتاوی رکھا امید خدا سے ہے کہ مسلمانون کو اسکے پڑھنے سے بہت فایدہ دارین حاصل ہووے ناظرین اس مین کہین سہو وخطا دیکھین قلم اصلاح سے ممنون فرماکر راقم کو دعای خیر سے یاد کرین وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهٗ وَلَمْ يُجِبْ اَوْ كَتَمَهٗ فَاُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

استفتا (۱)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اور فقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفا وتعظیما اس باب مین کہ سیکھنا علم کا جسطرح مردون کو فرض ہے اسی طرح عورتون کو بھی فرض ہے یا نہین بَيِّنُوْا تُؤْجَرُوْا

اَلْجَوَابُ وَهُوَ الْمُوَفِّقُ بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد وعورت دونون کو طلب کرنا اور سیکھنا علم کا فرض ہے ایسا فرمایا حق تعالی نے
اپنے کلام مجید مین فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم
اور پوچھو عالمون کو جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ
مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر ایک مسلمان مرد پر اور عورت پر
عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم کو لازم ہے علم کا سیکھنا قبل اُس سے
کہ علم قبض اور بند ہو جاوے اور قبض ہونا علم کا دنیا سے عالمون کا اٹھ جانا ہے بعض علمانے
فرمایا ہے کہ جو علم ضرور ہے وہ سیکھنا فرض ہے اور اسپر عمل کرنا لازم ہے زیادہ علوم
ہر ایک کو سیکھنا لازم نہین یعنے آٹھ باب کے علوم فرض واجب سنت مستحب حلال حرام
مکروہ اور مباح اپنی عبادات مین نماز روزہ حج زکوٰۃ اعتقادات اور معاملات مین
جیسے بیع شرا نکاح اور معاش کے امورات مین ضرور ہے جسپر خود عمل کرے زیادہ
سیکھنا وعمل کرنا خود کو جہنم کی آتش سے بچانا اور اپنے عیال واطفال اور قبیلہ کو بھی جہنم
کی آتش سے بچانا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ
یعنے بہتر آدمیون سے وہ ہے جو دوسرے آدمیون کو فائدہ اور فیض پہنچاوے کیونکہ جتنا
سیکھا اسپر عمل کیا اپنے نفس کا فائدہ ہے اور زیادہ علم سیکھا اور دوسرے مسلمان بھائیون
کو سکھایا بہت بڑا فائدہ عام ہے لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کا حکم بجالایا چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ خدا ورسول کے
علم کو احکام وشریعت کے خزانہ دار فقہا وعلما ہین جو مسلمان کو جس چیز کی مسئلہ دنیوی یا
دینی مین حاجت ہوئی علما سے پوچھنا فرض ہے اور علما کو جیسا علم قرآن حدیث اجماع اور
ائمہ دین سے ملا اسکا بتلانا فرض ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تَذَاكُرُ الْعِلْمِ
سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَاهَا یعنے ایک گھڑی رات کو علم کا مذاکرہ

سیکھنا سکھانا تمام رات کے جاگنے اور عبادت کرنے سے بہتر ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الْاَعْمَالَ اِلَّا بِالْعِلْمِ یعنے بغیر علم کے اعمال کو خدا قبول نہین کرتا ہے علم مقدم ہے عمل سے لِاَنَّ مَنْفَعَۃَ الْعَمَلِ لِنَفْسِہٖ خَاصَّۃً وَمَنْفَعَۃَ الْعِلْمِ تَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَاِلَی النَّاسِ عَامَّۃً کیونکہ نفع عمل کا خاص خود کو ہے اور نفع علم کا خود کو بھی اور دوسرے آدمیون کو بھی عام ہے الغرض ہر ایک کو اپنے عبادات و معاملات کے قدر علم اور عمل لازم ہے بلکہ ایمان اور دینداری کا علم فرض ہے اور زیادہ علم سیکھنا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ہر شہر مین دس پانچ عالم ضرور ہونا چاہیئے تا ہر مسائل مین مسلمانون کی حاجت روائی ہوا کرے فقط والسلام از بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

استفتا ۲

مَا تَقُوْلُوْنَ اَیُّہَا الْعُلَمَآءُ وَالْفُقَہَآءُ کیا لکھنا پڑھنا سیکھنا بھی سب مسلمانون پر فرض ہے اور تمام اصحاب قرآن مجید و حدیث شریف حضرت کے زمانے مین لکھتے تھے اور لکھنا پڑھنا بھی علم مین داخل ہے یا نہین **الجواب** علم کے معنی دانستن یعنے جاننا سمجھنا سو بقدر ضرورت فرض ہے اور پڑھنا قرآن شریف کا نماز کے واسطے فرض ہے اور تلاوت کے واسطے واجب ہے اور حدیث شریف و فقہ کی کتاب و اعتقادیہ مسایل بھی پڑھے تو افضل ہے اور لکھنا بہتر ہے قرآن کے علم کے سنبھالنے اور قایم رکھنے کیواسطے سنت خلفای راشدین ہے بعض نے مکروہ کہا ہے اس دلیل سے رَوٰی عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَہٗ یعنے ابی سعید خدری رضی نے آنحضرت سے علم کو کتاب مین لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت نہ دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ یہود و نصارا کے یہان اکثر علمون کی کتابین لکھی ہوئی ہین کیا ہم نہ لکھین بعض علوم کو کتابون مین آپ کے چہرہ مبارک پر آثار غضب نمودار ہوئے اور فرمایا کہ جیسے یہود و نصارا حیرت مین

پڑ گئے ویسے تم بھی حیرت مین پڑنے چاہتے ہو فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل فرمائی ہے
کہ علم کو کتاب مین لکھہ کر جمع کئے اور حفظ اپنے سینہ مین نرکھے البتہ کتاب گم ہوجاوے
یعنے جلے ڈوبے تو علم فوت ہوجاویگا اور کتاب مین لکھنے سے زیادہ کم غلطی کا احتمال ہے مگر
حفظ سینہ مین بے کم و بیش موجود رہتا ہے اور لکھنے پر بھروسا کرکے یاد کرنا اور حفظ
رکھنا چھوٹ جاویگا اس سبب سے فقط بعض نے لکھنا مکروہ کہا مگر اکثر نے مباح کہا ہے
انکی دلیل یہہ ہے کہ بہت سے اصحاب جنکو لکھنا یاد تھا حضرت کی اجازت سے قرآن شریف
جو نازل ہوتا تھا سو لکھا کرتے تھے چنانچہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ زید بن ثابت
عبد اللہ ابن عمر معاویہ بن ابو سفیان اور خزیمۃ الانصاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کاتبان
وحی تھے اور خطوط بھی حضرت کی طرف سے اطراف کے رئیسون کو لکھتے تھے اور اکثر اصحابی
جو قرآن شریف نازل سورہ بسورہ آیات بآیات ہوتا اسے حفظ کرتے جاتے تھے تئیس
برس کے عرصے مین سب قرآن شریف نازل ہوا ہے مجموع الفتاوی مین اشعۃ اللمعات سے
منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو آیات بطور وحی کے حکم خدا سے لاتے کہہ دیتے کہ یہہ
آیتین فلانی سورۃ کے اوّل مین داخل کرو یا درمیان مین یا آخر مین فلان آیت کے بعد
اسے پڑھو اور ہر سال ایک وقت کلام منزّلہ سناتے اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی
پڑھتے اور انکو سناتے اسلئے ایک مصحف مین سب کے پاس جمع نہو سکا آنحضرت کی وفات
کے بعد حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین جنگ یمامہ کے اندر بہت سے
اصحاب حفاظ و قاری شہید ہوئے تب عمر فاروق نے کہا کہ ایک مصحف مین علی الترتیب
قرآن شریف جمع کیا جاوے چنانچہ زید بن ثابت نے حضرت عثمان رض و حضرت علی رض کے حضور
اوّل سے آخر تک جمع کیا جو اصحابون کے پاس لکھا ہوا تھا یا جو سینے مین حفظ تھا ایکجا کردیا
بعد اسکے حضرت عثمان رض کے وقت مین آپ کی سعی سے حضرت علی رض اور صحابہ کرام و حفاظ کے
اتفاق سے لغات قریش پر صحیح کرکے سورۂ فاتحہ سے سورۂ ناس تک ایکجا لکھوا کر

اسکی سات نقول اطراف بلاد مین بھیجدئے اسیلئے آپ کو جامع القرآن کہتے ہین جیسا لوح محفوظ
پر ہے اسی طرح ترتیب کے ساتھ ابھی تک قایم و دایم ہے قولہ تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ
اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے قرآن شریف کو نازل کیا اور ہم اسکی
حفاظت کرنے والے ہین امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بستان العارفین مین
ہے لَا یَحْزَنَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ عِنْدَهٗ كِتَابٌ مِّنْ هٰذَا الْعِلْمِ وَلِاَنَّ فِیْهِ الْبَلْوٰی
فَلَوْ لَمْ یُكْتَبْ لَذَهَبَ عَنْهُ الْعِلْمُ وَلَوْ كُتِبَ لَرَجَعَ اِلَیْهِ فِیْمَا یَنْسٰی اَوْ یُشْكِلُ عَلَیْهِ
مَسْرُوْرًا یعنے کوئی ایک تم مین سے عاجز نہوگا اگر لکھہ رکھے اس علم کو یعنے قرآن وحدیث کو
اپنے پاس کیونکہ دنیا مین آفتین ہین اگر نہ لکھہ رکھو تو علم جاتا رہے اور اگر لکھہ رکھو تو پھر جب
اگر بھول جاو یا مشکل پڑے اُس لکھے کی طرف رجوع کرو تو پھر خوشی سے یاد ہوجاوے
اگر لکھا نہوتا تو آجتک علم کیسا قایم رہتا تابعین کے زمانے مین تو تفسیر اور فقہ اور حدیثون
کی کتابین لکھی گئین آج دنیا مین تین سو تفسیر قرآن مجید کئی زبان کی موجود ہین اور حدیثون کی
کتابین اور ایمہ اربعہ کی مذہب مین فقہ کی کتابین متون و شروح و فتاوی ہزارون ہر صدی مین
ہر ملک مین تصنیف تالیف لکھتے چلے آتے ہین اور ابھی تک خدا کے فضل سے ہر زبان مین
ہر اقلیم کے اندر علمای امت محمدی کتابین لکھتے اور بناتے ہین اب تو خاص لوگون پر علم کے
قایم رکھنے کے واسطے لکھنا پڑھنا بھی فرض کفایہ ہوگیا ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَارَاٰهُ
الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے جس کام کو خاص مسلمانون نے اچھا سمجھا
وہ کام خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے تو لکھنے پڑھنے سے بہتر کوئی علم و ہنر نہین دین دنیا کی دولت
علم کے تابع مین ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا حدیث شریف ہے بفرمان خدا حضرت کو تلقین کیا گیا

استفتا (۳)

چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفا و تعظیما فتوی دینا اور مسئلہ لکھنا یا بتانا کس شخص کو
جائز ہے اور مفتی ہونے کو شرطین کیا کیا ہین **الجواب** بعض نے فتوی دینے کو

مگر وہ کہا ہی کہ لیاقت علم کی ہو اور مسئلہ اپنی زبان سے کہہ دیوے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَأُکُمْ عَلَی النَّارِ اَجْرَأُکُمْ عَلَی الْفَتْوٰی یعنے بہت جرأت کرنے والا جو کوئی ہر ایک مسئلہ کا فتوی دیوے سو جرأت کرنے والا آتش جہنم پر ہی شاید غلطی زبان سے نکلے اور حکم شرع مین عقل چلانے والا خطا کرے چنانچہ حضرت سلمان رضؓ سے اکثر لوگ فتوی پوچھتے اور آپ بتلاتے تھے اور یہ کہتے تھے یہ امر تمہارے لئے خیر ہی اور میرے لئے شر ہی آن حضرت کے زمانے مین اکثر اصحابون سے لوگ مسایل شرعیہ پوچھتے اور وہ بتاتے آنحضرت سنکر پسند کرتے چنانچہ ایک وقت حج کے دنون مین شتر مرغ کے پانچ بیضے کسی احرام باندھے ہوئے مسلمان نے توڑ ڈالے اُسنے کسی صحابی سے کفارہ اسکا پوچھا انھون نے کہا ہر ایک بیضے کے بدلے ایک اونٹ کا بچہ قربانی دے آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا اور یہی ظاہر کی آپ نے فرمایا ہر ایک بیضے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے فقط ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے شکار کیا اسکو ذبح کرکے اسکا گوشت پکاکر ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو کھلایا سو جایز ہی احرام باندھے ہوئے پر شکار کا گوشت کھانا یا نہین ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا جایز ہی کیونکہ خود نے تو شکار ذبح نہین کیا تھا بعد ابوہریرہ رضؓ نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے یہ بات ظاہر کی عمر فاروق رضؓ نے فرمایا اگر تم جایز نہ کہتے تو مین تم کو سزا دیتا ۔ یہان سے فتوی بتلانا اور اختلاف کا صحیح ہونا بھی معلوم ہوا قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ خدا تعالی نے حکم دیا ہی کہ عالمون کو مسئلہ پوچھو اگر تم نہین جانتے ہو اور اُنکے کہنے پر عمل کرو اور عالم کو بھی واجب ہی کہ خوب کوشش سے دریافت کرکے کہے لِاَنَّ الْمُفْتِیْ یُخْطِیْ وَیُصِیْبُ اگر صواب کہا ہی تو دو ثواب ملینگے اور اگر خطا فتوی دینے مین ہوئی ہی تو ایک صواب ملیگا اور اگر بے علمی سے بغیر تحقیق کرنے کے فتوی دیا ہی تو گنہگار ہوگا اسی لئے عالم کے کہنے پر عمل کرنا اور اسکے کرنے پر نظر نہین رکھنا کہ بوجھا ثواب وعذاب کا اس عالم کے سر پر ذمہ داری سے ہی

مفتی کی شرطیں اور فتوی بیان کرنے کے آداب بہت ہیں چنانچہ امام سمرقندی الحنفی فقیہہ
ابو اللیث رحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر دو عالم نے اختلاف کیا ایک امر میں تو اکثرین کے نزدیک
دونوں کو ثواب ملیگا جیسا طاؤس و فرس اور خرگوش بعض علما نے حلال کہا اور بعض نے
حرام تو دونوں کو اجتہاد کے طریق سے دوہرا ثواب ملا ہے کیونکہ اپنے ملک کے لوگون پر
آسانی ہووے اور رواج مین تنگی نہ پڑے بعض علما کہتے ہین کہ اس اختلاف مین جسکا کہنا حق
پر ہے اسکو دو ثواب اور جسکا کہنا خطا پر ہے اسکو ایک ثواب ملا ہے بحکم اِخْتِلَافُ
الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ امت رسول اللہ پر آسانی ہوگئی بعض علما کے نزدیک اگر مفتی نے کمال
کوشش سے مسئلہ کتابون سے لکھدیا اور خطا کی اسکو ثواب و عذاب دونون نہین کیونکہ
ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کو بغور سمجھا ہے اَلْعَادَةُ مُحَكَّمَةٌ کا
قاعدہ دھیان مین رکھکر حکم دیا ہے شروط مفتی ہے کہ آیات محکم و متشابہ کا جاننا مجمل و
مفصل کو پہچاننا شان نزول آیات و موارد حدیث مین غور کرنا اصطلاح زبان عربی و
لغات حجاز و قریش و عادات مسلمین ہر بلاد سمجھنا احوال رجال و اسناد حدیث سے واقف
ہونا مجتہد کے لئے ضرور ہے اگر یہہ سب علوم نہین جانتا ہے تو اجتہاد اسکا باطل ہے اور وہ گنہگار
ہوگا یہہ درجہ ائمہ اربعہ اور فقہائے سلف و خلف کا تھا جو زمانہ حضرت و صحابہ و تابعین و تبع تابعین
کے قریب تھے سو تین سو برس تک اُس کے بعد دروازہ اجتہاد کا بند ہوگیا ہے فقہا کے سات
طبقے مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ نے بتفصیل لکھہ دیا ہے اِس زمانے مین مجتہد کہان ہین مفتی
چاہئے کہ خوش اخلاق راست گفتار قانع بے طمع صالح پرہیزگار متدین صاحب وقار با اعتبار ہووے
بلکہ اس زمانے مین ایسا مفتی بھی کمیاب الاماشاءاللہ فقط نقل کردینا اور کتابون سے عبارت
اور صورت مسئلے کی برابر بتلادینا باقی رہگیا ہے اسبات کو بھی کمال علم تبحر و مزاولت و مطالعہ کتب
فقہیہ نہایت ضرور ہے هٰذَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ وَهٰذَا لَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ
لکھدینا چاہئے دُرّ المختار و ہدایہ و طحطاوی و فتاوی عالمگیریہ و سراجیہ مین سب قاعدے مفتی کے

فتویٰ دینے کے مرقوم ہیں هذا صحیح هذا اصح علیه الفتویٰ هذا هو المختار هذا
عندنا هذا مفتی بہ ان سب لفظون کی اصطلاح سمجھنا بھی ضرور ہے ۃ

استفتا (۴)

ایک مسلمان نے قرآن شریف کے چار پانچ سپارے استاد سے اچھی طرح سیکھا اور باقی
تمام قرآن مجید تلاوت کرکے خوب صحت کے ساتھ یاد کیا اب وہ تعلیم مکتب مین بغیر اجازت
استاد کے کرتا ہی اور فقہ کی ہندی کتابین پڑھاتا ہی سو بغیر تعلم تمام قرآن کے اور بغیر اجازت
اسکو تعلیم کرنا جائز ہی یا نہین اور علم حدیث و فقہ وغیرہ مین بغیر اجازت شیخ کے تعلیم دینا جائز ہے
یا نہین

الجواب

جب وہ شخص قرآن شریف کو صحیح پڑھتا ہی اور تلاوت مین
غلطی نہین کرتا تو اسکو تلاوت اور تعلیم کرنا جائز ہے اگرچہ استاد سے کامل تمام نہ سیکھا ہو
اور اجازت بھی حاصل نکیا ہو کیونکہ شریعت مین اس کام سے منع نہین آیا ہی اور کتاب و
سنّت و اجماع و قیاس جو اصول شرع کے چار رکن اعظم ہین کہین اس امر کی ممانعت کی دلیل
نہین تو اسکے جائز ہونے مین شک نرہا کہ اصل اشیا و افعال مین موافق مذہب مختار کے اباحت
وجواز ہی چنانچہ حموی مین ہی وَفِي الْمُخْتَارِ اَنَّ الْاَصْلَ الْاِبَاحَةُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ
اَصْحَابِنَا اِنْتَهٰى وَفِي الْحَمَادِيَّةِ اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ مقصود تعلیم و اجازت
سے یہہ ہی کہ الفاظ قرآن مجید و اعراب صحیح پڑھے اور غلطی نکرے جب یہہ امر بغیر اجازت کے
حاصل ہوا تو بس ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان مین فرمایا ہی اِدَّعٰى اِبْنُ جُبَيْرِ
الْاِجْمَاعَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُلَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهٖ رِوَايَةٌ وَلَوْ بِالْاِجَازَةِ فَهَلْ يَكُوْنُ حُكْمُ الْقُرْاٰنِ كَذٰلِكَ
فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُلَ اٰيَةً اَوْ يَقْرَاَهَا مَا لَمْ يَقْرَاْهَا عَلٰى شَيْخٍ لَمْ اَرَ فِيْ ذٰلِكَ
نَقْلًا وَلِذٰلِكَ وَجْهًا مِنْ حَيْثُ اَنَّ الْاِحْتِيَاطَ فِيْ اَدَاءِ اَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ
مِنْهُ فِيْ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ لِخَوْفِ اَنْ يَنْقُلَ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَمْ يَقُلْهُ

اَوْ يَتَقَوَّلُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا لَمْ يَقُلْهُ وَالْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظٌ مُتَلَقًّى مُتَدَاوَلٌ فِيْهِ وَهٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ من مجموع الفتاوىٰ ابن حجر نے دعوا کیا ہے کہ اجماع اس بات پر ہے کہ کسی شخص کو لایق نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل حدیث کی کرے مگر جبکہ اسکو روایت پہنچی ہو اگرچہ اجازت سے ملی ہو تب کیا قرآن مجید کا بھی حکم ایسا ہی ہے کہ کسی نے آیت قرآن کی نقل نکرنا اور اسکو نہ پڑھنا نہ پڑھانا جب تک کہ شیخ سے نہ پڑھا یا نہ سیکھا ہو - مولانا فرماتے ہین کہ مین کہین اس امر مین کوئی منقول نہین دیکھا اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ صحیح ادا کرنے کی احتیاط سخت تر ہے اس سے زیادہ حدیث شریف کے الفاظ ادا کرنے مین ہے اور وہ بڑا خوف گناہ ہے کہ جو لفظ رسول اللہ نے نہ کہا ہو ویسا لفظ یہہ شخص اپنی زبان سے کہے اور قرآن شریف محفوظ ہے اور پڑھنے پڑھانے مین متداول و مشہور ہے کبھی اسکے الفاظ بدلے نہین جائینگے اور یہہ ظاہر ہے - علم حدیث و فقہ کی چند کتابین اصول و فروع مین استاد سے پڑھنا اور اسکی اصطلاحات سے واقف ہونا ضرور ہے فقط مطالعہ سے نہین کھلتا مگر جب دو دو چار چار کتاب علم صرف و نحو و منطق و معانی و اصول وغیرہ علوم مین جو فرض کفایہ ہین طالب علم اچھی طرح سیکھے اور یاد کرے اور مطالعہ کی قوت سے ملکہ حاصل ہووے تو امتحان لیکر استاد و علمائے عصر اسکو تحصیل کا عمامہ باندھتے ہین اور سند اجازت درس و تعلیم و تدریس کی دیتے ہین اسلیئے تا دوسرون کو سکھانے مین غلطی نکرے اور شاگردون کو آموزش کا اعتقاد نہ بگڑے اور استخراج مسایل فقہیہ و افتا مین خطا نہ ہووے کیونکہ اس زمانۂ اخیر مین ہر ایک مدرس و واعظ وغیرہ کے علم و اعتقاد کی معلومات عام مسلمانون کو نہین ہوتی ہے اور اخذ کرنا علم دین کا عالم پاک عقیدہ سے بہتر ہے اگر تعلیم دینے والے کا عقیدہ فاسد ہے یا غلط معنی سکھاتا ہے تو اسکے شاگرد بھی گمراہ ہوینگے

بیت اے بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ جب مشایخ مرید و

شاگرد

شاگرد کو شریعت وطریقت مین کامل اور عبادت وریاضت مین واثق پاتے ہین تب اسکو خلافت نامہ لکھدیتے ہین اور مرید وشاگرد کرنے کی اجازت فرماتے ہین - حضرت سرور کائنات اور خلفای راشدین کو نور نبوت وولایت کے سبب سے علوم ظاہری وباطنی وسلطانی ودرویشی سیاست وافتا قضائت واحتساب بابات خاص متعلق تھا جب دور خلفای راشدین کا آیا انکو بھی نور ولایت حاصل تھا انکا فرمانا بھی امت کے واسطے سنت کا طریقہ ہوا جب وہ زمانہ گذر گیا تب سلطنت ظاہری پادشاہون نے لی اور سلطنت باطنی اہلبیت ومشایخ طریقت سے حاصل کی علوم ظاہری وافتا وقضائت علما کو ملا اور سیاست واحتساب امرا وحکام کے تصرف مین آیا مگر علوم دینیات کی سیکھنے کے لئے ضرورت باقی رہی ہے اور علمای دین محمدی نے ایسے قواعد شریعت محکم باندھے ہین کہ قیامت تک قایم ودایم رہینگے ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن ۵ جو خدا نے چاہا سو ہوا اور جو نچاہیگا سو نہوگا ۵

استفتا (۵)

چہ می فرمایند علمای دین متین اس باب مین کہ درس وتعلیم دینا وعظ قصہ گوئی ونصیحت بیان کرنا امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہر ایک مسلمان کو واجب ہے یا نہین اور امامت کے لئے جیسا حکم شرط ہے ویسا ہی انکے لئے حکم ہے یا کچھ فرق ہے

الجواب

امامت جماعت کا حکم خاص ہے اور تعلیم وعظ کا حکم عام ہے امامت مسجد جو امام راتب مسجد کا معین ہے سو افضل اب شروط امام کی یہ ہے امام ہو مرد تندرست عاقل بالغ عالم مسایل نماز کا پرہیزگار نیک خلق قاری خوش آواز خلیق خوش لباس وغیرہ بعضون نے متقی مسن صاحب وجاہت ونسب کو افضل کہا ہے اور مکروہ ہے امامت عبد کی وفاسق واعمی وبدوی ومبتدع وشارب الخمر وآکل الربوا ومبروص ومفلوج ونمام وریاکار وکردی وبدعقاید والے کی اور تفصیل در المختار مین مرقوم ہے - تعلیم ووعظ وغیرہ ہر مسلمان پر واجب نہین ہے مگر عالم پر واجب ہے جو مسلمان شخص اس سے کوئی مسئلہ دین کا پوچھے اور وہ

جاننا ہی اور نہ بتلاوے تو کل قیامت کو آتش کی لگام اسکے منہہ مین دینگے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی مَنْ كَتَمَ عَنِ النَّاسِ عِلْمًا يَعْلَمُهُ اُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور قرآن شریف مین بھی حکم ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ
الْهُدٰى الخ الآیۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِنَّ فِيْهِمْ الْاَعَاجِيْبَ وَلَا
حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ؂ بستان العارفین ؂
یعنے انحضرت نے فرمایا ہی تم پہنچاؤ میرے سے لوگون کو احکام اگرچہ ایک آیت ہو اور
بنی اسرائیل کا عجائب حال جو گذرا سو بیان کرو اسمین کچھ حرج نہین اور جو عمدًا میری حدیث مین
جھوٹھ ملا کر کہے تو اپنا مکان آتش دوزخ مین تیار کر لیوے وَقَالَ الْحَسَنُ لَوْلَا
الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِثْلَ الْبَهَائِمِ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ اگر علما نہوتے اور تعلیم و توعیظ نکرتے تو تمام انسان مانند حیوان کے بن جاتے ۔
اور تمیم الداری سے روایت ہی کہ ہر شنبہ کے روز وعظ بیان کرتے تھے پوچھا حضرت عمر نے
کہ تمہارا ارادہ اسمین کیا ہی تمیم الداری نے کہا کہ لوگون کو خدا و رسول کے احکام یاد دلانا ہی
آپ نے فرمایا اچھا ہی بیان کرو اگر چاہتے ہو مگر جان لو کہ یہہ امر ذبح کرنے کے جیسا ہی یعنے
بڑا احتیاط اور خطر کا کام ہی چنانچہ فرمایا ہی مَنْ اُعْطِيَ لَهُ الْقَضَاءُ فَقَدْ ذُبِحَ
بِلَا سِكِّيْنٍ یعنے جسکو قضارت کا عہدہ ملا تو وہ گویا بغیر چھری کے ذبح ہو گیا اکثر اکابر
علما نے قیدخانے مین جانا قبول کیا مگر قضارت کا عہدہ قبول نکیا اسی لئے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ تین آیات قرآن تعلیم و توعیظ کی بابت بہت بھاری ہین اور مین قصہ گوئی
کو مکروہ جانتا ہون قولہ تعالیٰ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ؂
یعنے کیا لوگون کو تم نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور خود کے نفس کو بھول جاتے ہو ؂ لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؂ یعنے کسواسطے تم جو کہتے ہو تو خود اسپر عمل نہین کرتے ہو ؂ وَمَا اُرِيْدُ

اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلیٰ مَا اَنْہٰیکُمْ عَنْہُ ۃ یعنے مین نہین ارادہ کرتا ہون کہ تم سے مخالفت
کرون جن چیزون کو تمہین منع کیا انکی طرف جاؤن حق تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی
بھیجی اَنْ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنْ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِی مِنِّیْ ۃ اوّل تم
اپنے نفس کو وعظ کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو حیا کرو میرے سے یعنے اپنی نصیحت پر آپ
عمل کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو شرم کی بات ہی ۃ **فایدہ** عالم شخص جو کہے سو سُنا
اور مان لینا اور اسپر عمل کرنا لازم ہی اگر وسوسہ نفسانی دل مین آیا کہ یہہ عالم اپنے نصیحت
پر خود عمل نہین کرتا ہی ہم کس لئے اسکے کہنے پر عمل کرین یہہ گمراہی کا سبب ہی جو عالم کچھہ کہیگا
نفس شیطانی اُسمین عیب چینی کریگا کیونکہ بے عیب خدا کی پاک ذات ہی ہم سب عیب مین
بھرے ہوئے ہین ساری عمر گذر جاویگی ایسا عالم متقی با عمل صاحب دل نہ ملیگا تو علم کی نعمت
سے وہ شخص محروم رہا اور بغیر استاد و مرشد کے زندگانی برباد ہوئی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
قطعہ گفت عالم بگوش جان بشنو ؁ ورنماند بگفتنش کردار ؁ باطل است آنکہ
مدعی گوید ؁ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ؁ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؁ ورنوشتہ است پند
بر دیوار ؁ اور اگر ویسا عالم پرہیزگار ملا تو بھی نفس شیطانی اسکی تقلید کرنے سے باز
رکھتا ہی دیکھو اس زمانے مین اکثر لوگون نے ائمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ دی ہی اور شتر بے مہار
کی طرح غیر مقلد بن گئے اور اپنے ہوا کے مقلد ہوے خدا پناہ مین رکھے ۃ

استفتا (٦)

چہ می فرمایند علمای دین متین درس و تو عظ کرنے کی شرع شریف مین آداب و شروط
کیا ہین اور مجلس وعظ مین جو مسلمان سامعین بیٹھتے ہین انکو نصیحت کا اثر کسطرح ہوتا ہی
الجواب شیخ امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بستان
العارفین مین لکھا ہی کہ آداب مذکر یعنے درس کہنے والے واعظ استاد و مرشد کو بہت
چاہئے کہ صالح ہون اور متقی پرہیزگار عالم باعمل حتی الامکان منہیات شرعی سے خود کو

بجا ویں اور امر بالمعروف و نہی المنکر علی العموم کیا کریں کسی کا نام یا شخص معین کر کے نہ کہیں والّا صلحا انکی مجلس میں نہ آوینگے اور کلام کا اثر جاتا رہیگا ۔ جو حدیث کہ متواتر و صحیح و حسن کے درجہ میں نہو اور انکو بھی اسکی اسناد میں شک ہو جیسے ترغیبًا للنّاس و ترہیبًا للعوام کی بابت بعض کتابوں میں مرقوم ہیں انکو بیان نکریں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ وَھُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَذَّابِیْنَ ۔ یعنے کسی شخص نے حدیث بیان کیا اور وہ خود جانتا ہی کہ یہہ صحیح نہیں ہی تو وہ خود ایک جھوٹھوں میں سے ہی ۔ اور مجلس کو طول نکرے تا سننے والے دِق ہو جاویں کہ برکت علم کی جاتی ہی اور سامعین بیزار ہوتے ہیں بحکم رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَۃً فَسَاعَۃً یعنے اپنے دلوں کو ہر گھڑی آسایش دیتے جاؤ جب بہت عذاب دوزخ کا حال بیان کئے دلوں میں سامعین کے گھبراہٹ اور خوف زیادہ ہو گیا تو اسکے بعد جنّت اور رحمت کا حال بھی بیان ہونا چاہئے تا فرحت اور رجا دلوں میں پیدا ہووے ۔ تواضع اور نرمی سے ہر امر بالمعروف کو بیان کریں تا دل میں جا نشین ہووے سختی اور خشم سے نہ کہیں اور حکم وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ کو دھیان میں رکھیں یعنے اگر تو رحمت خدا کو نرمی سے بیان کرے تو سامعین دل لگا کر سنینگے اگر سختی اور غصّے سے کہے تو سامعین نفرت کرینگے اور دور بھاگینگے جناب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیان آیات قرآن کرتا ہی پوچھا کہ تجکو ناسخ و منسوخ کا علم ہی اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا تو ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا ۔ حبیب بن ثابت نے فرمایا مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ لَّا یُقْبِلَ بِوَجْھِہٖ عَلٰی رَجُلٍ وَاحِدٍ وَّلٰکِنْ یَعُمُّھُمْ ۔ یعنے مجلس وعظ میں ایک ہی شخص کی طرف منہہ کر کے بیان نکرے بلکہ عام کی طرف ادہر ادھر منہہ پھیرا کرے اگر ایک کی طرف منہہ کر کے نصیحت کریگا تو وہ سمجھیگا کہ مجھے مجلس میں فضیحت کرتے ہیں ۔ اگر صلوٰۃ و صیام و صدقہ کا بیان

کرے تو پہلے خود اس پر عمل کرے ۔ لوگون کی خیرات و زکوٰۃ پر طمع نہ رکھے اور علم کی
قدر رکھو وے وَلَوْ اَهْدٰی اِلَیْهِ اِنْسَانٌ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ فَلَا بَاسَ اَنْ
یَقْبَلَ هَدِیَّتَهٗ یعنے اگر کسی نے کچھ ہدیہ بغیر مانگنے کے دیا تو اسکو قبول کرنے مین مضایقہ
اور خوف نہین ہے ۔ درمیان وعظ کے بعض کلام ایسا کہے کہ لوگون کی آنکھ مین پانی آوے
اور بعض کلام ایسا بھی کہے کہ خوشدل اور خندہ جبین ہو جاوین ۔ جناب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِنَّهٗ کَانَ اِذَا جَلَسَ رَغَّبَ النَّاسَ فِی الْاٰخِرَةِ وَ
زَهَّدَهُمْ فِی الدُّنْیَا فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ کَسِلُوْا اَخَذَ فِیْ ذِکْرِ الْفَرَسِ وَالْبِنَاءِ وَالْحِیْطَانِ
فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ نَشِطُوْا اَقْبَلَ فِیْ ذِکْرِ الْاٰخِرَةِ یعنے جب آپ مجلس مین وعظ کو
بیٹھتے لوگون کو ترغیب آخرت کی اور ترک دنیا کی کرتے جب دیکھتے کہ سامعین سست
ہو گئے ہین تو جھاڑ بونا گھر و دیوار بنانا دنیاداری کا ذکر درمیان لاتے جب لوگ خوش ہوئے
پھر آخرت کا بیان شروع کرتے تھے ۔ واللہ اعلم

استفتا (۷)

مجلس درس کے آداب اور سامعین و متعلمین کے ملزومات کیا ہین **الجواب**
بستان العارفین مین مرقوم ہے کہ سامعین کو لازم ہے واعظ کا فرمانا اور کتاب کی
عبارت دل لگا کر سننا اور اسپر عمل کرنا حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ سَمِعَ مَسْئَلَةً
وَحَدِیْثًا فَعَمِلَ بِذٰلِکَ فَاِنَّهٗ حَیٌّ وَمُنْجِیٌّ وَمَنْ سَمِعَ حَدِیْثًا فَلَمْ یَعْمَلْ بِهٖ
فَاِنَّهٗ یَهْلِکُ یعنی جس نے سنا ایک مسئلہ اور حدیث اور اسپر عمل کیا پھر اسکا دل
زندہ ہوا اور نجات پایا اور جس نے سنا حدیث اور عمل نکیا اسپر پس تحقیق وہ ہلاک
ہوئیگا ۔ اور سننے والون کو لازم ہے کہ جب ایک حدیث سن لئے تو صَدَقْتَ اور
اَحْسَنْتَ کہین تا واعظ کا دل حدیث کہنے پر بڑھے اور جب نام مبارک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا سنے درود پڑھے تو شیطان کا وسوسہ دل سے نکل جاوے ۔ انسان کو

لازم ہی کہ علم حاصل کرے اور اپنی جہالت پر بس نکرے قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہو اے محمد کیا وے برابر ہوسکتے ہین جو لوگ کہ جانتے ہین اور جو لوگ کہ نہین جانتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا یعنے اسمین خیر نہین ہی کہ جو عالم بھی نہین اور علم کا طلب کرنے والا بھی نہین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی مین دیکھتا ہون کہ تم مین سے علما مرتے جاتے ہین اور جاہل لوگ علم نہین سیکھتے لازم ہی کہ سیکھو علم دین اسلام کا قبل اسکے کہ علماؤن کے مرنے سے دین کا علم دنیا سے اُٹھ جاویگا۔ جب چھوٹے بچے علم سیکھینگے اور جب بڑے ہووینگے تو آخرین قوم کے واسطے علما بن کر بیٹھینگے۔ حدیث شریف مین آیا ہی لَفَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ جَاهِلٍ یعنے ایک شخص علم فقہ کا عالم سخت تر ہی شیطان پر ہزار عابد جاہل سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ یعنے جس شخص کے واسطے خدا تعالیٰ خیر چاہتا ہی تو اسکو علم دین سیکھنے کی توفیق دیتا ہی۔ تمام علمون سے علم فقہ افضل ہوا اسلئے کہ تمام قرآن اور حدیث کے معنی سمجھنے اور عمل کرنے کے واسطے اس مین خلاصہ موجود ہی۔ جب علم فقہ سیکھا بعد علم زہد اور حکمت کو سیکھے اور علم نجوم سے قدرے حاصل کرے کہ اوقات نماز اور جہت قبلہ وغیرہ معلوم ہووے قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیہ۔ یعنے وہ پروردگار ہی کہ جسنے تمہارے واسطے ستارون کو پیدا کیا تا دریا اور خشکی مین اندھیرے کے اندر تمکو اُن ستارون کے سبب رستا ملے۔ حدیث شریف مین ہی تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَرَفْعُهُ ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ یعنے تم سیکھو علم کو قبل اسکے کہ علم دنیا سے اٹھ جاوے اور اُٹھ جانا علم کا علماؤن کے وفات کرنے سے ہوویگا۔ فقیہ ابو اللیث بن محمد سمرقندی حنفی مصنف کتاب بستان العارفین کی وفات ۳۷۵ھ ہجریہ مقدسہ مین ہوئی ہی

تاکید علم سیکھنے اور سکھانے کی ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ابھی ۱۳۰۳ سنہ چودھوین صدی آغاز ہی جو مسلمان اہل ایمان ہی علم فقہ اور مسایل دین کے سیکھنے کا اور سکھانے کا طریقہ جاری کریگا نہایت اجر عظیم پاویگا اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ۵

استفتا (۸)

علم کے فضایل کیا ہین اور علما کی قدر کس طرح معلوم ہوتی ہی

الجواب غایۃ الاوطار و در المختار کے دیباچہ مین مرقوم ہی اَلْعِلْمُ وَسِیْلَۃٌ اِلٰی کُلِّ فَضِیْلَۃٍ یعنے علم وسیلہ ہی ہر بزرگی اور کمال کا اور ترقیات دارین کا سبب ہی ۔ اَلْعِلْمُ یَرْفَعُ الْمَمْلُوْکَ اِلٰی مَجَالِسِ الْمُلُوْکِ علم بلند رتبہ کرتا ہی غلام کو بادشاہون کی مجالس تک پہنچاتا ہی یعنے نہایت حقیر شخص علم کی جلالت شان سے بادشاہون کا ہم صحبت اور جلیس ہوجاتا ہی لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَھَلَکَ الْاُمَرَاءُ اگر عالم نہوتے تو امیر ہلاک اور تباہ ہوجاتے وجہ اسکی یہہ ہی کہ امیر خلق اللہ کے حاکم ہین تو اگر فصل خصومات مین علمای دین کی طرف رجوع نکرتے تو گمراہ ہوتے اور عذاب آخرت مین گرفتار ہوتے ۔ زمانۂ سابق مین دستور تھا کہ اوّل لوگ پیشہ سیکھتے پھر علم حاصل کرتے تھے تا خلق اللہ کے مال مین طمع کی مجال باقی نرہے اور کسی تونگر کے محتاج نہون اور جب کہ عالم طامع حریص ہوا تو اسکے علم کی حرمت اور عزت باقی نہین رہتی اور وہ حق گوئی سے پہلو تہی کرتا ہی ۔ روایت ہی کہ دو قسم آدمیون مین سے جب آراستہ ہوے تو سب لوگ آراستہ ہوجاتے ہین اور جب وہ بگڑے تو سب لوگ بگڑ جاتے ہین ایک علما دوسرے امرا ۔ اَلْعِلْمُ لِاَرْبَابِہٖ وِلَایَۃٌ لَیْسَ لَھَا عَزْلٌ علم صاحبان علم کے واسطے وہ منصب عالی دایمی ہی جسکی معزولی نہین یعنے بادشاہ اس منصب کو چھین نہین سکتا ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد شاگرد ہین امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے رحمہم اللہ انکو صاحبین کہتے ہین انھون کی تصنیفات نو سو نو ۹۹ کتابین علم فقہ کی ہین چنانچہ جامعین مبسوط زیادات اور نوادر وغیرہ اور ابو حنیفہ شاگرد ہین حضرت حمّاد کے اور حمّاد شاگرد ہین حضرت

ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی شاگرد ہین حضرت علقمہ کے اور علقمہ شاگرد ہین حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے اور عبداللہ بن مسعود اصحابی شاگرد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے جو تمام اصحابون مین عالم متقی مشہور و معروف ہین جسنے تقلید کی ابوحنیفہ کے مذہب کی تو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی مطابق اس حدیث شریف کے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ السَّمٰوَاتِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب آسمان کے ستارون کے مانند ہین تم نے اُنہین سے جسکی اقتدا کی تو تم نے ہدایت کی راہ پائی خلاصہ طحطاوی مین موجود ہے

ابیات

اَلْفِقْهُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَةُ	حَصَّادُهُ ثُمَّ اِبْرَاهِیْمُ دَوَّاسُ
نُعْمَانُ طَاحِنُهُ وَیَعْقُوْبُ عَاجِنُهُ	مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَّاٰکِلُهُ النَّاسُ

یعنے فقہ کو ابن مسعودؓ نے بویا اور علقمہ اسکا کاٹنے والا ہے پھر ابراہیم نخعی اسکا دانہ اور بھوسا صاف کرنے والا اور نعمان یعنے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم اسکے پیسنے والے اور یعقوب یعنے حضرت ابویوسف اسکا آٹا گوندنے والے اور محمد بن حسن اسکی روٹی پکانے والے اور سب لوگ مسلمان اسکے کھانے والے ہین - امام شعرانی نے میزان مین ائمہ اربعہ کی سند علوم اس طرح پر مذکور کی ہے - امام ابوحنیفہ نے علم اخذ کیا حضرت عطا سے انھون نے عبداللہ ابن عباس سے جو رسول اللہ کے چچیرے بھائی تھے اور اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْن کی حدیث ان کی شان مین آئی ہے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے جبرئیل علیہ السلام سے انھون نے حق تعالیٰ عزوجل سے امام مالک نے علم اخذ کیا حضرت نافع سے انھون نے ابن عمر سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے علم اخذ کیا امام مالک سے اور امام احمد حنبل نے امام شافعی سے رحمہم اللہ اجمعین - حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خورد سالی مین سترہ اصحابون کو دیکھا تھا اور پانچ اصحاب سے علوم بھی سیکھا تھا کتاب خیرات الحسان فی مناقب نعمان تصنیف

ابن حجر المکی الشافعی کے دیکھنے سے مفصّل حال معلوم ہوتا ہے ۔ جامع ترمذی مین ابو امامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی میری فضیلت تمھارے ادنیٰ شخص پر ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ پیغمبرون کے وارث علما ہین مسلمانون کو توفیق ہووے علما کی قدر سمجھنے اور علوم دین سیکھنے کی آمین آمین ؎

استفتا (۹)

تمام علمون مین علم فقہ کی فضیلت زیادہ کتابون مین بیان ہوئی ہے اسکا سبب کیا ہے دلایل کتب معتبرہ سے مرقوم فرمائیے

الجواب غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار مین تیسیر الوصول سے منقول ہے وَمِنْهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ وَغَيْرِهَا اَلنَّظَرُ فِي كُتُبِ اَصْحَابِنَا مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ یعنے منجملہ فضایل علم فقہ کے وہ قول ہے جو خلاصہ وغیرہا مین ہے کہ نظر کرنا ہماری اصحاب کی کتابون میں بدون سماع کے یعنے فقہ کی کتابون کو مطالعہ کرنا بدون اسبات کے کہ استاد سے سُننا تہجد کی نماز سے بہتر ہے وَتَعَلُّمُ الْفِقْهِ اَفْضَلُ مِنْ تَعَلُّمِ بَاقِي الْقُرْاٰنِ اور فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے یعنے زاید از حاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کے واسطے باقی قرآن کے سیکھنے سے افضل ہے اسواسطے کہ فقہ کا سیکھنا بقدر حاجت کے فرض عین ہے اور افضلیت کی یہہ وجہ ہے کہ قرآن شریف کا سیکھنا بقدر قرارت نماز فرض عین ہے اور تمام قرآن کا سیکھنا سنّت ہے اور فقہ کے مسایل نماز روزہ عقاید وضروریات دین مین فرض عین ہے اور زیادہ فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے پس فرض افضل ہے سنت سے جبتک فقہ نہ سیکھیگا تب تک قرآن مجید کی قدر کیا سمجھیگا اور وقایع کا حادث ہوتا ہے فقہ کے ہر باب مین بخلاف قرآن کے اس واسطے کہ قرآن مین سے سورہ فاتحہ اور تین آیتین قرارت کرنا فرض عین ہے مگر دوسرون کے سکھلانے کے واسطے تمام قرآن شریف کا

سیکھنا فرض کفایہ ہے وَجَمِیْعُ الْفِقْہِ لَا بُدَّ مِنْہُ اور تمام فقہ سے سیکھے بغیر چارہ نہین اگرچہ بطریق فرض کفایہ کے ہو الحاصل فقہ بجمیع انواع خود آدمیون کو ضرور ہے سو طہارت اور نماز روزہ کا دریافت کرنا تو علی العموم سب ملمانون کو فرض ہے غریب ہو یا تونگر ہو اور مسایل زکوٰۃ و حج و عتاق و قربانی و فطرہ وغیرہ تونگر پر سیکھنا فرض ہے اور خانہ داری کے لئے مسایل نکاح و طلاق بھی جاننا فرض ہے اور سوداگری کے واسطے مسایل بیع شراء و ہبہ وصیت میراث وغیرہ بھی جاننا فرض ہے ابیات اِذَا مَا اعْتَزَّ ذُوْعِلْمٍ بِعِلْمٍ فَعِلْمُ الْفِقْہِ اَوْلٰی بِاعْتِزَازٍ ؛ فَکَمْ طِیْبٍ یَفُوْحُ وَلَا کَمِسْکٍ ؛ وَکَمْ طَیْرٍ یَطِیْرُ وَلَا کَبَازٍ ؛ یعنے جب فخر کرے صاحب علم کسی پر تو فقہ کا علم پر مقدم تر اور اولی با فتخار ہے بہت سی خوشبو چیز مہکتی ہے لیکن مانند مشک کے نہین اور بہت چڑیان اڑتی ہین لیکن مانند باز کے نہین۔ وَقَدْ مَدَحَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِتَسْمِیَتِہٖ خَیْرًا بِقَوْلِہٖ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَقَدْ فَسَّرَ الْحِکْمَۃَ زُمْرَۃُ اَرْبَابِ التَّفْسِیْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّتِیْ ھُوَ عِلْمُ الْفِقْہِ اور اللہ حق تعالی نے فقہ کی مدح کی ہے اور اسکو مسمّی بخیر کرکے قرآن شریف مین فرمایا ہے جسکو حکمت دی گئی اسکو بہت خیر دی گئی اور معتبر مفسرین کے ایک گروہ نے حکمت کو تفسیر بعلم فروع کہا ہے اور وہ علم فقہ ہے اشباہ النظایر مین لکھا ہے کہ ہر آدمی سوای انبیا علیہم السلام کے جانتا نہین کہ اللہ تعالی کا ارادہ کیا ہے اسکے ساتھ دارین مین اسواسطے کہ حق تعالی کا ارادہ غیب ہے مگر فقہا اسکو جانتے ہین اسواسطے کہ وہ جان گئے ہین حق تعالی کے ارادے کو جو انکے ساتھ ہے رسول صادق مصدوق کے اس حدیث کی دلیل سے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالی خیر کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین مین فقیہ کرتا ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ یعنے اسکو دین مین فہم سلیم عطا کرتا ہے بعض علما نے علم حکمت کے معنی علم تصوف کئے ہین کیونکہ فقہ مین تصوف داخل ہے جیسا

شعر ہین مسکہ طحطاوی ہین ہی وَخَیْرُ عُلُوْمٍ عِلْمُ فِقْہٍ لِاَنَّہٗ ؎ یَکُوْنُ اِلیٰ کُلِّ الْمَعَالِیْ تَوَسُّلًا ؎ فَاِنَّ فَقِیْہًا وَاحِدًا مُتَوَرِّعًا ؎ عَلیٰ اَلْفِ ذِیْ زُہْدٍ تَفَضَّلَ وَاعْتَلَا ؎ شرح سب علمون سے بہتر فقہ کا علم ہی اسواسطے کہ وہ سب مراتب عالیہ کی طرف وسیلہ ہوتا ہی کیونکہ ایک فقیہ متقی ہزار زاہدون پر بزرگ اور عالیقدر ہوتا ہی وَقَدْرُ کُلِّ امْرِءٍ مَاکَانَ یُحْسِنُہٗ ؎ وَالْجَاہِلُوْنَ لِاَہْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءُ ؎ فَفُزْ بِعِلْمٍ وَلَاتَجْہَلْ بِہٖ اَبَدًا اَلنَّاسُ مَوْتیٰ وَاَہْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءُ ؎ اور وزن یعنے قدر و خوبی ہر مرد کی موافق اسکی خوب کرداری کے ہی اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہین ؎ ظفریاب ہو علم کے سبب سے اور علم فقہ سے جاہل نہ ہو ہمیشہ یعنے اسباب جہل سے اجتناب رکھو سب آدمی مردہ ہین اور علم والے زندہ ہین یعنے جاہل مُردون کے مانند لایق شمار کے نہین اور اُن سے کچھ فایدہ نہین مگر اہل علم زندہ ہین انکی زندگی سے انکو اور لوگون کو فایدہ حاصل ہوتا ہی تو علماے دین کا وجود رحمت اور نور ہی کہ وہ وارث ہین انبیا علیہم السّلام کے جس نے علما کی تعظیم کیا گویا اُسنے اپنے خدا و رسول کی اور دین ایمان کی تعظیم کیا۔ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۵ حکم خدا کا رسول اللہ کو ہوا کہ تم ایسی دعا مانگو اے خدا مجکو علم زیادہ دے واللہ اعلم بالصواب

استفتا (۱۰)

کون سے علم سیکھنا فرض اور سنّت ہین اور کون سے علم حرام و مکروہ ہین بیان فرمایئے جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا ۵

الجواب غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار مین سے خلاصہ مرقوم ہوتا ہی اِعْلَمْ اَنَّ تَعَلُّمَ الْعِلْمِ یَکُوْنُ فَرْضَ عَیْنٍ وَہُوَ بِقَدْرِ مَا یَحْتَاجُ لِدِیْنِہٖ شرح معلوم ہووے کہ علم کا سیکھنا فرض عین ہوتا ہی یعنے ہر شخص پر اور فرض عین اسقدر علم ہی جسکی طرف آدمی حاجتمند ہو اپنے دین کے واسطے تعلیم متعلم مین ہی کہ ہر مسلمان پر ہر علم کا حاصل کرنا فرض نہین بلکہ علم حال کی طلب فرض ہی یعنے آدمی جس حال مین واقع ہو اس حال کا علم سیکھنا فرض ہی چنانچہ جسپر نماز روزہ فرض ہو اسپر مسایل صوم وصلوٰۃ

دریافت کرنا فرض ہے جب پر حج و زکوٰۃ فرض ہوا یعنے تونگر ہوا اسپر مسایل حج و زکوٰۃ کا سیکھنا
فرض ہے جو سوداگری کرتا ہے اسپر مسایل بیع و شراء کے سیکھنا فرض ہے تا ارتکاب حرام
سے محفوظ رہے وَفَرْضُ كِفَايَةٍ شرح اور علم سیکھنا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ وہ ہے
کہ ہر شخص پر فرض نہین بلکہ بعض کا سیکھنا ایک شہر مین سب کی طرف سے کفایت کرتا ہے
وَهُوَمَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهٖ شرح فرض کفایہ وہ ہے کہ اپنی حاجت سے زیادہ غیر کے
نفع کے واسطے سیکھے ناواقفون کو راہ بتانے کے لیئے تا وہ لوگ حرام اور ہلاکی سے بچین
تو ایک عالم ہر نواح وضلع مین ضرور ہونا چاہیئے کہ عوام مسلمانون کو ضروریات دین کی سکھاوے
نہین تو عوام مسلمان ضایع ہووینگے وَمَنْدُوْبًا وَهُوَالتَّبَحُّرُ فِي الْفِقْهِ وَعِلْمِ الْقَلْبِ
شرح اور علم کا سیکھنا سنّت ہے جو کمال درجے پر سیکھے فقہ کا علم اور دل کا علم یعنے
تصوّف و سلوک و علم اخلاق جس علم سے انواع فضایل اور انکی حاصل کرنے کی کیفیت معلوم ہو اور
اقسام رذایل اور اُن سے بچنے کی کیفیت دریافت ہو۔ تعلیم متعلّم مین لکھا ہے اسی طرح فرض
ہے علم احوال قلوب چنانچہ توکل انابت خوف الٰہی رضا بالقضا کہ یہہ سب احوال مین واقع ہے
اور بزرگی اس علم کی کسی پر مخفی نہین اور علم اخلاق مین معرفت جود و بخل تکبر و تواضع عفت و
اسراف و تفتیر و امراض قلب کا جاننا فرض ہے جیسے حسد نفاق وغیرہ کیونکہ بخل و اسراف
و تفتیر حرام ہے اور حرام سے بچنا فرض ہے اور اسکو علم عقاید و تصوّف کہتے ہین جس سے
دل کی طہارت حاصل ہو اذکار و اشغال سے وحضور قلب و توجہ الی اللہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب
کمال کو پہنچے اور ظاہر و باطن پاک ہووے بیت تا بیاری طہارت ظاہر با طنت
نیز حق کند طاہر با بغیر عقاید صحیحہ و نیت خالص کے عبادت ظاہری فایدہ نہین کرتی ہے
بیت شرف ذات بجود ست و کرامت بسجود با ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود با
وَحَرَامًا وَهُوَعِلْمُ الْحِكْمَةِ الْفَلْسَفِيَّةِ وَالشَّعْبَذَةِ وَالتَّنْجِيْمِ وَالرَّمَلِ وَعُلُوْمِ الطَّبَاعِيِّيْنَ
وَالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ شرح اور علم سیکھنا حرام ہوتا ہے اور وہ حرام علم ٹونا ٹونون کی

حکمت فلاسفہ ہے شعبدہ بازی اور نجوم اور رمل اور علم طبیعی یعنے نیچر اور جادو کہانت وغیرہ یونانی حکمت اسواسطے حرام ہوئی کہ اس مین عالم کا قدیم ہونا وغیرہ من المکفّرات والمحرّمات داخل ہین اور علم نجوم مین اوضاع فلکیہ سے حوادث سفلیہ پہ استدلال کرتے ہین ۔ تعلیم متعلّم مین لکھا ہے کہ نجوم کا علم بمنزلہ مرض کے ہے تو اسکا سیکھنا حرام ہے وہ مضر ہے نافع نہین اسلئے کہ قضا و قدر سے بچنا ممکن نہین تو مسلمان کو چاہیئے کہ ذکر اللہ و دعا اور تضرع مین مشغول رہے اور حق تعالی سے عافیت مانگا کرے اسواسطے کہ داعی محروم الاجابۃ نہین ہوتا پھر اگر بلا مقدّر ہے تو ضرور پہنچیگی لیکن داعی کو حق تعالی صبر عطا کریگا دعا کی برکت سے لیکن تعلّم نجوم کا بقدر قبلہ شناسی و اوقات نماز ہر موسم کے اور فیٔ زوال جاننا جائز ہے انتہی کہانت وہ ہے کہ شیاطین سے راہ پیدا کرے تاکہ وہ اخبار آیندہ بتائین اور شعبدہ دست چالاکی بازیگری بہانمتی کے کھیل ہین اور یہہ جو لوگ علم جفر کو علی مرتضی کرّم اللہ وجہہ کی طرف نسبت کرتے ہین سو غلط ہے اسکی کچھ اصل نہین ۔ شارح در المختار نے علم طب کو بیان نہین کیا لیکن تعلیم متعلم مین یون مذکور ہے کہ طب کا سیکھنا جایز ہے اسواسطے کہ اسباب مین سے یہہ بھی سبب ہے حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ آیا ہے اور رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بھی علاج کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ علم فقہ دین کے واسطے اور علم طب بدن کے واسطے ہے اور حکمت یونانی مین منطق فلاسفہ داخل ہے اور اسکے سیکھنے سے تاریکی قلب پیدا ہوتی ہے سو حرام ہے اور علم حرف و علم موسیقی کو بھی علما نے حرام کی اقسام مین داخل کیا ہے اور علم حرف سے حرف کاف کا اشارہ ہے علم کیمیا سے مراد ہے کہ بہت سے ہوسین نے اپنی عمر شریف اسکے پیچھے گمائی اور اوقات خراب کی ہے یا نقش بھرنا اور علم جفر کے مانند حرف چلانا مراد ہو واللہ اعلم ومکرو ھا وھو

اشعار المولدین من الغزل والبطالۃ اور مکروہ اسی علم کا سیکھنا ہی جیسے اشعار
عورتون کی تعریف مین بنانا یا ہجو کہنی یا علم تسخیر وحب وبغض یا گنڈا فلیتہ وغیرہ جسکو منتر تنتر
کہتے ہین ومباحًا کاشعارہم لاسخف فیہا کذا فی فوائد شتی من الاشباہ والنظایر
اور مباح اس علم کا سیکھنا جیسے اشعار نعتیہ ونصایح یا جس علم مین کچھ فایدہ ہو شرع سے مخالف
نہو چنانچہ علم منطق اسلامیہ سو مباح ہی سیکھنا اسکا اثبات دلایل کے واسطے جب اسلام
روم شام عجم ومصر مین پھیلا فلاسفہ منطقی بحث کرنے لگے احکام ایمان واسلام مین تب
اہل اسلام نے اس علم کو سیکھکر انکے دلایل کو رد کیا اور قواعد اسلام کو ثابت کیا ہی کیونکہ
منطقی کو فقط منطقی رد کرسکتا ہی بعض نے منطق کے دلیلون سے اثبات مسایل شرعیہ
کرنا مذموم لکھا ہی کہ فرمان خدا ورسول کا ہمکو یقین کرنے کے لئے بس ہی اور بعض نے محمود
کہا ہی چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق کو معیار العلوم کہا ہی اور فرمایا ہی کہ
جسکو علم منطق کی معرفت نہین اسکے علم پر اعتبار نہین اسی لئے طالب علمون کو مدرسون مین
چار پانچ کتابین منطق کی سیکھنا ضرور ہوتا ہی کہ بغیر اسکے علم کلام وفقہ واصول وغیرہ کے
مسایل سمجھ مین نہین آتے اور بعض علمانے اسکو خادم العلوم کہا ہی کہ حکمت نظری وعلم کلام
وسلوک وغیرہ اکثر علوم مین منطق کی ضرورت ہی اسلئے مباح ہوا سیکھنا علم منطق کا - اکثر
علمانے لکھا ہی کہ علوم آلہ سیکھنا فرض کفایہ ہی علم شئی بہ از جہل شئی چنانچہ علم صرف نحو
منطق معانی بیان فصاحت بلاغت عروض قوافی تجوید لغات سلوک تصوف مناظرہ وغیرہ
کہ ان علوم کی مدد سے بخوبی نکات ولطایف قرآن وحدیث وفقہ کے سمجھ مین آتے ہین
اگر کسی نے صرف ونحو نہین سیکھا تو عبارت عربی پڑھنے مین غلطی کریگا زیر زبر اور پیش
کا خیال نہین رہیگا معنی مین فرق پڑیگا سورۂ فاتحہ کے درمیان اگر اَنْعَمْتَ زبر کی جای
پر اَنْعَمْتُ پیش پڑھیگا تو کفر ہو جاویگا - اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا
یعنے علم صرف سب علمون کی ماں اور نحو سب علمون کا باپ ہی دونون علمون کی قوت سے

ہر ایک

ہر ایک کتاب کی عبارت صحیح پڑھی جائیگی اور علم منطق کی خوبی سے اس عبارت کے معنی بخوبی صحیح سمجھے جائینگے ہر ایک شہر مین ایک عالم کامل ان علمون کا پڑھا ہوا ضرور چاہیئے تا دین کے علمون کی حفاظت رہیگی واللہ اعلم بالصّواب

استفتا ۱۱

کیا فرماتے ہین علمای دین اسلام رحمہم اللہ کہ علم عقاید کے چالیس مسئلے کیا ہین کہ جنکو یاد رکھنے اور دل سے یقین کرنے بغیر عبادات مقبول نہین ہوتی اور جیسے چار امام علم فقہ مین ہین اسی طرح علم عقاید کے بھی کوئی امام شیخ الاسلام ہین یا نہین اور وہ چالیس مسئلے مختصر ہندی عبارت مین اگر لکھدیوین تو جزاے خیر ملے گی

الجواب علم عقاید مین حضرت فخر الاسلام ابو منصور ماتریدی اور امام ابوالحسن اشعری رحمہما اللہ تیسری صدی کے آخر مین گذرے ہین اور تمام اہل سنت وجماعت کے علما انکو معتبر سمجھتے ہین اور یہہ طبقہ سیوم کے علماے ربانی ہین اور عقد کے معنی گرہ اور اعتقاد کے معنی دل مین اپنے تصدیق کے ساتھ یقین کرنا اور سمجھنا کہ یہی سچ ہے اور بس مسئلہ قَالَ اَھْلُ الْحَقِّ حَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ شرح عقاید نسفی رحمۃ اللہ علیہ مین مرقوم ہے کہ حقیقت اشیا کی ثابت ہے اور علم اسکا تحقیق ہے اور علم حاصل کرنے کے اسباب تین ہین اَلْحَوَاسُّ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ مسئلہ ۲ حواس ظاہری پانچ ہین سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور ہاتھ سے ٹٹولنا کہ سب اشیای محسوسات انھون سے پہچانی جاتی ہین اور پانچ حواس باطنی ہین خیال حس مشترک متصرفہ واہمہ اور حافظہ کہ سب اشیائی غیر محسوسات انکی ذریعے سے قیاس کرکے پہچانتے ہین مسئلہ خبر صادق جو لوگون کی زبانی ہر ایک زمانے مین کہتے ہین اور سنتے چلے آتے ہین جیسے بادشاہون کے شہرون کے نام ہین اور معتبر زیادہ وہ ہے کہ پیغمبرون کی زبان سے سنے اور انکے معجزے دیکھے اور علم اسکا ثابت یقین کو پہنچا زبان سے اقرار اور دل سے

تصدیق ہوئی مسئلہ۴ عقل بڑا سبب ہے علم کے حاصل کرنے کا جیسے کُلُّ شَیْءٍ اَعْظَمُ
مِنْ جُزْءِہٖ یعنے کل شئی جزء شئ سے بڑی ہے اور دھوان دیکھے تو معلوم ہوا کہ یہان
آگ ہے اور یہہ جوہر عطیہ خدا ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ ملا ہے مسئلہ۵ عالم
تو پیدا ہے کیونکہ تغیر ہمیشہ پاتا ہے ایک حال پر نہین اسمین اعیان و اعراض ہین اعیان
وہ جو قایم بذات ہین جیسے جسم و جوہر اور اعراض جیسے قایم بذات نہین بلکہ دوسرے
جسم کے سبب نمود ہوتے ہین جیسے رنگ بو مزہ مسئلہ۶ عالم کو پیدا کرنیوالا اللہ
وحدہ لاشریک ہے قدیم حیّ قادر علیم سمیع و بصیر خالق رازق جو چاہے سو کرے
نہ جسم نہ جوہر نہ محدود بلا کیفیت لامکان لازمان لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۵ اور خدا کے معنی خود آیندہ یعنے آپ ہی آپ ہے صفات ازلی
سے منزّہ ہے ذات و صفات اسکی حدوث و شرور سے جامع صفات کمال اور
پاک ہے از نقصان و زوال نہ خیال مین آوے نہ تصوّر مین مسئلہ صفات بھی
اسکی قدیمی ہین قدرت علم حیات سمع بصر ارادہ مشیّتہ تخلیق کلام تو اور تو
اسماء الحسنیٰ اسکی صفات کے نام ہین بلکہ ایکہزار سے زیادہ ہین مسئلہ۹ قرآن شریف
اسکا کلام ہے جو مصحف مین لکھا ہوا اور دل مین یاد ہے آخر زمانے کے پیغمبر خاتم النّبیّین
سیّد المرسلین محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہے اسی طرح توریت موسیٰ
علیہ السّلام پر زبور داؤد علیہ السّلام پر انجیل عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی اور سُریانی زبانون
مین جو بنی اسرائیل کے ملکون مین بولتے تھے نازل ہوئی تھین اُن کتابون مین شریعت
کے احکام حلال و حرام امر و نہی اور تعریف و بشارت نبی آخر الزّمان کی جا بجا مرقوم تھی
اُن لوگون نے اُسمین کم بیش کر کے تحریف و تبدیل کر دیا اور قرآن مجید عربی جامع
تمام احکام کا اور کامل سب دین کا خدا نے رسول عربی پر بھیجا اور اگلی سب کتابون کا
حکم منسوخ ہو گیا اور قرآن شریف کا حکم قیامت تک ناسخ و قایم رہا اسی طرح

سو صحیفے نازل ہوئے دس آدم علیہ السلام پر پچاس شیث علیہ السلام پر تیس ادریس
علیہ السلام پر اور بیس ابراہیم علیہ السلام پر خدا کی طرف سے بندون کو علوم شریعت
سکھانے کو اُترے تھے مسئلہ ۹ ملایک بے شمار حق تعالی نے زمین و آسمان مین
پیدا کیئے ہین وے نر و مادہ نہین معصوم ہین کھانے پینے سے پاک ہین ہمیشہ عبادت
تسبیح و تہلیل مین مشغول چار اُن مین سے بزرگ ہین درجہ مین چنانچہ جبرئیل علیہ السلام
موکل بر خاک پیغام لانا انبیا پر انکا منصب دوسرے میکائیل علیہ السلام موکل بر آب در بارزق
تیار کرنا حیوانات و نباتات کو بالن برسات جہان حکم ہو وہان برسانا انکا منصب ہے
تیسرے اسرافیل علیہ السلام موکل بر ہوا صاحب صور ہین منتظر ہین جب حکم خدا ہو تب صور
فنا کا پھونکینگے چوتھے عزرائیل علیہ السلام موکل بر آتش ملک الموت ہین ستر ہزار فرشتے
ہر ایک کے تابع ہین سوائے کراماً کاتبین ہر ایک بندے کے اعمال و افعال لکھنے
والے منکر و نکیر قبر مین سوال و جواب کے واسطے معیّن ہین روحانیان کروبیان حاملان عرش
بے شمار ہین ان کا عدد سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا مسئلہ ۱۰ ارادہ مشیّت قضا
و قدر مالک کے اختیار مین ہے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہیگا کرے گا
يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہین —
مسئلہ ۱۱ دیدار اللہ تعالی کا اور شفاعت رسول اللہ کی آخرت مین مومنین کے واسطے
بے شک ثابت ہے اور یہہ بڑی نعمت بہشتیون کے لیئے ہے اگر خواب مین کوئی مسلمان
کو یہہ نعمت رویت کا فیض ملا تو جائز ہے پھر اسپر دوزخ کی آنچ حرام ہے مسئلہ ۱۲
حق تعالی نے بندون کو پیدا کیا اور انکے اعمال بھی پیدا کیا کفر و ایمان طاعت و عصیان
حیات و موت سب اسکے ارادہ مشیت قضا و تقدیر سے ہے خیرہ و شرہ من اللہ تعالی نیک
کام سے راضی اور بد کام سے راضی نہین قضا و تقدیر مین اور رضا مین فرق سمجھنا چاہیئے
کیونکہ طاقت بندے کو ہر کام کی دی گئی ہے ثواب و عذاب کی راہ بتلائی ہے اور ہاتھہ پاؤن

چشم وگوش زبان تمام اعضا اسکے اختیار مین تابعدار ہین اور اسباب وآلات بقدر
امکان اپنی تدبیر سے بناتا ہی اگر تدبیر تقدیر کے موافق ہوئی وہ کام بنتا جاتا ہی عقلمند
کہلاتا ہی اگر موافق نہوئی وہ کام نہین بنتا بے وقوف کہلاتا ہی قولہ تعالی لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا حق تعالی تکلیف نہین ڈالتا ہی کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ
مگر جتنا کہ اس سے ہوسکے بندہ اپنی بندگی بیچارگی کا اقرار کرے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہے مسئلہ ۱۳
آدمی کا رزق مقدر ہین ہی اتنا ملیگا غیر اسکا رزق نہین کھا سکیگا نہ یہ غیر کا جب رزق
پورا ہوا اُٹھہ گیا اجل آویگی اور خدا بندون پر احسان کرتا ہی موت کے اول ناتوانی ضعیفی
سفید بال وغیرہ موت کی نشانیان پیغام بھیجکر توبہ کرنیکی فرصت اور موت کی یاد دلاتا ہی
مسئلہ ۱۴ عذاب قبر کا کافرون کو اور بعض گنہگار مسلمانون کو ہوویگا اور اہل طاعت
کو قبر مین راحت ملیگی اور منکر نکیر کا سوال جواب آسان ہوجاویگا مسئلہ ۱۵ قبر سے
قیامت کے روز زندہ ہوکر اُٹھنا برحق ہی نامہ اعمال کا حساب میزان پل صراط حوض کوثر
جنّت و نار برحق ہی مسئلہ ۱۶ گناہ کبیرہ کرنے سے مسلمان ایمان سے خارج نہین ہوتا
اور کفر مین داخل نہین ہوتا قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق حق تعالی شرک کو نہین بخشتا ہی اور اسکے سوا جسے چاہیگا
بخشیگا خواہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ ہو اگر چاہے کبیرہ کو بخشدے اور صغیرہ کے واسطے
عذاب کرے مالک ہی حلال سمجھنا حرام فعل کو کفر ہی اسی طرح حرام سمجھنا حلال کو بھی کفر ہی
مسئلہ ۱۷ شفاعت رسلون کی اور شہیدون اولیاؤن کی اہل کبیرہ گنہگارون کے
واسطے ثابت ہی ایمان دار شخص کو خلود نار نہین بقدر گناہ کے عذاب پاویگا بعد خلاص ہوکر
جنّت مین داخل ہوگا لیکن کافر ہمیشہ مخلّد نار مین رہیگا مسئلہ ۱۸ اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہی یعنے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا کہ جو احکام اللہ
نے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا سچ ہین اور نیک اعمال سے روشنی اسلام کی ہوتی ہی مسئلہ ۱۹

الایمان

اَلْاِیْمَانُ لَایَزِیْدُ وَلَایَنْقُصُ ایمان بڑھتا بھی نہیں اور کم بھی نہیں ہوتا وہ تو دل کا
یقین ہے رہا تو سب اور گیا تو سب سو برس کا کفر ایک کلمہ شہادت پڑھنے سے جاتا ہے
اور سو برس کا اسلام ایک کلمہ کفر کہنے سے جاتا ہے مسئلہ ۲۰ جب اقرار اور تصدیق صحیح
ہوگئی تو ایسا کہنا جایز ہے اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنی میں برحق سچا مؤمن ہوں باعتبار حال کے
اور اگر باعتبار مآل کے اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہیگا تو بھی جایز ہے کہ خاتمہ بالخیر
ہونے کا اعتبار ہے مسئلہ ۲۱ سعید کبھی آخر کو شقی ہو جاتا ہے اور شقی آخر کو سعید بن جاتا ہے
خدا کے فضل و احسان کی امید رکھنا اور اپنے اعمال کے شر سے خوف عذاب کا ہے اُس سے
حذر مانگنا مسئلہ ۲۲ پیغمبروں کے پیدا کرنے میں اور اپنا کلام بھیجنے میں بڑی حکمت ہے کہ
انھوں نے جنّت کی بشارت دئیے اور دوزخ کے عذاب سے خوف بتائے اور دنیا و دین
کے سب کام اور اسکا انجام سکھائے ہیں تا بندوں پر حجت تمام ہوگئی مسئلہ ۲۳ معجزے
پیغمبروں سے حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوئے سو برحق ہیں جسکے سمجھنے میں عقل انسان
عاجز ہے اوّل سب پیغمبروں کے آدم علیہ السّلام اور آخر سب کے افضل المرسلین خاتم النبیّین
محمد مصطفیٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ہیں سب پیغمبر سچے معصوم تھے اور فرمان الٰہی پہنچانے والے
بندوں کو اور نصیحت کرنے والے امّت پیغمبر آخر الزّمان کی سب پیغمبروں کی امّت سے افضل
بے شمار ہے مسئلہ ۲۴ انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے انمیں تین سو تیرا رسل ہیں
جن پر جبرئیلؑ نازل ہوئے اُن میں سے سات اولو العزم ہیں آدم صفی اللّٰہ نوح نبی اللّٰہ
ابراہیم خلیل اللّٰہ اسمٰعیل ذبیح اللّٰہ موسیٰ کلیم اللّٰہ عیسیٰ روح اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلوٰۃ
اللّٰہ وسلامہ علیہم اجمعین مسئلہ ۲۵ معراج رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو جاگتے میں
جسم کے ساتھ برحق ہوئی ہے مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک قرآن شریف سے ثابت ہے منکر
اسکا کافر ہے اور مسجد اقصیٰ سے عرش بریں پر اور وہاں سے لامکان پر تشریف لے گئے
جنّت دوزخ کی سیر کئے تمام پیغمبروں سے ملاقات ہوئی سو حدیث نبوی سے ثابت ہے منکر اسکا

فاسق گنہگار ہی اسی لئے اہل قبلہ کو یعنے بہتر فرقے والون کو جو قرآن شریف پڑھتے ہین
قبلہ کعبۃ اللہ کی طرف منہہ کر کے نماز ادا کرتے ہین کافر کہنا جایز نہین خواہ رافضی خارجی وہابی
معتزلہ ہون خواہ بہتر فرقون مین سے کوئی بھی ہو الا فرقہ خطابیہ و شیطانیہ کہ انکے پیچھے
نماز جایز نہین اور شہادت انکی مقبول نہین الحاصل جس شخص کے اعتقاد مین عمل مین نص قطعی
یا حدیث متواتر یا اجماع امت کی مخالفت پائی جاوے وہ کافر ہی اور جس شخص کے
اعتقاد مین یا عمل مین آیات متشابہات یا حدیث احاد مین یا مسایل فروعات مین
مخالفت پائی جاوے اسکو فاسق یا بدعلتی مبتدع کہتے ہین کافر نہین ہی ہرگز کسی
مسلمان کو کافر یا ملعون نہین کہنا اگر وہ کافر نہین ہی تو کہنے والے کی طرف کفر
عود کرتا ہی نعوذ باللہ منہا مسئلہ ۲۶ کرامات الاولیاء حق اولیا کی کرامات
برحق ہی جیسا ہر نماز کو مکہ معظمہ مین حاضر ہونا پانی اور ہوا پر چلنا جو کام عقل مین نہ آوے
اگر خدا کی جانب سے خاص ہی اسکا نام قدرت ہی اگر بالواسطہ نبی سے وہ کام ظاہر ہوا اسکا نام
معجزہ ہی اگر ولی سے ظاہر ہوا کرامت ہی اگر مومن مسلمان سے ظاہر ہوا خرق عادات
ہی اگر کافر سے ظاہر ہو استدراج ہی مسئلہ ۲۷ جو کچھ اولیا امت سے کرامات ظاہر ہوئی
وے سب پیغمبر کے معجزے شمار کئے جاتے ہین اور امت احمدی مین ایسے اولیا بہت ہوئے
ہین جنہون نے مردون کو زندہ کیا جو منہ سے کہا وہی ہوا مسئلہ ۲۸ افضل البشر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول تھے بعد انکے حضرت سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ
خلیفہ دوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا
علی المرتضی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم تھے بعد انکے اہل بیت رسالت حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہما تھے بعد انکے عشرہ مبشرہ اور اہل بدر جنکو بشارت جنت کی ملی
ہی بعد جمیع مہاجرین و انصار بعد تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
مسئلہ ۲۹ محبت آل و اصحاب کی اور پیروی انکی امتی کو واجب ہی جسکے دل مین محبت

آل واصحاب کی ہین وہ جنّت مین داخل ہوگا انکا ذکر خیر سے کرنا چاہیئے مردون مین سب کے اوّل حضرت صدیق اکبر نے ۳۸ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے عورتون مین سب کے اوّل حضرت بی بی خدیجہ نے ایمان قبول کیے لڑکون مین سب کے اوّل علی مرتضیٰ نے نو برس کی عمر مین ایمان لائے اور غلامون مین حضرت بلال حبشی نے ایمان قبول کیے تھے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مسئلہ ۳۰ خلافت تیس سال تک رہی تھی بعد سلطنت ہوگئی چنانچہ خلیفہ اول نے دو برس تین مہینے پانچ روز خلافت کو بخوبی انجام دیا ترسٹھ برس کی عمر ہوئی تھی کہ انتقال فرمایا بعد خلیفہ دویم نے دس برس چھ مہینے پانچ روز خلافت کی بلاد عجم روم شام مصر وغیرہ ملکون مین کلمہ اسلام پہنچایا ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا یہہ دونون شیخین نبی علیہ السّلام کی قبر کے پہلو مین مدفون ہین بعد خلیفہ سیوم نے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ روز خلافت کرکے بیاسی برس کی عمر مین شہادت پائے بعد خلیفہ چہارم نے چار برس نو مہینے پانچ روز خلافت کرکے ترسٹھ برس کی عمر مین شہید ہوئے بعد حضرت امام حسن نے پانچ مہینے ستائیس روز خلافت کرکے استعفا دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور فرمایا کہ اب سلطنت کے ایام آغاز ہوئے مجھے یہہ منظور نہین کہ مسلمانون مین محاربات جاری رہین اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً کی حدیث شریف کی مطابقت کی یعنے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس برس تک خلافت رہیگی بعد سلطنت اور ظلم ظاہر ہوگا صَدَقَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مسئلہ ۳۱ جو اصحابون کے درمیان اختلاف اور محاربات ہوئے ہین اُن باتون سے اپنی زبان بند رکھنا کسی کو بد نہین کہنا خدا پر سونپنا جو علی مرتضیٰ سے محاربہ کرتے تھے خطا پر تھے اور جسنے حسنین رضی اللہ عنہما کو شہید کیا ظالم منافق تھا موت کے وقت اسکا کیا حال ہوا معلوم نہین لعنت کا لفظ سوا اے شیطان کے کسی کے حق مین بولنا لایق نہین خدا تعالیٰ دشمنان اہل بیت کو انتقام کریگا

چنانچہ مولانا جامیؒ سے مرقوم ہی **ابیات** ہر خصومت کہ بود شان باہم

تعصب مزن در انجادم ٭ حکم این قصہ با خدای گذار ٭ بندگی کن ترا ز حکم چہ کار ٭
وان خلافیکہ داشت با حیدر ٭ در خلافت صحابی دیگر ٭ حق در انجا بدست حیدر بود ٭
جنگ با او خطای منکر بود ٭ آن خلاف از مخالفان مپسند ٭ لیکن از طعن ولعن لب بربند ٭

مسئلہ ۳۲ تمام مسلمان ایک امام کی ائمہ اربعہ مین سے تقلید کرین اسکے فرمان موجب عبادات ومعاملات بجالاوین احکام شرعیہ وقبول شہادات وحقوق عباد وتزویج صغار وفصل خصومات وغیرہ مذہب کے کامون مین غیر مقلد نہ ہووین علما وسادات کی فضیلت وحرمت رکھین شریعت کی حقارت وانکار ایک سخن مین کسی نے کیا کافر ہوجائیگا نعوذ باللہ منہا اہل بیت رسول اللہ کی محبت فرض ہی وہ امہات المؤمنین اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین اور حضرت امام حسن رض وامام حسین رض اور انکی اولاد سادات ہین قیامت کے دن سب حسب نسب منقطع ہوجائینگے لیکن رسول اللہ کا حسب نسب ہمیشہ قایم دایم رہیگا اسی طرح اصحابون کی محبت بھی فرض ہی اسی طرح اولیا وعلمای امت کی محبت بھی فرض ہی جسنے انکی محبت تعظیم کی گویا رسول اللہ کی محبت تعظیم کی جسنے رسول اللہ کی تعظیم ومحبت کی گویا خدا کی محبت وتعظیم کی جسنے خدا کی محبت وتعظیم کی وہ بے شک جنتی بندہ ہی

مسئلہ ۳۳ تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ حُبُّ الْخُتْنَيْنِ اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالصَّلٰوةُ خَلْفَ الْاِمَامَيْنِ یعنی بزرگی کرو ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کی سب صحابہ پر بہت محبت رکھو عثمان بن عفان رض اور علی مرتضی کی رض مسح کرو موزون پر سفر وحضر مین اور نماز پڑھو پیچھے دونون امامون کے اگر نیکوکار ہی یا بدکار ہی امام معصوم ہونا شرط نہین ومبتدع امام کے پیچھے نماز جایز ہی بالکراہت مگر فسق وبدعت پر اصرار نکرے

مسئلہ ۳۴ کوئی اولیا درجہ انبیا سے بالاتر نہین ہوتا ہی

مسئلہ ۳۵ جب تک بندہ عاقل بالغ ہوش رکھتا ہی احکام شرعیہ امر ونہی نماز روزہ اس سے ساقط اور معاف نہین ہوینگے

مسئلہ ۳۶ نصوص قرآن وسنت نبوی ظاہر معنی پر اعتبار کئے جاتے ہین

مسئلہ ۳۷ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا

اسکے

اسکے عذاب سے بے خوف ہونا حلال کو حرام کہنا حرام کو حلال کہنا قرآن شریف کے ایک حکم سے انکار کرنا شریعت کے حکم کی مسخری کرنا کاہن کی غیب کی بات پر تصدیق کرنا گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا کفر ہی **مسئلہ ۳۸** وَفِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِہِمْ عَنْہُمْ نَفْعٌ لَّھُمْ میت کے حق مین دعا خیر مانگنا انکے واسطے خیرات بدنی و مالی کرنا فاتحہ درود پڑھنا اسکا ثواب میت کو بخشنا انکے حق مین نفع ہی بے شک ثواب زندون کا مردون کو پہنچتا ہی فرقہ معتزلہ اسسے منکر ہی **مسئلہ ۳۹** خدا تعالی دعا قبول کرتا ہی اور حاجات دین دنیا کی اپنے فضل و احسان سے روا فرماتا ہی اگر دنیا مین کچھ دعا مقبول نہ ہوئی تو صبر کرے آخرت مین اسکا بدلا ملیگا **مسئلہ ۴۰** اشراط ساعۃ یعنے نشانیان قیامت کی جو کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے سچ ہونیوالی ہین چنانچہ پیدا ہونا دجّال کا دابۃ الارض کا یاجوج ماجوج کا حضرت عیسی علیہ السّلام کا امام مہدی کا مغرب سے آفتاب کا طلوع کرنا وغیرہ سب عقاید اہل سنّت وجماعت کے برحق ہین اور عین العلم احیاء العلوم شرح مقاصد ارشاد المسلمین المعتقد المنتقد وغیرہ کتابون مین تفصیلوار مرقوم ہین واللہ اعلم بالصواب واللہ الہادی الی الحق والسّلام ۃ

استفتا (۱۲)

کیا فرماتے ہین علمای دین اس بابت مین کہ ایک شخص نے عبادت بدنی جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن کیا ہی یا عبادت مالی جیسے زکواۃ خیرات بنای چاہ و مسجد کیا ہی یا حج کعبۃ اللہ کہ بدنی و مالی دونون کو شامل ہی بجا لایا بعد چند روز کے اسکا ثواب دوسرے شخص کو خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو بخش دیتا ہی سو جایز ہی یا نہین اور عمل کرتے وقت غیر کی نیت کرنا شرط ہی یا نہین **الجواب** جایز ہی ترجمہ در المختار رعایۃ الاوطار مین مرقوم ہی اَلْاَصْلُ اَنَّ کُلَّ مَنْ اَتٰی بِعِبَادَۃٍ مَّا لَہٗ جَعْلُ ثَوَابِہَا لِغَیْرِہٖ وَاِنْ نَّوَاہَا عِنْدَ الْفِعْلِ لِنَفْسِہٖ لِظَاہِرِ الْاَدِلَّۃِ شرح اصل یہہ ہی کہ

جو شخص کوئی عبادت کرے نماز یا روزہ خیرات یا تلاوت قرآن حج یا عمرہ یا طواف یا
اور نیکیاں تو اسکو جایز ہی کہ اسکا ثواب غیر شخص کیواسطے کردے اگرچہ عبادت کرنے
کے وقت اپنی ذات کیواسطے نیت کی ہو یہہ اصل ثابت ہی دلایل قرآن اور احادیث کی
ظاہر دلالت سے۔ قرآن مجید مین اولاد کو ارشاد ہوا کہ والدین کے واسطے یون دعا کرین
اور اولاد کے معنی بیٹا اور بیٹی دونون کو شامل ہی قولہ تعالی رَبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای میرے رب میرے والدین پر رحم کر جیسا کہ انھون نے مجکو
لڑکپن مین پالا تو اگر انسان کا عمل دوسرے کو نہ مفید ہوتا تو ولد کی دعا والدین کے
حق مین بیفایدہ ہوتی۔ حق تعالی نے خبر دی ہی کہ فرشتے مومنین کے واسطے دعاء
مغفرت کرتے ہین تو ثابت ہوا کہ ایک کا عمل دوسرے کو مفید ہوتا ہی۔ متفق علیہ
حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف مین موجود ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دو مینڈھون کو قربانی کیا ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور دوسرا مینڈھا اپنی امت
کی طرف سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عبادت مالی مین نیابت صحیح ہی اور عبادت
بدنی مین نیابت صحیح نہین۔ دارقطنی نے روایت کی ہی کہ ایک مرد نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے ماں باپ تھے زندگی مین انکے ساتھ نیکی سے
خدمت کرتا تھا سواب مین انکے موے بعد کسطرح پر نیکی اور خدمت کرون تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی موت کے بعد انکی خدمت گذاری اور نیکی یہہ ہی کہ
نماز پڑھا کر انکے واسطے اپنی نماز کے ساتھ اور روزہ رکھا کر انکے واسطے اپنے صوم کے
ساتھ بے شک انکو ثواب پہنچا کریگا۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان پر گذرے فاتحہ دیوے گیارہ بار قل ہو اللہ
احد پڑھے اور اسکا ثواب مردون کو بخشے تو اسکو ثواب دیا جائیگا بقدر اموات کے
ابو حفص عکبری نے روایت کی ہی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم

علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ ہم خیرات کرتے ہین اپنے مردون کی طرف سے اور حج
کرتے ہین اونکی طرف سے اور دعا کرتے ہین اونکے واسطے کیا انکو یہہ پہنچتا ہی فرمایا ہان
البتہ انکو پہنچتا ہی اور وہ خوش ہوتے ہین اسسے جیسے کوئی تم مین خوش ہوتا ہی طبق خوان
سے جب کوئی اسکو تحفہ بھیجے لے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ مُردون کے واسطے سورہ ملک
سورہ یٰسین پڑھا کرو ان اعمال صالحہ کا ثواب تمکو بھی ملیگا اور مردون کو بھی پہنچیگا۔
واما قولہ تعالیٰ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ای اِلَّا اِذَا وَهَبَهٗ لَهٗ كَمَا حَقَّقَهٗ
الْكَمَالُ او اللَّامُ بِمَعْنٰی عَلٰی كَمَا فِیْ لَهُمُ اللَّعْنَةُ شرح اور یہہ جو قول
ہی حق تعالیٰ کا کہ انسان کو کوئی چیز نافع نہین مگر جو کہ اسنے خود کیا تو مراد یہہ ہی کہ
انسان کو غیر کے عمل سے کچھہ حاصل نہین مگر جبکہ غیر بخشے اسکو تو البتہ مفید ہوگا چنانچہ
اِس مطلب کو ثابت کیا ہی کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین جو شرح ہدایہ ہی یا لام
یا لام بمعنی علیٰ ہی چنانچہ لہم اللعنۃ مین معنی علیہم اللعنۃ اس صورت مین یہہ معنی
آیت کے ہوئے کہ انسان کو کوئی چیز مضر نہین سوائے اپنے عمل کے تو نفی مضرت کی ہوئی
نہ منفعت کی۔ معتزلہ کا یہہ مذہب ہی کہ عبادات کا ثواب سوائے فاعل کے غیر کو نہین
پہنچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب مال وبدن سے جیسا کہ حج ہو امام مالک کے
نزدیک عبادات مالی اور حج مین وصول ثواب جایز ہی اور عبادات بدنی مین مانند صوم وصلوٰۃ
وتلاوت قرآن مین وصول ثواب جایز نہین اہل سنّت وجماعت نے معتزلہ کو کئی طرح سے جواب
دئے ہین اول یہہ کہ یہہ آیت منسوخ ہی بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی آیت ناسخ سے
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ یعنے اور جو لوگ ایمان
لائے اور انکی پیروی کی انکی اولاد نے ایمان مین تو ملادیا ہمنے اُن سے انکی اولاد کو یعنے
اولاد کے اعمال کو انکے آبا کے اعمال مین شامل کیا ہی۔ جواب ثانی یہہ ہی کہ آیت
مذکورہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السّلام کی قوم کو مخصوص ہی۔ جواب ثالث یہہ ہی کہ

انسان سے مراد اس آیت میں کافر ہی تو مومن کے حق میں نفی نہیں۔ جواب رابع یہہ ہی کہ بطریق عدل غیر کو ثواب نہیں لیکن بطریق فضل البتہ ثابت ہی۔ جواب خامس یہہ ہی کہ لام بمعنی علی ہی کذا فی العینی شرح الکنز۔ طحطاوی میں ہی کہ حکم دعای والدین اور استغفار ملایکہ مومنین کے حق میں اور حدیث قربانی کی امت کی طرف سے اسکے سوا اور احادیث ایصال ثواب کی ظاہر آیت سے مخالف ہیں تو قطعی ثابت ہوا کہ ظاہر آیت اپنی صراحت اور اطلاق پر باقی نہیں مقید ہی بقید عدم ہبہ عامل جب تک وہ نہ بخشے وہان تک دوسرے کو ثواب نہیں پہنچتا۔ یہان ابطال قول زاہدی و معتزلہ و ضمن میں اسکے قول مالک وغیرہ کی نفی ہوگئی اور عبادات مالیہ و بدنیہ کا ثواب عامل بخشدے تو غیر کو بیشک پہنچتا ہی یہہ ثابت ہوگیا خواہ عمل کرنے کے وقت نیت غیر کو بخشنے کی کرے یا نکرے واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط

استفتا (۱۴)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اس باب مین کہ امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم کس لئے کہتے ہین ولادت انکی ہشتاد سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی اور وفات سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین اسی برس کی عمر پائی اور ولادت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین ہوئی امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد دوسرے روز اور وفات آپکی سنہ ۲۰۴ ہجری مین اسی طرح امام مالک بن انس ابو عبد اللہ کی ولادت سنہ ۹۵ ہجریہ مین اور وفات سنہ ۱۷۹ مین ہوئی اور امام احمد حنبل کی ولادت سنہ ۱۶۴ مین اور وفات سنہ ۲۴۱ ہجریہ مین ہوئی اس سوائے اور فضایل ابو حنیفہ کے کیا تھے اور امام شافعی شاگرد امام محمد حسن شیبانی کے تھے یا نہین اور امام احمد حنبل امام شافعی کے شاگرد تھے یا نہین بیان فرمائیے اللہ آپکو اجر خیر دیوے فقط

الجواب غایۃ الاوطار ترجمہ درّ المختار مین مرقوم ہی

وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِيُّ حَيْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ اَصْحَابَ اَبِي حَنِيْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِيَ قَدْ تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللّٰهِ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الخ

شرح

شرح اور تحقیق انصاف کیا ہی امام شافعیؒ نے جہان یون کہا ہی کہ جو شخص فقہ حاصل
کرنے کا ارادہ کرے سو اسکو چاہئے کہ ابو حنیفہ کے شاگردون کا ساتھ نچھوڑے اسواسطے کہ
معانی دقیقہ تو اونکو آسان اور سہل ہوگئے ہین اور خدا کی قسم ہی کہ مین فقیہہ نہین ہوگیا
مگر محمد بن حسن شیبانی کی کتابون سے جو شاگرد ابو حنیفہ کے تھے اور امام شافعی رحنے
امام مالک کی شاگردی کی ہی اور امام احمد حنبلؒ نے امام شافعی کی شاگردی کی ہی اور
یہہ چارون ائمہ اربعہ دین محمدی کے چار ارکان ہین اور اولیاؤن مین داخل صاحب کرامات
ہین - ابن حجر شافعی المکی جو ۹۷۳ھ مین بڑے عالم تھے کتاب خیرات الحسان فی مناقب
نعمان مین ابو حنیفہ کی تعریف علم و عمل و عبادت کی خوب لکھی ہی اور امام محمد غزالی صاحب
احیاء العلوم نے جو ۵۰۵ھ مین تھے آپکی صفت کتابون مین بلفظ امام اعظم بیان کیا ہی
کہ آپ تابعین مین سب سے مقدم فقیہ تھے اور ابن جوزی نے کتاب الانتصار مین اور امام
جرجانی نے جو ۳۶۵ھ مین تھے مناقب العلما مین آپکی توصیف سوانح عمری لکھی ہی اور
کتاب طحطاوی مین آپکے اوصاف مذکور ہین - اسمٰعیل بن ابی رجالی محمد بن حسن کو
چہلم کے روز خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہی انھون نے کہا مجکو بخش دیا حق تعالی نے
اور کہا کہ اگر مین تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہہ علم تجکو نہ دیتا پھر مین پوچھا ابو یوسف
کہان ہین فرمایا مجھسے دو درجے بلند تر ہین پھر پوچھا ابو حنیفہ کہان ہین کہا وہ دور ہین
اعلی علیین مین ہین - امام ابو حنیفہ تمام روز صایم رہتے علم سکھاتے اور شبکو عبادت
مین پانچ سو رکعتین نفل نماز پڑھتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑھی
ہی - خطیب بغدادی نے روایت کی ہی کہ ساری عمر مین سات ہزار ختم قرآن تلاوت
فرمایا تھا اور اکثر شبکو تمام قرآن دو رکعت مین پڑھتے تھے - تمام عمر مین پچاس اور پانچ
حج کئے ہین اور ایک سو مرتبے حق تعالی کو خواب مین دیکھا ہی - حافظ نجم الدین سے روایت
ہی کہ امام نے اپنے اخیر حج مین کعبہ شریف کے خادمون سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت

لی تو کھڑے ہوئے نماز مین بیت اللہ کے دو ستونون کے درمیان داہنے پانون پر اور
بایان پانون داہنے کی پشت پر رکھا یہان تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع کیا اور
سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائین پانون پر اور داہنے پانون کو اسکی پشت پر رکھا
یہان تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے
اور کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہین کی جیسی کہ تجکو لائق ہی لیکن
تجکو جانا جیسا کہ جاننے کا حق ہی تو اسکے نقصان کو اسکی کمال معرفت کے سبب بخش دے
یعنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی
آئی کہ ای ابو حنیفہ تونے ہمکو جانا جیسا کہ معرفت کا حق تھا اور البتہ تونے ہماری خدمت
کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہم نے تجھکو بخشا اور اسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا اُن
لوگون سے جو تیرے مذہب پر ہین قیامت تک ۔ ضیاء معنوی مین لکھا ہی کہ ایک پانون
پر فرائض مین کھڑا رہنا مکروہ ہی بدون عذر کے اور نوافل مین جائز ہی کہ نفس پر محنت
اور ریاضت ہی اور حق معرفت کا عرفان جو مذکور ہوا تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ امام حق تعالے
کی اُن صفات کو بالیقین عارف تھے جو اسکی کبریا اور جلال پر دلالت کرتی ہین اور یہہ
مراد نہین کہ کنہ ذات اور صفات ۔ بالکل عارف تھے اسواسطے کہ وہ تو محال ہی بدلیل
مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اور تابعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اسکا
مطلب یہہ ہی کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنے اسکی حلال اور حرام اور فرض واجب
سنّت اور مستحب پر موافقت کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور
یہہ مراد نہین ہی کہ جو کہے مین حنفی مذہب ہون اسکی مغفرت ہوجائے کذا فی الطحطاوی
مِسْعَر بن کدام سے روایت ہی کہ امام نے فرمایا مین نے بخل نہین کیا غیر کو بتانے سے
اور نہ عار کیا سیکھنے سے تب اس مرتبے کو پہنچا ۔ حَسْبِي مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعْدَدْتُهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي رِضَى الرَّحْمٰنِ ۞ دِيْنُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَىٰ ۞ ثُمَّ اعْتِقَادِيْ مَذْهَبُ النُّعْمَانِ

یعنے کفایت کرلی ہے مجھکو قیامت کے دن نیکیوں سے وہ چیز جو میں نے کر رکھی ہے
رحمن کی رضامندی میں سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہتر ہیں اور بعد اسکے
میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنے ابو حنیفہ کا۔ سفیان ثوری سے روایت ہے وَعَنْهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ
نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے کہ مقرر آدم نے میرے سبب سے فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں ایک مرد کے سبب
سے جو میری امت میں ہے نام اسکا نعمان اور کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے وہ میری امت کا
چراغ ہے۔ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ
وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ
كَذَا فِي التَّقْدِمَةِ شَرْحِ مُقَدِّمَةِ اَبِي اللَّيْثِ اور نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام
انبیا میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہوں جو اسکی ساتھ
محبت رکھے سو مقرر اسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اسکے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسنے
میرے ساتھ دشمنی رکھی اسیطرح یہہ دونوں حدیثیں تقدمہ میں مذکور ہیں جو شرح ہے
مقدمہ ابو اللیث کی۔ طحطاوی نے کہا اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرام یقیناً افضل ہیں
ابو حنیفہ سے تو وہ حضرات احق بالافتخار ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ ابو حنیفہ اس زمانے
میں موجود ہوے کہ صحابہ کا زمانہ منقطع ہو گیا تھا اور سنت میں کچھ ضعف طاری تھا تو
انکا وجود خلق کے واسطے رحمت ہو گیا اور احکام دینی کے فہم میں نفع عظیم حاصل ہوا۔
امام جرجانی نے آپکے مناقب نعمانیہ میں سہل بن عبد اللہ تستری کی سند سے روایت
کی ہے اَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِيْ اُمَّةِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مِثْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَمَا تَهَوَّدُوْا وَلَمَا
تَنَصَّرُوْا یعنے تحقیق اگر امت موسیٰ وعیسیٰ میں ابو حنیفہ کے مانند عقل اور دیانت میں
کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنے دین کی تبدیل و تحریف نکرتے۔

جلال الدّین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ مین کہا ہے کہ علما نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام مالک کی بشارت مین اُس حدیث کو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ کے عالم سے کسی کو عالم تر نپاوینگے اور امام شافعی کی بشارت دی اس حدیث مین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ قریش کو بُرا نکہو اسواسطے کہ قریش کا عالم طبقۂ زمین کو علم سے بھر دیگا مین کہتا ہون کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام ابوحنیفہ کی بشارت دی ہے اس حدیث مین کہ جسکو ابونعیم نے حلیہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی قال قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْکَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَنَا وَلَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس یعنے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اسکو پاجاتے اور اس مضمون کی حدیث بخاری اور مسلم مین بھی موجود ہے ۔ عبداللہ بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابوحنیفہ کے واسطے دعا کرنا واجب ہے کہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا ہے ۔ اور ابوحنیفہ کو امام الائمہ امام الاعظم اسواسطے کہتے ہین کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انھون نے کھولا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

استفتا ۱۴

سوال سلام کرنا افضل ہے یا جواب دینا افضل ہے خوردون نے بزرگون کو سلام کرنا یا بزرگون نے خوردون کو اور لفظ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بہتر ہے یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ان سب مسئلون کی تفصیل کتاب کے داخلے حوالے سے بیان فرمائیے جزاکم اللہ خیرا ۔

الجواب بستان العارفین تالیف فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ مین مرقوم ہے کہ السّلام علیکم کہنا افضل سنّت ہے اور اسکا جواب وعلیکم السّلام کہنا فرض کفایہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قولہ تعالیٰ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا

بِاَحْسَنَ مِنْهَا یعنے جب کسی نے تمکو سلام کیا تو اس سے بہتر تم اسکا جواب دو یعنے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دو لفظ بڑھا کر کہو اور اجر فرض کا اجر سنت سے زیادہ ہے اگر مجلس میں سے ایک نے بھی جواب دیا تو سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے جواب سلام کا نہ دیا سب جماعت کے لوگ گنہگار ہوئے اور فرشتے حاضرین اسکا جواب سلام کرنے والے کو دیتے ہیں اور جماعت کے لوگون پر لعنت کرتے ہین ۔ وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَجْرُ السَّلَامِ اَكْثَرُ لِاَنَّ السَّابِقَ لَهُ فَضْلُ السَّبْقِ بعضے علما نے کہا ہے کہ سبقت کرنے والا جسنے پہلے سلام کیا اسکو اجر تو زیادہ ملیگا ۔ حدیث شریف مین حکم ہے اِفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ یعنے تمھارے درمیان سلام ہمیشہ ظاہر کرتے جاؤ ۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور سوار چلنے والے کو اور چھوٹا اپنے سے بزرگ کو سلام کرے مسئلہ اگر ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر گذرے تو قلیل کو کثیر پر سلام کرنا لازم ہے اگر ایک نے سلام کیا تو جایز ہے اور اگر سبھون نے کیا تو افضل ہے اگر کسی نے نہ کیا تو سب گنہگار ہونگے اسیطرح بڑی جماعت مین سے اگر ایک نے جواب دیا تو فرض کفایہ ادا ہوگیا اور اگر سبھون نے دیا تو افضل ہے اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہونگے مسئلہ اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ جواب مین کہا تو دس نیکی کا ثواب ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہا تو بیس نیکی کا ثواب ہے اور اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا تو تیس نیکی کا ثواب ہے مسئلہ انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ مین بچون کے درمیان بیٹھا تھا کہ رسول اللہ تشریف لائے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا ہرچند بچون پر جواب دینا فرض نہین تھا بعد مجکو بلا سے اور کچھ کام کے لئے بھجوائے آنحضرت علیہ السلام کی عادت تھی کہ سبقت سلام مین کرتے تھے یعنے اوّل خود ہر کسی کو سلام کیا کرتے اور عمر ابن الخطاب کبھی بچون کے مکتب مین جاوین تو خود سلام کرتے تھے مسئلہ اہل الذمہ کفار پر سلام کرنے کو بعض فقہا نے لاباس بہ لکھا ہے یعنے اسمین کچھ مضایقہ نہین اور اگر انھون نے سلام کیا تو جواب دینا جایز ہے اور نیت انکے مسلمان ہو نیکی کرے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

ہر ایک یہود و نصارا پر سلام کرنے کو یہی پوچھا تو فرمایا قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِفْشَاءِ السَّلَامِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُعَاهِدٍ یعنے ہمکو حکم دیا ہی نبی علیہ السلام نے ہر ایک مسلمان اور اہل الذمہ پر سلام کرنے کے لئے **مسئلہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافرون کے گانون مین گیا راہ مین جو ملتا تھا اسکو سلام کرتے تھے مین پوچھا کیا تم کافرون کو بھی سلام کرتے ہو فرمایا ہان اَنَّهُمْ صَحِبُوْنَا وَلِلصُّحْبَةِ حَقٌّ یعنے یہہ لوگ میرے ساتھہ پہچان رکھتے ہین اور حق صحبت ادا کرنے کے واسطے مین سلام کرتا ہون **مسئلہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے اگر یہود و نصارا نے تمکو سلام کیا تو علیکم کہو اور اکثر خطون مین کفار کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی لکھتے تھے یعنے سلام ہووے اُسپر کہ جسنے ہدایت پایا اور اسلام کی تابعداری کیا بعض علما نے کہا ہی یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ جواب دینا چاہئے یعنے خدا تم کو ہدایت دیوے راہ راست بتلاوے **مسئلہ** اکثر کفار عرب کبھی مسلمان کو اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے تھے یعنے تجھپر موت ہی اور کبھی السِّلَامُ علیکم سین کو زیر سے کہتے تھے یعنے تجھپر پتھر پڑے تو جب مسلمان نے وعلیکم کہا تو اسکا قول اسی پر الٹا کالامی بد پر پِش خاوند **مسئلہ** طحطاوی مین ہی کہ سوار پیدل کو اور کھڑا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو اور صغیر کبیر کو سلام کرے اور جو پیچھے آتا ہو وہ اگلے کو سلام کرے اسلئے کہ سلام موضوع ہی کہ دو ملنے والون کا خوف زایل ہوجاوے یا ایک کا خوف دور ہو یا تو اضع کے واسطے جو مومن کو مناسب ہی تو سلام سے دو مقصود ہین یا محبت حاصل کرنا یا استدفاع مکروہ کرنا تو سوار کا پیدل کو اور قایم کا قاعد کو ازالہ خوف کے واسطے ہی اور قلیل کا کثیر کو تواضع کے واسطے ہی اور صغیر کا کبیر کو توقیر کے واسطے ہی **مسئلہ** اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَكَ فَسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ؕ یعنے جب تو اپنے گھر مین داخل ہووے

تو اپنے گھر والوں پر سلام کہے اگر گھر میں کوئی نہیں ہی تو اپنا کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یعنے سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ قولہ تعالیٰ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ یعنے فرمایا حق تعالیٰ نے جب تم داخل ہو گھروں میں تو اپنے نفسوں پر سلام کہو وہ اللہ کی طرف سے برکت ہی **مسئلہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی اپنے گھر میں آتا ہی اور السّلام علیکم کہتا ہی تو شیطان پکارتا ہی کہ اس گھر میں مجھے رہنے کی جگہہ نہیں ملی اور جب کوئی کھانا کھاوے یا پانی پیوے اور بسم اللہ الرحمن الرّحیم کہے تو شیطان پکارتا ہی کہ اس جگہہ مجھے کھانے پینے کو نہیں ملیگا جلد بھاگو **مسئلہ** سلام اللہ کا کلام ہی قرآن شریف میں سات آیات سلام کی موجود ہیں قولہ تعالیٰ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ۔ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ جو کوئی اسکو ورد وظیفہ میں پڑھا کرے یا رکابی پر لکھکر پانی سے دھو کر پیئے یا آخری چہارشنبہ کے روز پان پر لکھکر کھاوے خدا تعالیٰ اسکا ایمان سلامت رکھیگا اور وہ شر و شیطان سے بچیگا **مسئلہ** اگر دو مسلمان راستے سے گذرے اور پہچانت ہی یا نہیں سلام کرنا ضرور ہی اگر سلام نہ کیئے وہ گویا دو گدھے ہیں کہ چلے گئے۔ جو اول سلام کرتا ہی اگرچہ سنّت ہی اسکو بڑا ثواب ملتا ہی اور جواب دینے والے نے تو فرض کفایہ اوا کیا جسطرح کسی نے عطسہ کیا یعنے چھینکا تو اسکو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہنا سنّت ہی مگر جسنے سُنا اسکو يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا فرض کفایہ ہی۔

استفتا ۱۵

کیا فرماتے ہیں علمای دین متین وفقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفا وتعظیما اس باب میں کہ فرض عین وفرض کفایہ نص قطعی سے ثابت ہیں یا نہیں اور انکے احکام میں فرق ہونیکا باعث کیا ہی اسی طرح واجب کہ جو حدیث شریف سے یا نص ظنی سے ثابت ہوا ہی اور سنت جو حدیث شریف

سے ثابت ہوا ہے پھر واجب کو فرض اور سنّت کے درمیان درجہ رکھنے ہیں کیا معنی ہیں اسی طرح مکروہ تنزیہی اور تحریمی میں کس دلیل سے فرق بتلایا گیا ہے علم اصول کے قواعد سے انکی تفصیل بعبارت واضح بیان کریں موافق احکام شرعیہ کے مثالوں کے ساتھ مع عبارات کتب نہایت احسان ہوویگا اور نماز وتر کو بعض واجب کہتے ہیں بعض سنّت کہتے ہیں اسکی وجہ کیا ہے —

الجواب کتاب نور الانوار شرح المنار و در المختار و طحطاوی و شروحات کیدانی خصوصًا شرح علامہ تفتازانی وغیرہ کتب فقہیہ سے تحقیق کرکے لکھا جاتا ہے کہ اصول شریعت چار ہیں کتاب اللہ سنّت رسول اللہ اجماع صحابہ و تابعین اور قیاس ہو موافق اصول ثلاثہ کے ہے بندہ اگر تابعداری کریگا خدا تعالیٰ کی تو ثواب پاویگا وہ عمل مشروع ہے اور نافرمانی کریگا تو عذاب پاویگا سو غیر مشروع ہے یہاں سے مشروع اور غیر مشروع معلوم کرنا ضرور ہوا مشروع کی چار قسم ہیں فرض واجب سنّت مستحب اور مباح انکے ساتھ ملا ہوا ہے اور غیر مشروع کی دو قسم حرام و مکروہ اور مفسد انکے ساتھ ملا ہوا ہے سب ملکر آٹھ قسم ہوئیں أَمَّا الْفَرْضُ فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيهِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِالْإِنْكَارِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ

شرح فرض وہ ہے جو ثابت ہوا دلیل قطعی سے کہ اسمیں کچھ شبہ نہیں علم اصول کے علما اسکو نص الخاص والعام والسنۃ المتواترہ واجماع الامۃ سے ثابت کرتے ہیں جسکے کرنے میں ثواب ہے اور بلا عذر نکرنے میں عذاب ہے اور متفق علیہ کا انکار کرنے سے کفر لازم ہوتا ہے جیسا کہ قیام رکوع سجود نماز میں اگر بلا عذر ترک کیا عذاب ہوویگا اگر بسبب عذر مرض وغیرہ کے ترک کیا تو عذاب نہیں اور اگر انکار فرضیت سے کیا تو بے شک کافر ہو جاویگا کیونکہ قیام و رکوع و سجود کا فرض ہونا متفق علیہ قرآن شریف سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ صلوٰۃ خمسہ و مسح علی الراس فی الوضو یہ ہم متفق علیہ ہیں مطلقًا اور بیان و تقدیر میں اگر کسی نے بسبب اختلاف مجتہدین کے انکار کیا تو کفر نہیں چنانچہ ترتیب وضو میں شافعیہ کے نزدیک فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک سنّت ہے اور نماز وتر اور مسح سر کی تقدیر میں کہ بعض مجتہد نے تمام سر کا مسح فرض کہا بعض نے پاؤ سر کا اور

بعض نے چند سر کے بال بھگا دیا تو فرض ادا ہو گیا بسبب اختلاف عمل اصحاب کے اور تمام سر کا مسح کرنا سبھون کے نزدیک سنّت ہی تو جس نے سب سر کا مسح کیا تو اختلاف سے نکل گیا سب کے نزدیک جایز ہو گیا اسی لیئے شافعی جو امامت کرتے ہین اور انکے نزدیک چند بال بھگانا فرض ہی سب سر کا مسح رعایتاً کر لیتے ہین تاکہ حنفی مالکی حنبلی سبھون کی اقتدا انکے پیچھے نماز پڑھنے مین درست اور جایز ہو جاتی ہی اگر وے ایسا نکرین تو جنکے نزدیک تمام سر کا یا پاؤ سر کا مسح فرض ہی انکی اقتدا کیونکر جایز ہوگی - اسی طرح نماز وتر در المختار مین لکھا ہی هُوَ فَرْضٌ عَمَلًا وَّ وَاجِبٌ اِعْتِقَادًا وَّ سُنَّةٌ ثُبُوْتًا لِهٰذَا وَفَّقُوْا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ شرح وتر نماز فرض ہی عمل کے لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کے اعتبار سے اور سنّت ہی ثبوت کی راہ سے اس طرح فقہا نے توفیق دی ہی روایتون مین - عملاً فرض ہی اسکے یہہ معنی کہ عمل مین اسکا حال فرایض کا سا ہوتا ہی کہ چھوڑنے سے گنہگار ہونا اور اسکی قضا و ترتیب کا واجب ہونا جیسے فرضون مین ہی ویسے ہی وتر مین ہی - اور اعتقاداً واجب ہونے کی یہہ معنی کہ اسکے واجب ہونیکا اعتقاد کرنا ضرور ہی اور ثبوتاً سنّت ہونے سے یہہ غرض کہ ثبوت اسکا حدیث سے ہی نہ قرآن سے چنانچہ مسلم نے روایت کی کہ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا یعنے وتر پڑھو پہلے اس سے کہ صبح کرو اور امر کا صیغہ وجوب کے لیئے ہوتا ہی تو اس حدیث سے وجوب وتر کا ثابت ہوا اور قرآن شریف مین امر کا صیغہ فرض کے لیئے ہوتا ہی کذا فی الشامی ملتقطاً ۵ وَالْوَاجِبُ مَاثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَّحُكْمُهٗ حُكْمُ الْفَرْضِ عَمَلًا لَا اِعْتِقَادًا حَتّٰى لَا يُكَفَّرَ جَاحِدُهٗ شرح واجب وہ ہی جو ثابت ہوا ایسی دلیل سے کہ جسمین شبہہ ہوا اور حکم اسکا عمل کرنے مین فرض ہی لیکن اعتقاد مین فرض کے مانند نہین چنانچہ اسکا انکار کرنے سے کافر نہین ہوگا مگر گنہگار ہووےگا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لفظ فرض و واجب مترادف ہین ایک ہی معنے دونون کے لیتے ہین اور سنّت کو مندوب کہتے ہین - علم اصول کے علما اسکو نص عام المخصوص والماوّل سے یا خبر واحد سے یا قیاس سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی مگر انکار کرنے سے کفر نہین

گناہ ہوگا کیونکہ وہ نصّ ظنّی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرض کفایہ وصلوات علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم در
ترتیب بین الفوایت ونماز عیدین اور اسکے منکر کو فاسق ومبتدع کہینگے کافر نہ کہینگے بعض علمانے
کہا ہی کہ سنّت موکّدہ اکثر وجوب کے درجے پر پہنچتے ہین اور سنّت موکّدہ کا منکر شفاعت سے رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محروم ہوتا ہی در المختار مین ہی قال النّبیّ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلّم مَنْ تَرَکَ
سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ فَتَرْکُ السُّنَّۃِ الْمُؤَکَّدَۃِ قَرِیْبٌ مِنَ الْحَرَامِ یعنے فرمایا نبی
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے میری سنّت ترک کیا اوسکو میری شفاعت نہین ہوویگی پھر ترک کرنا
سنّت موکّدہ کا قریب حرام ہی - چنانچہ بارہ رکعتین سنّت موکدہ ہین دو قبل فرض فجر جسکی
بڑی تاکید ہی اور قضا پڑھنے کا حکم فقہانے لکھا ہی چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد فرض
مغرب اور دو بعد فرض عشا جو واجب کے قریب ہین اور غیر موکدہ چار قبل فرض عصر اور چار
قبل فرض عشا کہ آنحضرتؐ نے کبھی کبھی پڑھے ہین اور موکّدہ سنّت تو ہمیشہ پڑھتے تھے سوائے
اسکے نوافل نماز ہین - وَالسُّنَّۃُ مَا وَاظَبَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَعَ تَرْکِہٖ مَرَّۃً اَوْ
مَرَّتَیْنِ وَحُکْمُھَا الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْکِ فِی الْھُدٰی شرح سنّت وہ ہی جو
نبی علیہ السّلام نے اسکے عمل کرنے پر مواظبت ہمیشہ کی ہی ایک دو وقت ترک بھی ہوئی ہی اسکو
سنّت موکدہ اور ہدیٰ کہتے ہین عمل کرنے مین اسکے ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی حضرت
اگر ہمیشہ ترک کردیتے تو وہ مستحب کے حکم مین ہو جاتی اور سنّت ہدیٰ کے معنے ہدایت اسلام کا
طریقہ جیسے اذان اقامت جماعت ختان مسواک اسکا انکار کرنے والا گنہگار لایق سزا ہووےگا
اور ترک کرنے والا اسکا مبتدع وگمراہ ہی اور شفاعت سے محروم رہیگا - آنحضرت کی سنّت
عبادات معاملات وعادات ورواتب روز وشب کے واقوال وافعال مین ہین سب کی پیروی
کرنا جتنا ہوسکے بہتر موجب ثواب ہی اور جو عمل کہ حدیثون مین وارد ہوئے ہین اسکا ترک
کرنے والا لایق عتاب ہی چنانچہ مسعودیہ مین سے منقول ہی کہ مَنْ اِعْتَقَدَ السُّنَّۃَ عَلٰی نَفْسِہٖ
وَعَمِلَ بِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ سُنِّیٌّ وَمَنْ اِعْتَقَدَ وَلَمْ یَعْمَلْ فَھُوَ مُؤْمِنٌ عَاصٍ وَمَنْ اِعْتَقَدَ

عَلَى الْغَيْرِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَمَنْ لَمْ يَعْتَقِدْ اَصْلًا فَهُوَ كَافِرٌ وَفِي التُّمُرْتَاشِيِّ اَنَّ التَّارِكَ اٰثِمٌ عَلَى الصَّحِيحِ شرح جسنے اعتقاد رکھا سنّت کا اپنے نفس پر اور عمل کیا وہ اپنا ذا رسنّی ہے اور جسنے اعتقاد رکھا اور عمل نہ کیا وہ مؤمن گنہگار ہے اور جسنے اعتقاد کیا غیر اسکے یعنے سنّت ہونیکا انکار کیا تو وہ مبتدع بدعتی ہے اور جسنے بالکل اعتقاد نہ رکھا پس وہ کافر ہے اور تمرتاشی میں ہے کہ سنّت کا ترک کرنے والا اصحّ قول پر سے گنہگار ہوویگا وَذُكِرَ فِي الْخُلَاصَةِ لَوْ تَرَكَ سُنَّةً بِلَا عُذْرٍ لَمْ يُقْبَلْ فَرْضُهُ وَسُئِلَ عَنْ تَرْكِهَا یعنے جسنے ترک کیا سنّت بلا عذر تو اسکا فرض قبول نہوگا اور وہ پوچھا جاویگا اسکے ترک کرنے سے۔ وَالْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ شرح مستحب وہ ہے کہ جو عمل کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ اور پھر دوسرے مرتبہ اسکو نکیا چنانچہ نماز تراویح کہ آپ نے رمضان شریف کے اخیر میں تنہا آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھیں دوسرے شب کو اصحاب بہت جمع ہوگئے اور بیس رکعتیں ادا کیں تیسرے شب کو تو اتنے اصحاب جمع ہوے کہ مسجد کے باہر صحن بھر گیا مگر آنحضرت صلعم حجرے سے باہر نہ آئے ہر ایک تنہا پڑھکر چلے گئے جب آپکو صبح کے وقت باہر نہ آنے کا سبب پوچھا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللّیل اللہ کو نہایت پسند ہے تم پر فرض ہوجاویگی اس سبب میں باہر حجرے کے نہیں آیا شاید بعد تم سے ادا نہوسکے تو عذاب ہوگا تمھارے خوف عذاب سے میں نے ترک کیا اور جو کام سلف صالحین نے محبّت سے وہ عمل اختیار کیا چنانچہ ہمارے نزدیک سلف امام اعظم اور انکے اصحاب ہیں اور انکے سلف صحابہ اور تابعین ہیں وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ اسکے کرنے میں ثواب ہے اور نکرنے میں کچھ عذاب نہیں ہے یہہ مستحب کا حکم ہے فتح القدیر سے منقول ہے کہ عمل مستحب کا کرنا افضل ہے اور نکرنا مکروہ تنزیہی ہے چنانچہ کسی نے نماز میں فاتحہ کے بعد تین آیات کے قدر پڑھ لیا اور بس کیا تو زیادہ قرأت پڑھنا اور سورت پوری کرنا مستحب ہے اگر نہ پڑھا تو معاتب نہیں کیونکہ وہ نفل کے جیسا ہے زیادہ پڑھنے سے ثواب

زیادہ ملیگا اور نہ پڑھنے سے کچھ عذاب نہیں ہی مستحب کا ترک کرنیوالا ثواب کی ترقی سے محروم
رہتا ہی اَلْمُبَاحُ یُخَیَّرُ الْعَبْدُ فِیْهِ بَیْنَ الْاِتْیَانِ وَالتَّرْكِ وَحُكْمُهٗ عَدَمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ
فِعْلًا وَّتَرْكًا ۔ یعنے مباح وہ ہی کہ بندہ اسکے کرنے یا نکرنے مین مختار ہی کرنے مین کچھ ثواب
نہین اور نکرنے مین کچھ عذاب نہین ہی جیسا طرح طرح کا لذیذ طعام کھانا تجمّل کے لئے پیسا
کمانا زینت و آرام کے لئے اچھا لباس پہنا مباح ہی مگر اسراف سے بچنا لازم ہی غیر مشروع
کی پہلی قسم حرام ہی اَلْحَرَامُ مَاثَبَتَ النَّهْیُ فِیْهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهٗ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ وَالْكُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ شرح حرام وہ ہی
کہ جسکے لئے منع کا حکم قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت متفق علیہ آیا ہی اور کچھ شبہ عارض
نہین ہی اسکے ترک کرنیوالے نے جو حق تعالی سبحانہ عزّ شانہ کے خوف سے ڈر کر چھوڑا ہی
تو ثواب ملیگا اور اگر کیا حرام کام تو عذاب ہوگا اور اگر حرام کو حلال سمجھا تو کافر ہووے گا
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اسی لئے حرام اور حلال کامون کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہی جیسے قتل نفس
زنا خمر دروغ گوئی سود خوری اذیت دینا دزدی وغیرہ گناہ کبیرہ جھوٹی قسم جھوٹی گواہی بہتان
باندھنا پاکدامن عورت کو گالی دینا نافرمانی والدین کی حرام خوری وغیرہ سب حرام ہین اسی
طرح جو احادیث مین منع آیا ہی اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اَكْلَ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ
كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطُّیُوْرِ یعنے حرام کیا حق تعالی نے تم پر کھانا گوشت اُن جانورن کا جو
درندے ہین اور سولے کے دانت رکھتے ہین جیسے شیر کتا بلّی وغیرہ اور جو پرندے جانور چنگل
گیر ہین یعنے پنجے سے شکار پکڑتے ہین جیسے چیل کوا کہ گوشت انکا مزاج مین خباثت پیدا کرتا
ہی اسی طرح انکا جھوٹا بھی نجس ہی مگر دلیل عارض جسکے واسطے وارد ہی چنانچہ حدیث شریف
سے ثابت ہی کہ جھوٹا بلّی کا پاک ہی بعض نے مکروہ کہا ہی اگر تمھارے سامنے اسنے چوہا
پکڑی ہو اور بعد ایک گھڑی غائب ہوگئی اور بعد پانی کے برتن مین آکر منہہ ڈالی تو وہ پانی پاک
ہی کسواسطے کہ بلّی اپنا منہہ پنجے سے نہایت صاف و پاک کرلی رہتی ہی فقہ کی کتابون مین

فروعات کے مسایل تفصیل وار لکھے ہین وَالْمَكْرُوْهُ مَاثَبَتَ النَّهْيُ فِيْهِ مَعَ الْعَارِضِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ شرح مکروہ وہ ہی کہ جسکے منع کرنے کا حکم آیا ہی مگر اسمین دلیل عارض ہی خدا تعالی کے خوف سے اسکو ترک کرنے مین ثواب ملیگا اور اسکو عمل مین لانے کے واسطے خوف عذاب کا ہی اور اسکو حلال کہنے مین کفر نہین ہوگا - غایۃ الاوطار مین طحطاوی سے منقول ہی کہ دلایل شرعی چار قسم کی ہی پہلی دلیل وہ کہ جسکا ثبوت اور دلالت مطلب دونون قطعی اور یقینی ہین چنانچہ آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ صریحہ جن مین کسی طرح تاویل کا احتمال نہین یہہ مفید یقین ہی اور ایسی دلیل سے فرض اعتقادی اور حرام ثابت ہوتا ہی دوسری وہ دلیل ہی جسکا ثبوت قطعی ہی اور دلالت ظنی چنانچہ آیات اور احادیث جن مین تاویل کا احتمال ہی اور یہہ مفید ظن ہی اور اس سے فرض عملی ثابت ہوتا ہی - تیسری وہ دلیل ہی جسکا ثبوت ظنی ہی اور دلالت مقصود قطعی چنانچہ اخبار احاد صریحہ ایسی دلیل سے مکروہ تحریمی اور واجب ثابت ہوتا ہی - چوتھی وہ دلیل ہی جسکا ثبوت اور دلالت دونون ظنی ہین جیسے اخبار احاد محتمل المعانی ایسی دلیل مفید سنیت اور استحباب ہی اصطلاح فقہا مین کاہی فرض بولتے ہین اور قطعی و عملی مراد لیتے ہین اور کبھی واجب کہتے ہین اور اس سے فرض عملی کا ارادہ کرتے ہین کذا فی الطحطاوی - مسئلہ مکروہ تحریمی کی نسبت حرام کی طرف زیادہ ہی جیسے واجب کی نسبت فرض کی طرف زیادہ ہی تو مکروہ تحریمی ثابت ہوتا ہی اس دلیل سے جس سے واجب ثابت ہوتا ہی یعنے اس دلیل کا ثبوت ظنی ہی اور دلالت قطعی اور مکروہ تحریمی کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہی جیسے واجب کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہی اور سنت موکدہ واجب کے مانند ہین اور مرتکب مکروہ گنہگار ہوتا ہی اسی طرح تارک سنت بھی گنہگار ہوتا ہی مسئلہ کراہت کے مقابلہ مین اباحت ہی اور حرام کے مقابلہ مین حلال ہی چونکہ اصل ہرشی کی اباحت ہی اسلیے شیخین یعنے ابوحنیفہ اور ابویوسف کے

نزدیک مکروہ حلال غیر قطعی مین داخل ہی اور حلّت سے اباحت لازم ہوتی ہی و ایسے کام کو
مکروہ تنزیہی کہتے ہین یعنے شیخین کے نزدیک جس فعل کے واسطے منع آیا ہی سو حرام ہی اور
جسکے لئے منع نہین آیا مکروہ کام حرام کے نزدیک ہی اور اسکے فاعل کو عذاب ہی مکروہ تحریمی
ہی جیسا لحم الفرس کھانا اور جو مکروہ کام حلال کے قریب ہی اسکے فاعل کو عذاب نہین مگر اسکے
تارک کو ثواب ہی سو مکروہ تنزیہی کہلاتا ہی ۔ وَالْمُفْسِدُ هُوَ النَّاقِضُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوْعِ
فِيْهِ وَحُكْمُهُ الْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمَدًا وَعَدَمُ الْعِقَابِ سَهْوًا شرح مفسد وہ ہی
جو عمل مشروع کو باطل کرتا ہی جیسا فرض کی چار رکعات مین عمدًا پانچوین رکعت پڑھا عمل
فاسد ہوا اور گنہگار بھی ہوا اگر سہوًا کیا ہی تو عمل فاسد ہوا مگر گنہگار نہین ہوگا جیسا کہ
مجنون و سکران دونون بے ہوش ہین مگر مجنون نے اگر عمل بد کیا گنہگار نہین ہوتا
اور سکران نے عمل بد کیا گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے عمدًا اسکر پیا تھا اور اُسوقت ہوش مین
تھا ۔ الحاصل یہہ آٹھہ اقسام کھانے پینے مین نماز روزے مین عبادات و معاملات مین
اعمال و اقوال و افعال مین ہر ایک کام مین موجود ہوتے ہین انکو پہچاننا ہر مسلمان کو ضروریات
سے فرض ہی اگر کہیگا مجھے معلوم نہین تو عذر مقبول نہین طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ
مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ حدیث صحیح مین وارد ہی یعنے سیکھنا علم کا اور پہچاننا اپنے کامون
کا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کو فرض ہی واللہ اعلم بالصّواب ؏

استفتا ۱۶

سوال ایک شخص قصبہ نصیر آباد ضلع خانالیس مین لکھنؤ سے آئے ہین اور مولوی صاحب کہلاتے
ہین وعظ مین بارہا بیان کرتے ہین کہ حق تعالی نے بعض افعال خاص اپنی تعظیم کے لئے بنائے
ہین جیسا کہ سجدہ رکوع قیام ہاتھ باندھنا اسکے نام پر مال خرچ کرنا اسکے گھر کی طرف دور سے
سفر کا قصد کرنا اور وہان غلاف چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا دعا مانگنا پتھر کو بوسہ دینا
چراغ روشن کرنا وہان کی مجاوری کرنا وہان کے کوئے سے تبرک جانکر پانی لیجانا وداع ہوتے

وقت پچھلے پاؤن ہٹنا وہان کے جنگل کا ادب کرنا وغیرہ ایسے کام خاص خداہی کے واسطے ہین اگر کوئی شخص کسی نبی سے یا ولی سے یا جنیت جن بھوت سے یا کسی جھوٹھی سچی قبر سے یا تبرک آثار تابوت سے اور لکھے ہوے کامون سے ایک بھی کریگا تو مشرک کافر ہوجائیگا اور عورت اسکی مطلقہ ہوجائیگی یہان بے علم مسلمانون مین بعض نے انکا کہنا سچ مانا بعض شبہ مین پڑگئے اور بعض اپنا قدیمی رسوم کرتے ہین خدا کے واسطے آپ اسکا خلاصہ اپنی مہر و دستخط سے لکھ بھیجین اور اس فساد کو دفع کرین انشاء اللہ آپ کو اجر دیوے

الجواب مستفتی کو معلوم ہووے کہ ان کامون مین بعض کام حرام و مکروہ ہین بعض سنّت و مباح بھی ہین اور بعض موجب ثواب کے ہین صرف جملہ ان سب کامون کو شرک و کفر کہدینا اعتقاد کا خلل اور دین سے گمراہی ہے یہہ شخص واعظ وہابی و معتزلہ گمراہ ہے کہ انکی کتابون مین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ مین اکثر ایسی باتین لکھی ہین اور فعل مباح و مکروہ و مستحب و سنّت کے عمل کرنے والون کو بھی مشرک و کافر کہتے ہین اور صحابہ و تابعین سے آجتک جمیع اولیای عارفین و علمای دین پہ یہہ شرک و کفر کا بہتان لگاتے ہین اور خود کافر بنجاتے ہین نعوذ باللہ منہا سنہ ۱۲ ہجریہ مین ایک استفتا اسی بابت کا مولانا عمدۃ العلما حضرت سید ابو سعود مفتی مدینہ منورہ کی صحیح و دستخط کا چھپا ہوا موجود ہے اسمین سے خلاصہ جواب لکھا جاتا ہے چنانچہ عبد الوہاب نجدی سے مذہب وہابیہ نکلا ہے اور تمام مکہ معظمہ کے اطراف قبرین اور قبّے اسنے توڑا ہے اور اسکے بیٹے ابو سعود نے سنہ ۱۲۱۵ مین اکثر علمای سنت و جماعت کو شہید کیا ہے اور سنہ ۱۲۳۲ کتاب تقویۃ الایمان اسکی کتاب التوحید کا ترجمہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بنایا ہے اور علمای ہم عصر نے اسکا ردّیہ لکھا ہے الغرض ہر ایک فعل کا حکم و اعتقا و تفصیل وار چند مسایل مین جدا جدا مرقوم ہوتا ہے تم سمجھو اور دوسرے بھائی مسلمانون کو سمجھا دو اور ایمان بچائیکی فکر کرو خدا توفیق سمجھنے کی عطا فرماوے **مسئلہ** سجدہ کرنا غیر خدا کو عبادت کی نیت سے اعضای سجدہ کے ساتھہ کفر ہے اور تحیت کی نیت سے کفر نہین بلکہ حرام ہے ملائکہ نے

آدم علیہ السّلام کو اور یعقوب نے یوسف کو علیہما السّلام سجدہ کیا تھا اور شریعت انبیائی سابقہ میں جائز تھا پیغمبر آخر الزّمان محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے شریعت میں منسوخ ہوا اگر شرک و کفر ہوتا تو کسی پیغمبر کے عہد میں جائز نہ کرتے اب تحیّت کی نیت سے اگر کسی نے کیا تو حرام ہے کرنے والا عاصی ہوگا شرک و کفر کہاں رہا سجدہ جو بڑی بھاری شئی ہے اسمیں بھی نیت عبادت کو دخل ہے تب کفر ہوگا اور وہ شخص مطلق کہتا ہے گنہگار کو کافر بنا تا ہے یہہ خارجی معتزلہ کا مذہب ہے کہ وے گناہ کے کام کرنے والے کو کافر خارج از ایمان کہتے ہیں

مسئلہ رکوع کے باب میں حرمین شریفین کے فتوے میں شرح منہاج کی عبارت منقول ہے وَسُجُوْدٌ لِصَنَمٍ اَوْشَمْسٍ وَخَرَجَ بِالسُّجُوْدِ نَحْوُ الرُّكُوْعِ لِاَنَّ صُوْرَتَهٗ تَقَعُ فِي الْعَادَةِ لِلْمَخْلُوْقِ كَثِيْرًا بِخِلَافِ السُّجُوْدِ نَعَمْ يَظْهَرُ اَنَّ مَحَلَّ الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْقَصَدَ تَعْظِيْمَهٗ كَمَا يُعَظِّمُ اللّٰهُ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَاشَكَّ فِي الْكُفْرِ حِيْنَئِذٍ شرح حرام ہے سجدہ کرنا بت کو یا آفتاب کو اگر عبادت کی نیت سے کیا تو کفر ہے مگر رکوع کرنا اس سجدے کے حکم سے نکل گیا کہ وہ مخلوق کے واسطے عادتًا بہت واقع ہوتا ہے بخلاف سجدے کے ہاں دونوں میں محل فرق عند الاطلاق ظاہر ہے بخلاف اسکے اگر عبادت کی نیت سے مخلوق کو تعظیما رکوع کریگا تب تو اسکے کفر میں کچھ شک نہیں

مسئلہ قیام یہہ تو نماز یا عبادت کے واسطے مخصوص نہیں چنانچہ حدیث مسلم میں ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قبرستان بقیع میں تشریف لے گئے وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ شَرْحِهٖ فِيْهِ اِسْتِحْبَابُ اِطَالَةِ الدُّعَاءِ وَتَكْرِيْرِهٖ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَفِيْهِ اَنَّ دُعَاءَ الْقَائِمِ اَكْمَلُ مِنْ دُعَاءِ الْجَالِسِ آنحضرت نے دیر تک قیام کیا کھڑے رہکر دو ہاتھوں کو تین بار بلند کیئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ مستحب ہے دیر تک دعا مانگنا بار بار کہنا ہاتھ بلند کرنا اور اسمیں ہے کہ کھڑے ہو کر دعا مانگنا کامل تر ہے بیٹھکر دعا مانگنے سے ۔ قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی علیہ السّلام کی قبر شریف کے پاس

آہ ۱ہ

آئے کھڑے رہے ہاتھ اٹھائے بڑی دیر تک ہاتھ باندھکر قیام کئے گویا نماز پڑھتے ہیں مسئلہ
ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا کچھ ارکان نماز میں واجب نہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں
ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھنا سنّت ہی۔ پھر خاص خدا کے لئے کیا ہوا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی
قبر شریف کی زیارت کے آداب میں کرمانی سے روایت ہی بِاَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلَى الْيُسْرٰى كَمَا فِي الصَّلٰوةِ اور مستحب ہی کہ سیدھا ہاتھ بائیں پر رکھکر کھڑا رہے جیساکہ
نماز میں کھڑے رہتے ہیں اور اختیار شرح مختار میں لکھا ہی يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ
اور فتاوی عالمگیری میں ہی قَالَ قَاضِيْ خَان فِي الْمَنَاسِكِ اِذَا جَاءَ الزَّائِرُ عِنْدَ مُوَاجَهَتِهٖ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَابُدَّ اَنْ يَقُوْمَ مُسْتَدْبِرًا الْقِبْلَةَ مُوَاجِهًا لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَاضِعًا يَدَهُ
الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَهٰكَذَا فِيْ حَيَاتِ الْقُلُوْبِ وَكَثِيْرٍ مِّنْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالْمَنَاسِكِ ۵
کہا قاضی خان نے مناسک حج و زیارت کے باب میں کہ جس وقت زائر سامنے روضۂ مطہرۂ
نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آیا تو لازم ہی کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا رہے اور حضرت کی طرف
منہ کرے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے اور فاتحہ صلواۃ وسلام دعا پڑھے اسی طرح
حیات القلوب مولفہ مخدوم ہاشم ٹھٹھوی وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہی اور اسی طرح بعد اسکے
ایک ہاتھ پھر سیدھے بازو کی جانب سمت کر شیخین یعنے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف
متوجہ ہوئے اور ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَفِيْقَيْهِ جِئْنَا
كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْئَلَ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا ترجمہ
ای نزدیک رہنے والو رفیق رسول اللہ کے سلام ہووے تم دونوں پر ہم آئے ہیں تمہارے پاس
جیسا کہ وسیلہ پکڑیں تمکو رسول اللہ کی جانب تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور خدا کے نزدیک
ہمارے واسطے دعا کریں تا ہماری سعی مقبول ہووے مسئلہ مال خرچ کرنا سفر کرکے جانا دور سے
زیارت مدینہ کے لئے جسکو وہ مبتدع شرک و کفر کہتا ہی حال آنکہ آنحضرت نے تحریص دلائی
ہی اپنی امت کو اور اسکا بڑا ثواب بیان فرمایا ہی اس حدیث شریف کی ابن ہمام نے

فتح القدیر میں تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہے مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا تُعْمِلُهُ حَاجَةٌ
اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ شَفِیْعًا لَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنے جو کوئی میری زیارت
کو آیا اور دوسری کچھ حاجت اسے نہیں عمل میں لائی ہو فقط میری زیارت کی نیت ہی
تو اسکا حق ثابت ہوا مجھپر کہ قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کرونگا - دوسری حدیث
شریف میں ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ یعنے جسنے میری قبر کی زیارت
کی اسکی شفاعت مجھپر واجب ہوگئی - جسنے نذر کیا زیارت یعنے منت مانی تو اسپر زیارت
کرنا واجب ہوتا ہے چنانچہ مواہب میں مرقوم ہے بعضے وہابیہ حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ
کو دلیل لاتے ہیں اور وہ دلیل ناقص ہے چنانچہ امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے
شرح مسلم میں بیان کیا ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَی الثَّلٰثَةِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
مَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ الفاظ اس حدیث کے شرح عین العلم میں اسطرح لکھے
ہیں لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
یعنے سفر کرکے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ مگر ان تین مسجدون کے ایک مسجد حرام یعنے
بیت اللہ دوسری مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس اور تیسری میری مسجد جو مدینہ میں روضۂ
مطہرہ کے پاس ہے - اور مناوی نے شرح جامع صغیر میں لکھا ہے وَالْمُرَادُ لَا یُسَافَرُ
لِمَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِیْهِ اِلَّا لِهٰذِهِ الثَّلٰثَةِ یعنے نماز پڑھنے کے واسطے سفر کرکے
کسی مسجد کی طرف مت جاؤ مگر ان تین مسجدون کی طرف جاؤ سو مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور
مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہہ نہی بھی مکروہ تنزیہی کے حکم میں ہے اسی طرح
عینی اور قسطلانی نے شرح بخاری میں اور ابن الملک نے شرح مشارق الانوار میں لکھا
ہے اور ابن حجر مکی نے تفصیل وار جواہر المنظم میں اور ملا علی قاری نے شرح شفا میں
ابن تیمیہ اور ابن القیم پر جو منع کرتے تھے زیارت آنحضرتؐ کی خوب ردّ یہ لکھا ہے اور
جو زیارت مسجد نبوی سے اور قبر شریف سے منکر ہے اسکو قریب کفر کہا ہے کیونکہ جس

عمل کو اجماع علما نے مستحب کہا ہی اسکو کوئی حرام کہے قریب کفر ہی مسئلہ اِیْقَادُ
السِّرَاجِ فَعَلَی الْقُبُوْرِ نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يَكُوْنَ حَرَامًا وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ اَنَّهُ لِغَيْرِ
حَاجَةٍ فَهُوَ اِسْرَافٌ وَاَمَّا لِلْحَاجَةِ فَلَا یعنی چراغ روشن کرنا قبر کے پاس منع ہی کہا اگر بے
بغیر حاجت کے اسراف ہی اور اسراف حرام ہوگا اگر حاجت کے واسطے ہی تو اسراف اور حرام
نہین لیکن یہہ خاص خدا تعالی نے اپنے لئے بنائے ہین ایسا کہنا اس مبتدع کا غلط
ہوگیا مسئلہ وہان کی مجاوری کرنا اس باب مین ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہی
اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُجَاوَرَةِ بِمَكَّةَ وَعَدَمِهَا فَذَكَرَ بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ الْمُخْتَارُ
اِسْتِحْبَابُهَا اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَنِّهِ الْوُقُوْعُ فِي الْمَحْظُوْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ
وَذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ اِلٰى كَرَاهَتِهَا یعنی مکہ مشرفہ مین مجاور بنکر رہنا بعض شافعیہ
کے نزدیک مستحب اختیار کیا ہی مگر جب کہ اسکے ظن غالب مین ہو کہ بدی مین گرفتار رہو گا اور ایسا ہی
کہا ابو یوسف اور محمد نے اور ابو حنیفہ و مالک اسکی کراہیت کی طرف گئے ہین لیکن مجاورت
مدینہ طیبہ کو سبھون کے نزدیک مستحب موجب ثواب ہی اَمَّا الْمُجَاوَرَةُ الْمَدِيْنَةِ الطَّيِّبَةِ
فَثَابِتٌ فَضْلُهُ بِالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ وَعَمَلُ كُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَاَئِمَّةِ الدِّيْنِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ
وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی
مجاورت مدینہ طیبہ کی بزرگی صحیح حدیثون مین ثابت ہی اور بزرگان اصحاب و تابعین
و اماموں نے عمل کیا ہی ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی میری
امت مین سے مدینہ کی آب و ہوا اور سختی پر صبر نکریگا مگر یہہ کہ یعنے اگر صبر کریگا قیامت کے
روز اسکا شفیع ہونگا - جو مجاورت مکہ معظمہ کی بابت ائمہ نے اختلاف کیا ہی سو مدینہ
کی مجاورت حدیثون سے ثابت ہی یہان قول مبتدع کا کہ اسکو خدا تعالی نے اپنے لئے
خاص بنائے اور دوسری جائے کوئی کرے تو شرک و کفر ہوتا ہی صاف جھوٹھا ہوگیا

بلکہ خدا و رسول پر بہتان ہوا **مسئلہ** حرم کے اطراف کی بزرگی اور وہان کے جنگل کی
تعظیم و سرحد کا بیان اور درختون و پرندون کا حکم اکثر فقہا نے کتابون مین لکھا ہی
اور جہان حرم مکہ کا بیان ہی وہان حرم مدینہ کا بھی بیان موجود ہی یہہ مبتدع حرمین شریفین
کے لفظ کے معنی بھی نہین جانتا ہی اور مخالفت و عداوت رسول اللہ سے کرتا ہی اور
اسکو شرک و کفر کہتا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا **مسئلہ** چادر بچھانا شامیانہ لگانا
ایسا کام خاص خدا نے اپنے واسطے تعظیم کے بنایا ہی غیر کی قبر پر کرنا شرک و کفر ہی
یہہ دعوی بھی باطل ہی اور افترا خدا و رسول پر ہوتا ہی ۔ خیمہ اور شامیانہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑا کئے تھے
اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کی قبر پر اور محمد بن الحنفیہ نے عبد اللہ
بن عبّاس رضی اللہ عنہم کی قبر پر اور فاطمہ بنت الحسین بن علی المرتضی نے اپنے خاوند
حسن بن حسن المجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی قبر پر تعظیما لگائے تھے **مسئلہ**
قبر کو بوسہ دینا کراہت اور عدم کراہت مین اسکے علما کا اختلاف ہی مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی رح اپنے والد اور پیر و مرشد کی قدم بوسی کرتے تھے چنانچہ تحقیق الحقیقہ
مین لکھا ہی **مسئلہ** رجعت قہقری یعنے پچھلے پاؤن ہٹنا اور پیٹھ نہین پھیرنا روضہ
مطہرہ کی جانب زیارت کرنے کے وقت بعض نے مکروہ اور بعض نے جایز موجب تعظیم
و تکریم لکھا ہی اور بعض کے نزدیک مستحسن ہی خدا تعالی کے واسطے خاص کیا ہوا اور شرک
و کفر کیونکر ہوگیا **مسئلہ** [12] دعا مانگنا زیارت قبر شریف کے وقت دعا مسنون ہی حدیث
شریف مین آیا ہی يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ
موجود ہی نبی اور ولی کا وسیلہ کرکے دعا مانگنا بھی جایز ہی چنانچہ ابن الہمام نے فتح القدیر
مین لکھا ہی ثُمَّ يَسْئَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ فَيَقُوْلُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰى مِلَّتِكَ وَ

سُئِلْتُكَ یعنے ایسا کہے یا رسول اللہ مین شفاعت تم سے مانگتا ہون اور تمکو خدا کی طرف
وسیلہ اپنا کرتا ہون تاکہ مین تمھارے دین اسلام مین اور تمھاری سُنّت پر مرون تا میرا ایمان
سلامت رہے۔ اور سلام پہنچانا رسول اللہ کے روضہ کے پاس جاکر بھی مستحب ہی ایسا
کہے یا رسول اللہ فلان بن فلان نے آپکو سلام کہا ہی اور شفاعت طلب کیا ہی اسکو
اور جمیع مسلمین کو اللہ کے حضور مین شفاعت کرنا۔ مالک الدار سے روایت ہی کہ عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین مدینہ شریف مین امساک باران کے سبب قحط
نمود ہوا ایک مسلمان قبر شریف کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ تمھاری امت کے واسطے
پانی مانگو اللہ سے کہ وے قحط مین ہلاک ہوتے ہین رات کو خواب مین اسکو بشارت ہوا کہ
تو عمر بن الخطاب کے پاس جا اور کہو کہ پانی مانگنے کو جاوین اللہ پانی برساویگا فجر مین
وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا اسی روز حضرت عمر پانی مانگنے شہر مدینہ سے
باہر میدان مین گئے اور نماز استسقا کی پڑھے اللہ نے دعا قبول کی اور پانی خوب برسایا
اور آجتک امت رسول اللہ مین نماز استسقا کی تاثیر جاری ہی الحمد للہ علی ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۱۷

کیا فرماتے ہین علمای دین اور فقہای شرع متین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً اس
باب مین کہ ایک شخص یہان چند روز سے آئے ہین اور استعانت و استمداد من اہل القبور
کو شرک کہتے ہین یعنے بزرگون کی قبرون کے پاس زیارت کو جانا اور انکے وسیلہ
سے خدا کی طرف مدد مانگنا کہ تم کو وسیلہ کرتا ہون میرے حق مین خدا سے دعا کرو
تا میری مراد حاصل ہووے اور کہنا کہ میرا یہہ کام حسب المراد ہو جاوے تو مین اتنی نیاز
کرونگا یا اتنے فقیرون کو کھانا کھلاؤنگا خواہ یون سمجھے کہ یہہ ولی کو خود مستقلاً اتنی
طاقت و قدرت ہی کہ آپ میری حاجت برلاوینگے یا یون سمجھے کہ خدا نے اسکو یہہ طاقت
دی ہی کہ میرے لئے دعا کرین سو قبول ہوگی بہر صورت شرک ہوتا ہی اور وہ کہتا ہی کہ

شرح مشکوٰۃ شریف مین ایسا لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے کہ زیارت قبور مردون کے حق مین دعا کرنا ثواب فاتحہ اور قل کا بخشنا ہی کہ اسمین مردون کو نفع ہی زندون سے اور زندون کو مردون سے کچھ نفع نہین ملتا ہی جب مین نے اسکی سند مانگی تو یہہ عبارت عربی شرح مشکوٰۃ شریف کی ہی ایسا کہکر وہ عبارت مع ترجمہ لکھدی —

قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْحَقِّ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَھْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْکَرَہٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْفُقَھَاءِ وَقَالُوْا لَیْسَ الزِّیَارَۃُ اِلَّا لِلدُّعَاءِ لِلْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارِ لَھُمْ وَاِیْصَالِ النَّفْعِ اِلَیْھِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ انتہیٰ یعنے مدد مانگنا اہل قبور سے سوائے انبیا علیہم السلام کے تو اکثر فقہا نے اسکا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ زیارت قبور میت کے واسطے دعا کرنا انکی مغفرت مانگنا تلاوت قرآن کرنا اسکا ثواب انکو بخشنا ہی اُن سے مدد مانگنا یا منّت کرنا شرک ہی فقط ہمارے اعتقاد مین شبہ آتی ہی اس واسطے آپکو تصدیع دیتے ہین کہ یہہ عبارت صحیح ہی اور استمداد شرک ہوتا ہی یا نہین ہم جانتے ہین کہ اولیا صالحین اپنے زیارت کرنے والون کی مدد کرتے ہین اور انبیا اور شہید زندہ ہین خدا نے انکو طاقت دی ہی اپنا دوست بنایا ہی اس امر مین جو حق بات ہی اور اعتقاد اہل سنّت وجماعت کا ہی سو تفصیل وار لکھو ہمارے یہان کے قاضی صاحب نے تو اس شخص کو وہابیہ مذہب کا ٹھہرایا ہی اور وہ کہتا ہی مین حنفی سنّت جماعت ہون جو سرکاری عدالت کے مفتی صاحب مسئلہ لکھکر بھیجین مین قبول کرونگا میرے پاس اربعین مسایل اور راتہ مسایل کی کتاب ہی اسمین سے یہہ مسئلہ لکھدیا ہون ضرور آپ نے تصدیع لیکر جواب لکھنا خدا اجر دیوے —

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ عبارت مذکورہ کو مولانا شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ شریف کی عبارت سے ملاکر مقابلہ کیا تو بہت تفاوت اور خیانت معلوم ہوئی مولانا نے باب الاسرا مین

شرح المشکوٰۃ کے اندر تو استمداد من اہل القبور کو ثابت کیا ہے اور استمداد کے منکروں
پر ردّ لکھا ہے اور خوب دلایل بیان کئے ہیں بیشک وہ شخص وہابی ہے اور انکی کتابیں
بے اعتبار ہیں مسلمانوں کو بہکانے کے واسطے بڑی کتاب کا نام لکھدیتے ہیں اور
غریبوں کا ایمان بگاڑتے ہیں ہم وہ پوری عبارت مع ترجمہ یہاں لکھدیتے ہیں۔
اَمَّا الاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اَنْكَرَهُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ فَاِنْ كَانَ الْاِنْكَارُ
مِنْ جِهَةِ اَنَّهُ لَا سَمَاعَ لَهُمْ وَلَا عِلْمَ وَلَا شُعُوْرَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُهٗ
وَاِنْ كَانَ بِسَبَبِ اَنَّهٗ لَا قُدْرَةَ لَهُمْ وَلَا تَصَرُّفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ حَتّٰى يُمِدُّوْا بَلْ هُمْ
مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ وَمُشْتَغِلُوْنَ بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمِحْنَةِ مَا اَشْغَلَهُمْ عَنْ
غَيْرِهِمْ فَلَا نَرٰى كُلِّيًّا خُصُوْصًا فِيْ شَاْنِ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَيُمْكِنُ اَنْ
يَحْصُلَ لِاَرْوَاحِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْبِ فِي الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَةِ وَالْقُدْرَةِ
عَلَى الشَّفَاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِيْهِمُ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِهِمْ كَمَا يَحْصُلُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ الَّذِيْ يَنْفِيْهِ الْمُنْكِرُ نَحْنُ نَفْهَمُ اَنَّ
الدَّاعِيَ الْمُحْتَاجَ الْفَقِيْرَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْعُو اللّٰهَ وَيَطْلُبُ الْحَاجَةَ مِنْ فَضْلِهٖ تَعَالٰى
وَيَتَوَسَّلُ بِرُوْحَانِيَّةِ هٰذَا الْعَبْدِ الْمُكَرَّمِ وَالْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ وَيَا وَلِيَّهٗ اِشْفَعْ لِيْ وَادْعُ رَبَّكَ وَاسْئَلْهُ اَنْ يُعْطِيَنِيْ سُؤَالِيْ وَيَقْضِيَ حَاجَتِيْ
فَالْمُعْطِيْ وَالْمَسْئُوْلُ عَنْهُ وَالْمَاْمُوْلُ بِهٖ هُوَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ وَمَا الْعَبْدُ فِي
الْبَيْنِ اِلَّا وَسِيْلَةً وَلَيْسَ الْقَادِرُ وَالْفَاعِلُ اِلَّا هُوَ ترجمہ لیکن مدد مانگنا اہل قبور
سے تو بعض فقہا نے اسکا انکار کیا ہے اگر انکا منکر ہونا اس جہت سے ہے کہ میت کو سننا
جاننا نہیں رہا زایروں کے احوال کی پہچان نہیں ہے سو اسکا باطل ہونا ثابت ہوگیا یعنے
مردوں کو سماع و علم و شعور اپنے زایروں کے حال پر ہوتا ہے اور اگر انکار کی جہت یہہ
ہے کہ انکو قدرت و تصرف اس جگہہ نہیں ہے تا مدد کریں کسی کی بلکہ قید میں ہیں اور اپنی

حالت مین مشغول ہین اسطرح سے کہ دوسری طرف متوجہ نہین ہوسکتے تو ہم نہین دیکھتے کہ یہہ امر سب مردون کے واسطے کلیہ ہووے بلکہ خصوصًا متقی لوگ جو اولیا اللہ ہین انکی ارواح کو محل برزخ مین قرب حاصل ہی خدا کے نزدیک انکو بڑا مرتبہ قدرت ملی ہی شفاعت اور دعا کرنے کی طاقت خدا نے دی ہی جو زائرین انکو اپنا وسیلہ بناتے ہین طلب حاجات کرتے ہین مراد پاتے ہین جسطرح قیامت کے روز انکو شفاعت مریدین و متوسّلین کی حاصل ہوگی - مدد مانگنا اور مدد کرنا جسکو منکر نفی کرتا ہی ہم اسکی مراد اسطرح سمجھتے ہین کہ دعا مانگنے والا محتاج اور خدا کی درگاہ کا فقیر ہی دعا کرتا ہی خدا سے اور حاجت مانگتا ہی اسکے فضل سے اور ایسے نیک بندے کی روحانیت کا وسیلہ پکڑتا ہی کہ خدا کے نزدیک اسکی دعا قبول ہو اور اسطرح کہتا ہی ای دوست خدا کے ای نیک بندے میری شفاعت کر اور اپنے رب سے دعا مانگ تا میرا سوال عطا کرے اور میری حاجت روا فرماوے عطا کرنیوالا مراد دینے والا وہی پاک پروردگار ہی اور نیک بندہ ہی یا ولی درمیان مین ایک وسیلہ ہی قدرت والا وہی فاعل حقیقی ہی - اور اسی مقام پر یہہ بھی لکھا ہی کہ اولیاء اللہ نے اسکی قدرت و سطوت مین خودکو فنا کر دیا نہ انکو خودی باقی رہی نہ خواہش نفسانی نہ قدرت و تصرّف دنیا کی زندگی مین بھی صفت فنا و توکل علی اللہ انکو حاصل تھا اور بعد مرنے کے بھی قربیت خاص صفت ملائکہ باخلاص خدا کے فضل سے انکو ملی ہی اگر یہہ شرک ہی اور توجہ الی غیر اللہ ہی جیسا کہ منکر کا اعتقاد ہی تو چاہیئے کہ دنیا مین بھی صالحین سے طلب دعا کرین اور طلب دعا سلف سے آج تک برابر امر مستحب چلا آیا ہی اور امر دینی و استفادہ یقینی ہی (ہان ایک فرقہ معتزلہ کے بارہ فرقون مین سے ہی کہ وہ لوگ بعد فرض نماز کے ہاتھ اونچے کرکے خدا سے بھی دعا نہین مانگتے ہین پھر ولی اور صالحین سے انکو کیا حاجت ہی) اگر کہین کہ دنیا مین جو حالات و کرامات صالحین کو حاصل تھے بعد موت کے معزول ہوئے سو بھی غلط خیال ہی شرع مین کوئی دلیل منقول نہین - اگر کہین کہ اپنے اعمال کی

گرفتاری مین مشغول ہین انکو زایرین کے حال سے کچھہ خبر نہین ہوتی سو بھی کلیہ نہین ہمیشہ انکو گرفتاری رہیگی ایسی کوئی دلیل نہین آئی ہی بلکہ فایدہ استمداد کا عام ہی بعض مجذوب ہین شب و روز شوق ذوق مین مستغرق اور مخلوق سے بے پروا رہتے ہین بعض سالکین ظاہر مین شریعت پر قایم مخلوق کی حاجت روائی ارشاد و تعلیم مین مشغول دین احمدی کے مددگار ہین اور باطن مین یاد الٰہی مین اوقات معمور اوراد و وظایف جاری رکھتے ہین۔ کوئی جاہل مسلمان بھی ایسا اعتقاد نہین کرتا ہی کہ ولی اللہ کو بغیر خدا کے فضل و عطا سے خود بخود تصرف اور کرامت حاصل ہوگئی ہی بغیر خدا کی طرف رجوع کئے یہہ آپ ہمکو مراد دیوینگے تب شرک ہوگا اور افعال جہال بحث سے خارج ہی کبھی مسلمان ایسا نہین سمجھتا ہی۔ اور کرامات اولیا کی برحق ہی۔ اور یہہ بھی شرح مشکوۃ مین شیخ نے لکھا ہی اَلْمَرْوِيُّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الزِّيَارَتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَلٰكِنَّ لَيْسَ فِيْهَا النَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِمْدَادِ فَتَكُوْنُ الزِّيَارَةُ لِلْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ مَعًا عَلٰى تَفَاوُتِ حَالِ الزَّائِرِ وَالْمَزُوْرِ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْخِلَافَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّهُمْ اَحْيَاءٌ حَقِيْقَةً بِالْحَيَاتِ الدُّنْيَا بِالْاِتِّفَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْكَلَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ رَغْمًا لِاَنْفِ الْمُنْكِرِيْنَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِيْ زَمَانِنَا شِرْذِمَةٌ يُنْكِرُوْنَ الْاِسْتِمْدَادَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الَّذِيْنَ نُقِلُوْا مِنَ الدَّارِ الْفَانِيَةِ اِلَى الدَّارِ الْبَاقِيَةِ وَهُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ ۝ ترجمہ حدیثون مین روایتین زیارت قبور اور اموات کو سلام کرنا اور استغفار تلاوت قرآن دعا فاتحہ وغیرہ ثابت ہی مگر استمداد کی ممانعت نہین آئی ہی پھر مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون بابت زیارت قبور سے حاصل ہین زایر کی اور جسکی زیارت کرتا ہی اسکی تفاوت حالت پر اعتبار ہی۔ پھر جانو تم کہ غیر انبیا کے باب مین خلاف بعض فقہا نے کیا ہی اسلئے کہ انبیا کی حیات حقیقتًا حیات دنیا کے مانند بلکہ اس سے قوی تر ہی بالاتفاق (اسی طرح

اولیا وصالحین کی حیات ہی کہ جب جسمانی قید سے چھوٹ کر ملائکہ روحانی کی صف مین ملے
تو قرب وکرامات کی قوّت زیادہ انکو حاصل ہوگئی اور دنیا کے تصرف مین اور زایرین کے
طرف توجہ کرنے مین کچھہ خلل اور مانع نہین ہی) اس مقام مین طول کلام منکرون کی
ناک توڑنے کے واسطے مرقوم ہوا کہ ہمارے زمانے مین ایک گروہ نکلا ہی جو اولیاؤن سے
مدد مانگنے کو انکار کرتے ہین وہ پاک لوگ دار فانیہ سے نقل کرکے دار باقیہ کو گئے اور خدا کے
نزدیک وہ زندہ اور فرحت مین ہین مولانا شاہ عبدالحق نے تکمیل الایمان فارسی مین
لکھا ہی کہ امام حجۃ الاسلام محمد الغزالی نے فرمایا ہی آنکہ در حیات وی بوی توسّل جویند
بعد از موتش نیز توان جست واین سخن موافق دلیل ست چہ بقای روح بعد از موت
بدلالت احادیث واجماع ثابت است ومتصرف در حیات وبعد از ممات روح است نہ بدن
ومتصرف حقیقی حق تعالی است اور یہہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت امام موسی کاظم اور امام علی
موسی رضا اور شیخ معروف کرخی اور حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین اپنی قبرون مین زایرین حاجتمند کے حق مین دعا کرتے ہین اور جیسی حالت
حیات مین انکی دعا مقبول تھی اسی طرح حالت ممات مین بلکہ زیادہ دعا انکی مقبول ہوتی
ہی اور انکا تصرف برکات عالم دنیا مین جاری ہی خدا اعتقاد پاک اور یقین دیوے
مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید سے استمداد ثابت کیا ہی اور
اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مین بیان کیا ہی بعینہ اسکی عبارت
منقولہ یہہ ہی قولہ تعالی فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ
یعنے قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور رات کی وہ جس چیز کو اکٹھا کرتی ہی اور چاند کی جب
پیچھے آوے اور یہہ تینون چیزین یعنے شفق اور اندھیری رات اور روشن چاند نمونہ ہی
تین حالتون کا کہ آدمی پر بعد موت کے گویا نمونہ ہی آفتاب زندگی کے غروب کا
ظاہر ہوتا ہی ۔ اوّل جو حالت کہ مجرد جدا ہونے روح کے بدن سے ہوگی اُس مین کچھہ اثر

پہلی زندگانی کا اور الفت بدن کے تعلّق کی اور اپنے جنس کے آشنا دوستوں کی الفت
باقی رہیگی اور وہ وقت گویا برزخ ہی دنیا کی زندگانی اور استغراق قبر کے عالم مین
کہ کچھہ اس طرف سے اور کچھہ اُس طرف سے علاقہ رکھتا ہی وہ وقت بعینہ مانند شفق
کے وقت کے ہی کہ ہنوز تصرّفات مخلوقات کی اور آمدوشد انکی منقطع نہین ہوئی اور
جاندار سب بیدار اور دیکھتے بھالتے چلتے پھرتے ہین اور دن کے باقی رہے کامون مین
مشغول ہین اور یہہ حالت حالت ہی انکشاف کی اور جزای برزخ کی جو نیکیون سے اور
بدیون سے کیا تھا اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی
اور مُردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان
کرتے ہین کہ ابھی ہم جیتے ہین اسی واسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہی
کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی
وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریاد رس کا کرتا ہی اور صدقے
اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک
سال تک علی الخصوص ایک چلّے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی
کرتے ہین اور مردے کی روح بھی موت کے قریب کے دنون مین خواب مین اور عالم
مثال مین زندون سے ملاقات کرتی ہی اور اپنا احوال بیان کرتی ہی دوسری
وہ حالت ہی کہ بعد قطع ہونے دنیا کی زندگی کے علاقون کے بالکلیہ ظاہر ہوتی ہی اور
استغراق عظیم دیکھنے سے اُن کیفیتون کے جو دنیا مین کمایا تھا نیکی اور بدی سے اسکو
حاصل ہوتا ہی اور قوای مدرکہ اور متصرّفہ اس عالم سے بالکل لوٹ کر اُس عالم کی
طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور حس و حرکت معنوی اسکی اس جہان سے مطلقاً بیکار ہوجاتی
ہی اور یہہ حالت مانند رات کے اندھیرے کے ہی کہ بعد زایل ہونے شفق کے ہجوم کرتی
ہی اور لوگون کو خواب اور معطل ہوجانا حواس اور حرکتون کا لاحق ہوتا ہی اور مالوفات

ومکسوبات دن کے سے مطلقًا غافل ہوجاتا ہی لیکن وہ مالوفات اور مکسوبات ظاہر بدن سے
انتقال کرکے باطن مین بدن کے جمع ہوتے ہین اور روح انکو رنگا رنگ صورتون مین مطالعہ
کرتی ہی اور متلذذ و متالم ہوتی ہی یعنے خوش ہوتی ہی اچھائی کو دیکھکر اور رنجیدہ ہوتی ہی
بُرائی کو دیکھکر اور یہہ حالت عام مردون کی ہی اور بعض خاص اولیا اللہ کو جنکو حق تعالی نے محض
اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم
کے تصرّف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ ہونے سے انکے استغراق مین کمال وسعت
مدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو
منع بھی نہین کرتا اور اُوَیسی لوگ باطنی کمالون کو انھی سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند　　اُوَیسی
اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب اُن سے پوچھتے ہین اور انکے
کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اس وقت مین اس مصرع کے مضمون
پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ❊ تیسری وہ حالت ہی کہ بعد
حشر و نشر کے ظاہر ہوگی اور وہ مانند چودہوین رات کے چاند کے ہی کہ پردے کو اندھیرے کے
دور کرکے نیک و بد کو انکے طرح طرح کے اظہار سے جلوہ گر کریگی اور ہر شخص اپنے نفع اور
ضرر کی چیزین اور دوست و دشمن اور زہر و تریاق مین امتیاز کریگا اور یہی حالت ہی
اعمال نامون کے دینے کی اور نیک و بد عملون کی ظہور کی رنگا رنگ صورتون سے
اور اعمالون کے تولنے سے اور نیکی و بدی کے حساب کی اور دوسرے بہت کامون کی۔ اور
اس حالت کی انتہا ایک اور زندگانی ہی کہ اتم و اکمل اس جہان کی زندگانی سے
ہی لیکن جو وہ زندگانی تغیر و تبدیل نہین رکھتی اور ایکسان ہمیشہ قایم دایم اور برقرار
ہی اس سبب کوئی مثال اسکے واسطے نہین ہی فقط تین قسمون پر اکتفا فرمایا ہی اور
ابن حجر مکی نے قلایدہ مین فرمایا ہی امام ابوحنیفہ کی قبر شریف کے واسطے اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ
یَزَلِ الْعُلَمَاءُ وَذَوُو الْحَاجَاتِ یَزُوْرُوْنَ قَبْرَہٗ وَیَتَوَسَّلُوْنَ عِنْدَہٗ فِیْ قَضَاءِ حَوَائِجِہِمْ

مرحمہم و

رحمہم اللہ تعالیٰ یعنے جانو تم کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین انکے قبر کی اور وسیلہ پکڑتے ہین انکو اپنی حاجت روائی کے واسطے۔ ھٰذا اٰخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

استفتا ١٨

کیا فرماتے ہین علمای دین متین ومفتیان شرع مبین کہ مولود خوانی فقط ماہ ربیع الاوّل مین جایز ہی یا بارہ مہینے مین ہر وقت اور ہر جائے مین بھی جایز ہی اور بعض اشخاص اسکو بدعت کہتے ہین اور غنا کے طور سے اشعار پڑھنا اور سلام کے وقت دست بستہ ہوکر کھڑے رہنا منع کرتے ہین اور زمانۂ صحابہ وتابعین مین یہہ رسم نہ تھا بعد کب سے ایجاد ہوا اسکا داخلہ کتابون کے حوالے سے لکھکر بھیجنا ہمارے لئے دستاویز ہوگا اور فقط عربی قصایدِ مدح واحوالات معجزات وولادت پڑھے جاوین یا فارسی ہندوستانی مدحیات بآواز بلند پڑھنا اور الحان کے ساتھ ادا کرنا بھی شرع مین جایز ہی ان سب باتون کا خلاصہ مرقوم فرمانا خدا تعالیٰ آپ کو دو جہان مین جزای خیر دیوے آمین

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب اما بعد سب برادران مسلمان اہل سنت وجماعت کو معلوم ہووے کہ مولود خوانی حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر روز یا ہر مہینے مین یا ہر مکان مین کرنا جایز ہی اور آنحضرت کے فضایل وشمایل بیان ہونا اور احوال ولادت ومعجزات وقصایدِ مدحیات بآواز بلند خوش الحان سے پڑھنا عربی فارسی ہندوستانی سندھی جو اپنے ملک کی زبان ہووے اور اہل مجلس مسلمانون کی سمجھنے مین آوے اور ذکر خیر نظم ونثر مین اظہار کرنا یہہ سب جایز ومستحب ہی بلکہ موجب ثواب جمیل واجر جزیل وباعث شفاعت کونین ونجات دارین ہی ہر ایک مسلمان کو آنحضرت کا ذکر خیر پڑھنا وسننا واجب ہی کیونکہ محبت آنحضرت کی فرض عین ہی اور ایمانداری کی نشانی ہی خلاصہ ان امورات کا بہ تفصیل ذیل چند دلایل شرعیہ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہی

تا اسکے پڑھنے اور سمجھنے سے مدعا دوجہان کا حاصل ہووے دلیل اوّل قولہ تعالی
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنے تم تابعداری کرو
اللہ کی اور تابعداری کرو رسول اللہ کی اور جو تم مین سے صاحب امر ہین انکی بھی تابعداری
کرو یعنے صاحب حکم ظاہرا سلاطین اسلامیہ ہین اور باطنا اولیاء اللہ ہین وحقیقتا علمائے
دین ہین کہ خدا اور رسول کا حکم تمکو بتلاتے ہین اور ثواب و عذاب حلال وحرام مباح ومکروہ
کا طریقہ امتیاز سکھاتے ہین انکی تابعداری فرض ہے اسی طرح مان باپ کی مرشد و
استاد کی تابعداری دین کے کامون مین بجان و دل بجا لانا فرض ہے یہان سے ثابت ہوا
کہ ذکر اور احوال آنحضرت کا پڑھنے اور سننے سے محبت اور تابعداری دل مین پیدا ہوتی ہے
اور بحکم مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جسنے تابعداری و فرمانبرداری پیغمبر کی
کیا اسنے فرمانبرداری خدا کی کیا اور جسنے فرمانبرداری خدا کی کیا وہ ایماندار ہے دوجہان
کی مراد کو پایا دلیل دویم قولہ تعالی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہ اگر تم محبت اللہ کی
کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تا حق تعالی تمکو دوست رکھیگا رسول اللہ کی ثنا و صفت
سننے سے مسلمانون کے دلون مین آپکی محبت پیدا ہوتی ہے اور محبت کے سبب سے
پیروی فرمانبرداری کرنے کی توفیق ملیگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے مَنْ اَحَبَّ
شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے جسکی محبت کوئی شخص دل مین رکھتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر
کرتا ہے اور سنتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے
آدمی اسی کے ساتھ رہیگا اٹھیگا جسکی وہ محبت کرتا ہے - یہان سے معلوم ہوا کہ جو
دیندار مسلمان محبت رسول مقبول کی رکھتا ہے ہمیشہ انکی ثنا و صفت پسند کرتا ہے اسکو
پڑھتا ہے سنتا ہے اور اپنی محبت روز بروز بڑھاتا ہے تا روز حشر مین حضرت کے
حضور مین پہنچتا ہے اور نعمت شفاعت سے سرافراز ہوتا ہے مولانا جامیؒ فرماتے ہین

ابیات

ابیات نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ بدیدن میل افتاد از شنیدن ٭ بلی باشد شنیدن تخم دیدن ٭ دلیل سیوم مولد سرور عالم کی خوشی کرنا مال حلال اس کام میں خرچ کرنا بدعت حسنہ ہی اور تمام علما و عرفا کا معمول ہی کتاب فصل الخطاب میں مولانا سید محی الدّین ویلوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی شیخ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ نعمۃ الکبریٰ میں مرقوم فرمایا ہی اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لِاَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ مِنَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِيَّتِهَا لٰكِنَّهَا بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ لِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ الْكَثِيْرِ لِلْفُقَرَاءِ وَمِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِكْثَارِ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَحَبَّةِ وَاِغَاظَةِ اَهْلِ الزَّيْغِ وَالْعِنَادِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ وَالْمُلْحِدِيْنَ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ لَمَّا ظَهَرَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَزَلْ اَهْلُ الْاَقْطَارِ فِيْ سَائِرِ الْمُدُنِ وَالْاَمْصَارِ يَحْتَفِلُوْنَ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِيْ شَهْرِهٖ اَيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِيْ وَلَائِمَ مُشْتَمِلَةٍ عَلٰى كَثْرَةِ الْمَطَاعِمِ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ مَعَ الْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ مَوْلِدِهٖ وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنْ كَرَامَاتِهٖ وَكَثِيْرٍ مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ شرح کتاب نعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم میں شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہی جانو تم کہ تحقیق عمل مولد کا بدعت ہی اسلیئے کہ قرون ثلاثہ یعنے زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں کسی ایک اہل سلف سے منقول نہیں ہوا اور وہ تین قرون کے خیر ہونے کی شاہدی نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی اسمیں فقیروں پر بڑا احسان ہوتا ہی قرات قرآن کثرت ذکر درود و سلام آنحضرت پر اور اظہار فرحت و سرور آپکی ولادت سے اور محبت آنکی ظاہر ہوتی ہی اور ملحدوں زندیق اور آنحضرت کے دشمن حاسد غصہ کھاتے ہیں اسی واسطے جب قرون ثلاثہ کے

بعد یہہ عمل مولد شریف کا حرمین شریفین سے تمام مسلمانوں کے شہروں اور ملکوں
میں عرب و عجم و ہند و سند میں مروج ہوگیا کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں ضیافت طعام
مہیا کرتے ہیں خیرات و احسان کے امور بجالاتے ہیں قراءت آیات قرآن و ذکر خیر
مولد شریف آنحضرت کی ثنا و صفت کے قصیدے اور معجزے جو میلاد کی شب کو ظاہر
ہوئے اسکا بیان کرتے ہیں اور احسان و شکر خدا کہ رحمۃ العالمین کو ہماری ہدایت کے
اور رہنمائی کے واسطے پیدا کیا اور اسکی خوشی اظہار کرتے ہیں کہ رضامندی خدا و رسول
کی محبت کے ساتھ ظاہر ہووے - امام ابن الجزری نے فرمایا کہ نصاریٰ جو لوگ اپنے پیغمبر کے
پیدایش کے روز کو ہر سال عید کرتے ہیں تو اہل اسلام حقدار زیادہ ہیں کہ پیغمبر کافۂ انام
کی میلاد کی خوشی ظاہر کریں - محقق ابو زرعہ عراقی سے پوچھا تھا کہ عمل مولد مستحب ہے یا مکروہ
آپنے جواب دیا کہ کھانا پکواکر مساکین و اقربا و احبا کو کھلانا مستحب ہے ہر وقت میں اور
ربیع الاوّل کے مہینے میں اور نبوت خیر الانام کے پیدا ہونے کی خوشی اسکے ساتھ ملائی جاوے
تو اولیٰ تر ہو اور سلف صالحین میں سے کسی نے اسکو بدعت مکروہ نہیں کہا بہت ایسے
بدعت مستحسنہ اور واجبہ ہیں کہ ثواب حاصل ہونے کے واسطے کرتے ہیں دلیل چہارم
روایت ہے کہ جب ابولہب گذر گیا آنحضرت علیہ السلام کی پھوپھی نے اسکو خواب
میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے بولا دوزخ میں جلتا ہوں لیکن دوشنبہ کے روز عذاب
تخفیف پاتا ہے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں جب چوستا ہوں تو سرد شربت کا مزہ
آتا ہے کہ میں نے رسول اللہ پر ایمان نہ لایا مگر انکی مولد کی خبر سنکر خوش ہوا تھا اور میری
کنیزک ثویبہ نے پہلے یہہ خبر مجھکو سنائی اسکو آزاد کر دیا تھا اور سیدھے ہاتھ سے
اشارہ کیا تھا اس سبب اتنا ثواب و آرام ملتا ہے - امام ابن الجزری فرماتے ہیں کہ جب
کافر کو جسکی بدی قرآن میں نازل ہوئی آنحضرت کے مولد کی خوشی کرنے کے سبب اتنا تخفیف
عذاب ہوگیا تو پھر مسلمان اگر حضرت کے مولد کی خوشی کرے اپنا مال جو انسان کو نہایت

محبوب ہی حضرت کے نام پر خرچ کرے کتنا بڑا ثواب یقینی ملیگا مین قسم کھاتا ہون کہ وہ بیشک جنّت مین داخل ہوگا ۔ مولانا حافظ احادیث نبوی شیخ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد مین مرقوم فرمایا ہے اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَقَعَ مِنْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيٰتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِیْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے تحقیق عمل مولد کا جو مجلس مین لوگ جمع ہوتے ہین قرآن شریف پڑھتے ہین جتنا ہو سکے اور احادیث واردہ آنحضرت کی ولادت کی شروع سے جو واقعات معجزات گذرے ہین بیان انکا ظاہر کرتے ہین بعد دسترخوان بچھتا ہے کھانا کھا کر چلے جاتے ہین اور کچھ زیادتی نہین کرتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہے کرنے والا اسکا ثواب پاتا ہے کیونکہ اسمین تعظیم اور شان جلالت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہے اور اظہار فرح و سرور حضرت کی مولد کا بیان ہے ۔ اکثر علمای حرمین شریفین روم شام عرب وعجم نے مولد کی کتابین نظم و نثر مین تصنیف وتالیف کئے ہین ہر زمانے کے اقالیم کے مسلمان اسکو بڑی خوشی اور شوق سے پڑھتے ہین کوئی مجتہدین علمای ربّانی نے اسکا انکار نہین کیا اور بحکم تَعَامُلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ یعنے عمل کرنا مسلمانون کا بغیر انکار حجت شرعیہ سے ثابت ہے دلیل ہجم قرون ثلاثہ کے بعد شہر موصل مین ابتداءً اعظم العلما شیخ عمر ابن شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس مولودخوانی کی آغاز کی ہے اور سلطان ابن الملک المظفر ابوسعید کوکری بن زین الدین علی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑا عالم عادل بادشاہ تھا ربیع الاوّل کے مہینے مین مجلس مولد شریف ہر سال کرتا تھا اطراف دیار وامصار سے

علما ومشائخ جمع ہوتے میلاد کا حال اور قصاید نعتیہ مجلس میں پڑھتے بارہ روز تک ربیع الاوّل کے ہجوم رہتا کھانا کپڑا اور نقد دینا سبھوں کو وہ سخی بادشاہ دیتا تھا سبط الجوزی نے کتاب مراۃ الزمان میں لکھا ہے کہ اس میلاد کی ضیافت کا حال ایک معتبر راوی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار گوسفند دس ہزار مرغ سو ہزار خوان طعام اور تیس ہزار خوان حلوا ہمیشہ ملک المظفر ابو سعید کے مہمان خانے میں خرچ ہوتے تھے

دلیل ششم کتاب سفینۃ النجات تصنیف مولوی اسلمیؒ چھاپ مدراس کے صفحہ ۳۹۹ میں ابو شامہؒ کی روایت فارسی عبارت میں منقول ہے نیک ترین بدعتہا است درزمان ما کردن صدقات ومعروف واظہار زینت وسرور در ہر سال بروز مولد شریف آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرا کہ درین فعل باوجود آنکہ متضمن باحسان ونفع فقرا ومساکین بود اشعاری است بہ محبت وتعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دل فاعل آن وشکر خدا تعالیٰ برین نعمت عظمیٰ کہ ایجاد وی تعالیٰ است چنین رسول اکرم را وارسال او برحمت عالمیان واکمال دین واتمام نعمت ظاہرہ وباطنہ وبرین قیاس توان کرد فواتح جمیع کباردین از صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین وعلما وعرفای کاملین بخواندن قرآن ودرود شریف واطعام فقرا ومساکین را ودادن لباس ونقد کہ مستحسن بود ومشعر بر دوستی وتعظیم ایشان باشد از جہت بودن ایشان از کباردین ودوستان خدا انتہیٰ

دلیل ہفتم گلزار ہدایت مفتی صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام نوویؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے زمانے میں بہت نیک بدعت نکلی ہے کہ ہر سال جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا روز آتا ہے فقرا کو صدقہ دیتے ہیں نیک کام خیرات کے بجا لاتے ہیں زینت اور خوشی ظاہر کرتے ہیں اسمیں فقرا پر احسان ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم وجلالت شان اس خوشی کرنے والے کے دل میں ہے اسکی علامت ظاہر ہوتی ہے بحکم حُبُّ الْقَلْبِ یَظْهَرُ بِالْیَدِ یعنے دل کی محبت ہاتھ سے دینے لینے میں

ظاہر ہوتی ہی اور ایسے رسول کریم کہ جنکو اللہ تعالی نے رحمۃً للعالمین کرکے بھیجا ہی اسکی شکر گذاری بھی عیان ہوتی ہی جب حضرت بی بی آمنہ کے وضع حمل کا بیان ہوتا ہی سلام پڑھا جاتا ہی اسوقت سب اہل محفل تعظیما دست بستہ کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی شیخ نور الدین علی شبر الملسی نے روایت کی ہی کہ شیخ الاسلام حافظ تقی الدین سبکی الشافعی کے درس کی مجلس مین ایک روز اکثر علما ی فضلا حاضر تھے وہان کسی نے ابوذکریا یحیی بن یوسف کے نعتیہ قصیدے کی یہہ تین بیتین پڑھین سب حضار مجلس تعظیما اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام بھی کھڑے ہوگئے اور انھون کا کھڑا ہونا اس فعل کے مستحب ہونے پر دلیل قوی ہی

ابیات قصیدہ نعتیہ

قَلِیْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّهَبِ — عَلٰی فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ اَحْسَنِ مَنْ کَتَبَ
وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ — قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جُثِیًّا عَلَی الرُّکَبِ
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِیْمًا لَهٗ کَتَبَ اِسْمَهٗ — عَلٰی عَرْشِهٖ یَا رُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

ترجمہ مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف روپے کی تختی پر زر سے لکھین بہت خوشخط تو بھی کم ہی اگر انکے نام مبارک سننے سے تمام اشراف لوگ تعظیما صفین باندھکر کھڑے ہوجاوین یا دوزانو ادب سے ہو بیٹھین تو کیا ہوا جو اللہ تعالی نے انکا نام مبارک اپنے عرش بلند پر تعظیما اپنے نام کے برابر لکھا ہی یہہ کتنا بلند رتبہ ہی **دلیل ہشتم** فاتحہ اور ختم کے وقت سلام وقیام کے باب مین سیرۃ الحلبی مین علی بن برہان الدین نے لکھا ہی قَدْ جَرَتْ عَادَةُ کَثِیْرٍ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَمِعُوْا بِذِکْرِ وَضْعِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْمُوْا تَعْظِیْمًا لَهٗ وَهٰذَا الْقِیَامُ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ - یعنی اکثر لوگ آنحضرت کے تولد کا ذکر سنتے ہین تعظیما کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی - وَقَالَ سَیِّدْ جَعْفَرُ الْبَرْزَنْجِیُّ الْمَدَنِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فِیْ رِسَالَةِ الْمَوْلِدِ وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَایَةٍ وَ

رَوِیَّۃٍ فَطُوبیٰ لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَایَۃَ مَرَامِہٖ وَمَرْمَاہُ
ترجمہ اور تحقیق بہتر جانا کھڑا ہونا اماماں روایت وصاحبان درایت نے جب وقت کہ
حضرت کے مولد شریف اور پیدا ہونے کی روایت سلام کے وقت پڑھی جاتی ہے خوشحالی
ہے اس شخص کے واسطے کہ تعظیم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہایت مقصود اسکا ہو وے
تمام علمای صالحین حرمین شریفین کے اتفاق رکھتے ہین اور بے تکلف سلام کے
وقت کھڑے ہوتے ہین بلکہ تمام عرب وعجم ہند وسند مین خاص وعام مسلمین انکی پیروی
کرتے ہین کتاب تصحیح المسایل اور میلاد نامہ مین ثابت کیا ہے کہ مولانا شیخ عبدالحق دہلوی
ومولانا شاہ ولی اللہ محدث اور مولانا شاہ عبدالعزیز ومولانا شاہ سلامۃ اللہ رحمہم اللہ
اور تمام علمای متاخرین سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہوتے تھے جس مسلمان کو آپکی
محبت اور تعظیم کا اعتقاد ہے اس عمل کو بجالانا موجب نجات سمجھتا ہے اور منکر فیض رحمت سے محروم رہتا ہے

استفتا ۱۹

سوال دہلی کے ایک مولوی صاحب مسمّی عبدالرحمن ہمارے شہر نذر بار ضلع خاندیس
مین تشریف لائے ہین اور خود کو تلمیذ مولانا شاہ عبدالعزیز مشہور کر کے سلسلہ
وعظ وپیری مریدی کا چند روز سے جاری کیا ہے مولد شریف کے قیام وسلام کو خصوصًا
دست بستہ کھڑے رہنے کو مذموم بدعت کہتے ہین اور ایسا بھی فرماتے ہین کہ ارواح مطہّر
ایسی محفل مین حاضر ہوتی ہے یہہ اعتقاد شرک ہے کسی عالم سے کوئی کتاب مین ایسی روایت
منقول نہین ہے ہم لوگون نے یہہ بات پیر ومرشد سید اسد اللہ پیرزادے سے جو اولاد مین
حضرت شاہ لٰسین غریب النواز نذر باری کے ہین ایسا سنا تھا اگر کوئی سند کہین
کتاب مین آپ کی نظر سے گذری ہو تو ضرور استفتا کے جواب مین لکھنا جزاکم اللہ خیرًا
فی الدّین والدنیا والآخرہ بجاہ سید المرسلین آمین ٭

الجواب یہہ سوال مسلمان کے اعتقاد اور محبت قلبی کے باب مین ہے سچ کہا

کسی کتاب میں نہیں پایا ہر چند بہت تلاش کرتا رہا لیکن ابھی ایک کتاب بنام تلبیسات مطبوعہ مطبع الٰہی واقع آگرہ کی چھپی ہوئی دیکھنے میں آئی اسمیں خود مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تصنیف فیوض الحرمین کی عبارت منقول ہے۔ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ مُعْجِزَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهِ وَمَشَاهِدِهِ قَبْلَ بَعْثَتِهِ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَ ذٰلِكَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَيْتُ تَخَالُطَ اَنْوَارِ الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ - ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ تھا میں مکہ معظمہ میں بیچ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ولادت آنحضرت کے اور آدمی درود شریف پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ذکر کرتے تھے نشانیاں معجزے پیغمبری آنحضرت کے جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئیں تھیں پس دیکھا میں نے بہت نوروں کو یکایک چمکے تھے نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے انکو بصر جسم سے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے ساتھ بصر روح کے فقط اللہ خوب جانتا ہے کہ کیونکر تھا حال درمیان اسکے اور اسکے پس سوچا میں نے اُن نوروں کو پس پایا میں نے اُن نوروں کو جانب فرشتوں سے جو مقرر ہیں مانند ان مکانات اور مانند ان مجالس کے لئے اور دیکھا میں نے کہ ملتے ہوئے ہیں انوار فرشتوں کے انوار رحمت سے الیٰ آخرہ —

اور کتاب انتباہ میں شاہ عبدالرحیم محدث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور استاد اور مرشد سے روایت کی ہے اَخْبَرَنِيْ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ شَيْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ

فَرَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمَّصُ مُتَبَشِّشًا اِلٰى اٰخِرِهٖ
ترجمہ مجھے خبر دی ہے میرے مرشد والد نے اُنے کہا کہ میں ہمیشہ مولد شریف کے دنوں
میں نیاز کا کھانا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فاتحہ کے واسطے کیا کرتا تھا ایک برس کچھ فتوح
مُیسّر نہوا مجکو اور نہ پایا میں نے مگر نخود بریان پس تقسیم کیا میں نے اسکو آدمیوں میں
پس دیکھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نہایت بشاشت کے
ساتھ اور آپ کے حضور میں وہ نخود بریان حاضر تھے الی آخرہ ۔ اور ایسا ہی کتاب
انفاس العارفین فارسی میں لکھا ہے درواقعات والد خود کہ میفرمودند در ایام وفات
حضرت رسالت پناہ چیزی فتوح نشد کہ نیاز آنحضرت طعامی پختہ شود قدری نخود
بریان وقند سیاہ نیاز کردم شب درواقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت عرضہ
میدارند و درامیان آن نخود و قند سیاہ نیز معروض داشتند بہ نہایت ابتہاج
وبشاشت اقبال فرمودند وچیزی ازان تناول کردند وباقی دراصحاب قسمت نمودند
شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنۃ میں یہ نقل کیا ہے امام ابن جزری مصنّف
حصن حصین سے وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ
وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ
وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ الٰى اٰخِرِهٖ ترجمہ ہمیشہ سے اہل اسلام
محفلیں کرتے ہیں ماہ مولد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم میں اور تصدّق کرتے ہیں
راتوں میں اسکے ساتھ انواع صدقات کے اور ظاہر کرتے ہیں خوشی کو اور زیادہ
کرتے ہیں امور نیک کو اور اہتمام کرتے ہیں مولد بزرگ کے پڑھنے میں اور ظاہر ہوتا ہے
اوپر اسکی برکات سے فضل بڑا الی آخرہ ۔ کتاب سیرت شامی میں حافظ ابن حجر
عسقلانی سے نقل کیا ہے اور اصل مولد شریف کو ثابت فرمایا ہے قَالَ قَدْ ظَهَرَ لِيْ

رجب

فِي تَخْرِيجِهِ عَلَى اَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَأَلَهُمْ
فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجَّا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ
شُكْرًا فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ
فِعْلُ ذٰلِكَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا مَنَّ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ اِبْدَاءِ نِعْمَةِ اللّٰهِ
اَوْ دَفْعِ نَقْمَتِهِ وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِي نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ وَالشُّكْرُ
لِلّٰهِ تَعَالٰى يَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَ
اَيُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ
الْيَوْمِ ترجمہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے کہ اصل اسکی ظاہر ہوئی مجھکو حدیث صحیح
بخاری اور صحیح مسلم سے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے مدینے میں پس پایا
یہود کو کہ دن عاشورا کے روزہ رکھتے تھے پس سوال کیا انسے کہا انھوں نے کہ یہ وہ
دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نجات ہوئی اور فرعون کو خدا نے غرق کیا
تھا پس ہم روزہ رکھتے ہیں خدا کی شکرگذاری کا پس کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
نے ہم احق زیادہ ہیں ساتھ حضرت موسیٰ کے تم سے اور اس دن روزہ رکھا آپ نے
اور حکم کیا روزہ رکھنے کو پس سمجھا گیا کہ یہہ کام اللہ تعالیٰ کی شکرگذاری کے واسطے
عمل میں آیا جو اس دن معین میں شر کو دفع کیا اور نعمت کو بھیجا اور جب دور کر کے
پھر کر وہی دن آوے تو اسکو نظیر یادگاری کا شکر ہر سال بجا لایا جاوے اور اللہ
تعالیٰ کی شکرگذاری انواع عبادات سے ادا کی جاتی ہے سجدہ روزہ خیرات تلاوۃ تو اب
وہ کفر کا شر دور ہوا اور میلاد رحمت عالم پیدا ہوا اس سے بڑی زیادہ تر نعمت
کون سی ہوگی جو اس روز خدا نے رحمۃً للعالمین کو پیدا کیا اس امر کی خوشی شکرگذاری
جتنی ہوسکے بجا ہے **فائدہ** مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی والدین شاہ عبدالعزیز کے

اور فرزند و خلیفہ ہیں شاہ عبدالرحیم کے انھوں نے ارواح مطہر مولد شریف کی مجلس میں
آتے ہوئے دیکھا اور نور فرشتوں کا انوار رحمت سے ملا ہوا پایا باوجود اسکے اُنکے خاندان
کے منتسبین اور تلمیذ و مرید جو منکر ہیں بانی عقاید باطلہ وہابیہ کے ہیں اس لئے فیض ارواح
مطہر سے محروم ہیں۔ اکثر علمائی محدثین کاملین نے اپنی دارین کی سعادت جانکر آنحضرت
کی مولد شریف کی کتابیں تصنیف کئے ہیں اور حضرت کے شمایل مبارک و سوانح عمری و
معجزات شب ولادت مفصّل و مجمّل لکھکر یادگار دنیا میں چھوڑ گئے چنانچہ کتاب کشف الظنون
سے تبرکاً چند نام انکے لکھے جاتے ہیں شیخ عمر بن احمد محدث موصلی نے شیخ ابراہیم فقیہ
دمیاطی کی بشارت سے ملک مظفر صاحب اربل کی مجلس مولد میں اولاً پڑھنے کے واسطے
تصنیف کیا۔ الانوار فی مولد النبی المختار مصنف احمد بن عبداللہ البکری۔ الدر المنظم
فی مولد النبی الاعظم مصنف علامہ ابوالقاسم بن عثمان اللولوئی۔ المورد الروی فی مولد النبی
مصنف ملا علی قاری صاحب المرقاۃ۔ نفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ مصنف مجدالدین
فیروز آبادی صاحب قاموس۔ المورد الصادی فی مولد الهادی شمس الدین دمشقی۔
موعد الکرام فی مولد النبی علیہ السلام سلیمان البرسوی۔ جامع الآثار فی مولد
نبی المختار حافظ ناصرالدین دمشقی فی مجلدین۔ مولد جوهر الکرام زین الدین عراقی۔
مولد خیر الانام علامہ السخاوی محدث عرف التعریف فی مولد الشریف امام ابن الجزری
صاحب حصن حصین۔ المورد الروحانی شیخ شمس الدین المدنی۔ مولد البرزنجی۔
سید جعفر المدنی۔ مولود شرف الانام۔ مولد طاهریہ۔ مولد رؤف احمد۔
الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات۔ سرور المحزون۔ جلاء القلوب
علاوہ سیر و تواریخ کی سیکڑوں کتابیں عربی فارسی آنحضرت کی ثنا و صفت میں موجود
ہیں اللهم صلّ وسلّم وبارک علی محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ؎

سوال زیارت موئی مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سال مین ایکبار جایز ہی یا بدعت ہی یا مکروہ ہی یا تعظیم لغیر اللہ ہی بیان فرما دین ہا

الجواب زیارت موئی شریف سرور عالم کی اور زیارت آپکے آبار و اثار و مساجد کی مستحب ہی ہر وقت بدعت مکروہ نہین اعتقاد محبت قلبی کا ہی صحابہ کے زمانے سے ثابت ہی مولانا مخدوم ہاشم سندی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب مین لکھا ہی اور مولانا رحمت اللہ سندی اور ملا علی قاری مکی کی عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کیا ہی کہ زیارت مساجد و آبار و آثار جو آنحضرت کی طرف منسوب ہین علمای ائمہ اربعہ نے مستحب لکھا ہی خواہ وہ اثار متبرکہ عین ہون یا اسکی جہت سے ہون — حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جب مدینہ شریف سے مکہ معظمہ کو آتے تھے راہ مین جہان جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کیا نماز پڑھے بیٹھے آرام فرمائے تھے وہان وہان حضرت عمر اترتے نماز پڑھتے بیٹھتے اور اس مقام کو متبرک سمجھکر اسکی تعظیم کرتے تھے - قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہی کہ تعظیم و تکریم کرنا آنحضرت کے تمام چیزون کی اور اجزا کی اور اماکن کی اور جس جگہہ آپ بیٹھے ہین اسجگہہ کی یا جس شیٔ کو آپ کا ہاتھ لگا ہی اُس شی کی مستحب ہی برابر ہی کہ صحیح و ثابت ہو یا لوگون مین مشہور بغیر صحت و نقل کے ہو — شیخ عبد الحق دہلوی نے تورپشتی سے شرح سفر السعادۃ مین نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نے آخری حج کیا ہی اور حلق راس کرکے بالون کو اصحاب و احباب مین تقسیم فرمایا ہی وہ تبرک موی شریف کا آجتک دنیا مین باقی ہی حضرت نے اپنی یادداشت رکھنے کو ایسا کیا تھا گویا اشارہ تھا کہ اب اجل و قضا قریب ہی اور برکت صحبت منقطع ہوگی - اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین تقسیم اشعار و اظفار کے باب مین لکھا ہی کہ بہر یک از اصحاب یک تارہ موی یا دو تارہ موی رسیدہ بود گویا شاعر باین قصہ اشارت کردہ است **ببیت**

مرا از زلف تو موئی بسند است ۔ فضولی میکنم بوئی بسند است ۔ اسی طرح آپ نے
ناخن بھی اتار کر تقسیم فرمائے ہیں اور یہہ برکت امت میں آج تک باقی ہے انتہی ۔ سفینۃ النجاۃ
میں مولوی اسلمی رحمہ اللہ علیہ نے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ موی شریف سرور کائنات کے
واجب التعظیم ہیں اگرچہ ثبوت اسکا یقینی نہ ہووے کیونکہ جب تعظیم کل کی واجب ہوئی تو اسکے
جز کی بھی تعظیم ویسی واجب ہے مگر تعظیم بتوں کی پنجوں کی گھوڑے کے نعل کی نشان کی کرنا
منع ہے بعضوں نے کفر لکھا ہے ان چیزوں کی تعظیم کو حضرت کے موی مبارک پر قیاس کرنا
نہچاہئے انتہی ۔ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کی موی مبارک و ناخن و لباس
پیراہن وغیرہ واجب التعظیم ہیں بلکہ مستحب لکھا ہے افراط و تفریط عوام کی دیکھا چاہئے حضرت
کے قبر شریف کی تعظیم کو گور پرستی کہتے ہیں حالانکہ عبادت جدی چیز ہے اور تعظیم جدی
چیز ہے بحکم وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنے جو کوئی تعظیم
کرے شعایر خدا کی پس یہہ تعظیم دلوں کا تقوی ہے اسلیئے متاخرین علما نے قرآن شریف
کی تعظیم کو قیام کو بھی مستحب لکھا ہے اسکی طرف پاؤں یا پیٹھ کرنے کو منع کیا چنانچہ امام سیوطی
نے یہی حکم کیا ہے اور قیام کرنا ذکر مولد شریف میں سلام کے وقت مستحسن کہا اور
صراط المستقیم کے باب اول میں جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب
کے اوصاف میں لکھی ہے اسکی فارسی عبارت ملخصًا یہہ ہے از عمدۂ اسباب طریق نبوت
حبّ منعم و تعظیم اوست و ترجیح جانب او بر ماسواء او و غیرہاست و از فروع حب منعم ست
تعظیم شعایر او یعنے امور یکہ بآن مناسبتی خاص میدارد بحیثیتی کہ ذہن کسی کہ واقف
بآن مناسبت باشد از ان امور بآن منعم انتقال میکند مثل تعظیم نام او و کلام او و
لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او و مسکن او چنانچہ بر کسی کہ چون تعظیم شعایر منعم بکمال
میرسد باعث تعظیم ہر چیزی کہ موید حبّ و مروج شکر او باشد میگردد انتہی جب تعظیم
شعایر و متعلقات منعم کا ایسا حکم ہے تو تعظیم جزو سرور عالم اور انکے موی شریف

و روضۂ منوّرہ و غلاف متبرکہ کا کیا اکرام کرنا چاہیئے اسی طرح آنحضرت کے تبرکات موی شریف و قدم شریف شہر دہلی میں اور موی مبارک شہر برہانپور و احمد آباد و بیجاپور و لاہور و کاشمیر میں سیکڑون برس سے موجود ہین اور تمام علما و مشائخین وہان کے سالہا سال اسکی تعظیم و تکریم محبت و اعتقاد سے بجالائے اور بجالاتے ہین - کتاب جذب معظلین مین صحیح بخاری سے نقل کیا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیرہن مبارک کا پارچہ تھا وہ اسکو غسل دیتے اور بیمارون کو اسکا پانی مغسولہ پلاتے تو شفا ہوجاتی تھی - بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی یرموک کی لڑائی مین گم ہوگئی بڑی تلاش کرنے کے بعد پائی تب خالد خوش ہوئے اور فرمائے کہ عمرہ کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور حجامت بنوائی لوگون نے دوڑکر جوانب کے بال لیے لیے مین نے پیشانی کے طرف کے بال لیے انکو اس ٹوپی کے اندر سیکر سر پر رکھا جب کسی لڑائی مین جاتا ہون اسکی برکت سے فتحیاب ہوتا ہون - اور تابوت سکینہ کے احوال مین مفسّرین نے لکھا ہے کہ اسمین اگلے پیغمبرون کی نشانیان تبرکات کی ہین وہ ایک صندوق ہے اسمین موسیٰ و ہارون علیہما السّلام کی نشانی مثل عصا و کفش و کلیم و لباس کی قسم سے وغیرہ کچھ اشیا ہین بنی اسرائیل لڑائی اور محاربہ کے وقت اسکو ساتھ لشکر کے رکھتے تھے اور اسکی برکت سے فتح پاتے تھے بعضون نے اسکی تعظیم مین شک لایا بے ادبی کیئے خدا کا غضب نازل ہوا ہلاک ہوگئے اور وہ تابوت سکینہ کو فرشتون نے اٹھا لیگئے جیسا جسکا اعتقاد اخلاص دل محبت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تھا و دیا وُن کے ساتھ ہے ویسا وہ محبت کی برکت سے اپنا مقصد پاتا ہے اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبك و نبیّك محمدٍ النبی الرحمۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

استفتا ۲۱

سوال اس زمانے مین بعض لوگون نے تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑ دی ہے اور غیر مقلد ہوکر

مقلّدین ائمہ اربعہ پر طعن کرتے ہیں اور خود کو مجتہد مذہب کا جانتے ہیں کبھی آمین و بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں کبھی آہستہ کہتے ہیں کبھی پاؤں سر کا مسح کرتے ہیں کبھی فقط تین بال پیشانی کے بھگاتے ہیں کبھی فصد لیکر خون جاری ہونے سے وضو شکست نہیں ہوا ایسا کہکر نماز پڑھتے ہیں تو سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے حالانکہ یہہ تلفیق ہوئی کوئی ایک مذہب کے موجب نماز درست نہیں ہوتی ہے نہ حنفی مذہب میں ہوتی نہ شافعی مذہب میں ہوتی مذبذب ہوگئی اور ہمارا محمدیہ مذہب ہے ایسا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے بھائی مقلّدین حنفیہ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے مسجد میں فساد ہوتا ہے سرکار دربار تک کبھی کبھی نوبت پہنچتی ہے اسلئے آپ سے عرض یہہ ہے کہ مجتہد اور مقلد میں کیا فرق ہے اور اس زمانے میں کوئی مجتہد بنکر نیا پانچواں مذہب نکال سکتا ہے یا نہیں اور شرط مجتہد کی کیا ہیں مفصّل بیان فرماویں جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدّارین

الجواب جنھوں نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑدی وے گمراہ ہیں بغیر تقلید کسی ایک مجتہد کے دینداری نماز روزہ درست نہیں ہوسکتا ہے اس زمانے میں کون مجتہد بن سکتا ہے ایمہ اربعہ میں سے ایک مذہب کے تمام مسایل کا مقلد بنے تو گویا ہے اسنے پوری تقلید رسول اللہ کی کیا اور قرآن وحدیث پر کامل عمل ہوا۔ صاحب قوۃ الایمان مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب نے عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید سے نقل کی ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جس میں پانچ قسم کے علم جمع ہوں علم کتاب اللہ عزّوجلّ کا اور علم سنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اور علم علمای سلف کے قول کا کہ کس بات میں ان سبنے اجماع کیا ہے اور کس بات میں خلاف کیا ہے اور علم لغات عرب کا اور علم قیاس کا اور قیاس اسکو کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی حکم قرآن اور حدیث اور اجماع سے صاف صاف اور کھلا کھلا نپاوے تب اس حکم کو قرآن اور حدیث سے قیاس کرکے نکالے تو اب واجب ہے قرآن کے علم میں سے ان تیرہ باتوں کا جاننا ناسخ منسوخ مجمل مفصّل خاص عام محکم متشابہ کراہت تحریم اباحت ندب وجوب ان الفاظوں کی تفسیر اس مقام میں طول کے خوف سے نہیں کرسکتے عالم ہوگا تو

اصول

اصول فقہ سے معلوم کرلیگا اور علوم کے واسطے چندان ضرور نہین اور حدیث مین واجب ہی اِن
تیرہ چیزون کا جاننا اور علاوہ انکے حدیث صحیح ضعیف مرفوع مجروح مسند مرسل غریب
متواتر احاد موضوع کا بھی پہچاننا اور ترتیب کتاب کی سنّت پر اور ترتیب سنّت کی کتاب پر یعنی
دونون کے رستے کا نگاہ رکھنا اور انکے حکم کو موافق کردینا جس مین ایسا نہو کہ کوئی ایسی حدیث
پاوے کہ وہ ظاہر مین قرآن کے موافق نہو تو پھر حکم مجمل رہ جاوے اور حدیث نبوی تو ایسی ہوتی
نہین بلکہ حدیث تو قرآن کے مضمون کو کھول دیتی ہے اور اسکے مخالف ہوتی ہی نہین اور
اِن سب چیزون کا جاننا اُن آیت حدیثون سے جو احکام شرع مین وارد ہین واجب ہے اور
قصے اور اخبار اور وعظ کی طریق پر جو آیت حدیث ہین اُن مین اِن چیزون کا جاننا واجب
نہین ہے اور اسی طرح واجب ہی اسقدر علم لغات کا جاننا جسقدر لغتین اُن آیت حدیثون
مین آئے ہین جو احکام شرع مین وارد ہین عرب کی ساری لغتون کا جاننا واجب نہین ہے
اور لغت مین اسقدر دخل چاہیے جس مین کلام عرب کی اصطلاح اور مطلب کو دریافت کرسکے
اور مقام اور احوال کا اختلاف سمجھ سکے کیونکہ اللہ و رسول نے عربی زبان مین حکم فرمایا ہے
سو جو کوئی اُس زبان کو نجانیگا سو شرع کے احکام سے ناواقف ہوگا اور صحابہ اور تابعین
کے قول سے جو احکام شرع مین وارد ہین اور فقہائی اُمّت کی معتبر قول سے جو فتوی مین
وارد ہین واقف ہونا واجب ہے تاکہ اس شخص کا حکم اُن لوگون کے قول کے مخالف نہ پڑے اور
انکے قول کے مخالف کرنا اجماع سے خلاف کرنا ہی سو باطل ہی پس جب کسی شخص نے ان سب
باتون کو بخوبی جانا اور اسناد احادیث کو آج تک پہچانا وہ مجتہد فی المذہب ہوگا اور صحابہ
و تابعین کے سارے قول سے واقف ہونا کہ انکا کوئی قول چھوٹنے نپاوے اور جب اِن باتون
سے واقف نہو تب اسکو تقلید کے سوا کوئی راہ نہین اور اگر وہ شخص امامون کی مذہب مین سے
کسی کا مذہب اختیار کرچکا ہی تو اسکو اپنی اجتہاد پر حکم کرنا اور فتوی دینا نہین پہنچتا اور جب
کسی شخص نے سب علم جو مذکور ہوے جمع کرلئے ہون اور وہ شخص خواہش نفسانی اور بدعتون سے

کنارہ کرنے والا اور متقی ہو اور گناہ کبیرہ سے پرہیز کرنیوالا ہو اور صغیرہ گناہ پر ہٹ
نہ کرتا ہو اسکو درست ہی کہ شرع مین اپنے اجتہاد اور فتوی موافق آپ عمل کرے اور
جس شخص مین یہہ سب شرطین جمع نہون تو اسکو تقلید واجب ہی اور تقلید مجتہد کی
نئی حادثون مین جو درپیش آوین کرنا ضرور ہی انتہی قَالَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ اَلْفِقْهُ
مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا فَيَشْتَمِلُ الْإِعْتِقَادِيَاتُ وَالْوِجْدَانِيَاتُ وَ
الْعَمَلِيَّاتُ اَيِ الْكَلَامُ وَالتَّصَوُّفُ وَالْفِقْهُ یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہی فقہ کیا ہی معرفت اپنے نفس کی ہی کہ کیا چیزین اسکے واسطے ثواب کی اور کیا چیزین
اسکے واسطے عذاب کی سو شامل ہین اعتقاد یعنی علم کلام کو اور وجدانیّات یعنے علم تصوف
کو اور عملیّات یعنے علم فقہ کو کہ فقہ مین عقاید اور تصوّف دونون داخل ہین - کتاب
قرۃ الانظار وغیرہ مین سات طبقہ فقہای حنفیہ کے اسطرح پر لکھے ہین پہلا طبقہ مجتہدین
فی الشرع کا وہ تابعین اور تبع تابعین تھے جیسے ایمہ اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
انکو مجتہد مطلق کہتے ہین کہ قاعدے مقرر کرکے اصول کے قواعد موجب فقہی مسایل نکالے
ہین دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا مثل امام ابو یوسف اور امام محمد امام زفر وغیرہ
اصحاب ابو حنیفہ کہ جنکو دلایل اربعہ یعنے کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے احکام نکالنے
کی قدرت تھی اگرچہ بعضے مسایل مین ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہی لیکن اصول کے قاعدون
مین اپنے استاد کے مقلد تھے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا ہی کہ جس مسئلے مین
صاحب مذہب سے دلیل نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہین موافق اصول
و فروع کے قواعد کے اور مقلد رہتے ہین ہر امر مین اپنے مجتہد کے یہہ لوگ کون ہین مثل
خصاف ابو الحفص عمر النسفی اور ابی جعفر طحاوی اور ابی الحسن کرخی اور شمس الایمہ حلوائی
اور شمس الایمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان چوتھا طبقہ اصحاب
تخریج کا مقلدین مین سے مثل امام رازی فخر الدین و حافظ الدین کردری و صدر الشہید حسام الدین

اور اونکے ہم رتبہ امام ابوالحسن اشعری ابواللیث سمرقندی امام ابومنصور ماتریدی ابوالقاسم
قشیری ابوالفضل بغدادی یہہ لوگ اجتہاد مطلق کی قدرت نہین رکھتے تھے لیکن کتاب و
سنّت و اصول کے قواعد انکو خوب ضبط تھے اور جس مقام سے امام مجتہد نے مسایل و احکام
نکالا ہی وہ مقام انکو معلوم تھے یہہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ہی اسکو
مفصل کرین اگر اس قول مین دو وجہ ہون سو وجہ قوی کو بیان کردین اور فقہی مسئلہ امام
یا انکے اصحاب سے منقول ہو اور اسمین دو احتمال پائے جاتے ہین انمین سے ایک کو استخراج
کرین چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہی کذا فی تخریج الرازی و فی تخریج الکرخی پانچوان طبقہ اصحاب
الترجیح کا ہی مقلدین مین سے مثل ابوالحسن قدوری اور برہان الدین صاحب الہدایہ امام
الحرمین ابوالمظفر امام محمد صاحب المحیط وغیرہ انکا کام یہہ ہی کہ بعضے روایتون کو بعض سے
ترجیح دینا اور اسکے افضلیت کی دلیل بیان کرنا اپنے قول سے ہذا اولی ہذا اصح ہذا اوضح
الروایہ ہذا اقوی اوفق للقیاس ہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ مقلدین کا اصحاب متون سے
جنکو طاقت ہی کہ فرق کردین درمیان قوی و ضعیف کے اور ظاہر مذہب و نادر روایت
بیان کرین مانند صاحب الکنز صاحب المختار تنویر الابصار صاحب وقایہ صاحب مجمع وغیرہ
شارحین مثل صدر الشہید بہاؤ الدین بخاری صاحب شرح وقایہ کمال الدین حلبی
فخر الاسلام رضی الدین حسن صغانی جمال الدین عبداللہ زیلعی قاضی القضاۃ ابوالخیر جریری
نور الدین ابوالحسن عراقی انکا کام یہہ ہی کہ اپنی کتابون مین جو قول مردود ہی یا جو روایت
ضعیف ہی اسکو نہین نقل کرینگے ساتوان طبقہ فقہای متاخرین کا کہ انمین بھی اکثر شارحین
صاحبان فتاوی گذرے ہین یہہ خالص مقلدین ہین انکی کتابون مین قوی ضعیف سب قسم
کی روایتین جمع ہوگئین ہین ۔ روایت ہی کہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ تمرتاشی نے حنفی
مذہب مین تنویر الابصار متن لکھا بعد منح الغفار اسکی شرح بھی بنایا ہی اسی طرح تحفۃ
الاقران منظومہ فقہ اور شرح کنز الدقایق اور شرح زاد الفقیر اور شرح وقایہ اور فتاوی

دو جلدون مین اور شرح منار علم اصول مین اور شرح منظومہ ابن وہبان اور معین المفتی وغیرہ بہت کتابین فقہ مین تصنیف کین ہین اور انتقال انکا اکہتر ۱۰۰۰ ہجری مین ہوا اسی طرح کنز الدقایق کی شرح نہر فایق و بحر الرایق اور عینی وغیرہ علماؤن نے لکھین ہین لیکن بحر الرایق شرح کنز الدقایق تصنیف شیخ زین الدین ابن نجیم کی مشہور و مقبول ہی اسکی چار جلدین ہین محمد علاؤ الدین الحصکفی مصنف در المختار شرح تنویر الابصار ابن شیخ حسن بن شیخ زین العابدین الحنفی خطیب دمشق رحمہم اللہ اپنی سند علم فقہ کی اپنے استاد شیخ عبد الغنی سے ملاتے ہین اور وہ شاگرد تھے شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار اور وہ شاگرد شیخ زین الدین بن نجیم مصری صاحب بحر الرایق کے اور وہ اپنی سند متصل امام ابو حنیفہ صاحب المذہب تک پہنچاتے ہین اور وہ صاحب المذہب ابو حنیفہ اپنی سند متصل حضرت رسالت پناہ خاتم المرسلین محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے با روایات صحیحہ ملاتے ہین اور آنحضرت کو جبرئیل علیہ السلام سے اور وہ فرشتہ حامل الوحی حق تعالی عزّ وجل سے احکام پہنچانے والا ہی اور رسول مقبول کو بلا واسطہ جبرئیل کے بھی علم حاصل ہی اسکو علما حدیث قدسی کہتے ہین بیت وَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ﴿ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ﴿ صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین رسول مقبول شارع فروع واصول کی صفت مین کہ تمھاری بخشش دی ہوئی ہی دنیا اور آخرت یعنے دونون جہان اور تمھارے علمون مین سے ہی ایک علم لوح وقلم کا شارح اس مین کو تبعیضی کہتے ہین یعنے تمھارے کو علم بہت حاصل ہین انہین سے بعض علم لوح وقلم کا ہی یعنے تمھارا علم لوح وقلم کے علم کو حاوی ہی اللّٰہم صلّ علی محمّد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وبارک وسلّم ۔ صراط المستقیم کے باب اوّل مین فارسی عبارت اسی مطلب کی ہی شرع را باطنی است وآن تعلق قلب است بحضرت حق جلّ وعلا وظاہری است وآن امتثال اوامر واجتناب از مناہی است چون اولیای کبار از اصحاب طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ واجتہادی در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصہ

دین متین است بہم رسانیدہ بود چون حُبّ ایمان یعنی طریق نبوت را از متواترات دینیہ
دانستند وطرق تحصیل او را در جمہور اہل بیت مضبوط یافتند حتّیٰ کہ ہر عامی از عوام اہل ملت کہ در زمان
برکت نشان ایشان بود البتہ انقیاد حضرت حق وامتثال اوامر جواد مطلق وتشرع بشرع
نبوی وتدیّن بدین مصطفوی را بر ذمّہ خود فرض میدانست وحسن شکر منعم وحُبّ او را از ابدہ
بدیہیات می شمرد بنائً علیہ حب ایمانی ولوازم او را مفروغ عنہ دانستہ در اذہان اتباع خود
مسلم الثبوت پنداشتہ روی ہمت بسوی تفصیل احکام حبّ عشقی یعنی طریق ولایت وایضاح
ثمرات او وضبط طرق تحصیل او آوردند ودرین امر سعی بلیغ بکار بردند ونفعی عظیم بجمّ غفیری
از اہل اسلام رسانیدند وباین سبب وجاہتی عظیمہ وعزّت فخیمہ در بارگاہ رب العالمین یافتند
انتہی اور منازل السائرین میں سو مقام جو سفر اوّل ہیں العبد والرّب میں واقع ہیں اسکا
بیان واضح لکھا ہی اللّٰہمّ وفقنا لما تحبّ وترضیٰ

	استفتا ۲۲	

سوال اکثر مشایخ سادات علمای دین حلقہ ذکر جہر کا کرتے ہیں مریدون کو مراقبہ سکھاتے
ہیں شربت کا پیالہ پلاتے ہیں اسرار علم تصوّف بتلاتے ہیں اور کشف والہام کہتے ہیں اور
قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وغیرہ سلاسل کبھی حنفی شافعی مالکی وحنبلی کے جیسے تو ایجاد ہین یا
نہین اگر علم تصوف بھی فقہ میں داخل ہی تو ہم کسی فقہ کی کتاب میں ان باتون کو نہین پاتے
اور ایسے اکثر امور اصحابون کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت کہنا ان امور کو مناسب ہی یا نہین
اور یہہ سلسلے بیعت کے کب سے دین محمدی میں مرّوج ہوئے بیان فرماوین خدا آپکو دوجہان
میں اجر دیوے **الجواب** اس امت محمدی میں بہت خاص علما ورثۃ الانبیا
گذرے ہین کہ علم ظاہر وعلم باطنی دونون رکھتے تھے ظاہر حال انکا شریعت سے آراستہ
اور باطن قلب انکا حقایق ومعارف سے پر نور تھا اور یہی لوگ وارث انبیا کے ہین چنانچہ
قطب الوقت غوث الاعظم سیدنا ومولانا ومرشدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہ

جنکا قدم مبارک تمام اولیاؤن کی گردن پر ثابت ہوا ہے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب
وغیرہ کتابین تصوف مین لکھے شیخ محی الدّین عربی جنھون نے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ وغیرہ
معارف وحقایق باطنی مین تصنیف کے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے احیاء العلوم جامع عقاید
وتصوف جواہر القرآن کیمیای سعادت وغیرہ تصنیف کئے اسی طرح سے حضرت فقیہ علی
مخدوم مہایمی رح نے تفسیر رحمانی علم تصوّف مین زوارف شرح عوارف المعارف علم عقائد
وسلوک مین ایک فتاوی فقہ مین فقیہ مین شرح فصوص الحکم قواعد علم تصوّف مین تصنیف
کئے اسی طرح سیکڑون اولیای امت مصطفوی نے اپنی تحقیقات علوم بیان کئے اصحاب
کو آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ایک وقت کلمہ طیب پڑھنے سے قلب کے زنگ کدورات
نفسانی پاک ہوکر نور معرفت سے دل روشن بنتا تھا دنیا ومافیہا کی محبت دل سے صاف
ہوکر نکل جاتی تھی بحکم حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ
عِبَادَۃٍ یعنے محبت دنیا کی سب گناہون کا سر ہے اور ترک دنیا کرنا سب عبادتون کا
سر ہے خود بخود اصحاب کو حاصل ہوتا تھا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب آنحضرت کی ایک
توجہ سے جب وصول ہوا خدا شناسی کا رستہ دل پر کھل گیا بے محنت ریاضت واذکار
واشغال مقصد کو پہنچے جب آفتاب نور نبوت غروب ہوا ستارون کی روشنی مین راہ شریعت
وحقیقت طی ہونے لگی جب ستارے یعنے اصحاب رض بھی غروب ہوگئے علمای مجتہدین نے
کتاب وسنّت سے روشنی لیکر مشعل وچراغ بنائے ظاہر اعمال شریعت کے واسطے اصطلاحات
فرض واجب سنّت مستحب مکروہ مباح پیدا کین کتابین حدیث تفسیر فقہ کی تصنیف ہونے لگین
اسی طرح سادات ومشایخین نے کتاب وسنّت سے احکام نکالے نور خداشناسی قلب
مین مریدون کے پیدا ہوے اسواسطے ریاضات اذکار واشغال اپنی اجتہاد سے اصطلاح
قلبی خفی اخفی سری جہری جاری کئے علت غائی مجتہدین علوم ظاہری کی اور مجتہدین
علوم باطنی کی ایک ہے اوّل خدا طلبی کرین تا خداشناسی کی نعمت حاصل ہو عبادت ظاہری

عبادت حضور قلب کی سبنے اصل ان دونون کی زمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابون
مین موجود تھی سو بدعت نہین بلکہ واجبات سے ہی جیسے مقلدان مجتہدین طریقت و معارف
قادری چشتی نقشبندی کہلانے لگے غرض اصل حب ایمانی و حب عشقی یعنے طلب نور نبوت
اور نور ولایت ہی اِن امورات کو بدعت کہنا مناسب نہین بلکہ مقصد عین اسلام یہی ہی
بیت تا بیاری طہارت ظاہر + باطنت نیز حق کند طاہر + جب حضرت ابو علی رحمۃ اللہ
علیہ نے خراسان مین بعد مغرب حلقہ ذکر جہر کا مریدون مین آغاز کیا وہان کے علما نے کہا
یہہ بدعت ہی اسکو دفع کرنا چاہئے ایک عالم کو اپنی طرف سے بھیجا تا حضرت کو پوچھے کہ اس
فعل کی دلیل کیا ہی جب انھون نے آکر پوچھا حضرت نے جواب دیا کہ بندگان خدا کو خدا کا نام
یاد لانے کے واسطے بآواز کہنے کی اجازت دیا ہون وہ عالم نے کہا بہت اچھا مبارک ہی
بار دیگر کسی نے اسکو بدعت نہ کہا مولانا شیخ عبد الحق دہلوی مرج البحرین مین لکھتے ہین واین
طایفہ صوفیہ را اوضاع و آداب و اصطلاحات و مستحسنات مخصوصہ اند ہمچو بنای ربط و الباس
خرقہ و اجرای مقراض و کیفیات ذکر و فکر و اتحاد خلوات و اجتماع سماع و مانند آن و ایشان
را در انجا اجتہادات و استنباطات است ہمچنانکہ علمای فقہ را در این قسم از ابواب علم است
کہ در انجا بحث از صحت اجتہاد و شرایط آن و تحقیق سنت و بدعت رو و صوفی و فقیہ
در انجا برابر است و ہر دو بوجود صحت دلیل مطالب اند انتہی۔ مولانا شاہ عبد العزیز
تفسیر سورۂ بقر مین لکھتے ہین کہ اینکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از انجملہ
مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب لازم الاتباع است بر عوام
زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشان را حاصل است۔ حدیث شریف
مین آیا ہی خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ یعنے بہترین امت
میری میرے اصحاب ہین انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھ سو تابعین ہین
انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھ سو تبع تابعین ہین یعنے زمانہ صحابہ

کا سنہ ۱۱۰ ہجریہ تک رہا اور تابعین کا زمانہ سنہ ۱۷۰ ہجریہ تک رہا اور تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجریہ تک رہا بعد ہٗ فتنین عجیب وغریب پیدا ہوئین فلاسفہ نے سر اٹھایا معتزلہ نے زبانین کھولین بادشاہون نے ظلم اختیار کیا اختلافات کثیر اسلام مین پیدا ہوگیا چونکہ خدا تعالیٰ اس دین اسلام کا نگہبان ہے گروہ علما کو توفیق تصنیف وتالیف کی دی تا انھون نے شریعت کی خدمت اور حفاظت جان ودل سے کی اولیاؤن کو توفیق ریاضات وتقوی کی عنایت کی تا انھون نے خانقاہ رباط عبادت خانے بناکر مریدون کو ترک دنیا اور ذکر واشغال کے حلقہ مین راہ تجرید وتفرید بتائی تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب کا طریق سکھایا سلاطین و حکام نے ہر زمانے مین قاضی مفتی ہر شہر کے اندر منصوب کر کے سیاست وعدالت سے بلاد اسلام کی آبادی وسدِّ ثغور مین سعی وکوشش کی تا ہماری چودہوین صدی تک روشنی اُن مشعل وچراغ دین کی فی الجملہ قایم ہے مگر روز بروز تاریکی جہل وحرص دنیا بڑھتی چلی ہے اور روشنی علم وزہد گھٹتی جاتی ہے خدا خیر کرے ۔ امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب پنجاہ وپنجم جلد دُویم مین لکھا ہے پس رواست کہ خواص اہل اللہ در معارف ذات وصفات وافعال او تعالیٰ بعضی از اسرار ودقایق فہم کنند کہ ظاہر شریعت از ان معارف ساکت است علمای ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص بجناب پیغمبران میدانند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ودیگران را دران اخبار شرکت نمیدہند واین معنی منافی وراثت است ونفی ست مر بسیاری از علوم ومعارف صحیحہ را کہ بدین متین تعلّق دارد آری احکام شرعیہ مربوط بادلّۂ اربعہ است کہ الہام را دران گنجایش نیست اما امور دینیہ کہ ما ورای احکام شرعیہ ست بسیار ست کہ اصل خامس دران جا الہام است توان گفت کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب وسنّت واین اصل تا انقراض عالم برپاست پس دیگران را باین بزرگواران چہ نسبت بود انتہیٰ ۔ فصل الخطاب مین بحر العلوم مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مسلم سے نقل کئے ہین کہ الہام اولیاؤن کے قلب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے

ہوتا ہے

ہوتا ہے ہرچند وحی پیغمبرون کی منقطع ہے مگر الہام غیبی ولی کے دل پر باقی اور قایم ہے چنانچہ قطب الوقت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نامور محدث کو لکھہ بھیجا تھا اَنْتُمْ تَاْخُذُوْنَ الْحَدِیْثَ عَنْ مَیِّتٍ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ۔ یعنے تم لوگ ظاہر احدیث معنعن کو فلان میت نے اسنے فلان میت سے اخذ کرکے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نسبت اسناد کا پہنچا ہوا ہے ہم علم احوال واعمال کو اخذ کرتے ہین خدا تعالی سے جو ہمیشہ زندہ ہے ہرگز نمریگا اسی طرح الہام ہوا ہے غوث الاعظم حضرت محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپنے قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اور تمام جہان مین مشرق مغرب مین جتنے اولیا تھے اُسی وقت سبھون نے گردن جھکا دی اور سُنا آواز آپکا اور کہا قبول کیا ہمنے اپنی گردن پر آپکے قدم مبارک کو۔ اسی طرح یہہ امر الہام صحابہ کے زمانہ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی عہد خلافت مین ساریہ رضی اللہ عنہ کو پانچ سو مجاہدین کا سردار بنا کر مدینہ شریف سے دوسو کوس کے فاصلے پر غزا کے واسطے بھیجا تھا مدت سے خبر نہ آئی ایک وقت روز جمعہ کو جناب عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے اثنای خطبہ مین یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلْ بآواز بلند کہا یعنے ای ساریہ ہشیار ہو پہاڑ کی جانب سے کہ وہان دشمن کا فرون کی طرف سے کچھہ فوج مخفی دھوکے سے حملہ کرنیکے لئے بیٹھی ہے اور یہہ آواز آپ کا دوسو کوس پر حضرت ساریہ نے سُنا مقابل سے دشمن کے ہٹ کر بازو پر پہاڑ کی جانب گئے پہلے اس فوج مخفیہ کو قتل کیا بعد مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئے یہان مسجد مین سامعین کو تعجب ہوا کسطرح خطبہ کے درمیان ساریہ کو پکارا بعد پوچھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر مین نہ پکارتا ساریہ کو تو وہ مارا گیا ہوتا۔ اسیطرح مصر مین نیل ندی کا پانی ایک سال نہین چڑھا کشتکاری کو نقصان ہونے لگا لوگون نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی آپ نے ایک رقعہ پر اپنا حکم لکھکر بھیجدیا اور

فرمایا اس خط کو ندی مین ڈال دو پانی خوب چڑھیگا ویسا ہی ہوا۔ کرامات اولیا کے احوال سے بہت کتابین مرقوم وموجود ہین۔ بحرالعلوم کی شرح منار مین لکھا ہی کہ این الہام حجت قاطعہ است اگر مخالف قیاس باشد آن قیاس خطاست واگر مخالف خبر مروی افتد دلیل باشد بآنکہ این خبر صحیح نیست الا این الہام در احکام قضائیہ حجت نمی تواند شد ونیز ولی را نمی رسد کہ بسوی الہام خود خلق را دعوت کند انتہی۔ یہان سے معلوم ہوا کہ ولایت کی انتہا تو نبوت کی ابتدا ہوتی ہی اور نبی کو دو جہت ہین ایک جہۃ خالق کی طرف پیغام سننے کو اور دوسری جہۃ مخلوق کی جانب پیغام پہچانے کو اور یہہ مرتبہ عالی ہی اور ولی کو فقط ایک جہت ہی خالق کی جانب مخلوق کو دعوت کرنے کی طرف مامور نہین اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰه۔ بیعت چند قسم کی ہی مولانا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ بیعت الاسلام وہ ہی کہ لوگ مسلمان ہونے کے ارادہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور بیعت کرتے تھے اور جنکو حضور پیغمبر کا میسّر نہین تو آپ کے خلفا سے بیعت کرتے تھے اور آجتک ہر زمانے مین علما ومشایخ تلقین اسلام ہر شہر مین کرتے رہتے ہین اور ہر ایک مسلمان دیندار کو اجازت ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے اسلام کا اسکو کلمہ شہادت پڑھانا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے حاصل ہوئی تو مسلمان ہوا دوسری قسم امیر عسکر کے تابع مین مجاہدین کی بیعت ہوتی ہی تیسری قسم بیعت رضوان کہ حُدَیبیہ مین ایک ہزار چارسو اصحاب نے تحت الشجرہ بیعت کی ہی چوتھی بیعت توبہ جو مشایخ وسادات کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیتے ہین اور سب گناہون سے توبہ کرتے ہین اور آیندہ کوئی گناہ نکرینگے ایسا اقرار ہوتا ہی پانچوین بیعت طریقت صوفیہ ہی جو اس زمانے مین غنی وفقیر کو عام وخاص کو لازم ہی کہ پیر ومرشد کو اپنی توبہ کرنے کا شاہد اور وسیلہ بخشایش کا خدا کی درگاہ مین بناوے اور بحکم قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ یعنے اے وہ لوگو جو ایمان

لائے ہو ڈھونڈو اللہ کی طرف وسیلہ خاص یعنے مرشد کے وسیلہ سے جناب پیر دستگیر
کا وسیلہ طریق قادریہ مین حاصل ہی اور جمیع سلاسل سہروردیہ نقشبندیہ چشتیہ مجددیہ
کبرویہ رحمہم اللہ کو نعمت باطنی اور فیضان روحانی اسی وسیلہ کے ذریعہ سے ملتا ہی اور سب
کے مرشد خاص سید الانبیا خاتم المرسلین ہین اور سب اولیاؤن کی کرامات نبی علیہ السّلام
کے معجزات مین داخل ہی چھٹی بیعت تبرک دخول طریقہ صوفیہ مین تمام خاص عنی فقیر سب کے
واجب بلکہ اوجب ہی قولہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن
یعنے ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ سچّے لوگون کے ہمراہ اور
سچے لوگون سے مراد اولیاؤن کی ہی۔ اگرچہ تعلّم عقاید حقہ اور توبہ عن المعاصی ہر ایک
مسلمان کو عند الشرع فرض ہی لیکن اس بیعت و دخول طریقہ مین ایک امداد خاص اولیاے
سلسلہ کی ہوتی ہی اور برکات انکی شامل حال مرید کے ہر زمان و مکان مین بقدر اعتقاد
و یقین حاصل ہی خصوصًا حالت سکرات مین روحانیات اولیا واسطے سلامتی ایمان اپنے
مرید کے مدد پہنچاتے ہین کسی کو انکار کرنا اس امر کا ممکن نہین خود مولوی اسماعیل دہلوی
نے صراط المستقیم کے صفحہ ۹ مین اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کی اوصاف مین
جو مرید و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے تھے لکھا ہی بابد دانست کہ حضرت
ایشان از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالًا مجبول بودند اور یہہ بھی لکھا ہے
کہ انکو پیغمبر خدا نے تین کھجورین کھلائین اسی سبب سے ابتدای طریق نبوت حاصل ہوا اور
حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے انکو نہلایا اور حضرت فاطمہ رضہ نے انکو لباس پہنایا اور صفحہ چار سو مین
ہی کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین عبد القادر جیلانی و جناب خواجہ بہاؤ الدّین
نقشبندی متوجہ حلال ایشان گردیدہ و ہریک میخواست کہ ایشانرا بطرف خود کشد
فی الجملہ تنازع مابین روحین مقدسین تا یکماہ در حق ایشان ماندہ تا آنکہ بعد انقراض زمانہ
تنازع بوقوع مصالحت بشراکت انجامید تا عرصہ یکپاس ہر دو روحین توجہ بر تا ثیر

بر نفس نفیس حضرت کردند تا اینکه در زمان یکپاس حصول نسبت هر دو طریقه نصیبۂ ایشان
گردید - روزی بر مرقد خواجه قطب الدین بختیار کاکی چشتی دہلوی مراقب نشستند با
روح ایشان ملاقات شد و نسبت چشتیه بکمال رسید صفحہ ۲۹۹ مین لکھا ہے کہ حضرت
ایشان بنابر استفسار و استیذان بجناب حضرت حق متوجه شدند و عرض نمودند
که بنده از بندگان تو استدعا می کند که بیعت من نماید و تو دست مرا گرفته و هر که درین عالم
دست کسی میگیرد پاس دستگیری همیشه میکند و اوصاف ترا باخلاق مخلوقات هیچ نسبتی
نیست پس دران معامله چه منظور است ازانطرف حکم شد که هر که بر دست تو بیعت خواهد کرد
گو لکھہا باشند هر یک را کفایت خواهم کرد القصه امثال این وقایع و اشباه این معاملا
صدها در پیش آمد تا اینکه کمالات طریق نبوت بذروهٔ علیای خود رسید و الهام و کشف
بعلوم حکمت انجامید این است طریق استفادهٔ کمالات راه نبوت و دلایل مذکوره سے
اموات کو علم و شعور کلام سماعت سب کچھہ حاصل ہے اور مریدون کو قبر مین سے تعلیم کرتے
ہین وارین مین انکی مدد و شفاعت ہوتی ہے یہہ ثابت ہوگیا اور یہی عقاید حقہ ہے - چون
مراقبہ الوہیت بکمال رسید مرتبہ خلافت عن اللہ نصیب او گردید - یہان سے معلوم
ہوا طریقہ بیعت پیری مریدی کا سنت ہے بدعت نہین چنانچہ سید احمد صاحب نے ایک
اپنا خاص طریقہ احمدیہ نکالا اور سب اولیاؤن کے سلسلے و طریقے اسمین ملا دیے
انکے بعد انکے خلفاؤن نے مذاہب اربعہ کو باہم ملاکر مذہب محمدیہ نام رکھا اور غیر مقلد بن گیے
اولیاؤن کے ساتھہ وہ اعتقاد اور علماؤن کے ساتھہ یہہ گستاخی اللّٰہمّ احفظنا
من جمیع البلایا فی الدّین والدّنیا والاخرہ بجاہ سیّد المرسلین واٰلہ واصحابہ
الطّیّبین الطّاہرین والتّابعین وتبع التّابعین اجمعین وارحمنا معہم واوصلنا
من برکاتہم فی کلّ حین برحمتک یا ارحم الرّاحمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمّد واٰلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدّین ۞ قول الجمیل تصنیف مولانا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی کی دیکھو تمام سلسلون کے اذکار و اشغال اور بیعت کرنے کی ترکیب بتفصیل مرقوم ہے

استفتا ۲۳

سوال جب دین اسلام کتاب وسنّت سے کامل ہوگیا تو کمال کے بعد کشف والہام کی حاجت کیا تھی اور کون سا نقصان باقی رہا تھا کہ بسبب الہام کے کامل ہووے

الجواب الہام دین کے کمالات خفیہ کا مُظہر ہے نہ مُثبت ہے کمالات زایدہ کا چنانچہ اجتہاد علما مُظہر احکام ہے والہام مظہر دقایق و اسرار ہے کہ فہم اکثر آدمیون کا جنکے دریافت کرنے سے کوتاہ ہے۔ فصل الخطاب مین مولانا محی الدّین الحنفی القادری ویلوری نے لکھا ہے کہ اجتہاد والہام مین فرق واضح موجود ہے کہ وہ مُستند ہے رای کی طرف اور یہہ مستند ہے خالق رای کی طرف جلّ سلطانہ وعظم بُرہانہ تو الہام مین ایک قسم اصالت کی ہے جو اجتہاد مین نہین کیونکہ ولی کے الہام وکرامات سے نبی کا اعلام ومعجزات فخر واثبات پر پہنچتا ہے اگرچہ الہام ظنی ہے اور اعلام قطعی قولہ تعالیٰ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ ترجمہ ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے بھلائی ہمارے کام سے۔ صراط المستقیم کے باب اوّل مین لکھا ہے اعلیٰ وارفع ازین مقام مقام نیابت عن اللہ ست در ضرب تحدیدات شرعیہ و در اقامت اشباح ومظان حکم مقام حقایق آن و در تعیین ارکان وآداب وشروط ومفسدات تربیت نوع انسانی عموماً واین مقام بالذات مقام اصحاب شرایع ست از انبیا ومرسلین وبہ تبعیت ایشان ظلی از ان مقام نصیبہ بعضی عظام از اتباع انبیای کرام می شود وایشان را در عرف مفہمین می نامند واین مقام را دراصطلاح حضرت پیشوای ارباب تعلیم ومقتدای اصحاب تفہیم اعنی الشیخ ولی اللہ قدس سرہ بمقام قرب الفرایض تعبیر می فرمایند۔ امّا طریق استفادہ کمالات راہ ولایت باید دانست کہ در ہر طریق از طریق اولیاء اللہ مجاہدات وریاضات واذکار واشغال ومراقبات معین کردہ اند وفی الحقیقت تعیین اذکار واشغال ومجاہدات ومراقبات ظلّ تشریع ست

وکسیکہ در مقام قرب الفرائض قایم می شود و تعیین اوضاع طرق موصلہ الی اللہ از جذبِ طبیعت او
فوارہ صفت می جوشد و در آن تعلیم و تعلم را گنجایش نیست انتہٰی - شرح مشکوٰۃ میں
شاہ عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں کہ مراد علم دین سے جو متعلق کتاب و سنت سے ہے دو قسم پر ہے
قسم مبادی اور قسم مقاصد قسم مبادی مانند صرف و نحو لغت وغیرہ کہ سمجھنا کتاب و سنت کا
اسپر موقوف ہے اور قسم مقاصد وہ ہے جو متعلق ہے ساتھ اعمال و اخلاق و عقاید کے یعنے فقہ
تصوّف و کلام لیکن علم مکاشفات ایک نور حقانی و علم وجدانی ہے کہ سلوک کرنے طریق
صدق سے دل میں حاصل ہوتا ہے اور اسکے سبب معرفت حقایق اشیا جسطرح پر ہے
اسطرح پر معلوم و مکشوف ہوجاتی ہے اور امتیاز شناسائی ذات و صفات ہر شی کی پیدا
ہوتی ہے اور اسکو علم حقیقت و علم وراثت انبیا کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے
مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ یعنے جسنے عمل کیا اس پر جو کچھ
پڑھا اور سیکھا ہے علوم ظاہری سے تب حق تعالی اسکو بخشتا ہے وہ علم وراثت کا جو
اسنے نہ پڑھا ہے نہ سیکھا ہے اور علم ظاہری و علم باطنی اسی کا نام ہے ان دونوں میں
باہم نسبت ہے جیسے جسم و جان یا پوست و مغز کی باہم نسبت ہے اور جو آیات و احادیث
علم کی فضیلت اور علو درجت میں وارد ہیں سب باطن کی شان میں حقیقتاً ہیں اور
علم ظاہر کی شان میں مجازاً یا شامل ہیں دونوں کو باعتبار تفاوت مراتب و درجات
عالم و معلوم و علم کے انتہٰی - قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب ما لا بُد کے خاتمہ میں
لکھا ہے این ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقت آن
در خدمت درویشان باید جست خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت است
کہ این سخن جہال و کفر است بلکہ ہمین شریعت است کہ در خدمت درویشان رنگ دیگر
پیدا می کند چون قلب از تعلق جسمی کہ ماسوا اللہ داشت پاک شود و رذایل نفس
برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگران

باشد ہمچنین صوم او صدقہ او رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر شما مثل کوہ احد زر در راہ خدا خرج کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند این از قوت ایمان و اخلاص شان است و نور باطن رسول صلی اللہ علیہ وسلم را از سینۂ درویشان باید طلبید و بدان نور سینہ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر ایشان است صحیح دریافتہ شود ولی در قرآن شریف متقی را فرمودہ و در حدیث شریف علامت ولی اللہ بیان نمودہ کہ از صحبت او خدا یاد آید یعنے محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ گردد ۔ مقدمہ ایضاح الحق مین لکھتے ہین کہ امر دین وہ شی ہی کہ تمام قسم کے احکام شارع اس سے متعلق ہین بحکم إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ یعنے جب مین نے تمکو حکم کیا کسی چیز کا امر دین مین سے تمہارے تو اسکو مضبوط پکڑو اور عمل کرو اور امر دین مین عقاید حقہ اخلاق جمیلہ و مقامات و حالات قلبیہ اور اقوال لسانیہ و افعال جسمانیہ جنس عبادات و عادات و معاملات کے سب کچھ داخل و شامل ہین جاننا چاہیئے کہ احکام شرعیہ ادلۂ اربعہ سے ثابت ہین اور الہام کو اسمین گنجایش نہین اور امور دینیہ ماورائی احکام شرعیہ بہت ہین کہ اصل خاص اسمین الہام ہی مقامات و حالات اخبار غیبیہ کہ اولیای عظام اور وارثان انبیاء کرام اُن مین ممتاز ہین سو الہام ہی امور دینیہ عقاید حقہ و اعمال انسانیہ ہین عقاید حقہ علم کلام کو کہتے ہین اور اعمال انسانیہ اگر بدن سے علاقہ رکھتے ہین جیسے اقوال لسانی و افعال جسمانی تو انکو علم فقہ کہتے ہین اگر طبیعت سے علاقہ رکھتے ہین جیسا بخل سخاوت عدالت شجاعت امور فضایل و رذایل تو انکے پہچاننے کو علم اخلاق کہتے ہین اور اگر انوار قلب اور مقامات عالیہ و واردات غیبیہ سے یا حالات قدسیہ سے علاقہ رکھتے ہین تو انکو علم تصوف و سلوک کہتے ہین انتہی خدا تعالی نے اپنے فضل و احسان سے بندون کی تعلیم ظاہری کے لیئے علمائی عاملین پیدا کیئے اور تعلیم باطنی کے واسطے اولیائی صالحین بنائے اور یہہ حاکم ہین مسلمانون کے مذہب و ملت پر

اور انکو فیضان سرچشمہ محمدی سے پہنچتا ہی علّامہ میبدی نے فواتح مین لکھا ہی کہ بعضے افسار تقلید از سر برون انداختہ فطرۃ اصلی را سرنگون ساختہ اند لقی اولیا و درویشان و حقایق و معارف ایشان لبیار میکنند و ہر چہ در گوش ایشان رسد از ان انکار دارند و بظاہر نبوت و لواہع آن نیز قانع نباشند و از خود سخنی چند بیہودہ تراشیدہ اند و طبع شان میگزار و کہ لبسر حد تقلید روند و نہ توفیق شان باشد کہ بوی تحقیق بشنوند مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ رُباعی از بہر فساد و جنگ جمعی مردم ٭ کردند بکوی گمرہی خود را گم ٭ در مدرسہ علم عقل آموختہ اند ٭ فی الفور یضرہم ولا ینفعہم ٭ قول الجمیل مین مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین مِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقُبُوْلِ مُجْمَلَةً شرح چونکہ جمہور اہل سنّت وجماعت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دایر ہی لہذا سب کو مجملاً حق جاننے کو فرمایا ہی اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعض حدیثون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا مجھے یونس علیہ السلام سے افضل نکہو حالانکہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین - اسی طرح اولیاؤن اور انکے طریقون کو ایک دوسرے پر ترجیح مت کرو مبادا دوسرون کی شان مین نقص معلوم ہو وَمِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ ۵ ازانجملہ یہہ ہی کہ گفتگو نکرے کوئی مسلمان صوفیون کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح ندیوے اور جو اُن مین مغلوب الحال ہین اُن پر انکار نکرنا چاہئے کیونکہ تم کو انکے حالات کی خبر نہین واللہ اعلم بالصواب ٭

استفتا ۲۴

سوال ندا کرنا نبی یا ولی کو قبرون کے نزدیک یا دور سے اور اپنی حاجت مین انکو

مدد مانگنا مطلقاً جایز ہی یا نہین اور یارسول اغثنی یاعلی مدد یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ مصیبت کے وقت یا اُٹھنے بیٹھنے مین پکارنا جایز ہی یا نہین بعضے لوگ ایسے ندا کو شرک وکفر کہتے ہین اسکی کیا وجہ ہی بیّنوا توجروا

الجواب ندا کرنا جایز ہی اِن صورتون مین جو بیان ہوتی ہین گاہی ندا بطریق تعبّد ہی مثلاً کوئی شخص سورہ **یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ** پڑھتا ہی تو کیا رسول اللہ کو غیب دان جانکر تہجد کی نماز پڑھنے کو اُٹھو ایسا حکم کہتا ہی معاذ اللہ من ذلك بلکہ بطریق تعبّد تلاوت قرآن کرتا ہی گاہی ندا بلفظ **السّلام علیك ایّها النّبی** تشہد مین بطریق تعبّد پڑھتا ہی گاہی علم بدیع وفصاحت کے قاعدے سے متکلّم شخص غایب کو حاضر دل مین لا کر مخاطب کرتا ہی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **ابیات** خدیو خردمند فرّخ نہاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ درخت بہشتی لوای بادشاہ ٭ کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ ٭ گاہی خایف یا بیمار اپنے ماں یا باپ کو ندا کرتا ہی پکارتا ہی اگرچہ وے غایب ہین گاہی مغموم جوش غم سے اپنے بزرگ مردہ یا زندہ کو ندا کرتا ہی گاہی محب اپنے محبوب کو اگرچہ غائب ہو دل مین تو حاضر ہی جوش محبت سے ندا کرتا ہی چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اور مدد مانگتے ہین **ابیات** زمہجوری برآمد جان عالم ٭ ترحم یا نبی اللہ ترحم ٭ نہ آخر رحمةً للعالمینی ٭ زمہجوران چرا فارغ نشینی ٭ گاہی استمداد وتوسل کے طریق سے ندا کرتا ہی مثلاً ای نبی ای ولی تو اللہ کا دوست ہی اور بندہ مقرب ہی تیری دعا خدا کی درگاہ مین جلد قبول ہوگی مین تجکو اپنا وسیلہ کرتا ہون خدا کے نزدیک چنانچہ قصیدہ بردہ مین فرماتے ہین **یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ٭ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ ٭** یعنے ای بہترین مخلوقات میرا کوئی وسیلہ نہین کہ مین اسکے پاس پناہ لون سوائے تیرے جسوقت کہ حادثے عام اور بلائین نازل ہوتی ہین مجھے بچا ئیو مدد کیجیو۔ کوئی مسلمان نہین ایسا سمجھتا یا اعتقاد کرتا ہی کہ ولی یا نبی بغیر خدا کے ساعت دینے کے خودبخود

سنتے ہین یا بغیر خدا کے جلائے جیتے ہین یا بغیر خدا کے بلائے دنیا سے گذرتے ہین یا خدا کے کارخانے مین شریک وسہیم ہین بغیر خدا کے حکم کے تصرّف یا عمل کرسکتے ہین بغیر خدا کے بنائے خود بخود مستقلاً بنے ہین وحدہ لاشریک لہ کہنے والے کا یہہ اعتقاد کبھی نہین ہی کیونکہ ایسا اعتقاد خود کفر ہی ندا کرنے کی حاجت نہین مگر مبتدع لوگ مسلمان پر بدگمانی سے بہتان لگا کر یا رسول اللہ یا علی مدد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ المدد یا احمد کبیر الرفاعی وغیرہ ندا کرنے والے کو مشرک کافر کہتے ہین حالانکہ مسلمان انکو غیب دان حاجت روا مستقل سمجھکر ہرگز نہین پکارتے ہین۔ مولانا غیاث الدّین بن احمد کا قصیدہ وغیرہ بزرگون کے کلام مین موجود ہی

ابیات

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ ؛ مُحْیِ الدِّیْنِ فِی الْقَلْبِ حَاضِرْ ؛ جِیْلَانِی یَا لِلّٰہِ بَادِرْ ؛ اَلْمَدَدْ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ ؛ یا شیخ عبد القادر جیلانی اعطنی شیئاً للہ یہان اعطنی کا لفظ محذوف ہی یعنے ای شیخ عبد القادر جیلانی دو مجکو ایک چیز یعنے مدد خدا کے واسطے جلدی سے دو کہ تمھاری یاد میرے دل مین ہمیشہ حاضر ہی اور صحیح روایت مین عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے وارد ہی مَنْ کَانَ لَہٗ ضُرُوْرَۃٌ فَلْیَتَوَضَّأْ وَیُحْسِنْ وَضُوْئَہٗ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیَقْضِیْ لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ یعنے جسکو کچھ ضرور مشکل کام آوے پس وہ وضو کرے اچھا وضو اور دو رکعتین نفل نماز پڑھے پھر دعا مانگے یا الہی مین مانگتا ہون تجھسے اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون وسیلے سے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یا محمّد مین متوجہ ہوا تمھاری طرف وسیلہ کرکے خدا کی جناب مین اس میری حاجت روائی کے باب مین تاکہ وہ حاجت روا ہووے میرے لئے ای خدا انکی شفاعت قبول کر انکی میرے باب مین جلد اسکی حاجت وسیلہ سے رسول مقبول کے برآویگی او مشکل آسان ہوجاویگی تجربہ کیا ہی بزرگون نے اور امداد سے رسول مقبول کے اپنی مراد کو پہنچے

مسلمان شخص کبھی اولیاء اللہ کو یا پیغمبر کو غیب دان اور مستقلاً متصرف نہیں سمجھتے ہیں پھر تو
ندا جائز ہے اگر غیب دان مستقلاً سمجھکر ندا کریں تو شرک و کفر ہوگا ہاں معتزلہ کا مذہب
یہہ ہے کہ افعال و اعمال بندہ کو خدا کے پیدا کئے ہوئے نہیں سمجھتے بلکہ بندہ مستقلاً افعال و اعمال
اپنے کا پیدا کرنے والا ہے ایسا اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہہ ہے
کہ بحکم اَللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے اللہ نے تمکو بھی پیدا کیا اور تمہارے عمل بھی اللہ نے
پیدا کیا ہے اسلیئے وہابیہ نے ندا کے باب میں معتزلہ کا طریقہ اختیار کئے ہے اور غیب
اضافی اور غیب مطلق کو نہیں سمجھتے ہیں اور آیت مرقومہ سے منکر ہیں اور عبث اہل سنت
و جماعت کے عامی مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں کتاب تصحیح المسائل تصنیف
مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۴۲ میں فارسی عبارت کے اندر صریح لکھا
ہے کہ اعتقاد این فرقہ وہابیہ چنان ست کہ ندا کردن اموات از دور و نزدیک باعتقاد
استماع شان اعتقاد نمودن علم غیب است اموات را گویا سماع خدا اعتقاد کنند
و این امر صریح البطلان و ابطال آن معلوم ہر کہ و مہ گردیدہ است لہذا آنرا در پردہ
او انمودہ شد اول معنی علم غیب را باید فہمید بعد ازان حکم باید کرد مولانا شاہ عبدالعزیز
در تفسیر سورۂ جن می نویسند غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ
غایب باشد نہ حاضر بالمشاہدہ و بوجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن
نیز در عقل و فکر در نیاید تا ببداہت و استدلال دریافت شود و این غیب مختلف می باشد
پیش کور مادر زاد عالم الوان غیب است و پیش اصم مادر زاد عالم اصوات و نغمات و الحان غیب است و پیش فرشتہ
الم گرسنگی و تشنگی غیب است و دوزخ و بہشت و لذت سکرات موت و عذاب قبر پیش مردم زندہ غیب است و این
قسم را غیب اضافی گویند و آنچہ نسبت بہمہ مخلوقات غایب است آنرا غیب مطلق گویند
مثل وقت آمدن قیامت و احکام کونیہ کہ فردا چہ خواہد شد و شرعیہ در ہر روز در ہر شریعت
چہ می شود و مثل حقایق ذات و صفات او تعالیٰ است علی سبیل التفصیل و این قسم را غیب

خاص او تعالیٰ نامند قولہ تعالیٰ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا یعنے پس مطلع نمیکند بر
غیب خاص خود ہیچ کس را اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ مگر کسی را کہ پسند میکند و از رسول
می باشد یعنی اطلاع نمید ہد بوجہی کہ رفع تلبیس و اشتباہ و خطا بکلی دران اطلاع حاصل شود و
احتمال خطا و اشتباہ اصلًا نماند و ہمین اطلاع دادن کذائی ہست کہ او را اظہار شخص بر غیب
توان گفت بخلاف اطلاع منجمین و اطبا و کاہنین و رمالان و جفریان و فال بینان کہ
علم ایشان ببعض حوادث کونیہ از راہ استدلال و علامات ظنیہ یا اخبار محتملۃ الصدق و
الکذب جنیان و شیاطین تخمینی و وہمی میباشد نہ یقینی و اولیا را ہرچند علم الہامی یقینی
ببعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیہ حاصل می شود اما تلبیس اشتباہ بجمیع الوجوہ
ازان مرتفع نمی گردد تا اظہار ایشان بر غیب و استیلا بران متحقق گردد بلکہ اظہار غیب
برایشان و انعکاس صور غیبیہ در آئینہ وجدان قلب ایشان ہست و لہذا تکلیف عام
بران متحقق نمی شود حاصل کلام اینکہ اظہار بر غیب ہیچ کس را نمید ہد مگر کسی را کہ پسند میکند
و آنکس رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد خواہ از جنس بشر تحقیق ہی کہ صاحب
تفسیر کشاف علامہ زمخشری چند مقام پر اپنی تفسیر مین مایل بمذہب اعتزال ہوا ہی
اور صاحب تفسیر بیضاوی اور دیگر محشی علمانے اسکی خطا کو اصلاح دیا ہی از انجملہ یہہ
بھی ایک مقام ہی کہ ابطال کرامات و الہام اولیا کا کیا ہی اظہار شخص بر غیب جدی
چیز ہی اور اظہار غیب بر شخص جدی چیز ہی پہلی شان رسولون کی ہی کہ وہ دعوت خلق
کے لئے مبعوث ہوئے ہین اور دوسری شان یعنے اظہار غیب بر شخص یہہ اولیاؤن
کو خدا نے رتبہ الہام سے دیا ہی اور دعوت خلق پر مامور نہین کیا ہی معلوم ہوا کہ رسول
کے تابع ہی ہی انکو با لاصالت اطلاع بر غیب ہی اور ولی کو اصالتًا نہین بلکہ وراثتًا و
تبعًا جو الہام و کرامات ولی ہی وہ سب معجزات اسی رسول کے ہین جسکی امت ہین وہ ہی معلوم
ہوا کہ سماع موتیٰ ندای احیاء کو خدا کے سنانے سے سنتے ہین خود بخود و مستقلًا و سے

موتیٰ

ن سنتے نہین پھر علم غیب کہان رہا خدا نے تعلیم کی تب انکو معلوم ہوا حقیقتاً جب روح
سے جدا ہوئی قوای نباتی وعنصری اس سے جدا ہوگئے مگر قوای نفسانی وحیوانی قائم
و تبقی بَعْدَ الْمَوْتِ دَرَّاكَةً یعنے مرنے کے بعد درّاکہ باقی رہتا ہی کئی حدیثون مین
ہی کہ درخت وپتھر آنحضرت کو سلام کرتے اور اصحاب سنتے تھے اور آنحضرت انکو بلا
تے اور بلاتے تھے وہ برابر آپ پاس چلے آتے تھے اور اصحاب دیکھتے تھے پس جماعت
کلام کرنے کی طاقت خدا نے انکو دی جب جمادات کو خدا تعالی کی طرف سے یہ
تو مردون کو کہ قوای نفسانی وحیوانی روح مین موجود اور علم وشعور و ادراک روح
حاصل ہی اور خدا تعالی انکو سنواتا ہی اسمین شرک وکفر کہان سے آگیا تصحیح المسائل
صفحہ ۱۵۳ مین لکھا ہی تحقیق درین مقام آنست کہ افعال عباد ہمہ مخلوق خدا ہستند
ین حکم احیا واموات آدم وملک وغیرہ ہمہ یکسان اگر کسی فرشتہ آدمی را زندہ
ردہ را در کدام فعل مستقل وخالق افعال خود داند کفر ست کلام وسماع احیا ہم
وق او تعالی است نہ ہست اگر او تعالی خواہد آدمی کلام کند وبشنود واگر نخواہد نشنود
چہ صور اسرافیل در گوش او دمیدہ شود علی ہذا القیاس ارواح اموات ہم نمی شنوند
نکہ خدا نشنواند وبا سماع خدا ندای نزدیک ودور می شنوند وہمچنین کلام میکنند
یگر افعال می سازند ودر خواب احیا می آیند وکلام میکنند چنانچہ جریان عادت الہی
عالم مادی سماع وکلام وصوت ہریک متفاوت ساختہ است ہمچنان در عالم مجرد
وست وروحانی طرق بصارت وسماعت وحیات وعلم وادراک بطور خاص نہادہ
وح انسان وفرشتگان آدمی را می بینند وآدمی اینہا را نمی بینند زیرا کہ ابدان
لم مجرد محتاج بطعام وشراب نیستند وندای نزدیک ودور بسمع اینہا یکسان می ماند
س افعال آنعالم را بافعال این عالم ہیچ نسبتی نیست - در شرح مسامرہ می نویسد کہ
عد برزخ را برامور دنیا ہرگز قیاس نباید کرد وتردد انکار ملاحدہ طبعیہ یعنے نیچرہ

اہل اعتزال بخصوص در معجزات انبیا و کرامات اولیا آنچہ میدارند ہمہ ناشی از جہل و تاریکی عقل ایشان
است وایشان را مثل خود پنداشتہ اند فاما ملاحدہ نیچر کہ اعتقاد معاد و حشر و نشر و ثواب و
عذاب ندارند کلام شان در باب برزخ اعتباری ندارد اما آنہا کہ بر قرآن و حدیث ایمان
آوردہ اند اینہا را امکان انکار نخواہد بود چنانچہ یہہ بیان مولانا شاہ ولی اللہ اور شاہ
عبد العزیز اور شاہ عبد الحق دہلوی رحمہم اللہ کی کتابون سے ثابت ہوگیا انکے بعضے شاگرد
و مرید کہتے ہین کہ بزرگون کو ایسا تصور کیے ہین کہ دور و نزدیک سے ہماری ندا برابر سنتے
ہین یہہ شرک ہے اب انکار کرنا قرآن و حدیث سے یہہ کمال دیوانگی ہے یہی اور مسلمانون کو گمراہ
کرنا ہے۔ و نیز در تفسیر عزیزی نوشتہ است کہ حال ارواح بعد مفارقت از ابدان مثل
ملائکہ میگردد و روح را قرب و بعد مکانی مانع از سمع و ادراک نمی شود و مثال آن در وجود
انسانی روح بصری است کہ ستارہای ہفت آسمان را درون چاہ می تواند دید۔ ایک وہابی
نے کہا کہ خدا غیب دان ہے جو کوئی انبیا یا اولیا کو غیب دان سمجھے وہ مشرک ہے جب بعضی
غیب دان اُس کو پوچھے تو بولا کہ جو چیز نامعلوم اور چھپی ہوئی ہے وہ غیب ہے اسکا جاننے والا
خدا ہے انبیا و اولیا کو جتنا اسنے علم غیب سکھا یا اتنا یہہ جاننے والے ہین جب پوچھا گیا کہ
خدا سے کون چیز غیب تھی جسکا وہ جاننے والا ہوا اور غیب دان بنا ہمکو بتلا دو کچھہ جواب نہ دیسکا
مجلس سے اٹھکر چلا گیا جو شئی آدمی کی نسبت غیب ہے ہرگز وہ شئی خدا کی نسبت کرکے حاضر ہے یہان سے معلوم ہوا کہ غیب
اضافی و غیب مطلق و غیب خاص کو بالکل وہ نہیں پہچانتے ہین ایک کتاب قول الجمیل یا تکمیل
الایمان پڑھتے اور سمجھتے تو ایسا بد اعتقاد مسلمانون کو بہکانے اور دہوکا دینے کا نکرتے
حصن حصین مین حدیث شریف ہے یا عباد اللّٰہ اَعِیْنُوْنِیْ یا رجال الغیب اَعِیْنُوْنِیْ حق
تعالیٰ اپنے نیک بندون کو خواہ دور ہون خواہ نزدیک پکارنے والے کا آواز سنوا دیتا
ہے اور اپنی قدرت سے ولی کی مدد پکارنے والے کو پہنچاتا ہے عَنْ عبد اللّٰہ ابن عمر رضؓ اَنَّہٗ
خَدِرَتْ رِجْلُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَیَزِیْلُ عَنْکَ فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہٗ

فَبَرِءَ مِنْ سَاعَتِهٖ یعنے عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹھے ہوئے پاؤں سست ہوا اور سوگیا کھڑے (عمرؓ)
رہنے کی طاقت نرہی ایک اصحابی نے کہا جو آدمیوں میں سے تمکو بہت پیارا محبت والا
ہووے اسکو پکارو تب آپ نے یا محمد کرکے پکارا اسی وقت پاؤں کا درد جاتا رہا آپ
کھڑے ہوگئے - ابن الہمام نے فتح القدیر میں محمد بن حرب الہلالی کی روایت نقل کی ہے
وہ حرمین شریفین کے فتوے میں سے یہاں لکھی جاتی ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ اَلْهِلَالِيِّ
قَالَ اَتَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزُرْتُهٗ وَجَلَسْتُ بِحِذَائِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ
فَزَارَهٗ ثُمَّ قَالَ يَا خَيْرَ الرُّسُلِ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا فَقَالَ فِيْهِ وَلَوْ
اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؕ یعنے اور اگرچہ یہہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہیں جانوں پر اپنے آویں
تمھارے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے رسول البتہ پاویں اللہ کو
توبہ قبول کرنے والا اور مہربان - محمد بن حرب الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں گیا زیارت
قبر نبی علیہ السلام کو اور زیارت کرکے قبر شریف کے سامنے بیٹھا پس آیا ایک اعرابی اور زیارت
کی اُسنے اور کہا ای بہتر ین پیغمبران تحقیق خدا نے تمپر نازل کیا سچی کتاب قرآن مجید اور اُس
کتاب میں ایسا فرمایا یہہ آیت مذکورہ پڑھی اور کہا کہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا
ہوں اور تمھاری شفاعت چاہتا ہوں خدا کے نزدیک پھر عاجزی کیا اور رویا اور یہہ
بیتین پڑھیں ابیات يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ؛ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ
الْقَاعُ وَالْاَكَمُ ؛ نَفْسِيْ الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ؛ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ
وَالْكَرَمُ ؛ یعنے ای کہ بہتر زمین ہے وہ کہ جہاں آپ مدفون ہوئے ہیں اسکی خوشبوئی سے
تمام زمین اور جنگل خوشبو ہوگیا میری جان قربان اس قبر کی کہ جہاں تم رہتے ہو اسمین پاکی ہے
اسمین بخشش ہے اور کرم ہے یہہ آیت حیات النبی پر دلیل قطعی ہے اور مدد مانگنا اور
مدد کرنا دونوں ثابت ہوتے ہیں - جب وہ اعرابی چلا گیا تو خواب میں محمد بن حرب الہلالی

آنحضرت علیہ السّلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ اس اعرابی کو بشارت سنا دو کہ میری شفاعت سے
خدا نے اسکو بخشا سب گناہ معاف کردیا۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت کی وفات کے بعد چند روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا روتا ہوا قبر شریف کے نزدیک
لوٹ گیا اور یہہ آیت مذکورہ پڑھی اپنے گناہون کی معافی مانگی اسی وقت قبر شریف سے آواز
آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنے اللہ نے تجکو بخشا اور سب تیرے گناہ معاف کیا اَللّٰھُمَّ
صلّ علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ اٰل سیّدنا محمّد وبارک وسلّم

استفتا ۲۵

سوال شفاعت کے معنی کیا ہین اور اسکے اقسام کتنے ہین بیان کیجیے خدا اجر دیوے

الجواب سترہ اقسام شفاعت کا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ نے اذن دیا ہے
تفصیل وار لکھے ہین از انجملہ پہلی قسم عالم ارواح مین شفاعت مطلق تھی کہ آپ کے نام مبارک
کے وسیلے سے آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول ہوئی نوح علیہ السّلام کی کشتی سلامت جودی کے جبل کے
کنارے پر پہنچی ابراہیم علیہ السّلام پر آتش گلزار ہوگئی رحمۃ للعالمین کی ذات پاک مظہر شفاعت
ہی دوسری قسم جب آپ دنیا مین پیدا ہوئے عربستان سے قحط کی بلا دفع ہوئی میوہ غلہ
دس حصّے پیدا ہوا سب حاملہ عورتون نے بیٹے جنے برکت تمام دنیا مین ہوئی تیسری قسم جب آپ
مبعوث برسالت چالیس برس کی عمر مین ہوئے کفر کی تاریکی جاتی رہی نور اسلام نمودار
ہوا جب بیمار کے واسطے دعا کرتے شفا ہوتی شب و روز بنی آدم کے واسطے خدا کے نزدیک
دعائے خیر کرتے تھے دشمنون کی بھی خیر خواہی کی مظلوم کو ظالم سے چھڑایا شیاطین کا آسمان
پر چڑھنا اور استراق اخبار کرنا موقوف ہوگیا کل مخلوقات پر رحمت خدا بقدر مراتب
ظاہر ہوئی معصیت و نافرمانی کے باعث قہر خدا وغضب آسمانی وبلا اگلی پیغمبرون کی امت
پر ہوا کرتی تھی سو بالکل موقوف ہوگئی جیسے کہ طاعون خسف زمین مسخ صورت باران
سنگ و آتش زلزلہ کے سبب زمین کا الٹ جانا ان سب عذابون سے رسول آخر الزمان

کی امت مرحومہ محفوظ و مامون ہے چوتھی قسم عالم برزخ مین شفاعت کرتے ہین اپنے زائرین
قبر شریف کی خصوصًا ہر طرح اپنے امت کی حاجت روائی کرتے ہین چنانچہ ابو امامۃ الباہلی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا حق تعالی کا وعدہ ہے کہ بعد وفات میرے تمام
روی زمین کو مثل خاتم یعنے انگشتری کے مانند میری قبر مین رکھدیگا تمام ملک مشرق سے مغرب
تک میرے سامنے رہیگا جو کوئی درود شریف پڑھیگا دعا مانگیگا مین اسکو دیکھونگا سنونگا
گویا میرے سامنے بیٹھا ہوا درود پڑھتا ہے مین اسکے حق مین اللہ سے دعا کرونگا شفاعت
کی کیونکہ دور و نزدیک کے مسلمان آپکی حضور مین برابر یکسان ہین۔ اسی طرح فرشتگان
سیّاحین ہر وقت میری قبر کے نزدیک میری امتی کا درود پہنچا دینگے اور اول و آخر درود
پڑھکر جو دعا کرینگے قبول ہوگی مین ہر امر مین انکی شفاعت کرونگا اگر دعا کا اثر دنیا مین
ظاہر نہوگا تو آخرت مین اسکا ثواب اور ذخیرہ جمع ہوکر انکو صبر کے عوض مین ملیگا اسیطرح
اعمال نامے ہمیشہ آپ کی امت کے ہر جمعہ و دوشنبہ کے روز آپکے حضور مین فرشتے رجوع
کرتے ہین آپ نیک اعمال اپنی امت کے دیکھکر خوش ہوتے ہین ترقی ثواب و رحمت کی دعا مانگتے
ہین اور بد اعمال دیکھکر آپ ناخوش ہوتے ہین استغفار کرتے ہین انکے ہدایت کی اور طلب
مغفرت کی دعا خدا سے چاہتے ہین شب و روز علاوہ صلہ حضرت کی شفاعت اپنی امت کے حق مین
جاری ہے۔ بقیع مین جو مسلمان مدفون ہوئے اور قیامت تک جو مدفون ہونگے انکے
حق مین آپکی شفاعت ہمیشہ ہوتی ہے پانچوین قسم آنحضرت کی دعا کی برکت سے خدا نے آپکی
امت مین علمای ربّانی و اولیای حقّانی پیدا کئے ہین کہ وہ امت رسول اللہ کے احوال کی
نگرانی اور شفاعت کرتے ہین اپنے شاگردون مریدون معتقدون کی ہر وقت امورات
دینی و دنیوی مین خدا کے حکم سے مدد کرتے ہین سکرات کی حالت مین انکا فیض باطنی
سلامتی ایمان کے واسطے شایع ہوتا ہے اور اس مسلمان کی روح کے استقبال کے لئے
رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہین ارواح بزرگون کی آتی ہے کیونکہ ولایت بھی

صاحب رسالت کے معجزوں میں سے ایک بہت بڑا معجزہ قیامت تک قایم ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب تذکرۃ الموتی میں لکھا ہے کہ حق تعالی ارواح شہید و ولی را قوت اجساد می دہد ہر جا کہ خواہند سیر کنند و گاہی اجساد ایشان از نہایت لطافت برنگ ارواح می آیند و در کعبۃ اللہ جمع می شوند و نماز می کنند و دوستان و معتقدان خود را در دنیا و آخرت مددگاری می کنند و فیض اُوَیسیہ زندگان را می رسانند۔ در سیف مسلول می نگارد کہ اولیاء اللہ را کشف صحیح کہ یکی از اسباب علم است ظاہر گشتہ و در حالات ایشان مرقوم شدہ است کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الہی بر اولیاء اللہ نازل می شود اول بر یک شخص نازل می شود و او قطب الاقطاب باشد و از ان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر موافق استعداد میرسد و کسی از مردان خدا بے وسیلہ او درجہ ولایت نمی یابد چنانچہ ابدال و اوتاد و نجبا و نقبا و جمیع اولیا محتاج حکم او می باشند و این منصب عالی از وقت ظہور آدم بروح پاک علی مرتضی شاہ ولایت متعلق بود و بعدہ این منصب ولایت بامام حسن مجتبی رسید و بعدہ بامام حسین شہید کربلا پستر بامام زین العابدین پستر بامام محمد باقر بعد از ان بامام جعفر صادق بعد از ان بامام موسی کاظم بعد از ان بامام علی موسی رضا بعدہ بامام محمد تقی بعد از ان بامام علی النقی پس از ان بامام حسن عسکری علی نبینا و علیہم السلام آن منصب معلای ولایت باطنی مُفَوَّض بود و بعد از وفات امام حسن عسکری تا وقت ظہور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بروح امام حسن عسکری این منصب تعلق داشت چون حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب پیدا شدند در سنہ ۴۷۱ ہجریہ مقدسہ آن منصب ولایت عظمی و نعمت کبری بایشان متعلق گردید و تا ظہور امام مہدی آخر الزمان بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مفوض می باشد لہذا حضرت فرمودہ اند قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا قدم سب اولیاؤں کی گردن پر ہے چنانچہ یہ بیت اسی باب میں فرماتے ہیں بیت

اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

أَبَدًا عَلَى الْأُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ یعنی غروب ہو گئے آفتاب ولایت اول کے لوگون کے
اور ہمارا آفتاب ولایت بلندی پر ہمیشہ رہیگا غروب قیامت تک نہو گا۔ اسی لئے
سب بچین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ کی تسبیح بطور وظیفہ فتوحات ظاہری
و باطنی کے واسطے پڑھتے ہین اور حضرت شاہ جیلانی کی مدد شفاعت امور دینی و دنیوی
مین معتقدین کو ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔ چھٹی قسم شفاعت کی جب تک قبرون سے حشر کے
دن جمیع بنی آدم زندہ ہوکر اٹھینگے وہان تک آنحضرت کی شفاعت تخفیف عذاب قبر مین
بھی ہوگی روشنی وسعت گور آثار حساب قیامت سایۂ عرش برین آپکی دعا سے حاصل ہوگی
تمام انبیا آپکی شفاعت کے خواہان رہینگے لوائے حمد کے سایہ مین آوینگے حوض کوثر میزان
پلصراط غرض ہر مقام پر آپکی شفاعت ہر ایک امتی کو ہوگی آپکی امت مین ستر ہزار اولیا
اور علما ایسے ہوونگے کہ ہر ایک کی شفاعت سے ستر ہزار گناہگاران امت بخشا ئے
جاوینگے۔ ساتوین شفاعت کبریٰ مقام محمود مین جب آپ سجدہ کرینگے پہلے سجدہ مین نصف امت بخشائی جائیگی
اور دوسرے سجدہ مین پھر نصف امت باقی کی مغفرت ہوگی حضرت سید المرسلین کا رتبہ اس دن سبکو معلوم ہوگا کہ خصوصیت آپکی
بزرگی مین کیا کیا ہے قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے پہلے زمین شق ہوگی آپ قبر سے باہر
آوینگے براق سواری کی حاضر ہوگی نفخ صور کی بے ہوشی آسان ہوگی ستر ہزار فرشتون کی جماعت
آپکی جلو مین رہیگی آپ کا نام مبارک میدان عرصات مین پکارینگے بہشتی لباس اول آپکو پہنایا
جائیگا مقام محمود پر عرش کے سیدھے بازو نشان احمدی لیکر کھڑے ہونگے آدم صفی اللّٰہ
اور سب پیغمبر آپکے نشان کے تلے آوینگے قبول شفاعت کے لئے آپ امتی امتی پکارینگے
اور سب نفسی نفسی کہینگے بہتون کو بغیر حساب کے جنت کی طرف روانہ کرینگے اور
بہتون کو جہنم کی آتش سے بچاوینگے بہتون کے درجے جنت مین بڑھادینگے جن گنہگاران
امت کو دوزخ مین داخل کردینگے اگر ذرّہ برابر بھی ایمان انکے دل مین ہے تو آپ انکو
دوزخ سے نکالینگے ایک گنہگار امتی بھی آپکی شفاعت عظمیٰ کے باعث دوزخ مین رہنے

ہوویگا حق تعالیٰ فرماویگا ای محمد سب لوگ میری رضامندی چاہتے ہین اور مین تیری
رضامندی چاہتا ہون اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبک ونبیّک محمد والہ واصحابہ واتباعہ
وبارک وسلّم

استفتا ۲۶

کیا فرماتے ہین علمای دین اس باب مین کہ بعد دفن میت کے قبرستان مین ایک شخص
استادہ ہوکر اذان دیتا ہی بعد فاتحہ دعا پڑھکر لوگ گاؤن مین چلے آتے ہین ابھی ایک
شخص مسافر یہان آیا ہی اور اس رسم کو بدعت مذموم کہتا ہی کہ شرعیہ اذان کی
سوای نماز کے اور کہین جایز نہین تا لوگ آواز سُنکر مسجد مین نماز کے لیئے جمع ہون قبرستان
مین اذان دینا اور حافظون کو قرات قرآن کے واسطے قبر کے پاس بٹھانا خوشبو جلانا پھول
سبزہ ڈالنا قبر پر یہہ رسم بدعت تمہارے ملک کا ہی اس باب مین جو صحیح روایت ہو مرقوم
فرمائیے اگر آپ کہین تو قبرستان مین بعد دفن میت خوشبو سبزہ اذان دینا ہم چھوڑ
دیوین جیسا کہو ویسا کرین جزاکم اللہ تعالےٰ

الجواب تسبیح وتہلیل ذکر ودعا قبرستان مین اموات کو ثواب پہنچانے کیواسطے
پڑھتے ہین سو جایز ہی تصحیح المسایل مین فتح القدیر کی روایت منقول ہی اور مکروہ ہی
قبر کے پاس سونا یا قضای حاجت کرنا یا خلاف سنت معہودہ کوئی عمل بجا لانا مستحب
زیارت اور دعا کرنا ہی جیسا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب بقیع مین جاتے آپ کہتے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَنَا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ
لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ وَاخْتَلَفَ فِیْ اِجْلَاسِ الْقَارِیْ لِیَقْرَءَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَالْمُخْتَارُ
عَدَمُ الْکَرَاھَۃِ یعنے سلام ہووے تم پر یہہ قوم مؤمنین کا گھر ہی اور ہم بھی خدا چاہے تو
تم سے ملنے والے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے عافیت میرے اور تمہارے واسطے اور قرآن
پڑھنے والے قبر کے پاس بٹھانا بعضون نے مکروہ کہا ہی اور مختار قول یہہ ہی کہ اسمین

کچھ کراہت نہین - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال
ہوا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسکے جنازے کی نماز پڑھی جب قبر مین رکھے آنحضرت
سُبْحَانَ اللہ چند بار کہتے رہے ہمنے بھی کہے بعد اَللہُ اَکْبَرُ چند بار کہتے رہے ہم نے بھی
کہے بعد حضرت کو پوچھا کہ تسبیح و تکبیر کہنے کا کیا سبب تھا آنحضرت نے فرمایا کہ جب تنگی
و تنگی سے قبر مین مردہ گھبراتا ہی تو تسبیح و ذکر کا آواز سُننے سے خدا تعالیٰ اسکو خوشی بخشتا
ہی - ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین لکھا ہی کُلُّ دُعَاءٍ ذِکْرٌ وَکُلُّ ذِکْرٍ
مُتَضَمِّنٌ لِلدُّعَاءِ لِمَا فِیْہِ مِنْ عَرْضِ الثَّنَاءِ وَتَعْرِیْضٍ بِالْعَطَاءِ یعنے سب
طرح کی دعا ذکر خدا ہی اور سب طرح کا ذکر دعا کو شامل ہی کہ اسمین حق تعالیٰ کی ثنا اور بخشش
ظاہر ہوتی ہی - اور تلقین پڑھنا سنّت ہی ابو امامۃ الباہلی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کوئی تمھارا بھائی مسلمان گذر گیا تو اسکو دفن کر دینے کے بعد ایک تم
مین سے کھڑا رہے قبر کے سرہانے تلقین پڑھنے کو اور یا فلان بن فلانہ کہے اگر ماں کا
نام معلوم نہین تو حوّا کا نام لیوے وہ مردہ سُنتا ہی پھر دوبارہ کہے وہ مردہ اٹھکر
بیٹھتا ہی پھر تیسرے وقت کہے تب وہ مردہ کہتا ہی اَرْشِدْنَا رَحِمَکَ اللہُ یعنے
ارشاد کرو کیا کہتے ہو خدا تمکو رحمت کرے لیکن تم اس مردے کا کہنا نہین سنتے ہو
بعد تلقین پڑھنے والا اب کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللہِ رَبًّا
وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِالصَّلٰوۃِ
فَرِیْضَۃً وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا یعنے یاد کر ای بندے کہ تو دنیا سے باہر نکلا ہی اس
کلمہ شہادت پر تحقیق نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد اسکے بندے ہین
اور رسول ہین اور تو راضی ہوا ہی کہ اللہ تیرا رب ہی اور اسلام تیرا دین ہی اور محمد تیرا
نبی ہی اور قرآن تیرا امام ہی اور کعبہ تیرا قبلہ ہی اور نماز فرض ہی اور سب مؤمنین تیرے

بھائی ہین جب مردہ یہہ تلقین سنتا ہی اللہ اسکے دل مین ہمت کہنے کی دیتا ہی منکر نکیر سوال
کرنے والے فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ چلو ہمکو اب سوال کرنے کی کچھہ حاجت نہین اللہ نے اسکو
جواب تلقین کرا دیا اور یہہ بھی کہنا یُثَبِّتُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ یعنے اللہ اسکو
قول ثابت پر یعنے کلمہ شہادت پر ثابت رکھے ۔ اور ایک روایت مین یہہ الفاظ بھی
زیادہ تلقین مین کئے ہین اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ؕ یعنے تحقیق جنت برحق ہی اور
دوزخ برحق ہی اور بعث برحق ہی اور تحقیق قیامت کا دن آنیوالا ہی بیشک اور خدا تعالے
اوٹھاویگا زندہ کرکے سبھون کو جو قبرون مین ہین بلکہ ڈوبے ہوے جلے ہوے شیر نے کھایا
ہوسب کے سب جی اوٹھینگے ۔ بعضے روایتون مین تخفیف عذاب اور تکثیر ثواب کے واسطے سورۂ
تبارک سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات مرتبے سورۂ تکاثر پڑھنا قبر کے گرد بیٹھکر بعد
پیچھے جانا تو مردہ چلنے والون کے جوتون کی آواز بھی سنتا ہی اور کون لوگ دفن کرنے
آئے ہے انکو پہچانتا ہی ۔ اور پھول سبزہ خوشبو قبر پر رکھنے سے تخفیف عذاب اور زیادتی
ثواب ہی جب تک برگ و گل تازہ ہی تسبیح خدا کی کرتا ہی وہ ثواب اس میت کو ملتا ہی
چنانچہ روایت ہی کہ آنحضرت نے قبرستان مین ایک شخص کی قبر مین مردے پر عذاب
ہوتے ہوے دیکھا وہان کھڑے رہے اور کھجور کے درخت کی سبز ڈالی منگوائی اور
قبر پر رکھدی اور فرمایا جب تک یہہ شاخ درخت تازہ اور سبز ہی مردے کو اسکی ذکر
و تسبیح سے انسیت و ثواب حاصل ہوتا ہی ۔ ایک مسئلہ فقہ کا یا فرایض کا قبر کے نزدیک
بیان کیا جاوے تو عذاب تخفیف ہوویگا ۔ اسی طرح قرأت قرآن وعظ حکایات صالحین
کے بیان کرنے سے خدا رحمت بھیجتا ہی ۔ اور خوشبوئی صندل وغیرہ رکھنے سے قبر کے پاس
فرشتے خوش ہوتے ہین ۔ آگ قبر کے پاس رکھنا منع ہی اور ایک حدیث شریف مین
ہی اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا یعنے جب تم دیکھو کہ کہین آگ لگی ہی اور تمھارا

ہاتھ نہین پہنچتا ہی تو تکبیر کہو یعنے اذان دو کہ اُسکی برکت سے آگ بجھکر ٹھنڈی ہوگی اور
عذاب قبر بھی آتش کا شعلہ ہی اور اذان عام ہی ذکر تکبیر دعا و تہلیل کو شامل ہی سوائے
نماز کے اور کہین اذان نہ دینا کسی سے منقول نہین خطبہ پڑھنے کیواسطے بھی خطیب کے
سامنے منبر کے پاس اذان کہتے ہین لیلۃ القدر کو رمضان مین سات بار اذان ہر مسجد مین
کہتے ہین - بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان مین اذان کہنا اور بائین کان مین اقامت کہنا سنت
ہی اسی قیاس پر قبر کی آتش بجھانے کو ہاتھ نہین پہنچتا ہی تکبیر کہنا چاہئے تا قبرستان
کے مُردے آتش دوزخ سے خلاصی پاوین - اگر قبر کے سرہانے سورہ بقر کا ابتدا
رکوع اور پائینی مین خاتمہ سورہ بقر کا پڑھین عذاب قبر موقوف ہوجاویگا - معلوم
ہوا کہ جیسی مشروعیۃ اذان نماز ہی کے واسطے ہی اسی طرح اور مقام پر بھی برکت کے
واسطے جائز ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہی کہ ایک روز علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ غمگین دل سے
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور مین گئے آپ نے فرمایا تم آج غمگین نظر آتے ہو
جاؤ اپنے دوستون مین اور کہو کہ تمہارے کان مین اذان کہے یون غمگینی دل کی رفع
ہوجائیگی - اگر کوئی جنگل مین رستا بھولا یا خوف پیدا ہوا اذان پکار کر کہے اور
اب بھی کہے اَعِیْنُوْنِیْ یَارِجَالَ الْغَیْب یعنے یا رجال الغیب میری مدد کرو ضرور
کوئی شخص پیدا ہوگا تم کو رستہ بتاویگا - اب مشروعیۃ اذان کی مسلمانون کے
فایدے کے واسطے بیان کرتے ہین اذان کی معنی آگاہ خبردار کرنا ہی مدینہ شریف
مین جب حضرت ہجرت کرکے تشریف لائے وہان جبرئیل نے وحی کے طور سے الفاظ
اذان آپ کو سنائے اور اسی شب کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خواب مین ہاتف کی زبانی
اذان سنی اور آنحضرت کو فجر مین آکر سنائے آپ نے فرمایا تمھارا خواب سچا موافق
وحی کے ہی ایسے الفاظ مخصوص ابھی مجکو جبرئیل نے سنائے تھے الغرض جو کچھ
نیک کام ذکر دعا قرأت تسبیح اس زمانے مین جاری ہین سب حسنات ہین اذان دینا

میّت کو دفن کئے بعد قبرستان میں بدعت حسنہ ہی بنیت ثواب اور بخشایش کی ہی

واللہ اعلم　　　بالصواب

استفتا ۲۷

سوال مصافحہ کرنا بعد نماز فجر وعصر وجمعہ وعید کے یا معانقہ کرنا جو مسلمانوں میں رواج ہی شرع شریف میں جایز ہی یا نہیں بینوا توجروا

الجواب جایز ہی تصحیح المسایل میں شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے منقول ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ كُلِّ لِقَاءٍ وَمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ لَا اَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ وَلٰكِنْ لَا بَاْسَ بِهِ فَاِنَّ اَصْلَ الْمُصَافَحَةِ سُنَّةٌ وَكَوْنُهُمْ مُحَافِظِيْنَ عَلَيْهَا فِيْ بَعْضٍ وَمُفَرِّطِيْنَ فِيْهَا فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ وَهِيَ الْبِدْعَةُ الْمُبَاحَةُ یعنے مصافحہ کرنا جانو تم تحقیق سنّت ہی و مستحب ہی جب ملیں دو مسلمان بھائی اور جیسا کہ عادت و رواج لوگوں نے اختیار کیا ہی کہ فقط صبح کی اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اور یہ اسطرح پر اصل شرع میں نہیں آئی ہی لیکن اسمیں کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ اصل مصافحہ تو سنّت ہی جب چاہو تب کرو بعض سے اوقات ٹھہرالیا ہی مصافحہ کرنے کو اور کوئی افراط و تفریط ٹھہرانے میں اکثر تامل کرتے ہیں سو بدعت مباحہ ہی۔ اسیطرح کا حکم ہی میت کے بعد فاتحہ کا کھانا دہم چہلم برسی وغیرہ ٹھہرا کر دن مقرر کرلیا ہی حالانکہ فاتحہ صدقہ ایصال ثواب کے واسطے کرنا سنّت ہی مدعی عیب چینی لوگونکو اعتراض کی جا ملتی ہی یہان تک کہ ایسے سنّت اور مستحب نیک کاموں کو مکروہ و حرام کہدیتے ہیں چنانچہ بزرگوں کی نیاز کے کھانیکو بھی بعض جاہل وہابیہ حرام کہتے ہیں کہ غیر کے نام سے یہہ نیاز کا کھانا پکارا گیا ہی انکے کہنے پر کچھہ اعتبار نہیں قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا ۔ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب دو مسلمان شخص ملاقات کرتے ہیں اور ہاتھہ سے ہاتھہ ملاتے ہیں وے دونوں مغفرت پاتے ہیں جدا ہونے سے اوّل۔ مصافحہ کرنا دونوں اپنے ہاتوں کو دوسرے کے دونوں ہاتھوں سے باہم ملانا اور ابھی تو ہمارے

ملک کا مصافحہ بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ سیدھا ہاتھ آپس مین ملاتے ہین ایسا ٹھہرا ہی ابدع البدعات کہین تو بجا ہی لیکن از روی ادب کے کسی نے اپنا ہاتھ مصافحہ کرنے کو دراز کیا تو لازم انسانیت ہی کہ ہم بھی اپنا ہاتھ دراز کرکے مصافحہ کرلین اگر ثواب نہ ملا تو گناہ بھی کچھ نہین قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَرَّکَ یَدَہٗ تَنَاثَرَتْ ذُنُوْبُہٗ یعنے جسنے مصافحہ کیا اپنے بھائی مسلمان اور ہاتھ کو ہلایا تمام گناہ اسکے جھڑ جاتے ہین جیسے جھاڑ کے پتے جھڑتے ہین یہان معلوم ہوا کہ اگر بزرگ عالم مشایخ سے مصافحہ کرین دست بوسہ لیوین بسبب تقاضای ادب دونون ہاتھون سے اسکے ایک ہاتھ کو پکڑین اور اگر مساوی العمر والرتبہ ہین تو ایک ہاتھ سے بھی جیساکہ رسم ہی مصافحہ کرین اور امیدوار ثواب کے رہین جایز ہی معانقہ یعنے گلے ملنا عید کے روز تو حدیث شریف مین قدوم سفر سے آنے والے کا معانقہ ثابت ہی یعنے کوئی سفر سے آیا ہی اسکو چھاتی سے لگانا گلے ملنا جایز ہی اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ معانقہ درحال غیر قدوم از سفر نیز آمدہ است از برای اظہار محبت وعنایت ابویعلی سے روایت ہی اَنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہُمَا اِلَیْہِ الحدیث یعنے تحقیق امام حسن رض اور امام حسین رض دوڑ کر سامنے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے اُن دونون کو چھاتی سے لگایا اور پیار کیا اور پیشانی کے بوسے لئے الحاصل برادران دینی باہم محبت دلی رکھکر جب ملین مصافحہ کرین یا عید کے روز معانقہ کرین شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصوّاب

استفتا ۲۸

سوال زیارت میّت کی تین دن کے بعد کرنا ہفتم دہم سی ام چہلم کے روز کھانا پکانا جو لوگ میّت یا زیارت مین شامل ہوتے ہین انکو بلا کر کھلانا بدعت ہی یا نہین اور

ایسے رسوم آنحضرت کے زمانے مین یا صحابہ و تابعین کے زمانے مین نہ تھے تب بدعت ضلالہ ہوتے ہین یا نہین اور فعل بدعت کبھی مستحب یا حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہی یا نہین طرفین کی کتابین اور مباحثے دیکھکر اسکا جواب لکھینگے تو موجب احسان ہوگا اس زمانے کے علما اکثر اپنی سخن پروری جانب داری کے لحاظ سے صاف صاف ہمکو نہین سمجھاتے اور رسالے چھپے ہوئے طرفین کے ہمنے دیکھے حق بات دریافت نہین ہوتی ہی آپکو تحفۂ محمدیہ و تائید الحق و اظہار الحق وغیرہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہی اور مباحثے و مناظرے مسایل مختلفہ مین کئے ہین اسلئے بڑا بھروسا اور اعتبار آپکے مسئلے پر ہم رکھتے ہین کیونکہ ۱۲۶۵ھ ہجریہ مین تحفہ محمدیہ چھپا ہوا ہمنے دیکھا تھا اور اسمین پانچ مولویون کا حال جوکہ مختزمہ سے اخراج پائے تھے بتفصیل مندرج ہی اور آپ انکے حالات سے خوب واقف ہین اسواسطے خالصًا مخلصًا عند اللہ اپنی مہر و دستخط سے جواب لکھنا تا مین حیدر آباد دکن کو لیجاؤنگا وہان کے علماؤن کو دکھاؤنگا دو مہینے میری رخصت کے باقی ہین جلد لکھ بھیجیے جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا رَبَّنَا لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ؕ معلوم ہووے کہ جمہور علما کے نزدیک اصل بدعت کے دو قسم ہین ایک بدعت ہُدیٰ جسکو بدعتِ حَسَنَہ کہتے ہین دوسری بدعت ضلالہ جسکو بدعتِ سَیِّئَہ بولتے ہین فصل الخطاب مین امام جزری سے منقول ہی قَالَ الْجَزْرِيُّ فِي النِّهَايَةِ اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بِدْعَةُ هُدًى وَبِدْعَةُ ضَلَالَةٍ فَمَا كَانَ فِي خِلَافِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ وَرَسُوْلُهُ فَهُوَ فِي حَيِّزِ الذَّمِّ وَمَا كَانَ وَاقِعًا تَحْتَ عُمُوْمِ مَا نَدَبَ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَحَضَّ عَلَيْهِ أَوْ رَسُوْلُهُ فَهُوَ فِي حَيِّزِ الْمَدْحِ یعنے کہا جزری نے نہایہ مین بدعت دو قسم پر ہی بدعتِ ہُدیٰ اور بدعتِ ضلالہ جو خدا و رسول کے حکم سے خلاف ہی سو کام برائی مین داخل ہی اور جو واقع ہی عموماً تحت مین اس حکم کے جو اللہ نے

فرمایا اور مخصوص کیا یا اسکے رسول نے فرمایا اور مخصوص کیا سو وہ کام بھلائی مین داخل ہے - حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے مگر انکے درمیان مشتبہات اشیا ایسے ہین کہ انکے لئے کوئی حکم بیان نہین ہوا الحکم اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اَلْاِبَاحَۃُ عِنْدَ الْجُمْہُوْرِ سب اہل سنّت وجماعت کے نزدیک ہمہ اشیاء جبتک حرام کا حکم نہ آوے اپنے اصلیت اباحت پر ہین لیکن بعض علماے اُن اشیا کو حرمت پر قرار دیا جبتک حلال کا حکم انکے لئے نہ آوے بعض علما نے اُن اشیا کو توقف مین رکھا نہ حلال نہ حرام ہین کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مخصوص البعض ہے اس حدیث کے سبب کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ - وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا غَیْرَ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ۵ جس نے اسلام مین طریقہ نیک نکالا اسکو اسکا ثواب ہے اور جو کوئی اس طریقہ نیک پر عمل کریگا اُسکا ثواب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کم نہوگا اور جس نے اسلام مین طریقہ بد نکالا اسکو اسکا عذاب ہے اور جو کوئی اس طریقہ بد پر عمل کریگا اُسکا عذاب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے عذاب مین سے کچھ کم نہوگا اور یہہ دوسری حدیث بھی اسی کے متعلق ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جس نے نو ایجاد کیا ہمارے اِس دین مین جو کچھ کہ اس دین سے علاقہ نہین رکھتا ہے پس وہ رد ہے - سُنّت کا لفظ باعتبار معنی لغوی کے نیک وبد دونون کو شامل ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عَامٌ مُخَصَّصٌ لِبَعْضٍ اس معنی مین ہوئی کُلُّ بِدْعَۃٍ سَیِّئَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے جو بدعت سیئہ ہے وہ ضلالت ہے اور جو بدعت حسنہ ہے وہ ہدایت ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے مَا اُحْدِثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّلَالَۃُ

وَمَا اُحْدِثَ مِنْ خَيْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ ؛
جو فعل یا قول ایسا نکلا ہو کہ مخالف نہو کتاب سے یا سنّت سے یا اجماع سے یا اثر سے
سو وہ بدعت نیک محمود یعنے تعریف کے لایق ہے ۔ اور مطلق بدعت پانچ قسم کی ہے
بالاتفاق ایمہ اربعہ جمہور علما کے نزدیک اوّل[۱] واجبہ جیسا کہ تصنیفات تفاسیر و شروح
احادیث و کلام اسانید کتاب و سنّت و تدوین کتب تصوف و اصول و فروع فقہیہ و
نحو و صرف و لغت و معانی و بیان اور جو کچھ دین مین اصلاح معاش و معاد کے لیے ضرور
ہی علم طب و حساب و منطق و علوم رسم الخط و اعراب و نقاط قرآن مجید و تعلیم و تعلّم علوم
شریف و تالیفات ردّ فرق مبتدعہ جیسے نئے سوالات نکلتے گئے ویسے نئے جوابات
بنانا بھی علما پر واجب ہوا دوم[۲] مستحبہ جیسا کہ بنائے مدارس و خانقاہ و مسافرخانہ و
دار الشّفا و سرور میلاد سرور انام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور تمام نیکی اور ثواب کے
کام جو قرون ثلاثہ مین نہ تھے سوم[۳] مباحہ جیسا کہ مصافحہ نماز کے بعد اور توسع طعام
لذیذہ و ملابس فاخرہ و عمارات جمیلہ بشرطیکہ مال حلال سے ہو اور باعث فخر و نخوت
کا نہو اور استعمال غربال و زیادتی اسباب خانہ چہارم[۴] مکروہہ جیسا کہ آرایش
مساجد و مصاحف سونے روپے کے نقش و نگار سے اور تجمل فروش و سواری وغیرہ
پنجم[۵] محرّمہ جیسا کہ مذاہب روافض و خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ و مرجیہ و
مجسمیہ وغیرہ اسراف کے کام تفصیل اسکی سفینۃ النجاۃ مین مرقوم ہے ۔ روایت ہے
کہ تراویح کی نماز بیس رکعات روشنی و اہتمام کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب مزین
المسجد و المنبر و المحراب کے عہد خلافت مین جاری ہوئی آپنے فرمایا نِعْمَةِ الْبِدْعَةُ
هٰذِهٖ یعنے یہہ کیا اچھی بدعت ہے اور حالانکہ آنحضرتؐ نے چند روز پڑھی تھی وہ سنّت
ہے اور بحکم عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ یعنے تمکو میری سنّت پر عمل
کرنا لازم ہے اسی طرح جو کام خلفاء الراشدین نے نکالا اسپر بھی سنّت کے جیسا عمل کرو

اِس حدیث سے تو خلفای راشدین کے تمام افعال واقوال پر عمل کرنا سنت ہوا جونیا کام
دین اسلام مین کسی نے ایجاد کیا اسکو شریعت کے قواعد اصول وفروع کے ساتھ ملا کر دیکھنا
اور خوب تحقیق کرنا اگر وہ کام محمود ہی اصلاح معاش ومعاد مسلمین کے لایق ہی اسکو بدعت
حسنہ کہنا خواہ واجب خواہ مستحب ہوا گر ثواب آخرت اسمین مترتب ہوتا ہی خواہ مباح
ہووے جسمین نہ ثواب ہی نہ عذاب ہے لیکن اگر وہ کام محمود نہین بلکہ خلاف شرع مین
حکم آیا ہی اسکو بدعت سیئہ کہنا اگر بدی کم ہی تو مکروہ ہی اور اگر بدی زیادہ ہی تو
محرمہ ہی۔ معتزلہ کے علما نے حسن عقلی وقبح عقلی کا قاعدہ نکالا ہی بحکم وَلَکُمْ مَا فِی
الْاَرْضِ جَمِیْعًا یعنے خدا نے تمہارے واسطے تمام اشیا پیدا کیا جو کچھ زمین مین ہی
بعضون نے لام کے معنے تملیک کے کیئے ہین یعنے تمکو سب اشیا کا مالک خدا نے بنایا
حسن عقلی جس شی مین نظر آوے کھاؤ پیو اور قبح عقلی جس مین نظر آوے اُس سے
پرہیز کرو یہان سے اصل ہر شی مباح ہوئی جسکے لئے خدا ورسول کا حکم حرمت کا آیا
ہی اس سے پرہیز کرنا فرض ہی اور جسکے لئے حکم حلّت کا وارد ہوا اسکا استعمال کرنا
لیکن بعض اشیا کا کچھ حکم معلوم نہوا وہ اباحت پر اصلّی ہین بعض نے کہا اصل اشیا حرمت
پر ہین اگرچہ ہمارے واسطے پیدا ہوئے جسکے لئے حلال کا حکم ہوا استعمال کرو نہین تو
حرمت اصلّی سمجھو بعض نے توقف اسی لئے کیا کہ اگر عقلاً جایز ہووے تو حلال سمجھو اور
عقلاً جایز نہووے تو حرام سمجھو۔ تمام معتزلہ وغیرہ غیر مقلّد بن گئے عقل کے پیچھے پڑے
نقل کو ترک کر دیے اعتراض نقلی وتاویلات شیطانی بتلانے لگے بہتّر فرقے
ہوگئے فرقہ نیچریہ بھی معتزلہ کا بال گوپال نکلا مقلدین ایمہ اربعہ اہل سنت وجماعت ہین
اصول عقاید مین متفق فقط مسایل اجتہادیہ مین اختلاف کیا ہی۔ عقاید کا حکم ہی
وَفِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِہِمْ نَفْعٌ لَّہُمْ یعنے مسلمان جو زندہ
ہین مردون کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہین اور انکو ثواب پہچانے کے واسطے صدقات

خیرات دیتے ہین سو مردون کو ان کامون سے نفع پہنچتا ہی - عقیدۂ آمالی مین ہی
وَلِلدَّعْوَاتِ تَاثِيْرٌ بَلِيْغٌ ؛ وَقَدْ يَنْفِيْهِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعا فاتحہ
کرنے مین بڑی تاثیر ہی ولیکن اصحاب ضلال یعنے معتزلہ نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
ثواب دعا وصدقات کا مردون کو نہین پہنچتا ہی اسلئے دربردہ زیارت دہم چہلم
فاتحہ عرس اولیاؤن کا استمداد و زیارت قبور سے فیض حاصل کرنا غرض ان سب
باتون کا انکار کرتے ہین یہانتک کہ تقلید ائمہ اربعہ کی بھی چھوڑدی شتر بے مہار بنے -
مولانا خلیل الرحمان نے رسم الخیرات مین مرقوم فرمایا ہی اور عقلا و نقلا خوب ردّ یہ
وہابیہ لکھا ہی کہ بعضے وہابی لوگون نے میت کے دہم چہلم برسی کی فاتحہ تعین یوم کرکے
عمل مین لانا بدعت کہا ہی جب چاہین دعا و صدقات کا ثواب پہچانا جایز ہی ایسا
ظاہر کرکے روز ہشتم و پنجاہم کو فاتحہ میت کی کرنے لگے لوگون نے کہا یہہ تو زیادہ
بدعت بنی ہی آخر وہ بھی فاتحہ درود کرنا چھوڑدیا مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود -
جب صدقہ اطعام فقرا و مساکین ثواب ہی جب کرو تب ثواب ہی کلّی بدون افراد
کے موجود نہین ہوسکتی اور فرد مخصّص کلّی کا وجود تعیین زمان و مکان اور وضع
کے مقتضی ہی پس جسوقت کہ تصدق خیرات میّت کے واسطے ثواب کے لئے کلی ہوا تو جتنے
صدقات بہ تعیین زمان و مکان و اوضاع مانند دہم بیستم چہلم افراد اسکا کلی کے ٹھہرے
ثواب حسنات کا نتیجہ تصدیق کو پہنچا جب سلب مطلق فرد کا بدعت کے نام سے کرتے
ہو تو یہہ سلب مطلق اُس کلی کا ہوا جو صدقہ خیرات ایصال ثواب کے لئے شارع سے ثابت
ہی پھر کھلے کھلے کہدو کہ ایصال ثواب کا وجود نہین جو اصل مذہب معتزلہ و ملاحدہ
طبعیہ کا ہی فرد کلی کو مانع ہونا اصل کلی کی ممانعت ہوجاتی ہی فعل سنّت کو بدعت ٹھہراکر
تارک السّنّت مانع الخیر ہونا مبتدع کا کام ہی - اور یہہ جو سوال مین لکھا ہی کہ فعل بدعت
کبھی مستحب و حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہی -

بھائی یہہ تمھاری جہالت ہی غور کرو مثلاً ایک مسلمان شخص نے نماز ظہر جسکا وقت بارہ بجے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور تین چار بجے تک ختم ہوجاتا ہی دو بجے ہمیشہ پڑھنا تعیین کیا وہی فرد کلی تعیین زمان و مکان مین موجود ہوئی بدعت ضلالہ کیونکر ہوجائیگی اسی طرح ثواب صدقات جب کرو تب میت کو پہنچتا ہی پہلے اس اعتقاد کو ثابت کرلو اور جہالت چھوڑدو اور ایصال ثواب کا ثبوت مسلمان کے دل کا اعتقاد ہی جسکے دل مین شرک تقلید بدعت اعتقاد کا مرض پیدا ہوا خدا اسکو دفع کرے اب اچھی طرح سے تحفہ محمدیہ کو اور اسکی شرح جو عمدۃ العلما مولوی عبدالقدوس بنگلوری نے لکھی اور چھپوائی ہی غور سے مطالعہ کرو البتہ یہہ وسواس شیطانی دل سے دفع ہوجائیگا جواہر اخلاطی مین لکھا ہی اَلْاَحْکَامُ یَتَغَیَّرُ بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ یعنے احکام تغیر پاتے ہین زمان و مکان کے پھیر بدل ہونے سے جیسا کہ جب پانی نہ ملا تیمم قایم مقام وضو اور غسل کا ہوجاتا ہی جب آب آمد تیمم برخاست پانی کو دیکھنے سے تیمم شکست ہوتا ہی ہرگز آپ فلان و فلان کی بات مت سنو اور سنّت و جماعت کے اعتقاد سے سرکشی مت کرو تم ہمارے شاگرد ہو دو حرف ہم سے سیکھے ہو اسلئے رحم آتا ہی اگر فرصت چند روز کی ہو تو یہان اس خادم الشرع کے پاس تشریف لاؤ سب شبہ و شکوک بحکم خدا دور ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ وما علی الرسول الا البلاغ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین ۃ

استفتا ۲۹

سوال استاد علم ظاہری لکھنا پڑھنا سکھانے والا اور پیر و مرشد علم باطنی اذکار و اشغال بتلانے والا ان دونون مین مرتبہ زیادہ کسکا ہی اکثر سادات پیر و مرشد مُرید کرتے ہین لیکن علماو الے انکے مرید کم ہوتے ہین عامی مسلمان اکثر مرید ہین جنکو شجرہ مرشدون کا پڑھنے بھی نہین آتا علما کا اعتقاد بے علم پیرون پر جتا نہین

کیونکہ وہ راگ سنتے ہین اکثر لہو لعب مین مشغول رہتے ہین تب عالم سید متقی شیخ کی
طلب مین تمام عمر گذر جاتی ہی آخر بے پیر سے دنیا سے چلے جاتے ہین اس زمانے مین اس
درد کا علاج کیا ہی عالم کے مرید ہونا اچھا ہی یا سادات جدّی پیرزادون کے اگرچہ بے علم
ہون مرید ہونا اچھا ہی اسکا جواب باصواب جیسا آپ لکھو اس پر ہم عمل کرینگے خدا آپکو اجر دیوے

الجواب علم ظاہر بلکہ علم حیاکت وحجامت بے استاد نہین ملتا ہی پھر علم باطن بغیر شیخ
کامل کے کیونکر بدرست ہوگا مولانا شاہ ولی اللہ رح انتباہ مین تاج الدّین سنبھلی سے
جو خلیفہ خواجہ باقی باللہ رح کے تھے نقل روایت کرتے ہین قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْعَلِي الدَّقَّاق
قُدِّسَ سِرُّهُ شَجَرَةُ الَّتِي تَنْبُتُ بِنَفْسِهَا لَا ثَمَرَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَهُ ثَمَرٌ يَكُوْنُ
بِغَيْرِ لَذَّةٍ وَسُنَّةُ اللهِ تَعَالىٰ جَارِيَةٌ عَلىٰ اَنَّهُ لَابُدَّ مِنَ السَّبَبِ فَلَمَّا اَنَّ
التَّوَالُدَ وَالتَّنَاسُلَ الصُّوَرِيَّ لَا يَحْصِلُ بِغَيْرِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ كَذٰلِكَ التَّوَالُدُ
الْمَعْنَوِيُّ حُصُوْلُهُ بِغَيْرِ الْمُرْشِدِ مُتَعَذِّرٌ وَقَالَ فِي الرِّسَالَةِ الْمَكِّيَّةِ مَنْ لَا
شَيْخَ لَهُ فَالشَّيْطَانُ شَيْخُهُ یعنے شیخ ابو علی دقاق فرماتے ہین جو درخت خود
روئی ہوتا ہی اسکو پھل نہین اگر ہوا تو بے مزہ سُنَّتُ اللّٰہ اسطرح جاری ہی کہ ایک سبب
سے دوسرا سبب پیدا ہوتا ہی اور مسبّب الاسباب خدا ہی جیسا کہ پیدایش ظاہری ماں
اور باپ سے بطریق توالد آدمی کی ہوتی ہی اسی طرح پیدایش باطنی بغیر مرشد ہادی
راہ کے کیونکر حاصل ہو رسالہ مکیّہ مین ہی جسکا کوئی پیر نہین اسکا پیر شیطان ہی
سکندر ذو القرنین اپنے والد سے زیادہ اپنے استاد کی خدمت وادب کرتا تھا
پوچھا لوگون نے اسکا سبب کیا ہی اسنے جواب دیا کہ باپ نے مجھکو آسمان سے نیچے زمین
پر لایا یعنے باعث وجود جسمانی ہوا اور استاد نے مجھکو زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے
قوت روحانی بنایا عقل وادب سکھایا **ابیات** ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد
ہیچ آہن خود بخود تیغی نشد ✦ مولوی ہرگز نشد مُلّای روم ✦ تا غلام شمس تبریزی نشد ✦

امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر مین لکھتے ہین کَمَا اَعْطَی اللّٰہُ الْکَرَامَاتِ
لِلْاَوْلِیَاءِ الَّتِیْ هِیَ فَرْعُ الْمُعْجِزَاتِ فَلَا بِدْعَ اَنْ یُّعْطِیَهُمْ مِنَ الْعِبَارَاتِ مَا یَعْجِزُ عَنْ
فَهْمِهٖ فُحُوْلُ الْعُلَمَاءِ وَکَانَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ الْمَخْزُوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَا یَجُوْزُ
لِاَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْاِنْکَارُ عَلَی الصُّوْفِیَّةِ اِلَّا اَنْ سَلَكَ طَرِیْقَهُمْ وَرَاٰی اَفْعَالَهُمْ
وَاَقْوَالَهُمْ مُخَالِفَةً لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَمَّا بِالْاِشَاعَةِ عَنْهُمْ فَلَا یَجُوْزُ الْاِنْکَارُ عَلَیْهِمْ
وَلَا سَبُّهُمْ ؀ جیساکہ خداتعالی نے اولیاؤن کو کرامات دیاہی جو فرع ہہی معجزات نبی کی
اسی طرح انکو تصنیف عبارات مین طاقت دیاہی کہ بڑے علما اسکو سمجھ نہین سکتے اور
شیخ الاسلام المخذومی فرماتے ہین کہ کسی عالم کو جایز نہین کہ انکار حضرات صوفیہ کا کرے
مگر جبکہ انکار ستہ پیروی کا چلے اور افعال واقوال انکے خلاف کتاب وسنت کے دیکھے
لیکن فقط سنی سنائی انکے قول کا انکار کرنا اور اپنی نافہمی سے برا کہنا نچاہیے شیخ عزالدین
بن عبدالسلام فرماتے ہین مَا یَدُلُّكَ عَلٰی اَنَّ اَهْلَ الطَّرِیْقِ قَعَدُوْا عَلٰی قَوَاعِدِ الشَّرِیْعَةِ
دُوْنَ غَیْرِهِمْ مَا یَقَعُ عَلٰی اَیْدِیْهِمْ مِنَ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا یَقَعُ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ
عَلٰی یَدِ اَحَدٍ وَلَوْ بَلَغَ فِی الْعِلْمِ مَا بَلَغَ فَاِنَّ عُلُوْمَ هٰؤُلَاءِ فَوْقَ عُلُوْمِ اَهْلِ النَّظَرِ۔
کیا تمکو معلوم ہوتاہی تحقیق اہل طریق قواعد شریعت کو تھامے ہوئے بیٹھے ہین قوت باطنی سے
ایسا درجہ کسی کا نہین جو کرامات وخرق عادات اُن سے ظاہر ہوئے ویسے کسی عالم ظاہری
سے وجود مین نہین آئے اگرچہ مدارج علوم سے کمال کو پہنچے ہین پس تحقیق علوم اہل طریق
کا فوقیت رکھتاہی اہل نظر کے علوم پر امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھاہی مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ
نَصِیْبٌ عَنْ عِلْمِ الْقَوْمِ یُخَافُ عَلَیْهِ سُوْءُ الْخَاتِمَةِ وَاَدْنٰی نَصِیْبٍ مِنْهُ التَّصْدِیْقُ
وَالتَّسْلِیْمُ لِاَهْلِهٖ یعنے جسکو حصہ نہین ملا اہل طریقت کے علم سے توخوف کیا جاتاہی
کہ اسکا خاتمہ بد ہووے اور ادنی حصہ اہل طریق کے علم کا یہہ ہی کہ انکی تصدیق کرے اور
انکا کہنا قبول رکھے بیت مبا نازاد مرنج وہیچ چیز مرا مشو منکر کہ ہر مرد سلیمانست وہر عزیست عنقا

صاحب تنبیہ الضالین نے لکھا ہے کہ شرع محمدی میں تو متفق علیہ مسئلہ ہے کہ کسی مسلمان کیطرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا بغیر پانے دلیل قطعی کے حرام ہے تکفیر کا تو کیا ذکر وہ تو ایک نہایت دشوار مقدمہ ہے کہ تکفیر ادنیٰ مؤمن کی کرنا کفر ہے چہ جای علمائے باعمل قاطع شرک و بدعت کی خصوص سادات جلیل القدر کی کہ اجزا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہیں اشدّ کفر ہوگا کیونکہ اولاد بتول رضی اللہ عنہا بحکم آیت تطہیر مانند اہل بدر کے مغفور ہیں چنانچہ ابن حجر مکی شافعی نے صواعق محرقہ میں یہہ حدیث شریف لکھی ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ فَلِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَاِمَّا وَلَدُ الزِّنَا وَاِمَّا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ فِیْ غَیْرِ طُھْرٍ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص کہ میری آل کا حق نہ پہچانا سو ان تین وجہوں سے ایک وجہ ہے یا وہ منافق ہے یا ولد الزّنا ہے یا اس کی ماکو حیض کے وقت حمل رہا ہے۔ صاحب صراط المستقیم لکھتا ہے کہ ہر مسلمان را از دو چیز پرہیز و اجتناب واجب است اوّل کبر یعنے تکبّر کردن کہ آدمی خود را بہتر و بلند شمارد و مدام تعلّی و بزرگی خود جوید چہ این خصلت قبیح انسان را بکفر میرساند ازین جہت اقبح است از دیگر اعمال و خصایل در حدیث شریف است لَایَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ یعنے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی کہ جسکے دل میں ایک رائی کے دانے برابر ایمان سے ہے اور نہیں داخل ہوگا جنت میں کوئی کہ جسکے دل میں ایک رائی کے دانے برابر تکبّر سے ہے دوم افساد و خرابی انداختن درمیان جماعتی از مسلمین و این مراتب بسیار دارد۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوہ کے بعضے رسایل میں حضرات طریقہ چشتیہ اہل بہشت پر سماع کے باب میں اسکی حرمت ثابت کرکے بہت طعن و تشنیع کی ہے کہ اکثر مشایخ قادریہ راگ سے پرہیز رکھتے ہیں مگر طریقہ چشتیہ و ابو العلائیہ میں بشروط

زنان و مکان و اخوان وغیرہ کے جایز کیا ہی لیکن تعصّب کی نظر سے نہ دیکھنا بلکہ دلایل
طرفین کو ملحوظ کرنا اور شریعت کے سب احکام کو غور سے پڑھنا اتنا علم ہر مسلمان و مرید
و شاگرد نے حاصل کرنا کہ حق و باطل کی تمیز ہووے اور استاد و پیر و مرشد سمجھ بوجھکر
کرے اور پیر و مرشد کو بھی علم شریعت اوّل لازم ہی تا مریدون کو گمراہی سے استقے سے
از روی نصیحت و ارشاد بچاوے اور ہدایت کرے عقاید حقہ و پیروی رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی اور انصاف پر یقین لاوے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی
محدث نے مدارج النبوہ کے باب دہم مین سماع کے باب مین خوب بیان کیا ہی چنانچہ
صاحب فصل الخطاب لکھتے ہین بدانکہ در سماع سہ قول را یعنے حرمت و کراہت و اباحت
در انجا ذکر کردہ است و دلایل ہر مذہب را بیان نمودہ و ترجیح کرد مذہب اباحت را
چنانکہ مدعای صاحب کتاب است و جواب داد از استدلالات و تمسّکات حرمت
و کراہت و اطناب کرد در مذہب اثبات اباحت و ثابت نمود آنرا بکتاب و سنّت
و اجماع و قیاس و نیز در وی می نگارد مقصود کاتب الحروف از نقل اقاویل اباحت
آنست کہ تا معلوم شود کہ مسئلہ مختلف فیہ است جزم کردن بیک جانب و ترجیح
آن و تعصّب نمودن دران مناسب نیست اگر یکی را صلاح وقت دران نماید کہ توقف
کند و ملاحظہ و احتیاط نماید و در ورطۂ خلاف و نزاع نیفتد و احتیاط و تقوی و عزیمت
و رخصت را دران اندیشد مبارک باد اما باید کہ زبان قال و حال از طعن و تشنیع
بزرگان دین و اہل طریق الیقین نگاہدارد و بیت صحبت عافیتم گرچہ خوش افتاد ای دل *
جانب عشق عزیز است فرو مگذارش * و قایلان اباحت و اہل طریقت را نیز مناسب نیست
کہ تعصّب ورزیدہ منکر اقوال علما شوند راہ فتوی و راہ تقوی ہر دو را بسلامت
نگاہ باید داشت شیخ مصلح الدّین سعدی رحمۃ اللہ علیہ شہاب الدّین سہروردی کے
مرید تھے انصافاً فرمایا ہی ابیات بگویم سماع ای برادر کہ چیست *

مگر مستمع را بدانم کہ کیست ✤ اگر مرد لہوست و بازی ولاغ ✤ قوی تر شود دیو اندر دماغ ✤
وگر سوی معنی بود طیر او ✤ فرشتہ فرو ماند از سیر او ✤ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ✤
بآواز دولاب مستی کنند ✤ اور اکثر مسلمان جو سادات پیرزادون کے خاندان کو دیکھکر
انکے مُرید ہوتے ہین خواہ وہ شجرۂ خلفائیہ یا شجرۂ جدّیہ رکھتے ہون اور عالم کے مرید نہین
ہوتے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ عالم کو استاد کے درجہ پر سمجھتے ہین کہ اہل شریعت ہین
اور سادات کو پیر و مرشد کے درجہ پر جانتے ہین کہ اہل طریقت ہین بحکم حدیث شریف
كُلُّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا حَسَبِيْ وَنَسَبِيْ یعنے تمام حسب
و نسب قطع ہوجاوینگے قیامت کے روز مگر میرا حسب و نسب قایم رہیگا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ
یعنے مین چھوڑ جاتا ہون تمہین دو بڑی بھاری چیزین ایک قرآن شریف اور دوسری
میری آل جب تک اِن دونون کی پیروی کروگے خدا کے غضب سے محفوظ رہوگے
اور یہہ دونون چیزین تمکو کل قیامت کے روز رسول اللہ کے نزدیک پہنچاوینگی۔
مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ اَوْ تَشَبَّثَ بِهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهَا هَلَكَ یعنے میری اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کے جیسی ہی اُنکا دامن
پکڑا جسنے وہ نجات پایا اور خلاف کیا جسنے انھون سے وہ ہلاک ہوا۔ صاحب
صواعق محرقہ ابن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول کے مناقب مین
ستّر احادیث صحیحہ جمع کئے ہین زیادہ تحقیق منظور ہو وے اس کتاب مین دیکھ لیوین
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِجَاهِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

استفتا ۳۰

سوال ہمارے خاندیس کے تمام ملک کا رواج ہی کہ میت کے بعد تین روز تک

اس میت کے خویش و اقارب اپنے گھرون سے کھچڑی پکواکر لاتے ہین اسکو بھاجی یا بھاجی کہتے ہین اور گوشت نہین پکاتے ہین زیارت کے بعد ہفتم دہم چہلم برسی کا کھانا اہل میت پکاتے ہین اور ہر سال برسی کرتے ہین اور عرس بزرگون کا انکے وفات کے روز بھی کرتے ہین اسکو نیاز کا کھانا کہتے ہین جیسے عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز ربیع الاول کی بارہوین کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز ربیع الثانی کی گیارہوین کو حضرت غوث الاعظم کی نیاز وغیرہ ہر سال روز معین مین کرتے ہین ایک شخص کہتا ہے کہ یہہ شرک ہے اور طعام پر ہاتھہ بلند کرکے فاتحہ درود پڑھنے سے وہ طعام حرام ہوجاتا ہے الغرض ان تمام کامون کو شرک اور کفر و حرام کہتے ہین ایسے شخصون کا کہنا صحیح ہے یا غلط ہے موافق مذہب اہل سنت وجماعت کے کتب دین کے حوالے داخلے سے لکھہ دیا آپ کو بڑا ثواب واجر ملے گا ٭

الجواب میت کے بعد گھر والون کے یا فقرا کے واسطے خویشون کا لایا ہوا جو کھانا کھچڑی یا گوشت وغیرہ ہووے جایز ہے صدقات مین داخل ہے ہاتھہ بلند کرکے دعا کرنا فاتحہ درود پڑھنا مساکین ومحتاج کو بھی اسمین سے کھلانا جایز ہے اہل مصیبت کے گھر کا کھانا تین روز تک اہل تقوی کے نزدیک مکروہ ہے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی نے مجمع البحار سے شرح مشکواۃ مین نقل کی ہے کہ ضیافت کا کھانا چند انواع کا ہے اول ولیمہ جو نکاح کے بعد عروس کے گھر لانے کی خوشی کا ہوتا ہے سو سنت ہے دویم عقیقہ مسنونہ کہ فرزند کے سات روز تولد کے بعد ابن کے لیے دو بکریان اور بنت کے واسطے ایک بکری بچے کے سر کے بال مونڈنے کے وقت ذبح کرتے ہین سیوم طعام خرس اسکو کہتے ہین کہ جب بچہ تولد ہوتا ہے اور خویش قوم کی عورت مرد جمع ہوتے ہین انکے لیے ضیافت ہوتی ہے سو مستحب ہے چہارم طعام اعذار کہ جس روز بچے کی ختنہ کرتے ہین اور اقارب کے واسطے ضیافت ہوتی

ہی پنجم وکیرہ کہ جب نیا گھر کا پایہ ڈالتے ہین اور خویش قوم معمارون کو کھانا اس روز
کھلاتے ہین ششم نقیعہ جو طعام کہ قدوم مسافر کے لیے ہوتا ہی اور نقع بمعنی غبار
کے ہین ہفتم طعام ضمیمہ جو اہل مصیبت کے واسطے کہ میت ہوئی جس گھر مین وہان غسال
تباش مساکین وغیرہ کے لیے ہوتا ہی ہشتم طعام تسمیہ خوانی یعنے بسم اللہ یا مکتب
کے نام سے مشہور ہی نہم مادبہ جو طعام کہ بے سبب متعارف ضیافت کے لیے
ہوتا ہی یہہ انواع مستحب لکھتے ہین دہم بزرگون کی نیاز کا کھانا یہہ بھی صدقات
مبرات ثواب پہنچانے کی نیت سے ہوتا ہی سو بھی مستحب مین داخل ہی چنانچہ نیاز محرم
و ربیع الاول مولد کا کھانا گیارہوین کا طعام عرس اولیا کا طعام سب تبرک ہی و
جایز ہی نام الگ الگ ہونے سے یا قبل از طعام ہاتھ بلند کرکے فاتحہ پڑھنے سے
کچھہ حرام نہین ہوتا ہی کیونکہ طعام دسترخوان پر رکھا گیا کھانے کے اول فاتحہ دیوین سو
دعای قبول صدقات اموات کے حق مین ہی اور کھانے کے بعد جو فاتحہ دیوین سو
دعای شکرانہ طعام ہی سب طرح سے جایز ہی ف مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرس کی باب مین استفتا پوچھا گیا تھا اور آپنے جواب
لکھا تھا اسکی نقل بعینہ کتاب تصحیح المسایل صفحہ ۲۵۸ مین سے ذیل مین مرقوم ہوئی
ہی **سوال** تعین وتقرر یک روز بعد سال بنا بر زیارت قبور بزرگان جایز
است یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کردہ بر سہ صورت
است اول آنکہ یکروز معین کردہ ایک دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر بر
قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت است و
در تفسیر درمنثور آمدہ کہ ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مقابر می رفتند و
دعای مغفرت اہل قبور می نمودند اینقدر مستحب است دویم اینکہ بہیئت اجتماعیہ
مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و دعا و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم

درمیان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ آنحضرت وخلفای راشدین نبود اگر کسی
اینطور بکند باک نیست زیراکہ دراین قسم فائدہ احیا واموات را حاصل است سیوم
اینکہ مردمان جمع شدہ یکروز معین کردہ با لباس فاخرہ ورقص ومزامیر بر قبر کسی
می آیند وممنوعات شرعیہ وبدعات میکنند حرام است اما اصل عرس وفاتحہ پس نیست
ملخصًا - اور اسی طرح مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی سے بھی پوچھا گیا
تھا کہ روز معین کرکے ہر سال اسی وفات کے روز عرس کی بنا نہ فاتحہ کرنا کیسا ہے انہوں
نے بھی اپنے جواب میں صاف لکھا ہے چنانچہ زمان اگرچہ سیال غیر قار است اما آنچہ
بآن تقدیر کردہ می شود زمان را از شب وروز وماہ وسال اینہا را شرعًا وعرفًا دورہ
مقرر است چون یک دورہ تمام می شود باز از سر شروع می شود وبہمین حساب رمضان
بشہر صوم وذوالحجہ بشہر حج وہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد یا نظیر او دادہ می شود
وآن جائز است - استفتا عربی از کتاب ما ثبت بالسنۃ فی الایام والسنۃ تصنیف
مولانا شاہ عبدالحق دہلوی در جواز یازدہم ربیع الثانی فاتحہ غوث الاعظم سیدنا و
مرشدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ **استفتا** هَلْ لِهٰذَا الْعُرْفِ الَّذِيْ
شَاعَ فِيْ دِيَارِنَا فِيْ حِفْظِ اَعْرَاسِ الْمَشَايِخِ فِيْ اَيَّامِ وَفَاتِهِمْ اَصْلٌ فَاِنْ كَانَ
عِنْدَكَ عِلْمٌ بِذٰلِكَ فَاذْكُرْهُ - قُلْتُ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْخَنَا الْاِمَامَ
عَبْدَ الْوَهَّابِ الْمُتَّقِيَّ الْمَكِّيَّ فَاَجَابَ بِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُرُقِ الْمَشَايِخِ وَعَادَاتِهِمْ وَلَهُمْ
فِيْ ذٰلِكَ نِيَّاتٌ قُلْتُ كَيْفَ تَعْيِيْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلضِّيَافَةُ
مَسْنُوْنَةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَاقْطَعُوا النَّظَرَ عَنْ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَلَهُ نَظَائِرُ كَمُصَافَحَةِ
بَعْضِ الْمَشَايِخِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَكَالْاِكْتِحَالِ يَوْمَ عَاشُوْرَا فَاِنَّهُ سُنَّةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ
وَبِدْعَةٌ مِنْ جِهَةِ الْخُصُوْصِيَّةِ ثُمَّ قَالَ وَذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ مَشَايِخِ الْمَغْرِبِ
اَنَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ وَصَلُوْا اِلٰى جَنَابِ الْعِزَّةِ وَحَظَائِرِ الْقُدْسِ يُرْجٰى فِيْهِ مِنَ الْخَيْرَاتِ

وَالْبَرَكَةِ وَالنُّورَانِيَّةِ أَكْثَرُ وَأَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْأَيَّامِ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَنِ السَّلَفِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ مُسْتَحْسَنَاتِ الْمُتَأَخِّرِينَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ انتہیٰ

استفتا کیا فرماتے ہین اس باب مین کہ جو ہمارے ملک مین مشہور ہی کہ مشایخ بزرگ جس روز وفات پاتے ہین اسی روز کو یاد رکھکر اُنکا عرس و فاتحہ کا دن مقرر تعئین کرتے ہین اس باب مین کچھ اصل شریعت مین ہی یا نہین اگر آپ کو اس کا علم پہنچا ہی تو بیان کیجئے۔ شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق دہلوی فرماتے ہین جواب مین کہ مَین نے یہہ مسئلہ میرے استاد و مرشد حضرت عبدالوہاب متقی المکی سے پوچھا انھون نے فرمایا کہ یہہ مشایخین کا طریقہ اور انکی عادت ہی اور انکو اس باب مین کئی قسم کی نیّات ہی تب مین نے عرض کی کہ اُسی روز وفات کی تعئین کرنا اور دوسرے دنون مین عرس و فاتحہ نکرنا اسکا کیا باعث ہی حضرت نے فرمایا ضیافت کرنا سنّت علی الاطلاق ہی قطع نظر اس سے تعئین یوم کرتے ہین اسکی نظیر شرع شریف مین جیسا کہ مصافحہ سنّت علی الاطلاق ہی اور بعض مشایخین نماز کے بعد کرتے ہین سُرمہ پہننا سنّت علی الاطلاق ہی عاشورہ کے روز پہنتے ہین تو سنّت مطلق ہی اور خصوصیت بدعت ہی پھر فرمایا حضرت نے کہ ذکر کیا ہی بعضے مشایخین نے بلاد مغرب کے کہ جس روز ولی اللہ کا وصال ہوتا ہی جناب حق عزّ وجل کے حضور حظائر مقدس مین تو امیدواری کی گئی ہی خیرات و برکات سے کہ اُس روز کی نورانیت اور دنون سے اکثر زیادہ حاصل ہوتی ہی پھر حضرت نے دیر تک سر جھکایا بعد فرمایا کہ یہہ امر زمان سلف مین نہ تھا اس طرح پر ولیکن متاخرین علما و مشایخ نے استحسان کہا ہی واللہ اعلم

فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ تعئین صدقہ سالیانہ مین اختلاف ہی بعضے از علما سند حدیث لاتے ہین أَنَّهُ يَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ یعنے آتے تھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم شہیدون کے قبرون کے نزدیک زیارت کو ہر سال کے سر پر تعئین صدقہ سالیانہ یعنے عرس وبرسی کی فاتحہ اس سے ثابت ہوتی ہی اور ابن جُبیر سے

یہہ حدیث منقول ہی اسکے دو معنے ہین کہ ہر سال اول محرّم کو آپ زیارت قبور کو جاتے تھے اور
دوسرے معنے یہہ ہین کہ اول سال از موت مقبور یعنے جس تاریخ و مہینے مین وہ شہید ہوئے تھے
ہر سال اس تاریخ و مہینے مین جاتے تھے بعضون نے اس اجمال کے باعث ضعیف کہا ہی کہ
معلوم نہین معنی اولی مراد ہی یا معنے دوم بعض علما نے معنی دویم کو ترجیح دیا ہی لیکن فضایل
اعمال کے واسطے ضعیف حدیث پر بھی عمل کرنا معتبر ہی علما کے نزدیک چنانچہ شرح سفر السعادۃ
مین مذکور ہی۔ زاد الآخرت مین کنز العباد سے نقل کیا ہی کہ فتنہ قبر برای مومن ہفت روز
است و برای منافق چہل روز پس اولیای میّت را باید کہ بہ نیّت تبلیغ ثواب پیوستہ تا چہل روز
از رحلت برای او صدقہ دہند اگر استطاعت دارند و الا ہفت روز و گرنہ سہ روز۔ اہل
مصیبت را اتخاذ طعام برای فقرا تا سہ روز و خوردن ایشان ازان مکروہ نیست اما تہیۂ
طعام برای اقربا و اغنیا و خوردن ایشان آن را تا سہ روز ایام مصیبت مکروہ است و
بعد انقضای سہ روز عام ازین کہ برای ارواح موتی باشد یا بہ سبیل ضیافت غنی و فقیر
را خوردن جایز است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان فرستادہ شود مکروہ نبود و چرا کہ صدقات
کہ برای فاتحہ اموات باشد فقرا را خورانیدن ثواب بیشتر است از انکہ اغنیا را خورانیدن۔

فائدہ حقوق اربعہ میّت کے مال متروکہ پر لازم آتے ہین اوّل تجہیز و تکفین کا خرچ
بغیر اسراف کے بلا تبذیر و تقتیر یعنے افراط و تفریط نکرنا چاہیئے بعضون نے لکھا ہی کہ سفید
پارچہ جو جمعہ کے روز وہ شخص استعمال کرتا تھا ویسا کپڑا کفن مین کفایت کرتا ہی دوسرا
حق ادای قرض واجب ہی تا میت گرفتاری سے عذاب کے خلاص ہو وے تیسرا حق وصیت جو کیا ہو
اسکو جاری کرنا ثلث اموال مین سے چوتھا حق وارثون کا ہی موافق فرایض اللہ کے تقسیم
کر دینا چاہیئے اب اگر میت کے مال سے کھانا پکا وین زیارت دہم چہلم وغیرہ مین خرچ
کرین تو وارثون کی رضا مندی پر موقوف ہی اگر کوئی چھوٹے نابالغ وارث ہین تو انکا
حق تلف کرنا جایز نہین اگر کوئی وارث بالغ عاقل ہی اسنے اپنے اختیار سے خرچ کیا بعد

نابالغ وارث جب بالغ ہوویں اور دعوی کریں تو شرعًا مقبول ہی جسنے اپنے اختیار سے
خرچ کیا ہو اسکے حصّے مین سے وضع کرینگے معلوم ہوا کہ یہہ رسم بدعت مذموم ہی کہ قرض
کرکے میت کے پیچھے خرچ کرتے ہین اور غریب نابالغون کا ورثہ تلف ہوتا ہی بلکہ
ادائی دین مین فاتحہ وضیافت کے املاک جاتی رہتی ہی اور برادری کا رسم پورا
کرنے کے سبب شرع کا عصیان سر پر پڑتا ہی اس سبب سے دہم چہلم وغیرہ رسوم اقربا
ادا کرنے مین کراہیت بلکہ گناہ ہوتا ہی اگر وارث سب عاقل بالغ ہین اور اپنی رضامندی
سے مال میت تمام صدقے مین خیرات مین خرچ کر دین تو شرع کی ممانعت نہین ہی
یا جو وارث تونگر ہین انھون نے اپنے حصّے مین سے خرچ کر دیا اور جو وارث غریب
ہین انکو پورا حصّہ انکا دینا بھی جایز اسکو تبرّع اور تطوّع کہتے ہین ٥ کتاب کشف الغطا
مین فتاوی غرایب سے منقول ہی کہ ارواح مومنین می آیند خانہای خود را در جمعہ و روز
عید و روز عاشورا و شب برات پس استادہ می شوند بیرون خانہای خود وندا
میکند ہر یکی ازان بآواز اندوہگین ای اہل من وا ولاد من ونزدیکان من مہربانی کنید
بر ما بصدقہ و یاد کنید و فراموش نسازید و رحم کنید ما را در غربت ما درین قبر تنگ
وبند محکم و سختی مدید واحتیاج شدید و تحقیق بود این مال کہ حالا در دست شما ست
در زمان پیشین در دست ما شما میخورید و می پوشید وما حساب و عذاب کردہ می شویم
اگر صرف می کردیم ما آنرا در طاعت خدا تا سوال کردہ نمی شدیم ما ازان پس اگر رحم نمیکنند
بصدقہ بر میگردد ہر یکی ازان ہا گریان و غمناک وندا میکند ہر واحد با واز اندوہ خداوندا
محروم گردان ایشان را از رحمت خود چنانکہ محروم کردند ایشان ما را از صدقہ و دعا
انتہی ۔ فصل الخطاب مین مولانا شاہ عبد العزیز کے فتوے سے منقول ہی کہ
طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین رضی اللہ عنہما می کنند و بران فاتحہ وقل و درود
می خوانند تبرک می شود و خوردن آن بسیار خوب ست لیکن بسبب بردن آن طعام

پیش

پیش تعزیہ ہا و نہادن آن تمام شب بلکہ پیشی قبور حقیقتا شبیہ بکفارست پس ازین جہت کراہیت پیدا میکند واللہ اعلم بالصّواب ۔ اس زمانے مین اور اس ملک مین ” جو کچھ فاتحہ و درود ہوتا ہی اور عبادت بدنی و مالی اموات کے حق مین بحکم شرع شریف بجالاتے ہین بہت غنیمت ثواب ہی بدعات و مکروہات جو مخالف شرع شریف صریحا ہین اُن سے بچنا جہان تک ہوسکے نہایت ضرور ہی خصوصًا کھانے پینے مین احتیاط کرنا چاہیئے اگر حرام شئی معدے مین گئی اسکا خون بنا اعضا مین پھیلا اُس سے اعمال بد ظاہر ہوونگے اور اگر حلال پاک طعام شکم مین آیا اسکی تاثیر سے اعمال نیک ظاہر ہوونگے واللہ اعلم ؁

استفتا ۳۱

سوال نذر نیاز اور منّت اولیاؤن کی کرنا کہ اگر مجھے خدا کوئی بیٹا دیوے تو سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا حضرت غوث الاعظم کی فاتحہ کرونگا جایز ہی یا نہین اگر کسی بزرگ ولی کی قبر کے پاس جاکر ایسا کہے کہ فلان کام میرا ہوجاوے تو سو روپیہ اس ولی کی قبر کے پاس کے فقیر کو دونگا یا اتنی شیرینی نیاز کرونگا جب مراد خدا نے برلایا تو جو نذر کیا اسکو پورا کرنا لازم ہی یا نہین اور اگر پورا نکیا تو کچھ کفارہ دینا ہوگا یا نہین ۔ اور نذر مخلوق کی کرنا عند الشرع جایز ہی یا نہین اور جو نقد و جنس قبر ولی پر جمع ہوتی ہی وہ حق اولاد مقبور کا ہی یا مجاور و خدام کا اور حکم میراث فرایض اسمین جاری ہوگا یا حکم وقف کا مفصّل بیان کرنا ؁

الجواب اصل نذر اللہ کے واسطے ہی خاص مخلوق کے لئے حرام ہی چنانچہ فتاویٰ الخیریہ مین مرقوم ہی اَجْمَعُوْا عَلٰی حُرْمَۃِ نَذْرِ الْمَخْلُوْقِ لِاَنَّ النَّذْرَ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَایَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ یعنے سب علما اہل سنّت وجماعت متفق ہین کہ نذر مخلوق کے لئے حرام ہی کیونکہ نذر عبادت ہی اور مخلوق کی عبادت کرنا جایز

نہیں۔ نذر کے شرعی معنے یہہ ہیں کہ مباح چیز کو خود پر واجب کر لینا جیسا کہ اللہ کے واسطے
تین روزے رکھونگا یا سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا پانچ من طعام فاتحہ غوث الاعظم
کی نیاز یا فلان ولی کی فاتحہ فقیروں کو کھلاؤنگا اسکا ثواب انکی روح کو بخشونگا اگر فلان کام میرا
حسب دلخواہ خدا کر دیوے جب کام ہوا مراد بر آئی وفا کرنا شرط کا واجب ہوگیا اگر ادا نکیا
گناہگار ہوگا کفارہ یمین ادا کرنا لازم پڑیگا یعنے قسم کھایا ایک چیز کے کرنے پر اور نکیا
تو کفارہ لازم پڑیگا اور یمین کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑا
دینا یا تین روزے رکھنا تب کفارہ ادا ہوگا بحکم لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ گناہ
کے کام کی نذر کیا تو اسکی شرط بجا لانا واجب نہیں ہوتا ہے۔ اگر نذر کیا ولی کی کہ تم یہہ
مراد میری دلوا دو یا دعا کرو تو اتنی نیاز تمہاری کرونگا اسمیں اختلاف ہے اگر مستقل "
حاجت روا اُس ولی کو سمجھتا ہے تو شرک ہے اور نذر باطل ہے اور مستقل نہ سمجھا
تو مصرف اُس نذر کا فقرا جو اسکی قبر کے پاس مجاور ہیں انکو دینے کی نیت کیا ہے تو
جایز ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے اَلنَّذْرُ الَّذِيْ يَقَعُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَوَامِ
بِاَنْ يَاْتِيَ اِلٰى قَبْرِ بَعْضِ الصُّلَحَاءِ وَيَرْفَعُ سِتْرَهُ قَائِلًا يَا سَيِّدِيْ فُلَانٌ اِنْ قُضِيَتْ
حَاجَتِيْ فَلَكَ مِنِّيْ مِنَ الذَّهَبِ مَثَلًا كَذَا بَاطِلٌ اِجْمَاعًا نَعَمْ لَوْ قَالَ يَا اللّٰهُ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِيْ اَوْ نَحْوَهُ اَنْ اُطْعِمَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْ بِبَابِ
السَّيِّدَةِ نَفِيْسَةَ اَوْ نَحْوِهَا اَوْ اَشْتَرِيَ حَصِيْرًا لِمَسْجِدِهَا اَوْ زَيْتًا لِوُقُوْدِهَا
اَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَائِرِهَا مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ نَفْعُ الْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى
وَذِكْرُ الشَّيْخِ اِنَّمَا هُوَ مَحَلُّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّيْهِ يَجُوْزُ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ صَرْفُهُ اِلَّا اِلَى
الْفُقَرَاءِ وَلَا اِلٰى ذِيْ عِلْمٍ بِعِلْمِهِ وَلَا لِحَاضِرِي الشَّيْخِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَاحِدًا مِنَ الْفُقَرَاءِ
وَاِذَا عُرِفَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَنَحْوِهَا وَيُنْقَلُ اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ
تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِصَرْفِهَا لِلْفُقَرَاءِ الْاَحْيَاءِ قَوْلًا وَاحِدًا

وقد

وَقَدِ ابْتَلَى النَّاسُ بِذٰلِكَ انتہیٰ شرح جو نذر اکثر عوام لوگ کرتے ہین اور بعضی صالحین کی قبر کے نزدیک آتے ہین اور غلاف قبر کا اٹھاتے ہین اور منّت مانتے ہین اسطرح کہکر ای سید پیر فلان اگر یہہ میری حاجت روا ہوویگی تو تمھارے واسطے اتنا سونا مثلاً مین دونگا یا اتنے روپئے نذرانہ کرونگا سو باطل ہی سبھونکے نزدیک مگر ہان اگر ایسا کہا ای اللہ مین نذر کرتا ہون تیرے واسطے کہ اگر یہہ مریض شفا پاوے یا تو میری حاجت روا کرے تب مین اتنا طعام فقیرون کو جو سیدہ نفیسہ کی درگاہ مین رہتے ہین کھلاؤنگا یا اتنی نیاز فلان ولی کی کرونگا یا فلان مسجد مین حصیر بچھوا دونگا یا روشنی مسجد کیواسطے اتنا تیل بھیجونگا یا اتنا روپیہ جو فلان درگاہ کے خادم مجاور فقرا ہین انکو دونگا یا اسی طرح جو چیز کہ جس مین فقیرون کو نفع پہنچتا ہی سو ایسی نذر نیاز جایز ہی کیونکہ یہہ نذر اللہ کے واسطے خاص ہوتی ہی اور نام پیر ولی کا تو اسکے مصرف کے واسطے ہوا جو نذرِ اللہ کے حقدار ہین اور سوائے فقرا کے اورون کو کھانا حلال نہین ہی علما کو بھی کھانا جایز نہین مگر جو فقرا مین کوئی ایک بھی اگر حاضر ہی یا خدمت مین درگاہ کے جو لوگ ہین انکو ایسی نذر نیاز لینا جایز ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جو روپئے اسباب نذرانہ اولیاؤن کی قبرون کے پاس انکی تقرب کی نیت سے کیا جاتا ہی سو حرام ہی جب تک کہ فقیرون کو دینے کی نیت نکرے صاحب قبر کو نفع مین فقط ثواب پہنچتا ہی اور جو زندہ ہین انکے نفع کے واسطے کہدینا چاہیے اور بہت سے لوگ اس بلا مین گرفتار اور بے علمی کے سبب اس زمانے مین مبتلا ہین ۔ یہان سے معلوم ہوا کہ نذر بالاستقلال ولی کے واسطے کرے سو باطل ہی اور اگر نذر خدا کے واسطے کرے اور ذکر ولی کا واسطے بیان مَصرف کے کرے تو صحیح اور موجب ثواب ہی ۔ مولانا شاہ عبدالعزیزؒ اپنے فتوے مین لکھتے ہین کہ استعانت با رواح درین امت بسیار بوقوع آمدہ آنچہ جہال وعوام میکنند وولی را مستقل در ہر امر دانستہ اند بلاشبہ شرک جلی است ونذر اولیا کہ برای قضای حوایج معمول

ودر سوم ست اکثر فقہا بحقیقت آن پی نبردہ اند و آن را بر نذر خدا قیاس کردہ حکم برو
برآوردہ اند کہ اگر نذر بالاستقلال برای آن ولی ست باطل ست و اگر برای خدا ست
وذکر ولی برای بیان مصرف ست صحیح ست لیکن حقیقت این نذر آنست کہ اہدای ثواب
اطعام و انفاق و بذل مال بروح میت کہ امری ست مسنون و از روی احادیث صحیحہ مثل
حال اُمِّ سعد وغیرہ ثابت این نذر مستلزم می شود کہ اہدای ثواب اینقدر الی روح فلان
وذکر ولی برای تعیین عمل منذور ست ومصرف آن متوسلان ان ولی می باشند از اقارب
وخدمہ وہم طریقان و امثال ذٰلک وہمین ست مقصود نذر کنندگان بلاشبہ وَحُکْمُہٗ
اَنَّہٗ صَحِیْحٌ یَجِبُ الْوَفَاءُ لِاَنَّہٗ قُرْبَۃٌ وَّمُعْتَبَرَۃٌ فِی الشَّرْعِ آری اگر آن ولی را
حلّال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد میکنند این عقیدہ منجر بشرک
فاد میگردد ولیکن این عقیدہ چیزی دیگر ست واین نذر چیزی دیگر انتہٰی اور نذر
بمعنی ہدیہ بھی آتا ہے دوستون کے واسطے اور نذر روزہ وصدقہ خدا کے واسطے اور
نذر طعام وشیرینی ونیاز فاتحہ ارواح بزرگان کے واسطے اور نذر نقد وجنس امیرو
سلاطین کے واسطے دیتے ہین اور ملاقات کرتے ہین کہ فلانے کی نذر قبول کیا بادشاہ
نے تو یہہ نذر حقیقی اور نذر لغیر اللہ کے معنے نہین ہوئے کہ مفہوم نذر کا مختلف ہوتا ہے
اور اولیا کی نذر ونیاز مین کسی طرح کا شبہ باقی نہین رہا اور نزاع لفظی کا بہانہ ہے اور منظور
ایصال ثواب عوام النّاس کا ہے مسلمانون کے کام مین حسن ظن رکھنا چاہیئے اور نذر
اولیاء اللہ کو نذر لغیر اللہ پر قیاس کرنا بدظنی سے خالی نہین اللّٰھم احفظنا من سوءِ الظن
فی حق المسلمین ۔ تصحیح المسایل صفحہ ۱۱۲ مین مولوی رفیع الدّین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی
مرحوم کا فتویٰ تفصیل وار مشتمل بر چند مسایل شرعیہ منقول ہے بعینہ بعبارت ذیل مین مرقوم
ہوتا ہے ۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم بعد حمد وشکر ربّ العزّت ودرود وسلام بر خاتم
النبوّت ومتوسلان آنجناب از اہل بیت واہل صحبت میگوید بندہ مسکین محمد رفیع الدّین

سہ الحقہ اللہ ۱۷

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی کذا ... الحقه الله بالسلف الصالحین این کلمانی است در باب نذر که بر مزارات اولیا می آرند مشتمل بر چند مسایل **مسئلہ اوّل** آنکه لفظ نذر که اینجا مستعمل می شود نه بر معنی شرعی است چه عرف اینست که آنچه پیش بزرگان می برند نذر و نیاز میگویند آری نذر شرعی قسمی از ان گاهی پیدا شود و حکم آن نذر شرعی این است که اگر تحقیق محض برای اولیاست حرام است که وارد شده است لَانَذْرَ لِغَیْرِاللّٰہِ و نیز قضای حاجات باستقلال از کسی خواستن و او را مالک نفع و ضر خود اعتقاد کردن نوعی از شرک است و اگر بصورت ظاهر است در واقع بزرگی از سه وجه مباح است وجه اول اینکه خالص برای خدا تعالی است و ایشان یعنی بزرگان زنده و مرده مصرف محض اند گویا میگوید الٰهی این مراد من حاصل شود نذر تو بمزار فلان خدام الصالح برسانم وجه دویم اینکه ایشان را شفیع سازد گویا میگوید یا حضرت در جناب الٰهی برای این مشکل دعا کنید اگر این مراد حاصل شود پس از طرف شما در جناب الٰهی برای این مشکل اینقدر طعام یا نقد برسانم تا ثواب آن عاید بشما شود و این معنی جواز دارد چرا که جناب نبوت صلّی الله علیه وسلّم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی الله عنه را وصیّت فرمودند که تا زنده باشی از طرف من قربانی کرده باشی و سعد بن عباده رضی الله عنه را فرمودند چاهی بنا کن و بگو هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ وجه سیوم اینکه آن بزرگ را در جناب الٰهی وسیله سازد گویا میگوید الٰهی ببرکت فلان بزرگ و بحق عنایات و مهربانی خود بر وی که عمر خود در بندگی و رضای جوئی تو گذرانیده اگر مشکل من آسان کنی اینقدر مال برای تو بدهم و ثواب آن بروح آن بزرگ سازم تا از برّ و احسان با آن بزرگ خوشنود شوی و این هم است که مذهب حنفیه است لِلْاِنْسَانِ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ نَافِلَتِهٖ لِمَنْ شَآءَ (یعنے انسان کو جایز ہے کہ اپنے عمل نافلہ کا ثواب جسکو چاہے بخشدے) **مسئلہ دویم** آنکه دادن بنام اولیا هرکدام یکی از عقود از مرمت زمین و روشنی و مصرف خدام و خدمت اضیاف

وسر انجام مجلس مقرر کند حکم این قسم آنکہ وقف است برای مصارف مذکورہ زیرا کہ اصل آن
محبوس از تصرف اہل استحقاق ومنافع آن مصروف بایشان لیکن نہ وقف حقیقی است زیرا کہ آنچہ
اصل محبوس است ملک رقبۂ آن برای واقف نبود بلکہ شبیہ بوقف است درصورت واحکام پس
بر تقدیر فقد آن مصارف راجع بواقف شود یا بہ بیت المال ودیگر آنکہ امرا وحکام غلہ وزر
نقد برای ہمین مصارف معین می کنند وزمینداران از آنچہ للہ می برآرند وآنرا رسولی یا نذرانہ
پیر می خوانند برای ہمین قسم امور بمزارات ایشان می فرستند دراین صورت شخصی کہ برا و میرسانند
وکیل است برای صرف کردن دران مصارف کہ منظور است وآن مال یا صدقہ خواہد بود یا
ثابت بر ملک واہب تا زمان صرف کردن ومصارف آن ہمان مصارف وقف است
پس برای این کار متولی وقف لازم است وآن متولی را امانت وکفایت واجب ونصب این
متولی یا از طرف میت باشد کہ درحین حیات خود شخصی را معین کند کہ وصی او باشد یا نصب او
باتفاق اہل حل وعقد از اصحاب طریق وخلفای میت واقارب قبیلہ او باشد مانند آنچہ
در حدیث شریف آمدہ است اِذَا كُنْتُمْ فِي سَفَرٍ فَأَمِّرُوا أَحَدَكُمْ (یعنی جب وقت سفر کو
جاؤ تو کوئی ایک کو اس کام پر حاکم دیکر جاؤ) یا آنکہ لایق این امر کسی دران خاندان نماندہ
باشد خواہ بقربت صوری چون فرزند خواہ بقربت معنوی چون خلیفہ بخلافت سندی
پس مردم بالضرورت بدو رجوع نمایند وکار (تولیت درگاہ ومزارات ومشاہد ومساجد)
در دست او نہند وخواہ نصب او بتجویز وحکم سلطان باشد ودرسہ صورت است
اوّل آن شخص را صاحب سجادہ توان گفت ودر صورت اخیر متولی محض خواہد بود وصورت
دوم اینکہ حاکم یا زمیندار بہ صلہ یا بر بارواح میت وبہ نیت خوشنودی ورضای او چیزی
علی التعیین بدہد ویا بطریق سالیانہ وفصلانہ بنام آن معین ومقرر سازد واین قسم
نیز جایز است بنا بر حمل بر آنکہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم از طعام ولحم نزد صدیقہ حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا می فرستادند واین ہمہ ہدیہ محض است دیگری را دران شرکتی نیست

ودر اینجا ابتداءً نیت ثوابی وعبادتی نیست بلکه بر واحسان با احباب است در شرع شریف مجوز و
مسلّم است وحکم این قسم آنکه هدیه وتملیک محض است برای غنی وصدقه است برای فقیر بثبوت قبض
خالص ملک موهوب له میگردد ودیگران را از اقارب ومتوسلان او دران شرکتی نیست واراضی
ازین قسم حکم سایر اراضی دارند از عطایای سلطان اگر واهب تملیک رقبه کرده است حکم فرائض
در ورثه آن شخص جاری خواهد شد واگر نکرده است پس اگر قانون تقسیم معین کرده حکم اداری است
بران عمل نمایند واگر معین نکرده ومورث تقسیم آن معین کرده بران نیز عمل باید کرد ویا موافق
فرائض باید کرد تا مطابق تقسیم خداوندی باشد مادامیکه صاحب عطا شرح نکرده ویا تجویز
از خود ننموده این حکم جاری می توان شد والّا در قسم سابق مندرج خواهد گشت **مسئله سوم**
اینکه مردم بر مزارات اولیا چیز نهاده می روند وتعیین کسی منظور ندارند موافق ارادهٔ ایشان
خواه یکی از متوسلان ایشان بگیرد خواه همه تقسیم کنند خواه اجنبی بگیرد حکم این قسم تحلیل و
اباحت است مانند آنکه خم آب بر سر راه بنهند هر که خواهد بنوشد ویا خوشه خرما در مسجد
می آویزند هر که خواهد بخورد **مسئله چهارم** آنکه کسی بطریق نذر چنانکه در مسئله اوّل
گذشت چیزی بنام خدام مزار مقرر نموده وقت ادا آنجا رسانده ودیگر آنچه چیزی در غلّه
اندازد چنانکه خدام مزار برای تقسیم جمع می سازند حکم این قسم آنکه در اصل ملک شخصی نیست
هر که از ایشان خواهد تصرف نماید لیکن چون جمعی متوقع این قسم فتوحات نشسته اند ودر
خدمت مزار متساوی الاقدام اند وکاتم را نسبت بخیانت وحق تلفی میکنند واخفای
این فیما بین ایشان موجب منازعت ومخاصمت میگردد پس برای رعایت عدالت
وبرای رفع تهمت وخصومت در تقسیم قانون مصطلح می نهند درینصورت از روی
شرع حکمی معین نیست بلکه محمول بر شرکت وجوه وشرکت تقبل است بر نوعیکه قرار دهند
معتبر ومعمول خواهد بود واین تقسیم نه از قسمت غنایم است ونه از قبیل قسمت مواریث و
اگر درین باب شبهه دامنگیر شود که این از قبیل هبهٔ مشاع میگردد باید فهمید که هبهٔ مشاع

از قبیل محظورات و ممنوعات شرعی نیست بنوعیکه مخالف ادلهٔ قطعیه باشد و قضای قاضی
بآن رد شود بلکه صاحبین و امام شافعی رحمهم الله حکم بجواز آن کرده اند اگر بنا بر ضرورت تجویز نمایند
و عمل بقول مجوّزان کنند دور از فقاهت نخواهد بود و اگر محمول بر تحلیل و اباحت دارند
هم بعید نیست **مسئله پنجم** آنکه بعضی از اغنیا مبلغ پیش امینی می فرستند که در خدام
فلان مزار تقسیم نماید درین صورت آن شخص امین وکیل است در اقباض از طرف واهب
و بعد تقسیم حق خاص هر یکی بحکم هبهٔ مبلغ و اقباض او تمام می شود و تقسیم آن باجازت مالک
باید کرد یا بتفویض برای وکیل امین و این تقسیم خواه بطریق فی نزد امام شافعی باشد یا
بطریق حاجت و مصارف نزد امام اعظم و این وجه ثالث در آنچه برای تعمیر مزار و غیر آن
ارسال کرده شود متعین است و اگر صاحب توفیقی مکان بر مزاری مرتب سازد و
از تصرف خود برآورده در تصرف خدام آنجا گذارد بعد مرمت و شکست و ریخت
و کهنگی حکم باشد که زر بمن در مرمت و مصالح همان مکان صرف نمایند و آنچه از مصارف
مستغنی عنه باشد بطریق امانت نگهدارند برای وقت حاجت و اگر حوایج مساکین
و خدام غالب بود در صورت استغنا از مرمت در ایشان تقسیم نمایند **مسئله ششم**
آنکه مستحق این نذر کیست چون ظاهرست که میت را ملک نیست پس اعتبار
احکام میراث از حجب حرمان و حجب نقصان مرعی داشتن هم متعذر باشد و هم باطل
بلکه در لفظ واهب باید دید اگر نام اولاد است بر اولاد موجوده تقسیم نمایند و اگر بنام
خدام است در ایشان تقسیم نمایند و اگر تعیین اسم نیست در خدام آنجا خواه اولاد
باشند خواه اجانب و اگر بر مزار هم نباشد اگر اولاد باشند احق اند و الّا
در متوسلان و اگر تعیین جماعت متعسر باشد بهر مسلمان که برسد موجب اجرست
مسئله هفتم آنکه آنچه رسم است که بعضی حقداران حصّهٔ خود را که معین باسم اسامی
باشد بدست کسی بیع یا رهن میگذارند و یا هبه میکنند و این عقد موافق قاعده

شرع

شرع باطل ست اوّل آنکه مال موجود نیست ومعلوم القدر ہم نیست پس تملیک بعوض
وغیر عوض نخواہد بود واگر اینچنین عقد بجہالت واقع شود زیرکہ بایع گرفتہ است اگر زندہ است
از سہم او اواسازد کہ شبیہ بدین خواہد بود واگر مردہ است ومال دیگر دارد ازان مال
اواسازند والّا صیانۃً لمال المشتری تامدت ادای آن امہال کنند ورثہ
نمایند وبعد ازان بوجوہ مذکورہ تقسیم بینہم قسمت کنند واللہ اعلم حضرت مخدوم ہاشم
ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض صفحہ ۲۲۵ میں دُرِّ منثور سے منقول ہے نَذَرَ لِفُقَرَاءِ
مَكَّةَ جَازَ الصَّرْفُ اِلٰی فُقَرَاءِ غَيْرِهَا لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
بِدَفْعِ حَاجَةِ الْفَقِيْرِ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ مَخْصُوْصُ الْمَكَانِ ٥ نذر کیا کسی شخص
کہ اتنا مال فقراء مکہ معظمہ کو اگر میری مراد خدا برلاوے تو دونگا جب مراد بر آئی تو
دوسرے شہر کے فقیروں کو دینا جایز ہے کیونکہ مقصود اسکا تقرب الی اللہ یعنے خدا
کے واسطے ثواب حاصل کرنے کے لیے ہے تو جہاں کہیں فقیر محتاج کو دیا ثواب ملا
خاص مکان اس نذر میں داخل نہیں ہوویگا۔ عمدۃ الاحکام میں لکھا ہے اَلْمَنْذُوْرُ
الَّتِيْ يَاْتِيْ بِهَا النَّاسُ عَلٰى قُبُوْرِ الْمَشَايِخِ فَهُوَ حَقٌّ لِوَرَثَتِهِمْ يَجِبُ اَنْ يُصْرَفَ
عَلَيْهِمْ لَا عَلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا يُفَضَّلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰى فَاِنْ
لَمْ يُوْجَدْ مِنْ اَوْلَادِهِمْ اَحَدٌ يُصْرَفُ عَلٰى خَدَمَةِ قُبُوْرِهِمْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ
عَلٰى قُبُوْرِهِمْ خَدَمَةٌ فَعَلٰى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ جو نذر نیاز لوگ مشایخ
کی قبروں پر لوگ لاتے ہیں سو حق انکے وارثوں کا ہے انکو دینا غیر کام میں خرچ نہیں
کرنا اور فقط علم وتقویٰ کے سبب اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جاتی ہے
پس اگر انکی اولاد میں کوئی نہیں ہے تو قبر کے خدام ومجاور پر صرف ہوگا پس اگر
خدام بھی وہاں نہیں تو فقراء مسلمین پر صرف ہوگا هٰذا اٰخر ما اوردناہ
والحمد للہ رب العالمین وصلّی اللہ علٰی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥

استفتا ۳۲

سوال اس زمانے مین بعضے نادان جاہل بغیر میت کے خالی قبر پر چبوترہ چلّا طاقچہ آستانہ کسی ولی بزرگ کے نام سے بناتے ہین اور زیارت گاہ مقرر کرتے ہین جیسا شاہ مدار کا چلّا شاہ دولہ کا آستانہ اور سچی قبر کے جیسا ہر سال عرس کرتے تعظیما چراغان لگاتے فاتحہ پھول ریوڑی غلاف چڑھاتے ہین ایسی قبر کاذبہ شریعت وطریقت مین جائز ہے یا نہین اور وہان زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہے بیان فرماوین

الجواب جھوٹی قبر بنانا یا چبوترہ چلا طاقچہ آستانہ کی زیارت گاہ کسی بزرگ ولی اللہ کے نام سے مشہور کرنا وہان غلاف پھول وغیرہ ہر سال عرس مقرر کرکے چڑھانا حرام قطعی ہے جو اسکو حلال جانے کافر ہوگا اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے چنانچہ زاد الآخرہ مین نصاب الاحتساب سے منقول ہے مُنِعَ النَّاسُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَةِ وَخُرُوْجِ النَّاسِ اِلٰى زِيَارَةِ قَبْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّكِيْنَ اَوْ بَعْضِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى مُشَابِهَةِ الْخُرُوْجِ اِلَى الْحَجِّ ۵ یعنے مسلمانون کو جھوٹی قبر بنانے سے منع کیا چاہیے اور بعضی بزرگون کی قبر یا مساجد کے واسطے حج کی مشابہت کرکے جاہل لوگ جاتے ہین انکو ویسے کام سے منع کرنا لازم ہے لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ مین لکھا ہے کہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی زیارت کی پس وہ گمراہ ہوا اور دوسرون کو گمراہ کیا۔ شرح برزخ مین مرقوم ہے مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے بغیر میت کی خالی قبر کی کوئی زیارت کرے پس وہ ملعون ہے۔ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر مین لکھا ہے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے جسنے خالی قبر کی زیارت کی وہ ملعون ہوا۔ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ یعنے لعنت کرے خدا اُسپر کہ جسنے زیارت کیا ایسے قبر کی جسمین

میّت نہین یہان تمام چلّون آستانون اور جھوٹی قبرون کی زیارت کرنا منع ہوا شرح برزخ
مین طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی
زیارت کی گویا اُسنے بت کی پرستش کی۔ اشباہ والنظا ئر مین لکھا ہی کہ بت کی پرستش
کرنا کفر ہی اور اسکی دل مین کچھ بھی ہو اُس پر اعتبار نہین اور درہم الکیس مین لکھا ہی
مَنْ زَارَ قَبْرًا لَيْسَ فِيْهِ مَيِّتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهُ بَائِنٌ یعنے جب قبر مین میت
نہو ویسے جھوٹی قبر کی جو کوئی زیارت کرے پس وہ کافر ہوتا ہی اور اسکی عورت پر
طلاق بائن واقع ہوتی ہی۔ شرح البرزخ مین لکھا ہی وَيَجْتَنِبُ عَلٰى مَنِ اتَّخَذَ
قَبْرًا كَاذِبًا بِاِسْمِ بَعْضِ الْمُتَبَرَّكِيْنَ فَيَمْتَنِعُ الزَّائِرُ وَيُهْدَمُ الْقَبْرُ وَتُسَوّٰى الْاَرْضُ
یعنے جھوٹی قبر کسی نے بزرگ ولی کے نام سے بنائی اسکی زیارت کرنے سے منع کیا چاہیے
اور اُس قبر کو گرا کر زمین کے برابر کر دینا چاہیئے۔ اور تحفہ مین صنوان الفتاوی سے
منقول ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا بِغَيْرِ مَيِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهُ بَائِنٌ یعنے جسنے
خالی بغیر میت کے قبر کی زیارت کی پس وہ کافر ہوا اور اسکی عورت پر طلاق بائن واقع
ہوئی یعنے اسکا نکاح ٹوٹ گیا دوبارہ اسکا نکاح پڑھا وین۔ روایت ہی کہ بعضون
نے مقتول شہیدون کا خون جمع کر کے قبر کے جیسی زیارت گاہ بنائی تھی سو حضرت
نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ یہ بت پرستی ہی۔ جاننا چاہیئے کہ قبرون کی زیارت عبرت
پکڑنے کے واسطے یا میت کو ثواب پہنچانے کے واسطے یا اس بزرگ ولی کی روح سے
فیض باطنی حاصل کرنے کے واسطے ہی چنانچہ اہل طریقت رحمہم اللہ ایسے فیضان کو
اویسیہ طریقہ کہتے ہین مگر جھوٹی قبر کی زیارت کرنے مین اور خالی چلّے اور آستانون
پر فاتحہ پڑھنے مین تو ان سببون مین سے ایک بھی سبب نہین اسلئے آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا اور شرع مین اسکی زیارت اور تعظیم کرنیوالا ملعون

اور کافر ہوتا ہے اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا —
اور یہہ بھی معلوم ہووے کہ ابتدا میں لوگون کا دل قبرون پر جانے اور اُن سے مرادین
مانگنے پر جاہلیت کے سبب سے بہت مایل تھا تب نبی علیہ السلام نے بالکل قبرون کی زیارت
کرنے سے منع کر دیا تھا کہ لوگ شرک مین نہ پڑین جب اسلام لوگون کے دل مین محکم اور ایمان
مضبوط ہوا اور شرک کا احتمال جاتا رہا تب آپنے قبرون کی زیارت کے لیئے حکم دیا چنانچہ
مشارق الانوار مین صفحہ ۱۸۴ مین صحیح مسلم سے اس حدیث کی نقل کیا ہے مدیدلہٗ
نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ
ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَءَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا
فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ؕ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سواب زیارت
کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو
سواب رکھا کرو جہانتک تمھارا دل چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چمڑے کے
شیرے سے مگر چمڑے کے برتن مین سواب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی
چیز **فائدہ** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوئے تھے
اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک مین گرفتار ہوجاوین
جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی
اور بعضے حدیث مین زیارت قبور کا فایدہ بتلایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت آخرت
یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فایدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی
نچاہین اور شرک مین گرفتار نہووین اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا
استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی
اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اُن برتنون کے استعمال کی اجازت دی — کتاب

تائید الحق سے مرقوم ہوا معلوم ہووے کہ رسالہ تنبیہ المضلین وہدایۃ المومنین بین جو محمد حسین ولد محمد سلیم مرحوم کے اہتمام سے سنہ ۱۲ ہجریہ میں یہاں مطبوع ہوا تھا علمای حیدرآباد دکن و علمای معمورہ بمبئی کے فتوے اسی بابت کے اُس میں چھپے ہیں انکی نقل ذیل میں مرقوم ہوتی ہے

استفتا

چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفا وتعظیما درصورتیکہ شخصی از مسلمانان اتخاذ قبر کاذب بنام بزرگی نمودہ مانند قبرصیادقہ گل صندل وفاتحہ خوانی ونیاز وغیرہ ہان جاری داشتہ آن قبر کاذب را نیز با سنگ وخشت ومانند چلہ واستانہ وغیرہ قرار دادہ مسلمانان را بتعظیم وزیارت آن ترغیب دادہ دریں صورت تعظیم آن قبر کاذب نمودن وفاتحہ وزیارت آن بجا آوردن جایزست یا نہ واگر جایز نیست پس حکم آن شخص ودیگر زیارت کنندگان وسزا وتعزیرات ان بموجب شرع شریف چیست بینوا توجروا

الجواب

اتخاذ قبر کاذب وچلہ واستانہ وغیرہ ازین قسم شرعا ناجایزست وتعظیم وفاتحہ خوانی برین اوثان ناروا وزائر وبانی را منع کردہ آید وقبر وچلہ را ہدم کردہ شود وبرابر زمین کردہ آید عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ بِلَا اَثَرٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ - قَالَ مَوْلَانَا اَبُوْسَعِیْدِ السَّلْمِیُّ فِیْ شَرْحِ الْبَرْزَخِ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ یُمْنَعُ مِنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَزِیَارَتِہَا وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ یَاْثِمُ اَخْرَجَ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ بِلَا اَثَرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ سُوْحًا بِلَا رُوْحٍ قَالَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَلَا یَجُوْزُ اتِّخَاذُہَا فَیُمْنَعُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُوْجِبُ اللَّعْنَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی - اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ - رُوِیَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ قُبُوْرًا فِیْ مَقْتَلِ الْقَتْلٰی

يجمع التراب ودمائهم ويزودونها فنهى عن ذلك وبيّن الوزر كانّه عبادة الصنم
روى انّ قوما خرجوا كالزائرين الى المقاتل بعض الصحابة فردّهم عمر بن الخطاب رضي
الله عنه بالزجر وقال ان تريدون الزيارة فاذهبوا الى مقابرهم اتجعلون
المقاتل مقابرهم قال فيحتسب على من اتخذ قبرا كاذبا باسم بعض المشركين
فيمنع الزائر ويهدم القبر فيسوّى بالارض قال ويمنع من القاء الورد والورق
الرطب على القبور الكاذبة ـ وثبت انّ من يلقى الورد على مغتسل الميت
ويعظّمه الى اربعين يوما يمنع من ذلك فانّه ليس بشيء انتهى كلامه ـ
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبرا بلا مقبور فهو ملعون وعن علي
رضي الله عنه من جدّد قبرا او مثّل مثالا فقد خرج عن الاسلام ـ ودر
زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم حسدا وتفرقا مسجدى ساخته بودند آنحضرت عليه
الصلوٰة والسلام آنرا هدم فرمودند وسوختند وزمين هموار نمودند پس اين قبر كاذب راكه
هيچيک دران فائده نيست بطريق اولى هدم بايد كرد وتسويه بازمين بايد نمود واخرج
ابن اسحاق وابن مردويه عن كلثوم بن الحصين الغفاري رضي الله عنه قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزل بذى اوان بينه وبين المدينة
ساعة من نهار وكان من مسجد ضرار قد اتوه وهو يتجهز الى تبوك
فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انّا بنينا مسجدا لذى العلّة و
الحاجة والليلة الشاتية المطيرة وانّا نحب ان تاتينا فتصلّى لنا فيه قال
انّى على جناح سفر ولو قد قدمنا ان شاء الله تعالى اتيناكم فصلّينا لكم فيه
فلمّا نزل بذى اوان اتاه خبر المسجد فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مالك بن الاخشم ومعن بن عدى فقال انطلقا الى هذا المسجد الظالم
اهله فهدماه وحرقاه الى اخر الحديث ونزل فيهم من القرآن ما نزل

والذين

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا الى آخر الآيه ه ودر حديث شريف وارد شده است که مردم در زمان خلافت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنهما مقام ابراهیم را بوسیدند حضرت ابن الزبیر مانع شده تهیه‌ران ساختند تا مردم ازین فعل باز مانند و امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه درختی را که در حدیبیه بود و یکهزار و چهار صد صحابی زیر آن درخت بر دست حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیعت نموده بودند و ذکر آن شجره در قرآن مجید وارد شده است هرگاه دیدند که مردم در آنجا میرسند و زیارت گاه قرار داده اند آنرا از بیخ بر کندند — وَفِيْ دِيْنِ اللهِ الْغَالِبِ عَلٰى كُلِّ مُبْتَدِعٍ وَّكَاذِبٍ مَجَالِسِ الْاَبْرَارِ اِنَّ الْاَنْصَابَ جَمْعُ نُصُبٍ بِضَمَّتَيْنِ اَوْ بِالْفَتْحِ وَالسُّكُوْنِ وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَالْوَاجِبُ مَحْوُ اَثَرِهٖ كَمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا بَلَغَهٗ اَنَّ النَّاسَ يَنْتَابُوْنَ الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بُوْيِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهَا اَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَطَعَهَا وَقَدْ ذَكَرَهَا اللهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الْاٰيَة ه قَالَ اللهُ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنِ الْكُفَّارِ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَلَا يَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا الْاٰيَه ه قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَغَيْرُهٗ مِنَ السَّلَفِ هٰؤُلَاۗءِ كَانُوْا قَوْمًا صَالِحِيْنَ فِيْ قَوْمِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا مَاتُوْا عَكَفُوْا عَلٰى قُبُوْرِهِمْ ثُمَّ صَوَّرُوْا تَمَاثِيْلَهُمْ فَعَبَدُوْهُمْ فَكَانَ هٰذَا مَبْدَاُ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ وَسَدَّ بَابَ الشِّرْكِ — وَثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۗئِهِمْ مَسَاجِدَ وَفِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاۗءٌ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدًا ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ فَاِنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی قَدْ حَصَرَ الرِّجْسَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَجَعَلَ كُلَّهَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَاَمَرَ بِاجْتِنَابِهَا وَجَعَلَ الْفَلَاحَ بِاجْتِنَابِهَا وَجَعَلَ الْاَنْصَابَ مِثْلَ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْاَزْلَامِ وَسَوّٰی بَيْنَهُمَا واین ہمہ احادیث وآیات واثار برای آن نوشتہ شد کہ بفہمند کہ اتخاذ قبر کاذب حرام ست وگناہ کبیرہ زیارت آن نیز ممنوع ست فِیْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ بِمَنْعِ النَّاسِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَةِ وَالزِّيَارَةِ وَالْخُرُوْجِ اِلَيْهَا واما زیارت قبر صادق بموجب حدیث شریف اَلَا فَزُوْرُوْهَا كَمَا وَرَدَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ درست ست واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

مولوی بستان ۱۲۶۲	مولوی محمد جار اللہ ۱۲۵۶	مولوی نیاز محمد ۱۲۵۶	عبد العلی ۱۲۵۵	کرامۃ العلی محمد ۱۲۵۳
جنگ قاسم یار بہادر سنہ ۱۲۵۶	میر سلطان علی خان ۱۲۳	محمد حسن علی ۱۲۴۴	محمد افضل علی ۱۲۴۳	محمد فضل اللہ ۱۲۴۴

یہ مہر [illegible] کے ہاتھ سے لکھی ہے

مسئلہ مذکور کا خلاصہ ترجمہ ہندی ہین — سوال کیا فرماتے ہین علمائی دین متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ مسلمانون سے کسی شخص نے ایک بزرگ کے نام سے جھوٹی قبر بناکر اس پر سچی قبر کے جیسا پھول صندل فاتحہ خوانی نیاز وغیرہ جاری کیا اور قبر کو زیارت گاہ بنایا اور چلا و آستانہ کے مانند قرار دیا اور مسلمانون کو اسکی تعظیم اور زیارت کے واسطے ترغیب دینی شروع کی اس صورت مین اس قبر کاذبہ کی زیارت و تعظیم کرنی اور وہان پر فاتحہ پڑھنی جایز ہی یا نہین

اگر جائز نہین تو اس شخص کا اور دوسرے زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہی اور سزا
اور تعزیر شرع شریف کے فرمان موافق اُن پر کیا ہی بیان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو
جزائے خیر دیوے **الجواب** قبر کا ذبہ چلہ اور آستانہ وغیرہ اس قسم کا بنانا
شرع شریف مین جائز نہین اور فاتحہ خوانی ایسے تھانے پر بھی درست نہین اوسکے بانی
کو اور اسکی زیارت کرنے والے کو منع کیا جاوے اور اس قبر و چلے کو ڈھا کر زمین کے برابر کیا جاوے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہو پس تحقیق وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہوا مولانا ابو سعید
سلمی نے شرح برزخ مین لکھا ہی کہ یہہ حدیث شریف قبر کا ذبہ بنانے اور اسکے زیارت
کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہی اور جسنے یہہ کام کیا وہ گنہگار ہوتا ہی ابی الدنیا
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا لعنت کرے اُس پر کہ جسنے
زیارت کیا بغیر میت کے قبر کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لعنت کرے خدا اسپر کہ
جسنے زیارت کیا بغیر روح کے قبر کی فرمایا ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اس سے صاف
معلوم ہوا کہ قبور کا ذبہ بنانا اور اسکی زیارت کرنا جائز نہین جو کوئی ایسا کرے اسکو
منع کیا جاوے نہین تو خدا کی لعنت مین گرفتار ہوگا روایت ہی طبرانی اور بیہقی اور
حکیم ترمذی سے کہ جسنے زیارت کی ایسی قبر کی کہ اسمین میت نہو تو گویا اسنے بُت کو پوجا
اور یہہ بھی روایت ہی کہ بعضے آدمی شہیدون کے مقتل کی جاہی پر انکا خون اور مٹی
وغیرہ جمع کرکے قبرون کی شکل بناتے تھے اور اسکی زیارت کرنے جاتے تھے پس انکو
حاکم اسلام نے منع کیا اور کہا کہ اسکا گناہ ایسا ہی جیسا کہ بت پرستی کا اور روایت ہی
کہ ایک قوم بعضے اصحابون کی شہید ہونے کی جاہے پر زیارت کے ارادے سے چلے تھے
سو انکو جناب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہت زجر کرکے پیچھے پھرایا ہی اور یون
فرمایا کہ اگر تم کو زیارت کا ارادہ ہی تو انھون کی قبرون کی طرف جاؤ کیا تم اسکے

مقاتل کو مقابر بناتے ہو اور فرمایا ہے کہ جو کوئی جھوٹی قبر بعضے بزرگونکے نام سے بناوے تو اُسپر
احتساب کیا چاہیئے اور لوگون کو اسکی زیارت سے منع کیا چاہیئے اور قبر کو منہدم کرکے
زمین کے برابر کردینا چاہیئے اور فرمایا ہے کہ قبور کاذبہ پر پھول سبزہ چڑھانا منع ہے اور جو کوئی
مغتسل میت پر یعنے جس مقام پر میت کو غسل دیا ہو وہان پر چالیس دن تک پھول
سبزہ رکھے اور اس جای کی تعظیم کرے سو بھی منع ہے کیونکہ اس کا کچھ اصل نہین انتہی کلامہ
اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہین ہے
تو وہ ملعون ہے اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے تجدید قبر کیا یا تشبیہ کسی کی
مثال بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین
از رہی حسد اور منافقت کے ایک مسجد بنائی تھی سو اسکو آنحضرت نے منہدم کیا اور جلوا دیا
اور زمین کے برابر ہموار کردیا تو پھر اس جھوٹی قبر کو کہ جس مین کسی طرح کا فایدہ نہین
بطریق اولی منہدم کرنے کا حکم ہے اور زمین کے برابر کرنا ضرور ہے روایت کی ہے
ابن اسحاق اور مردویہ نے کلثوم بن الحصین الغفاری سے کہ فرمایا کہ جسوقت
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنگ تبوک کو جاتے تھے ذی اوان کے مقام پر اُترے
جو مدینے شریف سے قریب ہے اور مسجد ضرار کی وہان بنا ہوئی تھی تب وہانکے کئی شخص
آئے اور آنحضرت کی خدمت مین عرض کی کہ اندھیری اور برسات کی راتون مین بیمار کم فرصت
والون کو وقت پر کام آوے اسلیئے ایک مسجد یہان بنائی ہے ہم چاہتے ہین کہ آپ وہان
تشریف لاوین اور وہان ہمارے ساتھ نماز پڑھین آنحضرت نے جواب دیا کہ ابھی مین
سفر مین ہون جب انشاء اللہ تعالی ادھر سے پھرونگا تب تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا جب
آنحضرت علیہ السلام جنگ تبوک سے مراجعت کئے اور ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو آپ کو
مسجد کے بنا کی خبر ہوئی اسی وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مالک بن الاخشم اور
معن بن عدی کو بلوایا اور فرمایا کہ تم دو نو ابھی ان ظالمون کی مسجد کی طرف جاؤ اور اسکو

گرادو او رجلادو الی آخر الحدیث اور انہیں کے باب مین قرآن شریف مین کئی آیتین نازل ہوئین ہین قولہ تعالیٰ والّذین اتّخذوا مسجدًا ضرارًا الی آخر الایۃ اور صحیح روایت مین وارد ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کے عہد خلافت مین لوگ مقام ابراہیم کو بوسہ دیتے تھے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انکو منع کیا اور اس مقام پر ایک قبہ بنا دیا تا لوگ اس فعل سے باز آوین روایت ہی کہ مقام حدیبیہ مین ایک درخت تھا کہ اسکے نیچے ایک ہزار چارسو اصحابون نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف مین بھی آیا ہی الآیہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین یون معلوم ہوا کہ لوگون نے اس درخت کو زیارت گاہ مقرر کیا ہی اور اسکی بہت تعظیم کرتے ہین تب آپ نے حکم کیا تا اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالین کتاب دین اللہ الغالب علی کل مبتدع وکاذب اور مجالس الابرار مین لکھا ہی کہ انصاب جمع نُصُب کی ہی اور جو چیز خدا کے سوائے پوجی جاوے اسکو نصب کہتے ہین خواہ درخت اور پتھر ہو خواہ قبر وغیرہ ہو تو واجب ہی حاکم اسلام پر اسکے اثر کو مٹانا جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا جب آپکو خبر پہنچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کرنے کو بہت ہجوم کرتے ہین کہ جسکے نیچے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ بیعت کی گئی تھی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھجوا کر درخت کو کٹوا یا اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس درخت کا ذکر قرآن شریف مین بھی فرمایا ہی قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الیٰ آخرہ اور امتناع بت پرستی کے صریح آیتین قرآن شریف مین بہت مقام پر موجود ہین فرمایا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نوح علیہ السّلام کی قوم مین کئی نیک بندے صالحین تھے جب وے مرگئے تو انکی قبرونکو دوسرے گمراہ پرستش کرنے لگے پھر انھون کی صورتون کی مثال بناکے اور انکو پوجنا شروع کیا چنانچہ ودًّا سواعًا یغوث یعوق اور نسر یہہ سب انھین بتونکے نام ہین اور اسی وقت سے دنیا مین بت پرستی آغاز ہوئی اسی لیے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قبور کو

سجدہ گاہ بنانے کے واسطے منع فرمایا اور شرک کے دروازے کو بند کیا اور صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے لعنت کیا یہود
اور نصارا پر کہ انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تھا یعنے اسکو سجدہ
کرتے تھے اور صحیح حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ
تعالی میری قبر کو بت پرستی کی جاے نکرے کیونکہ حق تعالی اس قوم پر غضب کرتا ہی کہ جو
قوم اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بناوین اور حق تعالی نے قرآن شریف مین
فرمایا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنے شراب جوا بت اور پانسے گندے کام ہین
شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو یہان حق تعالی نے سب رجس اور
شیطانی بدکام انھین چار قسم مین حصر فرمایا اور انسے پرہیز کرنے کا حکم کیا اور رجوالی
فلاحیت کو ان کامون سے بچنے والون کے واسطے مقرر کیا اور انصاب کو بھی شراب
اور جوے اور ازلام کے برابر گنا۔ یہان پر یہہ سب آیات حدیثین اور روایات اسلیے
لکھی گئین تا سمجھین کہ قبر کاذب بنانا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اور جھوٹھی قبر کی زیارت
کرنا بھی منع ہی نصاب الاحتساب مین لکھا ہی کہ جھوٹھی قبر بنانی اور اسپر فاتحہ پڑھنی
حرام ہی اور اسکی زیارت کرنے سے آدمیون کو منع کرنا لازم ہی لیکن سچی قبر کی زیارت
کرنیکے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی الا فزوروها یعنے جاؤ
اور قبرون کی زیارت کرو چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین کئی حدیثین اس زیارت قبور کے
باب مین موجود ہین واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم

معمورہ بمبئی کے علماؤن کا فتوی

ھو الھادی الی سبیل الرشاد کیا فرماتے ہین علمای دیندار او مشائخ شریعت شعار
کہ ایک جھوٹھی قبر بنانا اور اسکو کسی بزرگ کے نام سے مقرر کرنا اور اس بزرگ کا چلہ مشہور

کرکے سچی قبر کے جیسی اس جھوٹھی قبر اوپر چلّے پر فاتحہ پڑھنا اور نا واقف مسلمانون کو اوس جھوٹھی قبر کی تعظیم وتکریم وقدمبوسی کے واسطے بلانا اور اسپر پھول سبزہ چڑھانا ایسے کام شرع شریف اور طریقت لطیف مین جایز ہین یا حرام ہین تو اسطرح کے حرام کام کرنے والونکو شریعت محمدی علی صاحبہا افضل الصّلوٰۃ والتحیّات کا کیا حکم ہے سو مہربانی کرکے اپنے لطف وکرم سے بیان کیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمکو اسکی جزائے خیر عنایت کرے آمین ثم آمین

الجواب اما بعد پس معلوم ہووے کہ جھوٹھی قبر بنانا اور اسپر سچی قبر کی جیسی فاتحہ پڑھنا اور اسکی تعظیم وتکریم کرنا شرع شریف مین بالاتفاق حرام ہے جو شخص ایسا کریگا سو واجب التعزیر ہوتا ہے اور مسلمان حاکم پر واجب ہے کہ اس شخص پر ایسی سخت تعزیر کرے کہ دوسرونکو عبرت و دہشت ہووے کہ پھر کوئی ایسا نکرے بلکہ جو شخص اسکو جایز سمجھیگا سو معاذ اللہ مرتد اور کافر ہوجائیگا اور اسکا ذبیحہ حرام ہوگا اور اسکی جورو نکاح مین سے جاتی رہیگی تب حاکم اسلام پر لازم ہے کہ اس سے توبہ لیکر تجدید اسلام کرواوے اور اگر توبہ سے انکار کرے تو واجب القتل ہوگا اس بابت فقہ کی معتبر کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیثین اور بڑے بڑے علماؤن کی دلیلین بیان ہوئی ہین حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب مسلمانون کو خصوص ناواقفون کو ایسے گمراہی سے بچاوے آمین ثم آمین الحمد للہ ربّ العالمین اللّٰہم صلّ وسلّم علی محمّد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین یاربّ العالمین قد صحّ الجواب واللہ اعلم بالصّواب کتبہ خادم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب آمین یاربّ الارباب محمد یونس الحافظ

ہٰذا الجواب صحیح مطابق لقواعد الشرع المبین واللہ تعالیٰ اعلم العالمین کتبہ الشیخ علی قاضی البلد عفی عنہ وعن والدیہ آمین یا ارحم الراحمین ٥ وما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ حقیر احقر مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ الله اکبر رضوان ۱۲۵ الجواب مطابق للسوال المجیب مصیب لما قال کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی الحسینی القادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری

الجواب صحیح ومعتمد کتبہ خادم الطلاب غلام محی الدین الہندوستانی عفی اللہ عنہ (غلام محی الدین عفی عنہ)

وقد صح الجواب باشرح فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ خادم العلما سید شاہ ولی عفی عنہ ۔ الجواب

صحیح کتبہ قاضی عبد العلی الملقب فوقیت عفی عنہ وعن والدیہ ۔ کل بدعۃ ضلالۃ بالی مبانی این امور

قبیحہ ضال ومضل وسبب گمراہی عوام ونفظ کفر وشرک بران شخص مطلقا جایز قولہ تعالیٰ قل

هل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون

انہم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بایات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم

فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ذلک جزاؤهم جہنم بما کفروا وانا العبد المذنب

الراجی عفو ربہ الہادی السید ابراہیم البغدادی (سلام علی ابراہیم) بنا نمودن قبر ودروغ

کردن ان میت نا شد حرام است چنانچہ بعضے فقہا این را ذکر نمودہ اند ابراہیم احمد

بن محمد باعکظا عفی عنہ ۔ فقیر الحقیر صدر نشین سید حسام الدین محمد امین اللہ الرفاعی

(شاہ جہان الرفاعی ۱۲ حسام الدین بن سید) فقیر الحقیر السید عباس علی القادری العیدروس (السید عباس علی ابن محمد القادری العیدروس)

قد صح الجواب باشرع فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ تراب اقدام

السالکان سید ابوالحسن ابن السید احمد باشیبانی (جعفر القادری سید ابوالحسن ابن احمد باشیبان)

صحیح امامی شاہ ☼ سرگروہ فقرای کوکن ۔ دلدار علی شاہ ۔ نعمت اللہ شاہی مکاندار ۔

سید احمد علی شاہ قادری ۔ ثانی شاہ باز شاہ چشتی مکاندار

تنبیہ معلوم کیا چاہیئے کہ اس کتاب جامع الفتاوی مین ہر ایک استفتا اور مسایل کے اندر صحیح وسند کے ساتھہ نام کتاب منقول عنہ اور اسکی عبارت مع ترجمہ راقم الحروف نے لکھہ دیا ہے اگر کسی شخص کے دل مین شک یا شبہ آوے عبارت کو کتاب منقول عنہ سے ملا کر دیکھہ لیوے اور اپنی شبہ دور کرے اور راقم الحروف کو دعای خیر سے یاد فرماوے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ ۔

استفتا (۳۴)

سوال بعضے واعظین قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے ہین اور دو گھڑی تک اسکی تفسیر بیان کرتے ہین کیا اتنے بہت معنی ایک آیت مین مندرج رہتے ہین یا اصول علم تفسیر سیکھنا ضرور ہی اور وہ بیان کس تفسیر مین مرقوم ہی اگر آپ علم تفسیر کا اصول یا اسکے اصطلاحی چند الفاظ کے معنے لکھدیوین تو مسلمانون کو زبانی یاد کرنے سے بڑا فایدہ ہوگا خدا آپکو جزائے خیر دیوے اور قرآن شریف کے حروف اور آیات کا شمار کتنا ہی ایک صحیح روایت ضرور لکھہ دینا

الجواب قرآن شریف دریای علوم شریعت وطریقت و بحر لطایف حقیقت ومعرفت ہی مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہی کہ نزول قرآن واسطے تعلیم وتعلّم بندون کے وتہذیب اخلاق انکے حق تعالی نے اپنے پیغمبر آخر الزّمان پر نازل کیا ہی ہرچند احکام توحید وشریعت توریت مین تھے مثلاً قصاص وبدلہ لینے کے واسطے بڑی تاکید تھی اگر کسی نے کسیکو مارا زخمی کیا تو واجب تھا کہ ظالم کو اتنا مارین یا زخمی کرین انگلی توڑا تو ظالم کی انگلی توڑین ہاتھہ توڑا تو ہاتھہ توڑین برابر بدلا لیوین جب لوگون کی سخت دلی اور ظلم کم ہوگیا بعد انجیل نازل ہوئی تو حکم ہوا کہ اگر کسی نے تم کو سیدھے طرف طمانچہ مارا تو صبر وتحمّل کرو اور کہو کہ بائین طرف بھی مارلے کہ ہمارے گناہ پاک ہوتے ہین جب آخر زمانہ خاتم نبوت کا آیا تو دونون حکم جاری فرمایا کہ اگر ظالم کی سختی پر صبر کروگے تو خدا اجر دیگا اور اگر نفس تحمّل نکرے تو حاکم کی طرف رجوع کرو تا موافق شرع تعزیر جاری کردیوے بہتسے احکام رُہبانیت یا موافق طبع اگلے زمانے کے لوگون کے تھے منسوخ کردئے اور اس زمانے کے لوگون کی طبیعت ومزاج کو ہموار اور مہذّب کرنے کے لئے آسان اور پورے پورے احکام بھیجے کہ اسمین قیامت تک کسی طرح کی تبدیل وتغیّر ہونے نپاویگی اور اذن شفاعت وانتہای رحمت وعرفان ذات وصفات و مدارج ولایت وادعیات وافیات وآیات مفصّل ومجمل ومتشابہات اور اگلی اُمت کے

محاسن ومعائب ازروی کنایات واشارات انبیاؑ کا ظاہر کیئے تا عبرت حاصل کرین اسی لیئے
کُنتُم خَیرَ اُمّۃٍ کے خطاب سے سرافراز ہوئے ایک شب قدر کی عبادت کا مرتبہ ایسا
دیا کہ ہزار مہینون کی عبادت سے افضل ہوا خصوصیات اس امت مرحومہ کے بہت ہین تفسیر
عزیزیہ مین یا تفسیر حسینی مین دیکھو تفصیل بیان موجود ہی عبادات مین بھی بہت ״
سہولت کردی تا دنیاداری مین دینداری کرین ریاضت کا طریقہ فقر وزہد کا مرتبہ تعلیم فرمایا
کہ تمام آسمانون کے فرشتون کی عبادت بہیئت مجموعی قیام و رکوع و سجود و قعود مین
مندرج ہی اور ادعیات و تسبیحات سب پیغمبرون کی تعلیم دی گئی اور علم اولین وآخرین سب
خبر اسمین موجود ہی **مسئلہ** قرآن مجید مین پانچ قسم کا علم ہی قسم اوّل علم احکام واجب
مندوب مباح مکروہ حرام خواہ عبادات ہو خواہ معاملات خواہ تدابیر منازل یا سیاست مدن
اور ان علمون کا ذمہ فقیہ قاضی ومفتی پر ہی قسم دوہم علم مخاصمہ چار فرقون کے ساتھ
یہود نصاریٰ مشرکین ومنافقین اور اسکا ذمہ دار عالم کلامیہ ومتکلم ہی قسم سیوم تذکیر
اللہ کی نعمتون پر کہ جو صفات ظاہری وباطنی سے مظہر تجلیات جلالی وجمالی ہی مرشدین
عارفین اسکی ذمہ دار ہین قسم چہارم تذکیر بایّام اللہ یعنے حوادث دوران اور وقایع ہالکان
وانعام مطیعین وتعذیب مجرمین یعنے جس پیغمبر کی امت نے تابعداری کی انعام ملا اور جس
پیغمبر کی امت نے نافرمانی کی عذاب ہوا اس علم کے ذمہ دار واعظین ہین قسم پنجم حال موت
وقبور وحشر ونشر ویوم الحساب وجنّت ونار وامور نیکی وبدی اس علم کا ذمہ دار
ہر ایک مسلمان ہی **مسئلہ** نظم قرآن شریف ایک بڑا معجزہ ہی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام
کے زمانے مین ساحرین وکاہنون کا زور شور تھا تو حضرت موسیٰؑ کو عصا اور ید بیضا
کا معجزہ ملا کہ تمام سحر وجادو کا ایک لقمہ کرکے اس عصا نے نگلا عیسیٰ علیہ السلام کے
زمانے مین حکما واطبا کا دور دوران تھا تو انکو معجزہ مردہ زندہ کرنے کا خدا نے دیا
بیمارون کو فقط ہاتھ پھیرنے سے شفا ہو جاتی نبی آخر الزّمان کے وقت مین شعر وشاعری

وفصاحت وبلاغت کا مشغلہ تھا تو قرآن شریف کلام نثر ہے لیکن منظومات شعرا سے فصیح تر
خدا نے بنادیا کہ ایک آیت کے مقابلے مین بھی کسی شاعر سے ایک سطر بھی نہ لکھی گئی مسئلہ
تمام مضمون اور احکام توریت انجیل وزبور کے اور صحایف کے احوال اور اسکے سوا بہت سے
علوم ومعارف ورحمت عام جو اوّل کسی کو معلوم نہ تھے قرآن شریف مین خدا نے جمع کردیا
اور فرمایا قولہ تعالیٰ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط یعنے آج کے روز مین نے کامل کردیا تمھارے واسطے دین تمھارا اور تمام
کردیا تم پر نعمت میری اور راضی ہوا مین تمھارے دین اسلام سے ؀ یہہ آیت سب قرآن سے
آخر مین آئی ہے سب اصحاب خوش ہوئے کہ آج خدا نے ہمارا دین تمام پورا کردیا اور ہمارے
اسلام سے راضی ہوا مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے تھے لوگون نے رونے کا سبب پوچھا
آپ نے فرمایا اب سے قرآن شریف کا نازل ہونا موقوف ہوگا کیونکہ اس آیت مین اتمام نعمت کا
اشارہ ہے اور جلد رسول خدا ہمکو چھوڑ کر خلد برین کو تشریف لیجاوینگے ویسا ہی ہوا۔
مسئلہ آیات والفاظ وحروف قرآن شریف کے علما نے لکھا ہے لیکن اسمین اختلاف
چار قسم کی روایتون سے ہے اور ابراہیم التیمی کے قول پر بعضون نے اختلاف کا سبب
ایسا لکھا ہے کہ الف ممدودہ کو کسی نے ایک اور کسی نے دو گنے ہین بلکہ بعضے الف کے مدہ پانچ
الف تک شمار کئے ہین اسیطرح الف مقصورہ مثلاً حرف جی اگر اسپر الف کھڑا آگیا تو
دو حروف شمار کئے بعضون نے ایک گنے اسی طرح الفاظ مین حرف ہمزہ یا مکتوبی ہے
یا ملفوظی اسی طرح نون غنہ یا حرف مدغم مشدد کہ لکھنے مین ایک اور پڑھنے مین دو
آتے ہین بعضون نے ایک گنا اور بعضون نے دو الغرض قاریون نے بھی الفاظ و
آیات مین اختلاف کیا ہے چنانچہ مالک یوم الدّین کو ملک یوم الدّین پڑھا ہے ایک اصح روایت
کتاب بستان العارفین سے یہان مرقوم ہے اس سے سب حرفون کا شمار اور عدد معلوم ہوگا

الالف اٹھتالیس ہزار آٹھ سو بہتّر ہین ـ		البا گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس ہین

التا دس ہزار ایک سو نوا نوے ہین
الثا بیس ہزار نوسو چہتر ہین
الجیم تین ہزار دوسو ترانوے ہین
الحا تین ہزار نوسو ترانوے ہین
الخا دو ہزار چارسو سولہ ہین
الدال پانچ ہزار چھے سو بہتر ہین
الذال چار ہزار چھے سو ستانوے ہین
الرا گیارہ ہزار سات سو ترانوے ہین
الزا ایک ہزار پانچ سو نو ہین
السین پانچ ہزار سات سو ایکانوے ہین
الشین دو ہزار دوسو ترپن ہین
الصاد دو ہزار تیئیس ہین
الضاد ایک ہزار چھے سو ستر ہین
الطا ایک ہزار دوسو چوہتر ہین
الظا آٹھ سو بیتالیس ہین
العین نو ہزار دوسو بیس ہین
الغین دو ہزار دو سو آٹھ ہین
الفا آٹھ ہزار چارسو نوانوے ہین
القاف چھے ہزار آٹھ سو تیرہ ہین
الکاف نو ہزار پانچ سو ہین
اللام تیس ہزار چارسو بتیس ہین
المیم چھبیس ہزار ایک سو پینتیس ہین
النون چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ ہین
الواو پچیس ہزار پانچ سو چھتیس ہین
الھا دس ہزار ستّر ہین
لام الف چار ہزار سات سو بیس ہین
الیا پچیس ہزار نوسو انیس ہین
جملہ تین لاکھ تیئیس ہزار پانچ سو اکتالیس

حروف قرآن مین ہین واللہ اعلم اور کلمات چہتر ہزار چارسو تیس ہین اور آیات چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ ہین کسی بزرگ نے ابیات مین بیان فرمایا ہی ابیات

آیت قرآن کہ خوب و دلکش است ؛ شش ہزار و شش صد و شصت و شش است
یکہزار ش امر و ہم نہی شد باد ؛ یک ہزار ش وعد و ہم دیگر وعید
دو ہزار او مثال و اعتبار ؛ دو ہزار ش قصّہا و اخبار
پانصد ش بحث حلال است و حرام ؛ صد دعا تسبیح ورد صبح و شام
شصت و شش را ناسخ و منسوخ یاب ؛ فہم کن و اللہ اعلم بالصّواب

مسئلہ علم تجوید وقرأت کے قاعدے سے چودہ حروف شمسی کہلاتے ہین جن مین
لام ملفوظ نہین ہوتا جیسا الشمس اُن مین دو قسم ہین قسم اوّل اسلیہ چھے حرف ہین کہ
نوک زبان سے مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف اسلیہ بود شش دا ریاد ٭ را و زا و سین و
شین و صاد و ضاد ٭ قسم دویم سِنّیہ آٹھ حرف ہین کہ بُن دندان سے مخرج ہوتا
ہی **رباعی** حرف سِنّیہ بود ہشت ای نگار ٭ تا و ثا و دال و ذال ای مرد کار ٭ طا و
ظا و لام و نون ست بعد ازان ٭ یاد کن این ہشت را لیل و نہار ٭ دوسرے چودہ حروف
قمری کہلاتے ہین جن مین لام ملفوظ ہوتا ہی جیسا القمر انکی تین قسم ہین قسم اوّل شفویہ
کہ لبون سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف شفوی چار باشد یاد دار ٭ با و فا و میم و
واو ای ہوشیار ٭ قسم دویم لہویہ جن کا مخرج سقف دہان یعنے تالو سے ہوتا ہی
بیت حرف لہوی چار باشد یاد دار ٭ جیم و قاف و کاف و یا ای یار غار ٭ قسم
سیویم حروف حلقیہ کہ حلق مین سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف حلقی شش بود ای نور عین ٭
ہمزہ و ہا حا و خا و عین و غین ٭ کتاب شاطبیہ وغیرہ مین اسکا مفصّل حال موجود ہے فلیرجع الیہ ٭

استفتا (۴۳)

سوال مولوی حبیب اللہ مرحوم ساکن رتناگیری ابن مولوی عبد القادر ملکاپوری مفتی عدالت
پونہ نے جو مسئلہ حیلہ اسقاط کا لکھا تھا اور آپکی تائید الحق کے آخر چھپا ہی بعضے حضرات کہتے
ہین کہ اسمین کچھ دلایل فقہیہ کے نہین ہین سو اس باب مین فدیہ مسلمان کے روزے نماز کا کس
دلیل سے ثابت ہوتا ہی حنفی مذہب کے مطابق کتابون کے حوالے داخلے سے لکھا جاوے تو معتبر ہوگا
الجواب اصل اسقاط شرع شریف سے ثابت قولہ تعالیٰ **وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ** یعنے اور جو لوگ طاقت روزے رکھنے کی نہین رکھتے ہین تو فقیر
کو کھانا دے سکین اگرچہ یہہ آیت شیخ فانی کے حق مین نازل ہی کہ ایک روزے کے بدلے
مین ایک فقیر کو کھانا کھلاوین لیکن شیخ فانی کے روزے کا فدیہ عبارت النص سے ثابت ہے

اور میت کے روزے اور نماز کا فدیہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ علمای حنفیہ نے باستدلال اس آیت قرآن کے چار قسم کی سند نکالے ہیں چنانچہ نور الانوار میں مرقوم ہے اَلْاِسْتِدْلَالُ بِعِبَارَةِ النَّصِّ وَبِاِشَارَتِہٖ وَبِدَلَالَتِہٖ وَبِاِقْتِضَائِہٖ یعنے ایک استدلال عبارت النص سے ہے دوسرا اشارت النص سے تیسرا دلالت النص سے اور چوتھا اقتضاء النص سے ہوتا ہے اور اسی کتاب میں لکھا ہے وَوُجُوْبُ الْفِدْيَةِ فِي الصَّلٰوةِ لِلْاِحْتِيَاطِ فدیہ واجب ہونا واسطے نماز کے از روی احتیاط ہے اور یہہ بھی اسمیں لکھا ہے اِنَّ النَّصَّ الصَّوْمِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَخْصُوْصًا بِالصَّوْمِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْلًا بِعِلَّةٍ غَائِبَةٍ تُوْجَدُ فِي الصَّلٰوةِ اَعْنِي الْعَجْزَ وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فِي الشَّانِ وَالرِّفْعَةِ فَاَمَرْنَا بِالْفِدْيَةِ عَنْ جَانِبِ الصَّلٰوةِ یعنے واجب ہونا فدیہ کا نماز میں احتیاطًا ہے کیونکہ تحقیق نص روزے کی احتمال رکھتی ہے کہ مخصوص ہووے روزے سے اور احتمال یہہ بھی رکھتی ہے کہ علّت غائی اسکی کہ عاجز ہونا عمل کرنے سے ہے سو نماز میں بھی پائی جاتی ہے اور نماز روزے کی نظیر ہے بلکہ شان و رفعت میں روزے سے زیادہ ہے اسلیئے نماز کے واسطے بھی فدیہ دینا ہم نے حکم کیا ہے - اور تفسیر احمدی میں ہے فَقَدْ ذَكَرَ اَئِمَّةُ الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّصَّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْلًا وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فَاَمَرْنَا بِالْفِدْيَةِ اِحْتِيَاطًا وَرَجَوْنَا الْقَبُوْلَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضْلًا یعنے تحقیق ذکر کیا ائمہ علم اصول نے کہ یہہ آیت احتمال رکھتی ہے کہ معلول ہووے یعنے دلالت کرے علت غائی پر اور نماز نظیر ہے صوم کی بلکہ اس سے زیادہ اسواسطے حکم کیا احتیاطًا فدیہ نماز کا دینے کے لئے اور ہم حق تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے - معلوم ہووے کہ علت چار قسم کی ہر شی میں ہوتی ہے پہلی علت مادّی جیسا کہ چوکی ایک شی ہے اسمین علت مادّی چوب ہے دوسری علت فاعلی یعنے نجار کی سعی اور ہنرمندی سے بنائی گئی تیسری علت صوری یعنے صورت اُس شی کی مثلا چوکی اصل لکڑا ہے سُتار نے اسکے

تختے تراشے مربع شکل بنایا اسکو چار پائے لگایا اسکی صورت اچھی بنی نام اس مجموع کا چوکی رکھا گیا چوتھی علت غائی یعنے کس واسطے وہ بنائی گئی سو بیٹھنے کے واسطے اب لکڑی کا نام بھی نکل گیا تختہ و پایہ و کیلے وغیرہ کا نام بھی نرہا اب ایسا ہوا کہ چوکی لاؤ بیٹھنے کیواسطے سو فدیہ روزے کا کفارہ ٹھہرا کہ ترک فرض روزہ کا عذاب فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی تو فرض نماز ترک کرنے کا عذاب بھی فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی ایسی امید داری بندہ بیچارہ کو اپنے مالک کی جانب دل مین ہی سو معاف ہونا عذاب ترک فرض کا علت غائی ہوئی نماز مین بھی اور روزے مین بھی اور بحکم سبقت رحمتی علی غضبی فضل الٰہی ہمیشہ بندے کے شامل حال ہی۔ کتاب ہدایہ مین حدیث شریف ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ یعنے ایک کی طرف سے دوسرا کوئی روزہ نرکھے اور ایک کی طرف سے دوسرا کوئی نماز نہ پڑھے یعنے جسکا فرض اسی کے سر پر ہی وہی خود ادا کرے اور نماز و روزہ عبادت بدنی ہین اور فرضیت دونون کی یکسان ہی یہان سے صلوٰۃ نظیر صوم ثابت ہوئی مسئلہ مفتاح السعادہ مین مرقوم ہی وَمَا رَوَاہُ قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ فَیَفْدِیْ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مَحْمُوْلٌ عَلَی الْاِطْعَامِ ۃ اور جو روایت ہی حدیث شریف کی کہ فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو شخص مرگیا اور اسپر خدا کا فرض روزہ باقی رہا ہی پس مرنے والے کا ولی یعنے مختار وارث اسکے واسطے روزے کا بدلہ فدیہ ادا کرے یعنے مسکینون کو کھانا کھلاوے مسئلہ شرح وقایہ کے کتاب الصوم مین لکھا ہی وَفِدْیَۃُ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَصَوْمِ یَوْمٍ یعنے ہر نماز کا فدیہ ایک روزے کے فدیہ کے برابر ہی اور درالمختار کے کتاب الصوم مین لکھا ہی وَاِنْ صَامَ اَوْصَلّٰی عَنْہُ الْوَلِیُّ لَا لِحَدِیْثِ النَّسَائِیْ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰکِنْ یُطْعِمُ عَنْہُ وَلِیُّہٗ یعنے اور اگر روزہ رکھا یا نماز پڑھا ولی نے اُس میت کی طرف سے تو جایز نہین بسبب حدیث

نسائی کی روایت سے کہ نہ روزہ رکھے کوئی دوسرے کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی دوسرے کی طرف سے لیکن کھانا کھلادے ولی اس میت کی طرف سے بطور فدیہ کے تو جایز ہی اور فتاوی عالمگیری مین کتاب الحیل مین لکھا ہی مسئلہ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّؤَدِّیَ الْفِدْیَۃَ مِنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلٰوتِہٖ وَھُوَفَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبُہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہِ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَّتِمَّ یعنے اگر ارادہ کیا ایک شخص نے کہ ادا کرے فدیہ اپنے باپ کے روزے کا یا نماز کا اور وہ شخص غریب ہی تو اسنے دو من گندم ایک فقیر کو دینا اسنے دوسرے کو ہبہ کروا دینا اسی طرح جتنے سال کہین فدیہ لینے کو سمجھتے ہین یہان تک کہ دور پورا ہوجاوے اور اشباہ النظایر مین فن الحیل مین لکھا ہی مَنْ اَرَادَ الْفِدْیَۃَ عَنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلٰوتِہٖ وَھُوَفَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبُہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہِ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَّتِمَّ یعنے جو کوئی ادا کرنا چاہے فدیہ اپنے باپ متوفی کے نماز روزے کا اور وہ فقیر غریب ہے پس وہ دو من گندم دیوے ایک فقیر کو وہ دوسرے کو بخشدے اور وہ تیسرے کو بخشدے تا پورا ہووے دور تو من گندم مین کئی نماز روزون کا فدیہ اس حیلہ شرعی سے اسقاط ہوسکتا ہی ۔ اور یہان جو کلام شریف اسقاط کے واسطے گندم کے ساتھہ دیتے ہین سو بھی معتبر ہی کیونکہ ہدیہ کلام شریف کا لاکھہ یا کروڑ بھی کہین تو کم ہی زاد الآخرت مین تفصیل وار اسکا بیان لکھا ہی ۔ مختصر وقایہ کا فارسی منظوم مین بھی یہہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہی —

مسئلہ منظوم

سال آن مردہ را حساب بساز
بزنان نہ دوازدہ با مرد
سنگ مجموع چونکہ گشت عیان
کہ فروشی بکس زنا داری

آنچہ اسقاط دادہ اند قرار
پیشتر از بلوغ را اندازد
بہر ہر سال آن دو صد بشمار
فدیۂ مردہ را بگیر ہمان
بفروشش بآن قدر گندم

احتیاط است شرع اہل کبار
اعتبار بلوغ باید کرد
من گندم و ہند لسنگ بخار
مصحفی را کہ دست آن داری
بفقیری نہ با غنی مردم

بجز

غیر بیع سلم درست مدان
هست این فدیہ عبادت آن
کرد اقبال چون فقیر آنرا
بیع مصحف چنین کنی مثلا
چون بگیرد فقیر مصحف را

ہشت شرط است تمام سازیبان
ابتدا رگندم کہ ہست بتو
می شود فدیہ اش بشرع ادا
کہ بود ادنیٰ یا بود اعلیٰ
گردد آن بیع نزد شرع روا

بعد ازان گو فلان ابن فلان
دادم آنرا برای فدیۂ او
تا شروط سلم شود پیدا
بعد یک مہ مین دہی اینجا
مسئلہ اسقاط کا خلاصہ

معلوم ہووے کہ وارثان میت کے جو حقوق خدا تعالیٰ کے میت پر باقی رہگئے ہین اسکو ادا کرتے ہین حسب الوصیت ذمہ دار ہین چنانچہ فرض نماز روزہ ماہ رمضان المبارک سجدہ سہو سجدہ تلاوت وغیرہ قرض کے مانند واجب الادا ہین جسکے سبب قبر کا عذاب آخرت کا حساب دوزخ کا عقاب ہونے والا ہی صدہا روپئے ریا اور نامداری کے رسومات مین میت کے بہ خرچ کرتے ہین لیکن اس میت کے حق مین جس سے اسکو فایدہ ہو خیال کمتر کیا جاتا ہی اسلیئے مسایل حیلہ شرعی عام مسلمانون کے واسطے یہان مرقوم ہوتے ہین

مسئلہ ایک شخص مسلمان مرگیا فرض نمازین روزے رمضان شریف کے اسکے ذمہ پر ہین ادا نکئے ہون سہوًا خطاءً عمدًا یا ادا کیئے ہون نقصان کے ساتھ یا بسبب بیماری کے یا مسافرت کے یا غفلت نفسانی سے رہگئے ہون اور قضا کرنے یا کفارہ دینے کی بھی فرصت نہ ملی ہی اور اسنے وصیت کی ہی کہ خدا کے جو حقوق مجھپر باقی رہے ہین انکا فدیہ کفارہ میرے مال سے ادا کرو ایسی وصیت ثلث مال سے ادا کی جاتی ہی — فرض نماز پنجگانہ مع وتر اور رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک نماز و روزے کا عوض آدھا صاع گیہون جو فطرے مین دیتے ہین اڈہائی سیر شہر گلشن آباد عرف ناسک کے مانپ سے صاف چنے ہوئے یا قیمت اسکی محتاجون مسکینون کو دینا اگر معلوم نہین کتنے نمازین یا روزے ہین ایک دو برس کے یا دس برس کے یا اگر ثلث مال کفایت نکرے یا وارث اسکے اپنی طرف سے تبرعًا و احسانًا فدیہ کفارہ ادا کرین تو اسوقت چاہیے کہ فدیہ

ادا کرنے مین حیلہ اسقاط کیا جاوے ساری عمر کا مسئلہ حیلہ اسقاط یہہ ہے کہ پہلے میت
کی عمر شمار کیجاوے اس مین سے ابتداء تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین مثلاً مرد
کے بارہ برس اور عورت کے نو برس وضع کرکے باقی برسون کے نماز روزے کا شمار کرنا یعنے
ہر روز کی پانچ فرض نماز اور واجب وتر ملکر چھے نمازین ہوتی ہین ایک نماز کا فدیہ نصف
صاع یعنے اڈھائی سیر گیہون سو ہر روز کے پندرہ سیر گیہون ہوئے اس ملک مین
چار سیر کی ایک پائیلی ہے اور سولہ پائلی کا ایک من اور بیس من کی ایک کھنڈی اناج کا
مانپ ہے سو ایک مہینے کے سات من دو سیر گیہون ہوئے اور ایک برس کے چار کھنڈی
چار من چھے پائیلی گیہون ہوئے اور رمضان شریف کے تیس روزون کا فدیہ ہر روز
اڈھائی سیر کے حساب سے ایک من دو پائیلی تین سیر گیہون ہوئے پس مجموعہ برس بھر
کی نماز روزون کا چار کھنڈی پانچ من آٹھ پائیلی تین سیر گیہون ہوتے ہین اگر عیدین
کی نماز و فطرہ کا فدیہ برس کے دو پائیلی اسمین ملاوے تو دس پائیلی تین سیر ہووینگے
پانچ برس کے اکیس (۲۱) کھنڈی سات من دس پائیلی دو سیر ہوتے ہین - دس برس کی
بیتالیس (۴۲) کھنڈی پندرہ من پانچ پائیلی ہوتے ہین اسی حساب سے گیہون کا شمار
کرنا چاہیئے مسئلہ مثلاً ایک مرد پچاس برس کی عمر مین وفات پایا تو ابتدائی تولد
سے بلوغ تک کے بارہ برس وضع کئے تو اٹتیس (۳۸) سال باقی رہے اسکے نماز روزون کا فدیہ
ایک سو باسٹھ کھنڈی دس من بارہ پائیلی دو سیر گیہون ہوئے اتنا مال دینے کی طاقت
نہین ہے تب میت کا وصی یا وارث یا ولی مقتدی نے ایک قرآن شریف اچھا صحیح الحروف
قابل تلاوت یا دوسری شی موتی مروارید ہیرا وغیرہ حاضران مجلس سے دو یا زیادہ مسلمانون
کے روبرو لانا اور جتنے گیہون فدیہ کے ہوئے ہین اسکی عوض مین ایک مسکین کو فروخت
کردینا یعنے ایسا کہنا کہ ای فلان یہہ قرآن شریف یا یہہ فلانی شی مین فروخت کیا ہون
تجھکو فلان کھنڈی فلان من گیہون کے عوض یہہ جو فدیہ میت فلان ابن فلان کی نماز روزونکا

ہے وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا بیع سلم کے طور پر یعنے جنس زمان مکان قیمت گیہون دینے کا وقت وغیرہ شروط شرعیہ کے ساتھ مین نے خریدا اب یہہ قرآن شریف یا قیمتی شئی اس مسکین کی ملک ہوئی پھر اس مسکین کو میت کے جنازے کے پاس لاکر دو مسلمانون کے حضور مین ایسا کہے کہ یہہ قرآن شریف تمنے خریدا اور اسکی قیمت کے عوض اتنے کھنڈی گیہون تمہارے ذمے پر ہین سو گیہون میت فلان بن فلان کے روزے نمازون کا فدیہ ہے مین نے تمکو دیا پھر وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا اسطرح تین مرتبے کہے تو وہ حیلہ اسقاط صحیح ثابت موافق شرع شریف کے ہوا بعد دعا مانگے میت کے حق مین اس طرح سے الٰہی ہم بندے تیرے تمام حقوق عبادات ادا کرنے سے عاجز و لاچار ہین اور یہہ حیلہ شرعی میت کی طرف سے وسیلہ بخشایش و معافی کا تیری فضل و رحمت کی امید پر ہمنے کیا ہے اپنے فضل و کرم سے قبول کر اور اس میت لاچار کے تمام گناہون سے درگذر فرما وے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ دوسرے سب مسلمان آمین کہین اور یہی ترتیب کتاب عینی شرح کنز الدقایق جامع الرموز کنز العباد شرح وقایہ مین مذکور ہے - مسئلہ صدقہ دیوے ولی میت کے گذرنے کے بعد پہلی رات کو جو بہت بھاری ہے کھانا کپڑا مسکینونکو کھلاوے جو کچھہ میسر ہووے تین روز یا سات روز ضرور فاتحہ دلاوے یا چالیس روز تک کرے اگر دو رکعت نماز نفل کی نیت سے کہ اسکو صَلٰوۃُ الْهَوْلِ کہتے ہین اسکو ثواب بخشنے کے واسطے پڑھے تو بڑا ثواب ہے اوّل رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ تکاثر یعنے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس بار پڑھے بعد رکوع و سجود کے دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی پڑھے اور ثواب اسکا میت کو بخشے مشایخ فرماتے ہین کہ اگر زمین و آسمان بھر کر گناہ ہوونگے تو سب بخشائے جائینگے اور سات روز تک برابر بعد مغرب کے پڑھا کرے شرح عین العلم مین مرقوم ہے اگر دونون رکعت مین صلٰوۃ الہول کے یکبار سورہ فاتحہ اور اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے اسکا بھی ثواب بعید دکھا ہے

کیونکہ تین مرتبے سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک ختم قرآن شریف کے برابر ملتا ہے اگر فرزند اپنی خاص حلال کی کمائی میں سے کچھ تھوڑا صدقہ یا خیرات فقرا کو دیوے تو اسکا ثواب عظیم میّت کو پہنچتا ہے اور اس فرزند کو بھی اُتنا ہی ثواب خدا کی جناب سے ملتا ہے ربّنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النّار وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمّد وّ علیٰ اٰلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۰ آمین یا ربّ العٰلمین ۰

استفتا (۳۵)

قال اللہ تعالیٰ عزّوجلّ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ۰ وقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من سئل عن علم علمہ ثمّ کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام من النّار ۰

چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین زادہم اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیما . درینصورت کہ شخصی جانوری حلال الاکل را بنام بزرگی یا برای فاتحہ مولیٰ خود یا برای تزویج نکاح حزبد و بوقت ذبح باتسمیہ ذبح کرد پس ازین مذبوحہ مسلمان کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است خوردن ازان گوشت جایزست یا نہ ودر قبرستان رفتن برای فاتحہ وزیارت یا ازبرای زیارت اولیاء اللہ درجای رفتن و از برای مولیٰ خود دہم یا سیوم یا چہلم روزی معین کردن وطعام پختن وجانوری ذبح کردن و عزیز واقربا وفقرا ومساکین را خورانیدن جایزست یا نہ وحضرت مولوی خلیل الرّحمٰن صاحب رسالہ درتفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ تصنیف کردہ اند ہمون رسالہ و روایات او درست وموافق شرع شریف اند یا نہ بیّنوا توجروا اجراً جزیلاً ۰ المستفتی سید طاہر علی ساکن احمد نگر

الجواب وھو ملھم بالحقّ والصّواب والیہ المرجع والمآب

بر تقدیر صدق مستفتی مطلق خوردن گوشت جانوری کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است روا است کہ منذور بنام بزرگی باشد یا برای فاتحہ مولیٰ بود و یا از برای تزویج نکاح باشد وغیر ذلک بای وجہ کان گوشت مذبوحہ حلال طیّب است لقولہ تعالیٰ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم

بآیاتہٖ مومنین وقد صرح فی التفسیر الاحمدی قولہ تعالیٰ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ
لِغَيْرِ اللّٰهِ معناه ذُبِحَ لِاسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ مثل لات وعزیٰ واسماء الانبیاء وغیر ذلک
فان افرد باسم غیر الله او ذکر مع اسم الله عطفًا بان یقول باسم الله ومحمد رسول
الله بالجر حرم الذبیحۃ وان ذکر موصولًا لا معطوفًا بان یقول باسم الله محمد
رسول الله کرہ ولا یحرم وان ذکر مفصولًا بان یقول قبل التسمیۃ وقبل ان
یضطجع الذبیحۃ او بعدہ لا باس بہ ھٰکذا فی الہدایہ ومن ھٰھنا علم ان البقرۃ
المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر الله
علیہا وقت الذبح وان کانوا ینذرونہا لہ انتہیٰ ۃ والجواب عن الثانی کہ در قبرستان
رفتن الخ قال الله تعالیٰ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۃ
قال البیضاوی یعنی عامۃ الکفار او الیہود اذ روی انہا نزلت فی بعض فقراء المسلمین
کانوا یواصلون الیہود لیصیبوا من ثمارہم قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ لکفرہم بہا
او لعلمہم بانہ لا حظ لہم فیہا لعنادہم الرسول المنعوت فی التوراۃ المؤید بالآیات
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ان یبعثوا او یثابوا او ینالہم خیر منہم
وعلی الاول وضع الظاھر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی ان الکفر ایئسہم انتہیٰ اھ
وقد صرح شیخ المشایخ مولانا عبد الحق دہلوی رحمہ الله در شرح مشکوٰۃ باینکہ زیارت قبور مستحب است
باتفاق زیرا کہ سبب رقت قلب و تذکر موت و پوسیدگی استخوان و فنای دنیا است و جز آن
از فواید عمدہ دران دعا مر اموات را و استغفار برای ایشان است و باین وارد شدہ است
سنت و بود آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کہ در بقیع میرفت و سلام میداد بر اہل آن و استغفار
میکرد برای ایشان و اما استمداد باہل قبور در غیر نبی صلی الله علیہ وسلم یا در غیر انبیا علیہم
السلام منکر شدہ اند انرا بعضی از فقہا ومیگویند نیست زیارت مگر از برای دعا مر موتی و
استغفار برای ایشان و رسانیدن نفع بایشان بدعا و استغفار و تلاوت قرآن و اثبات

کرده اند از مشایخ صوفیه قدس اللہ اسرارہم و حجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفته است
ہر که استمداد کرده شود بوی در حیات استمداد کرده میشود بوی بعد از ممات انتہیٰ ۃ
و فی المشکوٰۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی و
ابی فلما دفن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ
علی ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ رواہ احمد وعن محمد بن النعمان یرفع
الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہ او احدھما فی
کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً وعن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن
زیارۃ القبور فزوروھا فانہا تزھد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ رواہ ابن ماجہ
انتہی وقال الشیخ الملا علی القاری رح فی شرح فقہ الاکبر انہ قد ورد فی
الاحادیث الصحیحۃ من الدعاء للاموات خصوصاً فی صلوٰۃ الجنازۃ وقد
توارثہ السلف واجمع علیہ الخلف فلو لم یکن للاموات فیہ نفع لکان عبثاً
بل جاء فی القرآن آیات کثیرۃ متضمنۃ للدعوات للاموات کقولہ تعالیٰ
رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا وقولہ تعالیٰ رب اغفر لی ولوالدی ولمن
دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات وقولہ تعالیٰ ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ۃ وعن سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ انہ قال یا
رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا
وقال ھذہ لام سعد اخرجہ ابو داؤد والنسائی رضی اللہ عنہما اما ما ذکر
فی شرح العقائد من حدیث ان العالم او المتعلم اذا مر علی قریۃ فان اللہ تعالیٰ
یرفع العذاب عن مقبرۃ تلک القریۃ اربعین یوماً انتہی وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اذا مات
۲۱

اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا ثلثا ولد صالح يدعوا له بالخير وعلم علّمه الناس وصدقة جارية قال الله تعالى اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ والنقل من مكان الى مكان لزيارة قبور الاولياء والعلماء والصّلحاء جايز مستحسن كما جاء فى الحديث المؤمنون لا يموتون بل ينقلون من دار الفناء الى دار البقاء وتعيين اليوم للموتىٰ كالعاشر والثلثين و الاربعين لايصال الثواب مثلاً وغير ذلك باى وجه كان مما ينفع ثوابها الى الموتىٰ جائز بل مستحسن واولى كما صرّح به فى الفتاوى الرّحمانى والجواهر الاخلاطى وغير ذلك واطعام الطّعام لذوى القربى والارحام والفقراء والمساكين بالمذبح الحلال ان كان بالتّسمية عند الذبح فجايز بلا خلاف ولا ريب ولا شكّ وقال فى القصيدة الامالى حيث قال وللدّعوات تاثير بليغ وقد ينفيه اصحاب الضّلال انتهى وما قاله مولانا الاجل والاستاذنا الاكمل المولوى خليل الرحمن صاحب فى رسالته فهو موافق ومطابق للشرع فمن انكرها فقد انكر الشّرع ومن انكره فقد كفر كما صرح به فى الدر المختار ان الفقه هو ثمرة الحديث وليس ثواب الفقيه اقل من ثواب المحدث فمنكر الفقه منكر الحديث ومنكر الحديث كافر مطلقاً انتهى هذا آخر ما اوردناه والحمد لله اوّلاً وآخراً وظاهراً وباطناً واصلّى واسلّم على حبيبه وشفيعه وامينه ورسوله محمّد وعلى آله واصحابه صلواةً زاهرةً وسلاماً فاخراً الى يوم الدّين والله اعلم وعلمه اتم

كتبه الفقير الى الله المستعان (الحافظ اعظم) قد اصاب فيما اجاب كتبه خويدم الطّلاب القاضى عبدالله الاورائ عفى الله عنه وعن والديه وجميع المسلمين آمين يارب العالمين ۝ نظام الدين هذا حق

الجواب صحيح كتبه خادم الطّلاب غلام محى الدين عفى الله عنه وعن والديه آمين يارب العالمين (غلام محی الدین عفی عنہ)

ما اجاب المجيب فهو فيه مصيب كتبه خادم الطلاب سيّد احمد كتبه عفى الله عنه وعن والديه وعن المسلمين آمين (سید احمد)

هذا جواب صحیح کتبه خادم الطلاب سید عبد الله عفی الله عنه (مہر: سید عبد اللہ)

قد صح الجواب کتبه خادم الطلبه القاضی قاسم المهدی عفی الله عنه وعن والدیه امین

هذا الجواب صحیح کتبه خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالوکهی عفی الله عنهما وعن والدیهما امین

الجواب صحیح کتبه خادم الطلبه القاضی سلطان عفی الله عنه وعن والدیه امین (مہر: قاضی مطلق سلطان خان)

الروایة المرقومة صحیحة والرسالة موافقة للسنة والکتاب کتبه خادم الطلاب غلام محمد ابن القاضی حیدر کان الله تعالی له ولوالدیه امین یا رب العالمین

الامر کما ذکر کتبه خویدم الطلبه العبد الراجی الی رحمة ربه الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی عنه وعن والدیه وعن جمیع المؤمنین امین یا رب العالمین

قد صح الجواب والمجیب مصیب فیما اجاب کتبه احقر العباد القاضی حسین الکوفی عفی الله عنه وعن والدیه امین

استفتا کا ترجمہ

فرمایا حق تعالی نے پوچھو تم علمای کامل سے جو چیز اگر تم نہین جانتے ہو ۞ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کسی عالم کو کوی شخص نے دین کا مسئلہ پوچھا اور وہ عالم جانتا ہے مگر اسکو چھپایا جواب نہ دیا تو کل قیامت کے روز آگ کی لگام اسکے منہہ مین دیوینگے —

کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالی انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ ایک شخص مسلمان نے حلال جانور کوی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا کسی میّت کی فاتحہ دینے کے واسطے یا نکاح کے لئے ولیمہ کرنے کھانا پکانے کے واسطے خرید کیا اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا پھر وہ جانور کا گوشت کھانا جایز ہے یا نہین — اور قبرستان مین فاتحہ پڑھنے اور زیارت قبور اولیا اللہ کے واسطے جانا جایز ہے یا نہین — میّت کے بعد سیوم دہم وچہلم کا دن معین کرکے کھانا پکانا جانور ذبح کرنا فقرا مساکین خویش اقربا کو کھلانا جایز ہے یا نہین — اور حضرت مولانا خلیل الرحمن نے جو رسالہ تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کا بنایا اور چھپایا ہے وہ رسالہ اور اسکی روایتین موافق شرع شریف کے

درست ہین یا نہین بینوا توجروا المستفتی سید طاہر علی ساکن احمدنگر

الجواب واللہ ھو الملہم بالحق والصّواب

بر تقدیر صدق مستفتی وثبوت ما فی السّوال مطلق کھانا حلال جانور کا جو اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہی جایز ہی اگر کسی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا میّت کی فاتحہ کے واسطے یا شادی نکاح کے کھانے کے واسطے ہو گوشت مذبوحہ حلال طیّب ہی ۔ خدا فرماتا ہی کہ اگر تمکو قرآن پر ایمان ہی تو کھاؤ اس حلال جانور کو جسپر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہی ۔ اور تفسیر احمدیہ مین مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنے ذُبِحَ بِهٖ لِاِسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ کیا ہی یعنے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو مثل لات وعزیٰ واسمائی انبیا وغیرہ وہ حرام ہوتا ہی اگر فقط ایک بُت کا نام سوائے نام اللہ کے لیا یا اللہ کے نام کے ساتھ عطف کرکے کہا اسطرح باسم اللہ ومحمدٍ رّسول اللہ دال کو زیر سے کہا تب ذبیحت حرام ہی اگر موصولاً کہا معطوفاً نہین اسطرح سے باسم اللہ محمدٌ رسول اللہ مکروہ ہوگا ذبیحہ حرام نہین ہوگا ۔ اگر مفصولاً کہا اسطرح سے قبل تسمیہ کے یا قبل ذبیحہ لٹانے کے یا بعد لٹانے کے تو لا باس ہی کھانا اسکا یعنے کچھہ مضایقہ نہین اسطرح ہدایہ مین ہی ۔ اور یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائی یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور انکے نام سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیّب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر نہین لیا گیا اگرچہ اُسے غیر خدا کے نام سے نذر رکھے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی ۔ اور جواب دوسرے مسئلے کا یعنے قبرستان مین جانا فاتحہ دینے کے واسطے سو جایز ہی خدا فرماتا ہی ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پیروی مت کرو اس قوم کی جسپر خدا نے غضب کیا ہی تفسیر بیضاوی مین قوم سے مراد عامہ کفار و یہودی ہی چنانچہ روایت ہی کہ یہہ آیت بعض فقرا مسلمین کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ وے یہودون سے ملے رہتے تھے کہ انکے باغون سے پھل میوہ انکو ملا کرے آخر کو نا امید ہوئے

بسبب انکے کفر کے یا معلوم ہوا کہ ان باغون سے انکو کچھ حصّہ ملنے والا نہین کیونکہ جس رسول کی تعریف توراۃ مین موجود ہی اور معجزے اسکے ظاہر ہین ایسے رسول سے عداوت دشمنی رکھتے ہین جسطرح سے کہ کفار اصحاب قبور سے ناامید رہتے ہین یہہ کہ انکی روح کیواسطے کچھہ نیاز بھیجین یا ثواب کے کام کرین یا انھون سے کچھہ خیر انکو پہنچے اور اوّل بات یہہ ہی کہ ضمیر کی جائے ہواسم ظاہر رکھا گیا تا دلالت کرے کہ انکا کفر انکو ناامید کرنے والا ہی - اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف مین تصریح کی ہی کہ زیارت قبور مستحب ہی باتفاق علما کیونکہ رقت قلب اور موت کا یاد کرنا اور استخوان کی بوسیدگی اور فنائی دنیا کا سبب معلوم ہوتا ہی اور اسکے سوائے بہت فائدے عمدہ ہین زیارت قبور مین کہ اموات کے حق مین دعا کی جاتی ہی انکے واسطے مغفرت مانگی جاتی ہی اسلئے سنت ہی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم قبرستان بقیع مین جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے مُردون پر اور طلب مغفرت کرتے تھے انکے واسطے اور استمداد اہل قبور سے سوائے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے یا اور انبیا کے تو بعض فقہا نے اس سے انکار کئے ہین اور کہتے ہین کہ زیارت قبور نہین ہی مگر مردون کے واسطے دعا کرنا اور طلب مغفرت انکے حق مین مانگنا اور انکو نفع پہنچانا دعا و استغفار و تلاوت قرآن سے اور ثابت کئے ہین استمداد کو شیخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے فرماتے ہین کہ حیات کے وقت جس بزرگ سے دعا مدد کی مانگتے ہین اس بزرگ سے بعد مرنے اسکے بھی مدد مانگنا جایز ہی - مشکوٰۃ شریف مین حضرت ام المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی فرماتی ہین کہ مین میرے حجرہ مین کہ جہان میرے خاوند رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور میرے والد ابوبکر صدّیق مدفون ہین جب جاتی تھی تو کپڑا الگ کرکے مُنہہ کھلا رکھتی تھی اور جانتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے والد یہان آسودہ ہین مگر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہان مدفون ہوے انکے پاس تو قسم ہی خدا کی کہ اب مین جب جاتی ہون تو کپڑے سے بدن اور مُنہہ پوشیدہ کرکے جاتی ہون کہ

عمر فاروقؓ سے حیا کرتی ہون رواہ احمد ۔ محمد بن نعمان نے اس حدیث مرفوع کو رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچایا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے اپنے ماںباپ کی قبرون کی یا
ایک اُن دونون مین سے ہر ایک جمعہ کے روز زیارت کی تو اس شخص کو مغفرت ملتی ہی اور
صالحین مین اسکا نام لکھا جاتا ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اس حدیث کو مرسل کے درجے
پر لکھا ہی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
فرمایا کہ مین نے تمکو زیارت قبور سے پہلے منع کیا تھا پھر اب زیارت کرو پس تحقیق کہ اس سے
دنیا سرد ہوجاتی ہی دل مین اور آخرت یاد آتی ہی ابن ماجہ نے روایت کی ہی انتہی ۔
شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر کی شرح مین کہا ہی کہ صحیح حدیثون مین وارد ہی
مردون کے واسطے دعا کرنا خصوصًا نماز جنازہ مین اور علمائی سلف وخلف نے یہہ کام
جاری رکھا اگر اموات کو اسمین نفع نہین پہنچتا تو یہہ کام عبث ہوتا بلکہ قرآن شریف
مین مردون کے حق مین دعا مانگنے کے واسطے بہت آیات نازل ہین چنانچہ قولہ تعالے
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای خدا بخشدے میرے ماںباپ کو اور رحمت کر
اُن پر کہ اُنھون نے خورد سالی مین مجکو پرورش کیا ہی قولہ تعالی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے ای خدا بخشش کر مجھے اور
میرے ماںباپ کو اور جو میرے گھر مین داخل ہوا درحالیکہ مومن ہی اور تمام مومنین و مومنات
کو قولہ تعالی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنے ای ہمارے
رب بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے اوّل ایمان لائے ہین ۔ اور سعد بن عبادہ سے
روایت ہی کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ ام سعد یعنے میری ماں وفات پائی تو کون سا
صدقہ اسکے لیے افضل ہی آنحضرت نے فرمایا پانی پھر سعد نے ایک کوان کھودا اور کہا
کہ یہہ ام سعد کے واسطے ہی یعنے جو اسکا پانی پیئے تو ثواب اسکا ام سعد کو ہمیشہ پہنچتا رہے
ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت کی ہی ۔ شرح العقاید مین ذکر کیا ہی

اس حدیث شریف سے کہ اگر عالم یا طالب علم کسی گانون مین سے گذرا پس تحقیق اللہ تعالی اس گانون کے قبرستان مین سے چالیس روز تک عذاب اُٹھا دیتا ہی انتہی - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی آدمی دنیا سے گذر گیا سب اسکے عمل منقطع ہو جاتے ہین مگر تین باقیات الصالحات کا ثواب میت کو ہمیشہ پہنچتا ہی ایک فرزند صالح کہ باپ کے حق مین دعای خیر کرتا ہی دوسرا علم کہ جو اسنے لوگون کو سکھایا ہی تیسرا صدقہ جاریہ چنانچہ پل مسجد چاہ مہمان سرا وغیرہ قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ یعنے فرمایا حق تعالی نے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک تو واسطے انکے ثواب ہی ہمیشہ جاری - اور اولیا و علما و صلحا کی قبور کی زیارت کے واسطے ایک مکان سے دوسرے مکان پر جانا جایز و مستحسن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ مومن ایماندار مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے فنا کے نکل کر دوسرے گھر بقا مین نقل کرتے ہین اور زائرون کو اپنے دیکھتے و پہچانتے ہین - اور ایصال ثواب و اطعام طعام کے واسطے دہم سوم چہلم کا روز وغیرہ معین کرنا کہ میت کو اس روز مین ثواب پہنچایا جاوے سو بھی جایز و مستحسن ہی چنانچہ فتاوی رحمانی اور جواہر اخلاطی مین اسکی تصریح موجود ہی - اور کھانا کھلانا فقرا و مساکین و خویش و اقارب کو اور انکے واسطے بکری ذبح کرنا اللہ کا نام لیکر جایز ہی بلا خلاف اور بے شک - قصیدہ امالی مین ہی کہ دعا اور صدقہ کو اموات کے ثواب پہنچانے مین بڑی تاثیر ہی مگر فرقہ معتزلہ ایصال ثواب کا انکار کرتے ہین سو گمراہ ہین انتہی -

حضرت مولانا بزرگ افضل العلما المتاخرین مولوی خلیل الرحمن مصطفی آبادی نے ما اہل بہ لغیر اللہ کی تفسیر اپنے رسالہ مین لکھی ہی سو سب صحیح اور مطابق شرع شریف سے ہی جس نے اسکا انکار کیا تو گویا شرع سے انکار کیا اور جس نے شرع سے انکار کیا اسکے کفر مین کیا شک ہی چنانچہ در المختار مین اسکی تصریح مرقوم ہی کہ تحقیق فقہ ثمرہ ہی حدیث شریف کا اور فقیہ کا ثواب محدث سے کم نہین تو جو منکر فقہ سے ہوا گویا وہ منکر حدیث شریف سے ہوا اور جو منکر حدیث

شریف سے ہوا وہ کافر ہی مطلقًا انتہیٰ ہٰذا آخرما اوردناہ الخ یہہ آخر ہے جو ہمنے بیان وارد کئے ہیں اور شکر ہے اللہ کا اوّلًا و آخرًا وظاہرًا و باطنًا اور درود وسلام ہووے اوپر حبیب اسکے اور رسول اسکے اور شفیع وامین اسکے محمدؐ اور اوپر آل انکے اور اصحاب انکے صلوٰۃً زاہرۃً وسلامًا فاخرًا قیامت کے دن تک واللہ اعلم وعلمہ اتم ؐ

بسم اللہ والحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین

امّا بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالےٰ لیصرف شرھم عنہ حلّ وان قصد الذبح لھم حرم قال الرافعی مستند وکاضابطہ اعلم ان الذبح للمعبود وباسمہ فانزل منزلۃ السّجود لہ وکلّ واحد منھما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ کمن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لاعلیٰ ھٰذا الوجہ کما اذا ذبح لرفق غیرہ اولرضاہ اوالکعبۃ تعظیما لانّھا بیت اللہ اوالرسول لانّہ رسول اللہ فلایحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السّلطان لانہ استبشار بقدومہ نازلۃ منزلۃ ذبح العقیقۃ بولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمّد واراد الذبح ببسم اللہ والتبرّک باسم محمد ینبغی ان لایحرم ھٰذا کلام الرافعی وصوّبہ النووی انتہیٰ ما فی الانوار

وقد ورد فی الاخبار والاٰثار ترغیب فی زیارۃ الصّالحین احیاءً وامواتًا وفضلھا عظیم والدّعاء فی مجالسھم وعند قبورھم مستجاب والرّحمۃ تنزل علیھم ولغم الحاضر والزوار وھذہ الخصوصۃ المحبّب لزایر وورد فی ذٰلک ادلۃ واضحۃ ونقلت عنھم فی اجابۃ الدعاء وقضاء الحاجات وتفریح الھموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالھیّۃ ودرک الامور الغیبیۃ بالفتح علی الزایر بسببھم حکایات صالحۃ وروایات راجحۃ وذٰلک بقدر الصّدق وقوۃ العقیدہ وروی واشتھر عن فقیہہ الکبیر محمد بن حسین البجلی الیمنی رحمۃ اللہ انہ رای النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

فی منامہ وقال لہ یارسول اللہ ای الاعمال افضل فقال لہ وقوفك بین یدی ولی اللہ تعالی کحلبۃ شاۃ اوکشی بیضۃ افضل من ان تعبد اللہ حتی تنقطع اربًا اربًا فقال قلت یارسول اللہ حیًا کان اومیتا فقال حیًا کان اومیتا فینبغی لکل عاقل ان یتبرك الزیارۃ خصوصا اذا خاف محذورًا او ھمہ امر یستغیث بھم فی قضاحاجتہ وکفایۃ ھمہ بقال اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باھل القبور فقد رغب اھل العلم فی التصدق علی الاموات والدعالھم فی سایر الاوقات واھداء الثواب الیھم فیما یرید من اعمال البر المثوبۃ فقد دلت الاخبار الصحیحہ علی نفع الاموات بذالك ووصول الثواب الیھم ورفع درجاتھم ودخول المسرۃ علیھم اعنی بھدیۃ الاحیاء الی الاموات فان الروح بعد الموت حیاتہ باقیۃ لاتفنی وھی منعمۃ اومعذبۃ ذاھبۃ الی حیث یشاء اللہ قالہ اھل التحقیق ۵ کتبہ خادم الطلبۃ الراجی الی رحمۃ ربہ الابر عبد القادر بن عبد الرحیم الجتیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین امین یارب العالمین ۵

ترجمہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۵ امابعد حمد وصلوٰۃ کے کتاب الانوار فقہ شافعیہ میں لکھا ہے کہا امام رویانی رح نے اگر کسی نے ذبح کیا ایک بکری جنّ کے واسطے اور قصد کیا تقرّب الی اللہ کا تا جن کا شر اُس سے دفع کرے سو حلال ہے اور اگر قصد کیا تقرّب جنّ کا سو حرام ہے ۔ امام رافعی رح نے ایک ضابطہ کلیہ بیان کیا ہے جاننا چاہیئے اگر ذبح معبود کے واسطے اور اسکے نام سے ہے تو قایم مقام سجدے کے ہوا ذبح کرنے والے کیواسطے اور سجدہ بھی دو طرح کا ہے عبادت اور تعظیم کے لئے ویسا ذبح بھی دو طرح کا ہے عبادت اور تعظیم کے لئے پھر کسی نے غیر خدا کو عبادت و تعظیم کی راہ سے ذبح کیا تو کفر ہے اور ذبیحہ حرام ہے جیسا کہ سجدہ غیر خدا کو عبادت کی راہ سے کفر ہے اور جس نے غیر خدا کے واسطے ذبح کیا

عبادت کی راہ سے نہین بلکہ اسکی مہربانی کے واسطے یا راضی کرنے کے واسطے یا کعبہ کے واسطے
از روی تعظیم کے کہ وہ بیت اللہ ہی یا رسول کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ہی تو حرام نہین ہوویگا
اور اسیطرح سے ہی ذبح کرنا استقبال سلطان کے واسطے کہ وہ اسکے آنے کی خوشی ہی چنانچہ
ذبح کیا عقیقہ کے واسطے کہ فرزند کے ولادت کی خوشی ہی سو جایز ہی اور اسی طرح کسی نے
کہا بسم اللہ واسم محمد اور ارادہ کیا بسم اللہ کا اور تبرک اسم محمد کا چاہیے کہ حرام نہوگا
اور اس رافعی کے کلام کو امام نووی رحمہ نے پسند کیا ہی انتہیٰ کتاب انوار کی عبارت ختم
جایز ہوا ۔ اخبار و آثار مین وارد ہی ترغیب دلانا زیارت صالحین کے واسطے خواہ
زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور انکی بزرگی بہت بڑی ہی اور دعا انکی مجلس مین اور
انکی قبرون کے نزدیک مستجاب ہوتی ہی اور رحمت نازل ہوتی ہی انھون پر اور سب
حاضرین و زیارت کرنے والون پر اور یہہ خاص زایر کے واسطے ہی کہ محبت سے زیارت
کرے ۔ اس باب مین دلیلین واضح بہت احادیث وارد ہین اجابت دعا و قضائے
حاجات کے واسطے اور غم کا دور ہونا خوشی کا آنا صفائی باطن کی پیدا ہونا اور حصول
علوم الہام کا اور ادراک امور غیبیہ کا کہ زائرین کے دلون پر دروازہ اسرار کا مفتوح
ہوجاتا ہی اور اولیاؤن کی زیارت قبور کے سبب سے مشکلات حل ہوتے ہین اس باب
مین بہت حکایات صالحہ اور روایات راجحہ موجود کتابون مین مرقوم ہین اور یہہ فوائد
بقدر صدق نیّت و قوت عقیدہ حاصل ہوتے ہین ۔ فقیہ الکبیر محمد بن حسین البجلی
الیمنی سے روایت مشہور ہی کہ انھون نے خواب مین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو
دیکھا اور آنحضرت کا خواب کبھی جھوٹھا نہین ہوتا عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل
مقبول و افضل ہی آنحضرت نے انکو فرمایا ولی اللہ کے حضور مین تیرا کھڑا رہنا بکری کا
دودھ دھویا جاوے یا بیضہ اُبالا جاوے فقط اتنی دیر تک سو افضل ہی تجھکو اُس سے
کہ تو عبادت کرے اللہ کی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے تیرا جسم پھر فقیہ مذکور کہتا ہی کہ

ہین نے عرض کی یارسول اللہ وہ ولی اللہ زندہ ہووے یا مردہ آنحضرتؐ نے فرمایا خواہ زندہ ہووے خواہ مردہ ہووے پس لازم ہی ہرایک عاقل شخص کو کہ زیارت سے تبرک حاصل کرے خصوصًا جب ڈرتا ہو کسی خطرسے یا مشکل کام درپیش آوے ضرور انھون سے استمداد واستغاثہ چاہے اپنی حاجت کفایت کرتے ہین تو انکی ہمت کی برکت سے اپنی مراد پاویگا۔ چنانچہ کہے ہین جب تم کسی امور ہین حیرت زدہ ہو جاؤ تو مدد مانگو اہل قبور سے اسی لیے اہل علم نے رغبت کی ہی صدقہ دینے ہین اموات کے نام سے اور دعا انھون کے واسطے ہروقت کرتے ہین اور ایصال ثواب ہین اور ہرایک نیک عمل فاتحہ وغیرہ ثواب کے کام بجا لاتے ہین بہت سی حدیثین صریح وارد ہین کہ ایصال ثواب سے اموات کو نفع پہنچانا تا انکے درجے بڑھین اور خوشحالی انکو ہووے زندون کے ہدیے اموات کو بیشک پہنچتے ہین کیونکہ روح کو بعد موت کے حیات جاودانی حاصل ہی اور وہ فنا نہین ہوتی ہمیشہ باقی ہی خواہ نعمت و آسایش مین ہون خواہ عذاب ورنج مین ہون جس مقام پر خدا نے انکو رکھا ہی وہان موجود ہین اہل تحقیق کا یہی عقیدہ اور مقرر وہ ہی — کتبہ خادم الطلبہ الراجی الی رحمۃ اللہ ربہ الابر عبدالقادر بن عبدالرحیم الجیبینکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین آمین یارب العلمین

الجواب مطابق للسؤل والمجیب مصیب فیما قال وما وقع فی تفسیر فتح العزیز کما فسر بہ علیہ مولانا واستاذنا خلیل الرحمن سلمہ اللہ المنان فی رسالتہ تحلیل ما اہل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ فہو حق وقد رجع عنہ مصنفہ رح کما قال فی رسالتہ المسماۃ بوارق المحمدیہ لمولانا واستادنا شیخ فضل رسول بدایونی سلمہ اللہ تعالیٰ وہذا عبادتہ بالفارسیۃ ہنگام شیوع تفسیر عزیزی کہ بیندگان برغلطی این مقام مطلع گردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر وتحریر تکلیف دادند تا دیر بازاین مکاتبہ ومکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بتحریر پرداختہ از آنچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود واین امر از منقصت آن بزرگوار تصور نباید کرد

بلکہ

بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت است عصمت از خطا خاصہ انبیاست و مذموم اصرار بر خطا است الخ صفحہ ۱۶۵ وہذا ہو الاصح عند الجمہور وما اہل بہ لغیر اللہ معناہ ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا وغیر ذلک کما فی فوز الکبیر فی اصول التفسیر لمولٰنا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ کتبہ خادم السادات والعلما الفقیر الحقیر سید عبد الفتاح المدعو بسید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین

سنہ ۱۳۰۲ ہجریہ مقدسہ

الراجی الی رحمۃ اللہ الباری
سید عبد الفتاح الحسینی

ترجمہ

جواب مطابق سوال کے ہی اور جواب دینے والا صواب پر ہی جو کچھہ کہ کہا ہی اور جو تفسیر عزیزی میں واقع ہوا ہی اسکی بابت مولانا و استادنا خلیل الرحمٰن مصطفیٰ آبادی مرحوم نے اپنے رسالے میں بنام تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ لکھا ہی حق اور صحیح ہی چنانچہ کتاب بوارق المحمدیہ لرجم الشیطان النجدیہ تصنیف مولانا شیخ الکامل سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اسکے صفحہ ۱۶۵ میں مرقوم ہی اور وہ فارسی عبارت کا ترجمہ یہہ ہی جس وقت تفسیر عزیزی مشہور و شایع ہوئی دیکھنے والے اس مقام کی غلطی پر مطلع ہوے اور صاحب تفسیر کو تقریر سے اور تحریر سے تکلیف دئے دیر تک باہم دیگر مکاتبہ اور مکالمہ رہا صاحب تفسیر نے اس باب میں چند بار لکھا آخر کو جو کچھہ اسمین جمہور کے خلاف مرقوم ہوا تھا اس سے مصنف نے رجوع کیا ہی اور یہہ امر اس بزرگوار کی شان میں باعث نقصان نہیں خیال کیا چاہیئے بلکہ انصاف کی راہ سے کمال تعریف و توصیف کے لایق ہی عصمت خطا سے مخصوص پیغمبروں کے واسطے ہی اور اپنی خطا پر سخن پروری کے طور اڑے رہنا برا ہی — اور جمہور علما کے نزدیک وما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہہ ہین ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا یعنے حرام ہوتا ہی وہ جانور کہ جس پر ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا جاوے جیسا باسم اللات باسم العزیٰ یا کوئی پیغمبر کا نام

لیکر ذبح کرے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف مین یہی معنی مفصل مرقوم ہین - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ؁

استفتا ۳۶

مخفی و محتجب نرہے کہ سنہ ۱۲۸۳ ہجریہ مقدسہ مین حضرت سید علوی صاحب ساکن مرادہ متعلق بلاد عرب کلمہ شہادت کے معنے عربی مین لکھکر اپنے مریدین و معتقدین کے لیے بمبئی مین چھپوائے تھے اسکا ترجمہ تحت اللفظی اردو مین اور سندھی مین بھی چھپا تھا ایک ہندی مولوی صاحب نے اسمین اعتراض کیا کاتب کو کافر کہا آخرش وہ سید مظلوم اور شیخ محمد حسین سندھی مکہ معظمہ کو گئے اور وہ چھپا ہوا کاغذ معنی کلمہ شہادت مع ترجمہ ارد و تحت اللفظی مکہ معظمہ کے مفتیون کے حضور مین گذرانا کہ ہندوستان مین ایسی بے علمی اور بیدادی اور ہر شخص کو نفسانی آزادی ہوتی ہی کہ جو کلمہ شہادت بنای اسلام ہی اسکی معنی بھی درست نہین جانتے اور جو شخص صحیح معنی کرتا ہی اسکی تکفیر کرتے ہین - تب وہان کے علما و مفاتی اربعہ نے اصل معنی سید علوی کے مطبوعہ کو بغور دیکھا اور اسکی صحت پر فتویٰ دیا بار دیگر وہ اصل معنی مع ترجمہ اردو و جوابہای مفاتی اربعہ محمد حسین سندھی نے یہان لائے اور چھپوا دئے اور معترض یہان سے چلے گئے -

سید علوی کی اصل معنی عربی مع ترجمہ تحت اللفظ اردو مین النقل مطابق الاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ النُّطْقُ بِالشَّهَادَتَيْنِ

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہی اوپر انسان بولنے والے کے بولنا کلمہ شہادتین کا

مَعَ التَّصْدِيْقِ وَاَنْ يَّعْلَمَ مَعْنَاهَا وَهِيَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

ساتھ سچ جاننے دل کے اور بوجھنے معنے اسکے اور وہ یہہ ہے کہ شاہدی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود ہے لائق عبادت کے مگر اللہ اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَمَعْنٰی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ

شاہدی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں اور معنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے یہہ ہیں میں جانتا ہوں

وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنْ لَّا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ

اور اعتقاد رکھتا ہوں میں ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسروں کے کہ نہیں کوئی معبود حق بیچ وجود کے مگر اللہ تعالیٰ اور

اَنَّهُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاهُ الْمُفْتَقِرُ اِلَیْهِ كُلُّ مَا عَدَاهُ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

تحقیق اللہ تعالیٰ بے پرواہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وجو سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

وَلَا یُمَاثِلُ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَحَدًا مُتَّصِفٌ بِكُلِّ كَمَالٍ مُنَزَّهٌ

اور نہیں مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَمَا خَطَرَ بِالْبَالِ ، وَمَعْنٰی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہر نقصان اور ہر عیب سے ۔ اور جو خطرہ ساتھ دل کے ہو اور معنے اشہد ان محمدا رسول اللہ کی یوں ہی کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے

اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

بوجھتا ہوں میں اور یقین لاتا ہوں میں ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسروں کے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد فرزند

عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰی كَافَّةِ الْخَلْقِ اَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

عبداللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں طرف تمام مخلوقات کے کامل ہی آدمیوں میں کامل صورت میں

وَّخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہی سیرت میں اور پیدا ہوئے مکہ شریف میں اور نبی ہوئے مکہ میں اور ہجرت کئے طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوئے اسی میں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

درود بھیجے اللہ تعالیٰ اوپر اسکے اور اوپر آل اسکے اور اوپر تمام اصحاب اسکے اور سلامتی کرے سلامتی کرنا بہت

نقل استفتا دستخطی علما مکہ معظمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ما قول سادا تنا العلماء المعظمین المفتین ببلد اللہ الامین فی رجل من السادۃ

العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها
ما اراده وقصد بذالك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى
اوراق وشهرها فى الآفاق وصورة ما حرره ولفظ ما سطره هذا
وصلّى الله على سيّدنا محمّد خاتم النّبيّين وعلى اله وصحبه اجمعين فاعلم انّ
اوّل ما يجب على الانسان النّاطق النّطق بالشهادتين مع التّصديق وان يعلم
معناها وهى اشهد ان لا اله الا الله واشهد انّ محمّدا عبده ورسوله ومعنى
اشهد ان لا اله الاّ الله اعلمُ واعتقد بنفسى وابيّن لغيرى ان لا معبود
بحق فى الوجود الاّ الله وانّه الغنىّ عمّا سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ
صاحبة ولا ولد ولا يماثل فى ذاته وصفاته وافعاله احد متصف بكل كمال
منزّه عن كل نقص وزوال وما خطر بالبال ومعنى اشهد ان محمّدا رسول
الله اعلمُ واعتقد بنفسى وابيّن لغيرى انّ سيّدنا محمد بن عبد الله عبدالله
ورسوله الى كافّة الخلق اكمل النّاس خَلقا وخُلقا وُلد بمكّة وبُعث بها وهاجر
الى المدينة ودُفن بها صلّى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلّم تسليما كثيرا فقام
بعض اهل الديار الهندية منهم مولوى فلان واظهروا عليه العصبيّة وحكموا
بكفره وغيره وامن امره وحكموا على زوجته بالطّلاق وعلى من قراها بالكفر و
النّفاق واوقعوا فى هذا الشقاق وسلبوا عنه وصف الوفاق فهل كلامهم
مردود وقولهم لا يقبل وحقه الجحود وكلام السّيد العلوى مقبول ولا
يقابل بانكار بل يتلقى بالقبول وهل يلزم اعتقاد المعنى المذكور واللفظ المحرر
المسطور وما حكم من كفر المسلمين واذى سيّدا من اهل بيت سيّد المرسلين
افيدوا والجواب بالتفصيل والاطناب لانّه حصل امر عظيم وافتتان جسيم
وبجوابكم ينحسم وبكلامكم ينختم

ترجمہ

ترجمہ استفتا کا یہہ ہے کیا فرماتے ہین سادات وعلما معظمین اور مفتیان بلد اللہ الامین کے بیچ اس صورت کے کہ ایک شخص سادات علوی عالم بزرگ اہل عرب کا تھا اسنے کلمۂ شہادت کے معنی واضح عربی عبارت مین لکھا اور عام مسلمانون کو سیکھنے اور یاد کرنے کے واسطے دیا اور دوسرے طالب العلم ساکن ہندوستان نے اسکا ترجمہ ہندی وسندھی زبان مین تحت اللفظی کرکے معمورہ بمبئی مین چھپوا دیا جسکی نقل مطابق اصل اوپر مذکور ہوئی بعد اسکے ایک ہندی مولوی صاحب نے اسکو دیکھا تعصب اور حسد سے اسکے لکھنے والے پر حکم کفر کا دیکر لوگون کو اسکے پڑھنے سے منع کیا اور نفاق کی راہ سے اسکے پڑھنے والون کو بھی کافر کہدیا اور انکی زوجات کو مطلقہ کہا اب انکا کلام مردود ونامقبول ہی یا نہین اور کلام سید علوی کا مقبول اور منکرونکے مقابلہ مین صحیح ودرست ہی یا نہین اور جیسا معنی مذکور کاتب نے لکھا ہی ویسا اعتقاد کرنا لازم ہے یا نہین اور جنھون نے حکم کفر کا دیا اور سید اہل بیت سید المرسلین کو ایذا دی ہی اُن پر کیا حکم ہی تفصیل وار جواب سے ہکو مستفید کرو یہہ فتنہ عظیم دین مین پیدا پڑا ہی تمھارے جواب کے ہم سب منتظر ہین ؁

الجواب الحمد للہ ربّ العالمین ربّ زدنی علمًا نسئلک اللّٰھم ھدایۃ للصّواب وارشادًا لصّحیح الجواب وتباعدًا عن طرق الخلل ومداحض الزلل ما اجاب بہ السّید الجلیل والکھف النّبیل ھو الحقّ الصّریح والنّصّ الفصیح واعلم انّ **قولہ** انّہ اوّل ما یجب علی الانسان ألنّاطق النّطق الخ کلامٌ لا اعتراض علیہ فیہ اذ لا یکون الاعتراض فی ذٰلک الّا من جھل سفیہ لانّ کثیرا ما تقع الاوّلیّۃ نسبیہ من غیر تردّد فی ذٰلک ولا ریبۃ واما تفسیرہ کلمتی الشہادتین بکلّ ما سطر فھو حقّ بلا مین وما فسّر بہ الشھادۃ ھو المطابق لما ذکرہ العلماء الاعلام فی مبحث علم الکلام **وقولہ** اعلم واعتقد ان لا معبود الخ ھو المعنی المطابق لھا **وقولہ** انہ الغنی عمّا سواہ ھو الموافق لمعناہ الالتزامی

قال المولانا السیّد الصاوی فی حواشیۃ علی جوهرۃ اللقانی فمعنی لا اله الّا الله
المطابقی لا معبود بحقّ الّا الله ومعناها الالتزامی المستغنی عن کلّ ما سواه
المفتقر الیه کل ما عداه الّا الله وقوله لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا انطق بتصبیح
الکتاب الذی من وصف انّه لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه
قال الله تعالی وهو اللطیف الخبیر لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد لیس
کمثله شیٔ وهو السّمیع البصیر یجب اتصافه بکل کمال وتنزیهه عن کل نقص و
زوال وکل ما خطر ببالك فالله بخلاف ذٰلك وکذا کل ما شرح به الشق الثانی
لا مریۃ فی حقیتہ اذ اعتقاد نبوته العامۃ لکافّۃ الخلق بشیرا ونذیرا واعتقاد
نسبه الشّریف وانّه ولد بمکۃ من الواجبات الاسلامیّۃ باجماع المسلمین و
اتفاق المتکلّمین وعلی کلّ فکل ما ذکره المجیب المذکور ضاعف الله له سوابغ
الاجور هو الحقّ الّذی یعضّ علیه بالنواجذ ویعجز عن تقریره کل جاهل عاجز لعمرك
ما یدری مادحاها ولا من این مجراها ومرساها فما صدر علیه من التعصب و الحکم
بکفره وطلاق زوجتہ فکله کلام باطل مردود وقول زور لا یقبل وحقه الجحود وکلام
السّیّد المذکور هو المقبول ولا یسوغ لواحدٍ انکاره بل یجب علیه ان یتلقاه بالقبول
وحکم من کفر مسلمًا التعزیر الشّدید والحبس المدید اللائق به الزاجر له
ولامثاله عن اعتراف مثاله وخصوصًا التعرض لاهلبیت الرّسول سلالۃ الزّهراء
البتول فالواجب علی الحکّام الانام وقضاۃ الاسلام ردع هذا الضال المضل
المعاند المبطل الخارج عن جادۃ الصّواب والحقّ الثابت بنصّ الکتاب بل منکر ما ذکر
من الاحکام هو الکافر الخارج عن محجۃ الاسلام اذ کما علمت لا اعتقاد سواه ولا یتحلی المتحلی
بوصف مغایر لمعناه فنسئل الله الهدایۃ وتجنب طرق الغوایۃ وهو الهادی النور
وعلیه اعتماد الجمیع فی جمیع الامور والله سبحانه تعالی اعلم امر برقمه الرّاجی لطف ربّه

سرالحف

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمہ حالا کان اللہ لہما حامدًا

مصلیا مسلما ۵	ترجمہ جواب مفتی حنفی جمال مکہ معظمہ کا	

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے خدا ہمارا علم زیادہ کرے مانگتے ہین تجھسے ای خدا ہدایت واسطے صواب کے اور ارشاد واسطے صحیح جواب کے اور دور رکھہ ہمکو خلل کے رستون سے اور شبہاتے کے مقامون سے ۔ جو کچھہ سید بزرگ اور جای پناہ عالی یعنے سید علوی نے جواب کلمہ شہادت کے معنی مین لکھے ہین سو صحیح برحق ہین اور فصاحت کی دلیل ہی ۔ بوجہہ تو تحقیق قولہ اَنَّهُ اَوَّلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ النُّطْقُ الخ ایسا کلام ہی کہ اسپر کچھہ اعتراض نہین اور کسی طرح اسکے معنی مین خلل نہین مگر جاہل کمینہ شخص اعتراض کرتا ہی لفظ اوّل کا واسطے نسبت کے اکثر واقع ہوتا ہی اسمین کچھہ تردد اور شک نہین اور تفسیر کلمہ شہادتین کی جو لکھی ہے بیشک سب درست اور حق ہی اور جیسا کہ علمای کرام نے علم کلام کی مبحث مین لکھا ہی اسکے مطابق ہی وَقَوْلُهُ اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ الخ یہہ معنی مطابقی ہی اس کلمہ کے واسطے اور قولہ اَنَّهُ الْغَنِيُّ عَمَّا سِوَاهُ یہہ معنی التزامی موافق ہین چنانچہ مولانا سید الصاوی نے جوہر اللقانی کے حواشی مین لکھے ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کے معنے مطابقی لا معبود بحق الا اللہ یعنے نہین ہی معبود برحق عبادت کے لایق مگر اللہ اور اسکے معنی التزامی یہہ ہین کہ وہ بے پروا ہی تمام مخلوق سے جو اسکے ماسوا ہی اور سب اسکی طرف محتاج ہین مگر اللہ کہ وہ کسی کا محتاج نہین ہی ۔ قولہ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا یہہ تو قرآن شریف کا مضمون ہی کہ اسکے گرد و پیش کوئی باطل آنے نہین پاتا چنانچہ حق تعالیٰ لطیف و خبیر خود فرماتا ہی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۵ یعنے نہین جنا اُسنے کسی کو اور نہ جنا گیا وہ کسی سے اور نہین ہی واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی خویش قبیلہ نہین ہی ۔ نہین ہی اسکی مثال کوئی شی اور وہ سنتا اور دیکھتا ہی ۔ واجب ہے وصف کرنا اسکا ہر ایک کمال سے اور پاک سمجھنا ہر ایک نقصان و زوال سے اور جو کچھہ تیرے خیال مین آوے سب سے وہ پاک ہی ۔ اور اسطرح

صحیح و درست ہی شرح دوسرے فقرے کی بیشک سب عامۂ خلایق کو انکی یعنے سیّد المرسلین
صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کا اعتقاد کرنا فرض ہی کہ وہ نبی خوشخبری سنانے والا جنّت
کی اور خوف بتانے والا دوزخ کا اور اعتقاد انکے نسب شریف کا بھی واجب ہے کہ وہ پیدا ہوئے
صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ معظمہ مین اجماع مسلمین اور اتفاق متکلّمین سے یہہ سب واجبات اسلام کے
اعتقاد ہین اور جو کچھہ کہ مجیب نے ذکر کیا یعنے سیّد علوی نے لکھا ہی سو سب برحق و صحیح ہے
خدا اسکو دونا اجر دیوے اور مسلمانون کا اعتقاد اسکے کہے پر مضبوط رکھے اور ہر ایک
جاہل کو اسکی تقریر سے عاجز کرے قسم ہی جان کی کہ وہ معترض جاہل نہین جانتا ہی کہ
اسکی مبتدا کہان سے ہی اور خبر کس طرف ہے جو کچھہ تعصّب اور حسد کی راہ سے حکم کفر کا اور
طلاق زوجہ کا اُسنے کیا سو سب باطل اور مردود ہی اور قول مکار نامقبول لایق انکار
ہی اور سید مذکور کا قول مقبول ہی کسی مسلمان کو اسسے انکار نہین بلکہ واجب ہے کہ اس معنی
کلمہ شہادتین کو دل سے قبول کرین ۔ اور جس شخص نے کہ مسلمان کو حکم تکفیر کا کیا اسکو
سخت تعزیر دینے کا شرع مین حکم ہے اور حاکم عصر نے اسکو قید مدید کرنا اور جیسا لایق
نظر آوے ویسا زجر کرنا تا اسکے جیسے دوسرے عبرت پکڑین اور اس طرح بے علمی سے کسی
مسلمان کو کافر نہ کہین ۔ اور خصوصًا اہل بیت رسول اللہ کو جو بنی فاطمہ اولاد زہرا بتول
سے ہین اس طرح تعرض کرنا نہایت شرع مین ممنوع ہی حکام انام اور قاضیان اسلام
پر واجب ہے نکال دینا خارج کرنا ایسے معاند گمراہ کو اور گمراہ کرنے والے کو جو صواب
وحق کی راہ سے خارج ہی اور جو کتاب و نص صریح سے ثابت ہے اسکا انکار کرتا ہی سو
کافر ہوگیا اور اسلام کی حد سے باہر نکل گیا ۔ ای سوال کرنے والے اب تونے سمجھا
اسکے سوائے کوئی اعتقاد نہین اور اوسکے معنی کے سوائے کوئی وصف زینت دار نہین
۔ ہم اللہ سے ہدایت مانگتے ہین کہ ہمکو گمراہی کے طریق سے دور رکھے وہ ہادی و نور ہے
اسپر اعتماد جمیع امور ہی وَاللہُ سُبحانہٗ وَتَعَالیٰ اعلم اَمَرَ بِرَقمِہِ الرّاجی لُطفَ رَبِّہ

الحنفی

الحنفي جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنفي۔ مفتي مكة المكرمة

هذه التحرير لمفتي الشافعية بمكة المشرفة

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه السالكين نهجه اما بعد اللهم اسئلك هداية للصواب قد اطلعت على هذا الجواب الذي اجاب به مولانا مفتي السادة الاحناف فوجدته هو الصواب الذي لا ميل فيه ولا انحراف بل هو المطابق لاهل السنة والجماعة ولمذاهب الائمة الاربعة اكمل اهل هذه الصناعة فالمعترض على السيد المذكور في تفسيره كلمتي الشهادة على ما هو اعلاه مسطور لا شك ان اعتراضه غير صحيح و فعله فعل قبيح يستحق عليه الزجر واشد النكل وان ينادى عليه بانه ارتكب في انكاره اشنع الضلال خصوصا في انكاره على من انتسب الى شفيع الخلائق في العقبى الداخل في عموم قوله تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فالسيد قد دعى الى الله بنشر معنى كلمتي التوحيد والمنكر عليه قد استحق التنكيل و العذاب الشديد والله يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور و يجزي كلا بما يستحق في الدنيا ويوم النشور وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم امر برقمه المرتجي من ربه الغفران احمد بن السيد زيني دحلان مفتي الشافعية بمكة المحمية لا زالت امنة رخية ✦

ترجمہ جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے حق تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اوپر آل واصحاب انکے جو رسول مقبول کی پیروی کرنے والے ہیں امّا بعد یا اللہ مانگتا ہوں تجھسے ہدایت واسطے صواب کے میں آگاہ ہوا اوپر اسی جواب کے جسکو مولانا مفتی سادات حنفیہ نے لکھا ہی میں نے اسکو بہت صواب پایا کسی طرح کا اسمیں انحراف

نہین بلکہ وہ اہل سنّت وجماعت کے مطابق اور ائمہ اربعہ مذاہب کے موافق کا ملتزم اس صنعت
کا ہی جسنے سید مذکور کی تفسیر کلمہ شہادتین پر جو نہایت عمدہ لکھا ہی اعتراض کیا ہی بیشک
اسکا اعتراض غیر صحیح ہی اور اسکا اعتراض کرنا تمام قبیح ہی وہ سخت سزا اور عذاب کا مستحق ہے
اور اسپر منادی کرنا چاہیے کہ سید کے لکھے سے انکار کرنے مین اسنے گمراہی شنیع اختیار
کی ہی خصوصًا انکار کرنا ایسے شخص پر جو نسبت رکھتا ہی شفیع الخلایق بروز آخرت
کے ساتھ اور عموم آیت مین داخل ہی قولہ تعالیٰ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى یعنے کہو اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مین تمہارے سے کچھ مزدوری نہین مانگتا ہون اس
قرآن شریف کے پہنچانے کے واسطے مگر میری اہل بیت سے محبت کرو اتنا چاہتا ہون۔ پھر سیّد
مذکور نے تو اللہ تعالیٰ کی دعوت ظاہر کی کلمہ شہادتین کے معنے اشتہار کرنے سے اور
کلمہ توحید کا اعلان کیا ہی اور منکر اسکا سخت عذاب ونکال کا مستحق اور سزا کا لائق ہے
خدا جانتا ہی خیانت آنکھون کی اور جو کچھ دلون مین مخفی ہی بدلا دیگا خدا انکو جسکے وہ سزاوار
ہین دنیا مین اور قیامت مین وصلّی اللہ علی سیّدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلّم امر برقمہ
المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السّید زینی دحلان ــــ

هذه التحرير لمفتي المالكية بمكّة المشرّفة

الحمد لله وحده والصّلوٰة والسّلام على من لا نبي بعده ربّ زدني علمًا
اللّٰهمّ اهدنا الى ما فيه الصّواب واهلك كل معاند كذاب وارزقنا دوام
محبة آل اهل البيت الهادين لسنّة سيّد المرسلين نعم ما اجاب به السّيّد
الجليل والحبر النّبيل لا يشك في صحته عاقل ولا يخالفه الا مبتدع جاهل
وما اجاب به مولنا مفتي الانام ومحقق الاحكام هو الحق والصّواب وبه زال
الاضطراب فعلى ولاة الامور زجر من خالف السّيّد المذكور وصلّى الله على
خاتم المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين ۔ امر برقمه الرّاجي لطف ربّه

البرده

البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامداً مصلیاً مسلماً

ترجمہ جواب مفتی مالکیہ مکّہ معظّمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی فقط واسطے اللہ تعالیٰ کے جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور درود و سلام
اوپر اوسکے جسکے بعد کوئی نبی نہین ہی ای خدا زیادہ کر ہمارے علم کو ای خدا ہدایت کر ہمکو طرف
اُس کے جس مین کہ صواب ہی اور ہلاک کر ہر ایک معاند کذاب کو اور دے ہمکو محبت آل
اہل بیت رسول کی جو ہدایت کرنے والے ہین سنّت سیّد المرسلین کی طرف تم جو جواب دیا
سیّد جلیل اور عالم بزرگ نے سو کوئی عاقل اسکے صحیح ہونے مین شک نہین کریگا اور کوئی
اسکی مخالفت نہین کریگا مگر مبتدع جاہل اور جواب لکھا اسکا مفتی الانام اور محقق الاحکام نے
سو حق و صواب ہے اور دل کا خطرہ اسسے دور ہوگیا حکام اسلام پر لازم ہی کہ جسنے سیّد مذکور کا
خلاف کیا ہی اسکو تنبیہ و سزا لایق دیوین وصلّی اللہ علی خاتم المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین
امر برقمہ الراجی لطف رب البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد المحمیہ

ھٰذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکّۃ المشرّفۃ

الحمد للہ الموفق للصّواب والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا ومولٰنا محمّد
النّاطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الآل والاتباع والاصحاب وبعد
فانّ ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ
وقرن الصّواب بمنطوقہ ومفہومہ وتبعہ علیہ المفتیان العالمان والمحقّقان
الکاملان ھو الحق الصّریح المطابق للنصّ الصّحیح الّذی لا یمتری فیہ مسلم
ولا یشک فیہ الّا زایغ قلبہ مظلم والمعترض علیہ ابان عن جھل فاضح وغلط
بیّن واضح ولیت شعری ما الّذی انکرہ من ھذا التّفسیر المطابق والتّقریر
الموافق فالواجب علیٰ من لہ قدرۃ ودع ھذا المعترض زجرہ لانّ فی انکارہ الحق
یخشی کفرہ ومن لیس لہ قدرۃ فیجب علیہ الانکار بلسانہ وبغضہ بجنانہ

ویکله الی قدرة الله تعالی الباهرة وسطوته القاهرة والله الهادی الی سواء السّبیل وهو حسبنا ونعم الوکیل والحمد لله ربّ العالمین - امر برقمه الراجی لطف ربّه المجید محمد بن عبد الله بن حمید مفتی الحنابلة بمکة المشرفة کان الله له وختم بالصّالحات عمله وصلّی الله علی سیّدنا محمّد وآله وصحبه وسلّم ۃ

ترجمہ جواب مفتی حنبلی مکّہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالی کے جو توفیق دینے والا ہی طرف صواب کے اور درود و سلام نازل ہووے اوپر سیّدنا و مولانا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے جو بولنے والے ہین ساتھ حکمت کے اور ساتھ فیصلہ کرنے خطاب کے اور تمام آل و اتباع و اصحاب پر اور بعد اسکے تحقیق جو جواب دیا شیخ الاسلام مفتی بلدة الحرام نے ہمیشہ رکھے اللہ تعالی نفع انکے علوم کا اور نیک قرینہ کا انکے کہنے اور سمجھنے کے ساتھ اور پیروی کی انکی دو مفتیون نے جو عالم اور محقق کامل ہین سو بات حق صریح ہی اور نص صحیح کے مطابق ہی کوئی مسلمان اسمین شبہ نہین لاویگا اور شک نہین کریگا اسمین مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین بدی اور اندھیرا بھرا ہووے اور اعتراض کرنے والا اسیر جہالت اور فضیحتی مین گرفتار اور صاف رستے مین غلطی کھانے والا ہی قسم ہے میرے سخن کی جو شخص کہ انکار کرتا ہی ایسے تفسیر مطابق اور تقریر موافق کی تو واجب ہے اسپر جو قدرت رکھتا ہی کہ اسکو نکال دیوے اور زجر کرے کیونکہ اسکا انکار کرنا حق سے خوف کفر کا ہی اور جسکو قدرت سزا کرنے کی نہین ہی اسپر واجب ہی کہ زبان سے ایسے جاہل پر انکار کرے اور دل سے بیزار ہووے اور خدا تعالی کی قدرت ظاہرہ اور سطوت قاہرہ پہ سونپ دیوے وہ ہدایت کرنیوالا ہے راہ راست پر اور وہ بس ہی ہمکو اور بڑا وکیل ہی والحمد للہ ربّ العالمین - امر برقمہ الراجی الی لطف ربہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلہ بمکۃ المشرفہ کان اللہ لہ وختم بالصّالحات عملہ وصلّی اللہ علی سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلّم ۃ

فایدہ مشایخین طریقت نے جیسے چار منازل سالکین کے اذکار و اشغال کے واسطے

اپنے اجتہاد و الہام سے معین فرمائے ہیں اسی طرح کلمہ کے معنی بھی ہنگام توجہ قلبی چار قسم کی بتلائے ہیں معنی اوّل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عموماً سب اہل اسلام کے واسطے قلب کے کھولنے کی کنجی ہی یعنے کوئی شی قایم دایم نہیں سو لایق عبادت کے نہیں مگر اللہ کہ وہ قایم دایم ہی اور عبادت کے لایق نہی سب عبد عابد ہیں اور وہ سب کا معبود ہے۔ معنی دوم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کہ عبد کو عبادت کے طریق سے تعبداً قربت معبود سے ملاتا ہی۔ معنی سیوم لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کہ بندے کا قصد دل کی کشش سے محبت میں خدا کے محو ہو جاتا ہی اور سوای اسکے کوئی مقصود باقی دل میں نہیں رہتا۔ معنی چہارم لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کہ ماسوا اللہ کے کوئی شی کے خطرے کا وجود دل میں باقی نہیں رہتا اور اسکو صلوٰۃ حضور قلب کہتے ہیں۔ اور اس اذکار و اشغال کی برکت سے مرید کے دل میں سے نفسانی جھگڑے اور سخن پروری و تعصب و حسد و بغض کینہ پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور محبت دنیا و ما فیہا کا خیال سرد ہو جاتا ہی اور حالت سکرات آسان ہوتی ہی اور سلامتی ایمان اسی ذکر کا نتیجہ ہی اسکے ورد رکھنے سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہی ایسا یقین کرنا چاہیے بحکم اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ یعنے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر نظر رکھتا ہی ذاکر ہی یا غافل نیک ہی یا سیاہ روشنی ہی یا اندھیرا ہی اور ظاہر اعمال سے توبہ کرنا سوجھتا نہیں جب تک کہ دل پاک اور نیت خالص نہو اگر دنیا کے خیالات و افکار میں دم نکل گیا تو ساری عمر کی عبادت علم و عمل برباد ہو گئے آج کلمہ زبان سے پڑھتے ہیں مگر موت کے وقت دل سے جاری ہونا چاہیے اَلْاِعْتِبَارُ بِالْخَوَاتِیْمِ یعنے خاتمہ بخیر ہونے پر سارا اعتبار ہی اور اس نعمت کی لذت مرشد طریقت سے حاصل ہوتی چالیس برس تک علوم ظاہری سیکھتے ہیں بعد فقیر کی حضوری ڈھونڈھتے ہیں تا باطنی توجہ قلبی کرے اور روشنی دل کی یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

اللّٰہم وفقنا لما تحب وترضی واختم لنا بالخیر بحرمة حبیبك محمد واٰله واصحابه واتباعه اجمعین وصلّ وسلّم علیه وعلی اٰله واصحابه المهتدین برحمتك یا ارحم الراحمین ۵

استفتا (۳۷)

سوال مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن بنگلور علاقہ مدراس نے جو شرح کتاب تحفہ محمدیہ کی چھاپی ہی سو اسمین حقیقت تمام مولویان مخرجین مکہ مشرّفہ کی موجود ہی لیکن بتاریخ ۱۸ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ مولوی وہابیہ مذہب کو حضرت حبیب باشا حاکم المسلمین نے دین محمّدی مین فتنہ وفساد کرنے کے سبب سے وانکار شفاعت سید الانبیاء وکرامات الاولیا وتقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کے باعث سے تعزیرًا اخراج کیا تھا بعد جب عمدۃ العلما قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار والاجاہ نواب مدراس دوسرے سال حج کے واسطے مکہ مشرفہ کو تشریف لے گئے اور حبیب باشاہ کے محکمہ دار القضا سے نقل محضر مولویان مخرجین کی طلب کرکے ہندوستان مین لائے تھے اسمین انکار شفاعت خیر البریہ وعدم تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کا الزام انھون پر ثابت ہوا ہی یا نہین اور پچاس برس پیشتر بعضے اس مذہب وہابیہ کے مولویون نے توبہ کرکے مکہ معظمہ کے حاکم المسلمین کی سزا وسیاست سے بچکر ہندوستان کو واپس آئے ویساحیلہ انھون نے بھی کیا تھا یا انکی توبہ وہان قبول نہوئی اگر وہان توبہ قبول نہوئی تو پھر کہان توبہ قبول ہوگی مفصّل حال خالصًا لوجہ اللہ بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدّارین ؀

الجواب جو محضر قاضی الملک مفتی صبغۃ اللہ صاحب نے مکہ معظّمہ سے حضرت حبیب باشاہ کے محکمہ دفترخانہ سے اور علمای مکّہ کے مہر ودستخط سے یہان لائے تھے اور جناب حامی دین سیّد المرسلین قاضی شہاب الدّین المہری مرحوم نے اسکو نقل مطابق اصل کرکے سب علمای بمبئی کے حضور مین دکھلایا سبھون نے اصل کو دیکھا اور نقل پر اپنے دستخط ومہرین کردین ہین وہی محضر رسالہ اظہار الحق مین بتاریخ پچیس ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۷ ہجریہ کو چھاپا گیا اسکی نقل بجنسہ یہہ ہے اور توبہ کرنیکا حال مفصّل تحفہ محمّدیہ صفحہ ۱۱۷ مین مرقوم ہے ؁

رسالۂ اظہار الحق

رسالۂ اظہار الحق

جس مین حضرت سید محمّد حبیب باشا والی ریاست جدہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع ترجمہ ہندی اور جمیع علمائے مکّہ و مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کے مُہر و دستخط سے مُزیّن وہابیہ بدعتی کے اخراج پانے کے باب مین ایک محضر تاریخ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدّسہ کو معمورہ بمبئی مین فقیر حقیر مفتی سیّد عبد الفتاح المدعو سیّد اشرف علی گلشن آبادی بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھاپا گیا ؁

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ؁ قولہ تعالیٰ

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے سب مومنان دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلّی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار پر ظاہر ہووے کہ جو کچھ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کے شعبان کی بارہوین تاریخ کے مجمع الاخبار بمبئی مین چھاپا گیا تھا کہ اٹھارہوین تاریخ جمادی الآخری سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ نفر وہابیونکے پیشوا سزائے سخت پا کر مکہ معظمہ سے اخراج پائے اور یہہ تعزیر و اخراج موافق احکام شرع مبین کے ہوا تھا لیکن بعضے اِس زمرے کے لوگ ہندوستان مین خصوص اِس شہر مین انکو مظلوم سمجھتے تھے اور مکے کے علما اور حکام پر طعن کرتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ انکو بے حجت شرعی اخراج کیا ہے اور اسی طرح مدراس مین بھی ان لوگون نے بہت سر اُٹھایا تھا یہان تک کہ وہان کے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر دام اقبالہ نے سب علمائے دیندار کے اِتّفاق سے اِس فرقے کے لوگون کو اہل سنّت وجماعت کی مسجدون مین آنے اور مسلمانون کے مقبرون مین اُنکے مُردے مدفون کرنے کے لئے منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللّٰہ صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئے تھے تب حضرت حبیب باشا حاکم مکّہ معظّمہ کے دار القضا کے دفترخانے سے اُن پانچون مخرجین کی اخراج کی حقیقت حضور باشاہ سے

طلب کئے تھے چنانچہ یہہ سب احوال جمادی الاولی کی چھبیسوین ۲۶ سنہ ۱۲۶۰ ہجریہ کی چھپی ہوئی مجمع الاخبار
مین داخلے دستاویزون کے ساتھہ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین اور تحفۂ محمدیہ کے اکتیسوین
صفحے پر تمام اُنھیکی حقیقت اور دستاویزا ور علمائے ہند وعرب کے فتوے لکھے ہین اور مولوی
محمود علی بریلوی نے جو اُن محرجین مین سے پانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک جھوٹا
محضر اس ملک کے لوگون کو ٹھگنے کے لئے بنایا تھا اور اُسکے ساتھہ جو جواب وسوال شہود حکام کے
باب مین ہمارے ساتھہ ہوئے تھے رب کے سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اُس نقل محضر مین چار
شخصون کے نام اسی واسطے لکھے ہین کہ اِس وقت محاکمے کی مجلس مین چار ہی شخص گرفتار ہوئے تھے
اور محمود علی بریلوی اُنکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت حبیب باشا کے رقعے مین پانچ نفر مذکور ہین
اور مولوی رجب علی لکھنوی مہتمم سابق سلطان الاخبار کی انکار اور زبان درازیون کا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کی جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن ان دونون مین مجدداً
واسطے دفع اوہام مفسدین کے (جن سے دیندار لوگون کے دلون مین خلجان سا باقی رہگیا ہے)
ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر خاص سے جناب
قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناٹک کے نام سے مورخہ پندرہوین
شوال ۱۲۵۹ ہجریہ کو بھیجا تھا اور اسکے ساتھہ ایک محضر نقل دفتر خاص شریف مکہ معظمہ مسجّل
بمہر جمیع علما وعظمائے مکہ معظمہ اور چارون مذہبون کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے
ساتھہ مزیّن ہوا تھا یہہ دونون دستاویز معتبر اصل صحیح مہرون کے جناب حاجی الحرمین الشریفین
میرزا احسین بخش شہزادۂ دہلی تاریخ ۱۷ شعبان ۱۲۶۰ ہجریہ مقدّسہ کو مکہ معظمہ سے اِس معمورۂ مکّنی
مین لائے اور جناب شریعت پناہ فضیلت دستگاہ حامی دین سیّد المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین
صاحب مہری کی حسن سعی سے وہ اصل محضر مع نقل یہانکے سب علمائے دیندار کی نظر سے گذرا
چنانچہ سب یہان کے علما اور طلبا نے اسے دیکھکر اُس نقل کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط
کردئے اور جناب حضرت شیخ صالح مرداد نے (کہ جنکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد "

شیخ الخطاط

شیخ الخطباء اور حنفی مذہب کے بڑے مفتی مکے مین ہین اور سب کے اوّل اصل محضر مین انھین کی مہر ہے
انھون نے بھی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دئے ہین چنانچہ اصل محضر پر پندرہ مہرین
اور دستخط مکے کے علماؤن کے ہین اور اس نقل مطابق اصل پر بھی یہان کے گیارہ علما و طلبا نے
اصل کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی مہر و دستخط کر دئے ہین اب ہم نے اپنی سعادت دارین
سمجھ کے اسکو چھپوا دئے اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ سب ملکون کو ہند و دکھن وغیرہ کے
بھجوا دئے تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دلمین کچھ شک و شبہ باقی ہو سو بھی رفع ہوجاوے واللہ الموفق

الا باللہ	نقل مطابق اصل	

الی حضرت فخر العلمأ العاملین وعمدة اهل الاحادیث والمفسرین الشیخ
صبغة الله مفتی مدراس سلمه الله تعالی امین بعد السّلام لا یخفا کم
ان جنابکم سالتونا عن اسباب تسفیر ونفی الخمسة انفار العلمأ الهنود من مکة
المکرّمة فالسّبب فی ذلك الامور المخالفة الی الشریعة المطهّرة المحمّدیة و
مخالفة الاحادیث الشریفة النبویّة واثباة ذلك علیهم بحضور کافة العلمأ
والمفالی بمکّة المشرّفة ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب الموجبة فالقادم
لکم اعلام بما سار من طرف جمهور العلمأ بمکّة المکرّمة وممهور بامهارهم
اطلاعکم علیه کفایة ومنه یتضح لکم کامل ما صار منهم وواجب الحال
الی نفیهم وتسفیرهم یکون معلومکم ودمتم بخیر والسّلام فی ١٥ شوال سنه ١٣٠٢
والی ریاست جدّه (محمد الحبیب سید) قد قوبل باصله فالنّقل صحیح کتبه
خادم الطّلبة القاضی شهاب الدّین المهری عفی عنه (خادم العلماء القاضی شهاب الدین)
بسم الله والحمد لله وصلوٰة والسّلام علی رسوله سیّدنا محمّد واله وصحبه اجمعین وبعد
فالنّقل المصدر مطابق لاصله وممّن قابله ووجده مطابقًا له لفظا بلفظ وحرفًا
بحرف خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنه وعن والدیه الوهاب امین یارب العلمین (الحافظ محمد یونس)

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ علی پٹیل قاضی الصدر عفی عنہ ٥

قد تقابل بالاصل وھذا النقل طابق لاصل وانا الاقل ابراھیم البغدادی　（ابراھیم سلام علی）

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ　（الراجی الی رحمۃ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری）

الحمد للہ اظہر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین ھذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبہ عبد القادر جینیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین ٥

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ھذا النقل مع اصلہ فوجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین ٥

حضرت سید حبیب پاشا کے رقعے کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالی آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے کہ آپنے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور نکال دینے کا سبب ہم سے پوچھا تھا سو یونکر ہی کہ ان پر تمام علما کے اور خصوص چاروں مذہبوں کے مفتیوں کے حضور مین ثابت ہوچکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے پھر گئے ہین اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کی مخالفت کرتے ہین اور جبکہ آپ کو انکے نکال دینے کا سبب دریافت کرنا منظور ہے اسلئے یہہ محضر جو آپکے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہرین ہین اس سے جو کچھ احوال انکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپ کو روشن ہوگا اور اس سے آپکے دل کی تشفی ہوجائیگی اور جو جو حرکتین انسے ظہور مین آئین ہین سو سب کی سب آپکو کالعیان ہوجائینگی

والسلام خیر ختام تاریخ پندرہوین شوال ١٢٩٦ ہجریہ　　السید محمد　　والی ریاست جدہ

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ حمدًا لمن جعل العلماء لاھل الضلالۃ قامعین وطھر البلدۃ

المكرّمة منهم بسعادة صدر الوزراء الكاملين وصلوة وسلامًا على من وضح الشريعة
والطّريقة القايل اهل البدع شر الخلق والخليقة وبعد فهذه مضبطة مرضية
محررة مرعية مضمونها انّه لما كان يوم الثلاثا المبارك فى شهر جمادى الاولى
سنة ۱۲۶۵ المعد لحل المشكلات وكشف المعضلات ادام ذالك المولى تعالى و
تبارك بمجلس سعادة حضرت الوزير المعظّم والمشير المفخم شيخ الحرم المحترم والجدة
العامر وايالتها افندينا الحاج السيّد محمّد حسيب باشا بلغه الله تعالى من الخيرات
ماشا امين بجاه سيّد المرسلين صلّى الله عليه وعلى اله وصحبه اجمعين وبحضرة
العلماء الفخام ذوى المجد والاحترام الواضعين اسماءهم واختامهم فيه فعقب ان احتفل
المجلس بمن ذكر لسماع ما سيرد من الدعاوى فى ذلك اليوم على ما اقتضته ارادة الوزير
المشار اليه فيما سطر لاجل اظهار العدل والانصاف وازالة الجور والاعتساف
حضر الشّيخ عبد القادر الهندى النقشبندى وانهى الى سعادة الوزير والمشار اليه
بان بمكة المشرفة جماعة من الهنود ممن راموا العلم وتعليمه على مدى الايام وتصدروا
فى المسجد الحرام وظنوا انهم تعلقوا بسعد السعود وهم الشيخ محمّد مراد مفتى بنقا له
سابقًا والشيخ عبد اللّطيف الكهنوى والشيخ محمد دهلوى والشيخ عبد الرّحمن
البنارسى وليسوا فى الحقيقة على شيء من العلم النافع حيث انهم ضلوا واضلّوا
واوصلوا الى طريق الحذلان الشايع فمن ضلالهم واضلالهم انهم ينكرون صحّة
الاربعة المذاهب ويحثون العامة على عدم تقليد احد منهم ويردونهم الى الطرق
المتاعب وينكرون شفاعة النّبى صلّى الله عليه وسلّم والتوسّل به وينكرون
ايضًا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن القراءة والنّظر فى كتب علماء المذاهب
الاربعة حتّى ان المبتدعين المذكورين تركوا كتب المذاهب ونصبوا انفسهم لقراءة
الحديث فى المسجد الحرام الشريف مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزالوا

يلحنون فى اللفظ ويصرفون المعنى الى مقتضى اراءهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة
فاوقعوا كثيرا من العامة فى هذه الضلال وتمكنت البدع فى نفوسهم من غير
شك ولا جدال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من
سعادة المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم الشرع الشريف والعلماء الحاضرين
بالمجلس اللطيف فطلب الحاكم الشرعى من المنهى المذكور اعادة ما انهاه بحضرتهم وتصدير
دعواه عليهم على طبق الوجه الشرعى المرضى فبعد ايرادها واتفاق العلماء المذكورين على
قبولها وتوجهها على المبتدعين الحاضرين سئل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق
عليهم وليس لهم منه فرار فما وسعهم سوى الانكار فعقب انكارهم طلبت البينة من المنهى
المدعى المذكور فاحضر المكرمين السيد حسن الهندى النقشبندى والشيخ عبد الرحمن
الكشميرى تلاميذ مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندى
فشهد عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشاهدان وعدلا وظهر لاهل الاالمجلس صيانتهما وتمسكهما
بطريق اهل الله وانهما ليسا من اهل الاغراض ولا ممن تاخذهم الحمية الجاهلية
برزت الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم ورأوا ان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد الله لازالة
هذا الفساد وراحة العباد خصوصًا فى حرم الله اشرف بلاده وحكم الحاكم الشرعى عليهم
بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بعد ان ايده العلماء الحاضرين المذكورين
وارتضوه حيث كان موافقا للوجه الشرعى وطريق المرعى وقد جاء اولا فى نظر
سعاده افندينا المشار اليه قتلهم سياسة من حيث انهم سعوا فى الارض
بالفساد ولا شك ان فساد الدين اعظم من فساد الدنيا لا سيما وقد تكرر هذا
الامر من بعضهم مرارًا ووصلوا الى حضرت سعادة امير مكة المشرفة والى حضرت

القاضي في المحكمة في السنين الماضية وانكروا وثبت ذلك عليهم واستتابهم
حضرت سعادة الامير والقاضي لما رفع ذلك اليهما وتابوا لاجل ان لا يعاقبوا ولم يرجعوا
في الحقيقة عن شيء مما هم عليه من هذا الضلال واضلال لكن حضرت سعادة
افندينا المشار اليه صرف نظره عن قتلهم لئلا يظن مقلدوهم انهم على حق و
انهم ثبتوا عليه حتى قتلوا لثباتهم على الدين الحق كما ثبت التابعون رضي الله
عنهم في زمرة السابق فحبسهم مدة ثم نفاهم الى ديارهم وبحلول هذه العقوبة بهم تم
انطفاءت نار الفتنة وخمدت بعد ان كانت في هذه البلدة المطهرة قد انتشرت
والحمد لله على كل حال ونعوذ بالله من احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه
محمد وعلى آله واصحابه اجمعين

شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح مرداد

الفقير الى رب العباد محمد بن يحيى الحنبلي مفتي الحنابلة بمكة

الفقير الى الله تعالى احمد بن محمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المجيدة

الواثق بربه الكريم حسين ابن ابراهيم مفتي المالكية بالبلد الله الحرام

الواثق بربه المتعال صديق بن عبد الرحمن كمال الحنفي المدرس بالمسجد الحرام

الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن المدرس في الحرم الشريف المهاجر كاشانى النقشبندى

الواثق بحبل الله الغني عبد الرحمن ابن ابوبكر عبد الغني المدرس بالحرم الشريف المكي

عبده ربه المجيد ابراهيم بن محمد سعيد قد حضر مجلس هذا المرقوم شيخ
المدرسين بالمسجد الحرام جمال ابن عبد الله شيخ عمر المكي الحاضر في المجلس
المذكور علي بن عبد الله نائب الحرم الشريف صدق بما فيه محل
مهر طاهر بن الخضر الحاضر في المجلس المذكور الواثق بحبل الله السيد
محمد حسين الحنفي المدرس حرم شريف الواثق بحبل الله

عبده عبد المجيد (علی شکری) المدرس فی الحرم الشريف علی بن محمد من علماء الحنفی

الحاضر فی المجلس (عبده سعید) سعید بن حسین قاضی زاده من علماء الشافعیه

المذکور المدرس فی الحرم الشریف من علماء الاحناف (السید محمد امام نقی زاده) لقد قابلنا هذا النقل المصدر باصله

فوجدناه مطابقًا له فکتبنا اسماءنا شاهدین علی صحة هذا النقل ومطابقته للاصل

وکفی بالله شهیدا حرر فی السابع والعشرین من شهر شعبان المعظم سنة ۱۲۰۰ من الهجرة النبویة

علی صاحبها افضل الصلوة والتحیة بجزیره ملیبار قابلت هذا باصله وانا خادم الطلبة القاضی

شهاب الدین المهری عفی الله عنه (خادم العلماء قاضی شهاب الدین) هذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم

الطلبا شیخ علی پتیل قاضی الصدر عفی الله عنه

(الله اکبر رضوان من) هذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنه

الحمد لله عز شانه النقل مطابق للاصل من غیر شک ولا امترا فیه وکتبه بقلمه محمد صالح بن

سلیمان میرداد عفی الله عنهما والمسلمین امین (المفتقر لخیر العباد محمد صالح بن سلیمان میرداد) الحمد لله

عز شانه وجدناه مقابلا ومطابقا للاصل کتبه غلام محی الدین الهندی سنائی (عفی عنه غلام محی الدین)

بسم الله والحمد لله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین ممن قابل النقل

المصدر باصله ووجده مطابقا له خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنه وعن والدیه

الوهاب امین یارب الارباب (محمد یونس حافظ) الحمد لله والصلوة والسلام

علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین اما بعد فقد قابلت هذا النقل مع اصله فوجدته

مطابقا له کتبه خادم الطلبة العبد الراجی الی رحمة الله الغنی محمد علی الحافظ عفی الله

عنه وعن والدیه امین الحمد لله اظهر الحق وابطل الباطل والصلوة والسلام

علی رسوله محمد واله وصحبه اجمعین هذا النقل وجدته مطابقا لاصله کتبه خادم الطلاب عبد القادر

جینبیکر عفی الله عنه وعن والدیه هذا النقل مطابق الاصل کتبه خادم العلماء

ابراهیم البغدادی القادری (سلام علی ابراهیم) هذی النقل طبق اصله

المنقول منہ کتبہ الحقر عبد اللطیف بن ابراھیم عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق حامداً ومصلیاً ومسلماً

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

الراجی الیٰ رحمۃ اللہ الباری
مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری

محضر کا ہندی خلاصہ ترجمہ ۱۸

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہہ محضر ہے یہہ اس بات کا کہ منگل کے دن ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۳ ہجری نبویہ جو مقدمے فیصل کرنے کے لئے مقرر تھا اُس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم جدہ کی ریاست کے حاکم افندینا حاجی سید محمد حبیب پاشا مدظلہ العالی کی مجلس بڑے بڑے علما کے حضور میں کہ جنکے نام اور مہرین اس محضر کے دامن میں مرقوم ہیں منعقد ہوئی تھی تا کہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے موجب جو جو مقدمے اُس دن وارد ہوں سو اظہار عدل وانصاف اور دفع جور واعتساف کے لئے سُنے جاویں اور فیصلہ پاویں غرض جب ایسی مجلس جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں آکے عرض کی کہ مکہ معظمہ میں ہندوستانیوں کی ایک جماعت ہی کہ جنھوں نے علم وتعلیم کے جاری کرنیکا شیوہ اختیار کرلیا ہی اور مسجد حرام میں آکر صدر نشین بنتے ہیں اور انکا گمان یہہ ہے کہ ہم نے طریق حق کو پکڑ لیا ہی انکے نام یہہ ہیں محمد مراد جو سابق میں بنکالیکا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت میں ان میں سے کسی کو ایسا علم نہیں کہ جس سے مسلمانوں کو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپ ہی گمراہ ہیں اور انھوں نے کئی اوروں کو بھی بدراہ کردیا ہے سو انکی گمراہیوں سے ایک تو یہہ ہی کہ وے اہل سنّت وجماعت کے چاروں مذہب کی صحت کا انکار کرتے ہیں اور عوام کو رغبت دیتے ہیں کہ اُن چاروں میں سے کسیکی تقلید نکریں بلکہ جو لوگ اُن مذہبوں پر ہیں انکو پھیر کر بدراہ کردیتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اُن سے وسیلہ پکڑنیکا انکار کرتے ہیں اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کراماتکا بھی انکار کرتے ہیں اور چاروں مذہب کے علما کی کتابیں پڑھنے اور دیکھنے سے عوام کو منع کرتے ہیں یہاں تک کہ ان بدعتیوں نے چاروں مذہب کی کتابیں چھوڑ دیں اور مسجد حرام میں اپنے واسطے علم حدیث پڑھنے کا

منصب اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سے بالکل جاہل ہین اور ہمیشہ
حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب پھر لیتے ہین اور اس سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی
کے دام مین گرفتار کر دیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلون مین نہایت مضبوط منجمد ہو گئے ہین
جب شیخ عبدالقادر ہندی نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین یہہ گذارش کی تب انکے
امر عالی بموجب ان بدعتیونکو حاضر کیا اور انکا مقدمہ حاکم شرع شریف اور علمائے حاضرین مجلس
لطیف کی طرف سونپا گیا تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنے دعوے کو ان بدعتیون کے
حضور پھر کہے چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق انپر پھر کیا گیا غرض جب دعوی
پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ یہہ دعوی شرعًا قبول ہی اور
ان حاضر بدعتیون پر متوجہ ہوتا ہی تب انسے جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکھا
کہ اب تو ہمپر نوبت آئی ہی کہ جسمین سے بھاگ نکلنے کو رستہ نہین تب سوائے انکار کے انکو کوئی
راہ نہ سوجھی تب بعد انکے انکار کے مدعی مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اسنے سید حسن ہندی نقشبندی
اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالی مولینا شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا
اور انمین سے ہر ایک نے جمیع شرایط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعوی مذکورہ کے گواہی دی اسکے پیچھے
ان دونون گواہونکا تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونون
پرہیزگار آدمی ہین اور نیک لوگون کے طریقے پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض دنیوی
نہین ہی اور کسی سے کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی
صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہیے کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو اور اس سے انکو اور انکے
ہم مذہب کے لوگون کو اتنی عبرت ہو کہ پھر انکی چال نہ چلین تب ان علمائے مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو
ایک مدت تک قید رکھکے اس بلاد مکرمہ سے نکال دینا اس فساد کے دفع کرنیکے لئے اور اللہ کے
بندون کو انکے دام فریب سے چھڑانیکے لئے خصوصًا حرم محترم مین سے بہت مناسب ہی تب اسی موجب
حاکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب علمائے حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب

اسکو

اُسکو پسند کیا اُس بعد مولینا وزیر معظم الیہ نے اسکو قایم اور بحال رکھکے جاری فرمایا بلکہ پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تھا کہ انکو سیاستہً قتل کیا چاہئے کیونکہ انکے ہونے سے دنیا مین فساد دینی برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت بڑا ہی خصوصًا ان بدعتیون مین سے بعضون نے کئی بار آگے بھی ایسی ہی حرکتین کی تھین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرا کی محکمے مین گذرے ہوئے برسونمین بارہا آچکے تھے اور انکے انکار کے بعد گواہون سے یہہ باتین انپر ثابت ہوچکی تھین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین سنکر اُنسے توبہ لے لی تھی اِن بدعتیون نے اپنے تئین تعزیر شرعی سے بچانے کے لئے ظاہرًا توبہ کی تھی اور حقیقت مین تو اپنے عقاید فاسدہ سے کچھ بھی رجوع نہ کیا تھا تو بھی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنے سے درگذر کیا تاکہ انکے پیروی کرنے والے یون نہ گمان کرین کہ وے حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم رہے کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دریغ نہ کیا اسلئے وزیر معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو بھیجا بھیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس بلدہ مطہرہ مین بھڑک گئی تھی سو بالکل بجھ گئی والحمد للہ علی کلّ حال ونعوذ باللہ من احوال اھل الضلال وصلّی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ خیر صحب وآل ؛ تمام شد

استفتا ۳۸

سوال پندرہ آداب حصول فیضان ربانی کے جو استاد کو شاگرد سے یا مرشد کو مرید سے نسبت رکھتے ہین سو کیا ہین

الجواب شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عوارف المعارف مین اسطرح خلاصہ بیان کیا ہی کہ نبوت کے درجے کے بعد فاضلتر مرتبہ شیخ کا ہی یعنے وہ پیر مرد عالم اور مرشد ہی گویا نائب رسول اللہ کا ہی مخلوق کو خالق کی طرف محبت کی راہ سے بلاتا ہی اور متابعت نبی کی ظاہرًا و باطنًا سکھاتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَئِنْ شِئْتُمْ لَاُقْسِمَنَّ لَکُمْ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُحَبِّبُوْنَ اللّٰہَ اِلٰی عِبَادِہٖ وَیُحَبِّبُوْنَ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِالنَّصِیْحَۃِ یعنے قسم ہی اسکی کہ جان محمدؐ کی اسکے قبضے مین ہی مین قسم کے ساتھ تمکو کہتا ہون کہ اللہ کے نزدیک بندون مین سے زیادہ دوست وہ ہین جو اللہ کو دوست رکھتے ہین بندون کی طرف اور بندون کو دوست رکھتے ہین اللہ کی طرف اور زمین پر چلتے ہین نصیحت کرتے ہوئے یہہ شیخ کے کمال مرتبے کی دلیل ہی اور حضرات صوفیہ جو علم رکھتے ہین ان کی شان ہی کہ مرید کے دل کو نصیحت سے نیک اعتقاد صاحب اخلاق بناوین اور توجہ باطنی سے مانند آئینہ کے روشن کردین کہ تجلیات جمال احدیت وجلال صمدیت اسمین منعکس ہووے اور محبت مین اپنے مالک کے زندگانی کا مزہ پاوے اور راضیہ مرضیہ کی صفات ظاہر ہووے **ادب اوّل** بندہ کے دل مین خدا کی محبت کا تخم بونا اور خدا کو بندہ کی جانب مہربان ورضامند کرنا قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہو ای محمد اگر تم خدا کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا خدا تمھاری محبت کرے نفس ہمیشہ اپنی خواہشون کی ولذت دنیا کی محبت اتنی دل مین بھر دیتا ہی کہ خدا ورسول اللہ کی محبت کی جگہہ دل مین باقی نہین رہتی جب دنیا کی محبت دل مین سے نکالڈالے تب جگہہ خدا او رسول اللہ کے محبت کی ہو ویگی اور شیخ اپنی قوم مین جیسا کہ نبی اپنی امت مین ہی چنانچہ بکریون کا چروہا گرگ ودرندون سے بکریان اپنی بچاتا ہی اور سبز چارہ اور شیرین پانی کی طرف ہانک کرلیجاتا ہی **ادب دوم** استعداد عطا کرنے کا شیخ کو اور اخذ کرنے کا مرید کو چاہیئے پھول کو کپڑون مین رکھو تو خوشبو پھول کی کپڑے اخذ کرینگے مگر پتون مین رکھو تو پھول کی صحبت سے پتے خوشبودار نہین ہونگے ۔ موت کا خوف دوزخ کا عذاب سناوے تا بد کامون کو ترک کرین بہشت کی خوبی اور رزق دینے والیکا حق سمجھاوین تا نیک کامون کی رغبت دل مین پیدا ہووے اپنی محنت مزدوری کے کسب سے حلال روزی پیدا کرکے کھاوین تا دل کی روشنی بڑھے ہدایت کارستہ دکھے ۔ جب مرید نے سمجھا کہ میری کمائی سے شیخ کی

خدمت کرتا ہون انکو آرام سے بٹھا کر اُن پر احسان کرتا ہون اور شیخ نے سمجھا کہ مجھے آسودگی
مفت میسّر ہے نصیحت کرنے سے مرید خفا ہوجاویگا جیسا چلتا ہی ویسا چلنے دو اپنا کام کرو
یہ شیطانی سمجھ دونون کو نقصان مین ڈالتی ہے۔ **ادب سیوم** مرید کے مال مین
طمع نکرے اور توقع خدمت کی نرکھے پھر مرید خود اپنے دل مین جھکیگا اور بقدر اعتقاد خدمت
کرنے مین اپنی سعادت دوجہانی سمجھیگا ایک روز آنحضرت صلعم نے وعظ مین اصحابون کو فرمایا
کہ اپنے مال مین سے بقدر طاقت آدھا یا پاؤ یا کمتر عیال واطفال کا حق بچا کر لے آؤ اور
غریب مسلمانون کی خوراک ولباس وغیرہ کی صورت انتظام کرو اسی روز بعضون نے آدھا
بعضون نے پاؤ حصہ کل مال کا بعضون نے کم بیش سونا روپا وغیرہ لا کر حاضر کیا مگر ابوبکر صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے سب مال اپنا لائے ایکدن کی خوراک بھی عیال واطفال کے واسطے نرکھے
یہان تک کہ عبا کی گھنڈی چاندی کی تھی اسکو بھی مال مین رکھکر لادیے اور گھنڈی کی جا پر
عبا مین ببول کے درخت کا کانٹا لگا دیے جب رسول اللہ نے انکو پوچھا کہ اپنی گھر کے
عیال واطفال کا خرچ کیا رکھے ہو کہا کہ خدا اور اسکا رسول بس ہے مجکو وَمَن یَّتَوَکَّلْ
عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنے جسنے خدا پر توکل کیا بس وہ بس کرتا ہی اس دل کے یقین
پر درجہ افضل البشر بعد النّبی کا حاصل کئے ہین **ادب چہارم** شیخ کو ترک تعلقات
وکثرت عبادات کا خیال ہمیشہ رہے تا مرید کا اعتقاد صادق بڑھے اور شیخ کی پیروی حتی
الامکان کرے اور دل کی ہمت سے فیض حاصل کرنے کا رستہ کھلے اور جو فتوحات شیخ کو ملے
بقدر حاجت رکھکر باقی فقرا ومساکین پر صرف کردیوے فقرا و اغنیا دونون شیخ کی نظر مین
یکسان ہوجاوین بلکہ تونگر سے زیادہ فقیر مسکین کی تعظیم کرتا رہے **ادب پنجم** جو کچھ جذبہ غیبی
وسرور باطنی اذکار واشغال سے دل مین پیدا ہووے اسکو مریدون پر بخشش توجہ قلبی سے
کرتا جاوے اس امر مین تفاوت امیر وفقیر کا خویش وبیگانہ کا نرکھے چنانچہ سبق پڑھانے مین
بھی غریب وتونگر استاد کے نزدیک برابر ہین شَرَفُ الْاِنْسَانِ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ

لا بالمال والنسب یعنے آدمی کی شرافت علم وادب سے ہی مال اور نسب سے نہین ہے
ادب ششم اگر کسی مرید کے دل مین ضعف عزمیت وارادت پاوے کہ وہ خانقاہ وحلقہ اذکار واشغال کا چھوڑ کر دنیا کی طرف جھکتا ہی تو اسکو اپنے نزدیک لطف و مدارا سے بٹھاوے اور جو فتوحات آوے سو اسکو اسمین زیادہ حصّہ دیوے اور کہے کہ مال دنیا کی رغبت تیرے نفس نے زیادہ کی تھی سو خدا نے بھیجدیا اور مدرسہ مین جیسا کہ استاد درجہ بدرجہ پہلے چھوٹی کتابین بعد بڑی کتابین بقدر استعداد و شوق شاگردون کو پڑھاتے ہین کہ چند سال مین اعلیٰ درجے کی تعلیم پاتے ہین اسیطرح مرشد بھی مریدون کو درجہ بدرجہ ریاضت وعبادت و مراقبات کی تعلیم دیا کرین ایکدم بڑی ریاضت کشی نفس پر نہایت سخت ہوتی ہی ادب ہفتم مرید کو جو سخن کہے بغیر ضمانہ کہے اسمین اپنی نفس کی خواہش داخل نکرے جب تخم پاک و پختہ ہوتا ہے تو کشت کاری مین جلد سرسبز ہوجاتا ہی اگر کچھ خامی ہے تو تلف ہوتا ہی اگر اوگا بھی تو پھل اچھا نہوگا اور مرید کو تاکید کرے کہ ہمیشہ متوجہ قلب کے رہے خطرات نفسانی کے جانور چڑیان کھیت کو کھاجاوینگے اُنکی نگہبانی شب وروز رکھنا ضرور ہے ادب ہشتم جو سخن مریدون کی مجلس مین کہے تو اوّل خدا سے مدد مانگے تا سامعین کے دل مین اسکا اثر پیدا ہووے بات بات ہو اکے مانند ہی ایک طرف سے آئی دوسری طرف چلی گئی واعظ مدرّس کو بھی اسی طرح لازم ہی مولانا ابوعلی دقاق وعظ فرماتے تھے درمیان مین یہہ سخن کہا کہ مین سماعت مین اس سخن کے تمہارے ساتھ برابر ہون بعضے سامعین فہمیدہ کو اس سخن پر خطرہ اعتراض کا پیدا ہوا کہ متکلم بات کرنے کے اوّل جانتا ہی کہ کیا کہیگا پھر سننے والون کے ساتھ برابر کیا ہوا اسی شب کو خواب مین ہاتف غیبی نے اس معترض کو سُنایا کہ متکلم مانند غواص کے ہی دل کے دریای عمیق مین سے غوطہ مارکر صدفہای مروارید بہت سی دامن مین بھر کر کنارے پر سامعین کے واسطے لاتا ہی انکے سامنے کھولتا ہے کسیمین باریک موتی کسی مین گوہر آبدار بعض مین ذریکتا سا ہوار بھی نکل آتا ہی جسکے دل مین اعتراض کا خطرہ تھا سو مِٹ گیا ۔ خداوند عالمیان ہمارے دلون کے

خطرون کو جو بزرگون کے کلام پر معترضانہ آتے ہین اپنے فضل و کرم سے صاف کر دیوے آمین
ادب نہم کسی شاگرد یا مرید کے دل مین اپنے علم و فضل کی نخوت یا دوسرے شخص کی طرف سے ملال آوے اور اسکی گرہ بن کر حسد یا کینہ پیدا ہونے کا خوف ہووے تو مجلس مین شیخ دوسرون کی طرف مخاطب ہو کر ایسی حدیث حکایت بیان کرے جس مین اشارت کنایت اور تنبیہ اس کی پائی جاوے تا سننے والے مستفید ہون اور وہ شخص بھی سمجھ لیوے کہ شیخ نے مجھکو سبق پڑھایا **اَلْكِنَايَةُ اَبْلَغُ مِنَ الصَّرَاحَةِ** یعنے صریح ظاہر جتانے سے کنایت و اشارت کا سخن زیادہ تاثیر مند ہے نصیحت کڑوی دوا ہے دل کی چالیس قسم کی بیماریون کے واسطے بزرگون نے جدی جدی ادویہ لکھی ہے کھانا اور ہضم کرنا دشوار ہوتا ہے مگر جب اسکو شہد شیرین سخن کے ساتھ ملا کر دیوین تو بیمار کو تلخی معلوم نہین ہوتی کھا لیتا ہے اور تندرست ہشیار بن جاتا ہے **بیت**
کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ✢ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ✢
ادب دہم دنیا کی قدر و منزلت و مکنت سالک کی آنکھ مین کمتر نظر آوے اس طرح سے مال فانیہ کی حقارت ظاہر کرے اور دولت آخرت باقیہ کی اسکی بزرگی اور حاصل کرنیکی راہ بتاوے اکثر مرید کے راز و اسرار کو چھپا رکھے اسکے عیب و ہنر غیر کو نکہے اگر دل کی روشنی یا انوار جمالی یا کرامات ظاہر ہووین اس مرید کو خلوت مین سمجھا دیوے کہ اس پر اپنا دل مت لگا آگے بڑھتا چل **بیت** ای برادر بے نہایت درگہیست ✢ ہرچہ بروی بگذری بروی مایست ✢ سالکون کے واسطے ایسی چیزین راہ سلوک مین اٹک جانے کا سبب ہوتا ہے بلکہ شیطان روشنی سرخ و سفید دیکھا کر دل لبھاتا ہے اور ترقی سے باز رکھتا ہے اکثر لوگ تھوڑے سے مکاشفات پر بس کر کے رستہ گم کئے ہین۔ جیسے اس زمانے مین ذرا سا ہندی ترجمہ پڑھنے کا ربط آگیا تو مولوی صاحب اور واعظی صاحب شملہ دراز بن گئے زیادہ علم سیکھنے سے باز رہے عقاید انکا دنیا کمانیکا ہے ہزار دم کوسے بیچارے عیالدار آتے ہین اگر علم بھی سیکھتے ہین تو فقط جاہلون کو سمجھا دینے کے موافق اور مریدون کو جمع کرتے ہین تو

گویا ہر سال کی کھینی کے مانند وصولات کے لئے یہہ اگلے زمانیکا حال تھا روز بروز بدتر ہوتا چلا اب چودہوین صدی کے تین برس گذرے یہان کا کیا احوال ہوتا ہی یہان تک جہل کو علم سمجھ لیا یہ تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑ دی شفاعت سے انکار کیا تمام اصحابون کے زمانے تک کے مسلمانون کو مشرک کافر کہدیا اور خود کفر مین گرے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان اور بے ادبی اپنی کتابون مین لکھی اور چھاپ دی ہم کیا کہین انکا کہا اور لکھا اُن پر عود کرتا ہی فقط۔ حضرت شمس الدین حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے چھے سو برس پیشتر خود کے زمانیکا حال لکھا ہی **بیت**

این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم ؛ ہمہ آفاق پراز فتنہ و شر می بینم ؛ ہیچ مہری نہ برادر بہ برادر دارد ؛ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم ؛ دختران را ہمہ جنگ است و جدل با مادر ؛ پسران را ہمہ بدخواہ پدر می بینم ؛ ابلہان را ہمہ شربت زگلاب و قند است ؛ قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم ؛ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ؛ طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم ؛ اللّٰہمّ احفظنا من جمیع بلاء الدّنیا وعذاب الاٰخرۃ ؕ

ادب یازدہم مرید وشاگرد کی خطا کو دامن عطا سے پوشیدہ رکھے نوکرخادم کا قصور معاف کرے عیب کا پردہ کسی کا نکھولے۔ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً یعنے مین اپنے خادم کی خطا کہان تک معاف کرون آنحضرت نے فرمایا ہر روز ستر بار یہہ مقام ایثار و تحمل ہی۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عید کے روز غسل کرکے کپڑے بدل کے عید کی نماز کے لئے جاتے تھے کسی نے بام پر سے راکھ بھرا ہوا طشت آپکے سر پر پھینک دیا رستے کے لوگ آپکی طرف سے صاحب خانہ کو دہمکانے لگے آپنے منع کیا اور فرمایا میرا نفس آتش کے لائق ہی اگر خاکستر سر پڑ الی گئی تو کیا مضایقہ ہی **ادب دوازدہم** کسی مرید یا خادم سے امید تکریم وتعظیم کی نرکھے اور توقع اداب بجالانیکی نکرے۔ حضرت وقی رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین چند فقرا کے ساتھ بلدہ مصر مین مسجد کے کونے مین بیٹھا تھا
دیکھا کہ جناب ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ستون کے پاس کھڑے ہوکر نماز
مین مشغول ہوئے ہمنے خیال کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوجا ئینگے ہم تعظیم کے واسطے آگے جاکر سلام
کرینگے جب آپ فارغ ہوئے سلام پھیرکے جلد ہماری طرف چل کر آئے اور سبقت سلام مین کیے
اور کہے فقیر کو کسی کی تعظیم دینے پر توقع رکھنا لازم نہین ہے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن
کہ بعفو از گناہ پاک شوی ٭ ای برادر چو عاقبت خاک ست ٭ خاک شو پیش از ان کہ خاک
شوی ٭ **ادب سیزدہم** جب تک شیخ سخن کرتا رہے مرید وشاگرد خاموش ہوکر دل
لگاکر سنا کرین ہرگز کلام تمام ہونے تک کچھ نہ کہین اگر اعتراض بھی دل مین آیا ہو یا سخن
کامل فہم مین نگذرا تو بھی پوچھنا بے ادبی ہے بالمشافہ بلند آواز کرنا بھی بے ادبی ہے اگر
ذکر مین حکایت مین نام نبی کا آیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہین اور کہتے ہین اصحابون کے
نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ سرہ سیدنا مولانا وغیرہ
ضرور لکھنا یا کہنا چاہئے اسی طرح ہر ایک مسلمان متوفی کو خیر سے یاد کرنا اور دعا نیک مغفرت
کی اسکے حق مین کہنا خواہ زندگی مین وہ تمھارا دشمن تھا کینہ بدی کسی سے دل مین نہین رکھنا
کہ وہ کدورت وسیاہی دل مین پیدا کرتا ہے دشنام گالی ہرگز زبان سے نہ نکالنا کہ وہ حجاب
قلب کا ہوتا ہے **ادب چہاردہم** عوام سے خصوص بالخصوص لوگ (؟) مگرون کی صحبت سے دور رہنا
وپرہیز کرنا بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وقت دعوت خلق مین مشغول رہتے
اکثر سالکین کے ساتھ بیٹھتے اور کسی وقت خلوت مین تنہا رہتے اور خالق سے متوجہ ہوتے
ابتدای سلوک مین خلوت ضرور ہے جب انتہای مقام پر پہنچے اسکے لئے خلوت
اور جلوت دونون برابر ہین خلوت در انجمن اس مقام کا نام ہے بندگان قادریہ
بین بین المغرب والعشا حلقہ اذکار علانیہ کرتے ہین ذکر جہریہ سے اور نقشبندیہ طریق مین
ذکر سریہ سے اشتغال رہتا ہے کیونکہ تشویش وازدحام مردم سے باطن مین خلل واقع

ہوتا ہے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل میں مفصل بیان چارون طریقون کا لکھا ہے - **ادب پانزدہم** خاکساری اختیار کرنا پہلا مقام اہل طریقت ہے مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب گلستان میں یہہ بندرہ آداب طریقت بخوبی بیان کئے ہین **رباعی** شیرین زبان سے کہنا تسخیر ہی تو یہہ ہے ﴿ خاک اپنے تئین سمجھنا اکسیر ہی تو یہہ ہے ﴿ سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے ﴿ نزدیک عارفون کے تدبیر ہی تو یہہ ہے ﴿

استفتا (۳۹)

سوال حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے انمین سے بہتر ناری اور ایک ناجی اور سب قرآن وحدیث کی دلیل اپنے حسب مدعا لاتے ہین اب ہم مسلمانون نے کس چیز کی پیروی کرنا صحیح اور خطا مین تمیز کرنے کا علم نہین اب جیسا آپ لکھین ہم عمل کرین حنفی مذہب پر ہمارا عقیدہ ہے

الجواب جس طرف بہت اولیا اور علما چلے ہین اور اہل بیت واصحاب کا اجماع ہوا ہے وہی رستہ حق ہے آنحضرت نے فرمایا **اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ** یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ مین اور وہ بڑی جماعت اہل سنت وجماعت ہین امکنہ متبرکہ وعتبات عالیات یعنے مکہ معظمہ جو سب مسلمانون کا قبلہ ہے مدینہ منورہ جو سب مسلمانون کے پیغمبر آخر الزمان کا آخری مکان ہے بغداد شریف نجف اشرف کربلای معلیٰ جہان بارہ امام آل اطہار اصحاب اخیار غوث الاعظم کی زیارتگاہ ہے بیت المقدس جو اگلے پیغمبرون کا قبلہ ہے ان سب جای اہل سنت وجماعت کا عمل اور مذہب ابتدا سے آج تک آفتاب کے مانند روشن ہے بہتر فرقون مین سے ایک کا بھی نشان وہان نظر نہین آتا یہہ دلیل سچائی مذہب اہل سنت وجماعت کی کافی ہے - دوسری دلیل یہہ ہے کہ قرآن شریف آنحضرت کے حکم سے آپ کے حضور مین اصحاب لکھتے تھے اور خلفای راشدین کے وقت مین ایک نسخہ جیسا لوح محفوظ پر ہے ویسا جمع ہوگیا اسکی نقلین مطابق اصل آج تک قائم ہین

اسمین اختلاف نرہا اگر حدیث شریف کہ جسکے لکھنے کو حضرت نے حکم نہ کیا تھا خلفای راشدین کے
وقت مین بھی جمع ہوسکین جس اصحاب کو جو سنا اور دیکھا اسی پر عبادات و معاملات مین عمل اور
جاری تھا تابعین نے وہی اصحابون سے حدیثین سیکھین اختلاف راویون کا الفاظ کا باقی رہا
تبع تابعین نے لکھنا شروع کیا صحیح و غلط حسن و ضعیف کی تمیز پیدا ہوئی اسکے اصول اور قاعدے
منضبط ہوئے جنکو جو حدیث صحت کے درجے پہنچی کتاب مین داخل کیا قابل عمل سمجھا کسی کو
وہی حدیث دوسرے طریق سے راوی نامعتبر سے پہنچی اسنے اسکو قابل عمل نرکھا اسی لئے
اختلاف چار مذہبون مین فروعات کے مسایل مین پڑ گیا باقی اصول سب چارون کا ایک
ہی بعضے لوگون نے اصول مین اختلاف کیا اپنی خواہش کے موافق جس بات کو نفس نے مانا قبولا
اگر نہ مانا اسے چھوڑ دیا انکو اہل ہوا کہتے ہین سو بہتر فرقے ہین قرآن و پیغمبر ایک ہی مگر سنّت
حدیث مین فرق کیا اور جماعت کی پیروی چھوڑ دی گمراہ ہو گئے عن ابی ذر غفاری قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ
الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِہٖ یعنے فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نے جدا کیا
جماعت کو ایک بالشت بے شک نکالا اسنے ڈوری اسلام کی اپنی گردن سے حرمین شریفین
کے فتوے مین کتاب تجنیس سے نقل کی ہے فَاَبُوْحَنِیْفَۃَ وَمَالِکٌ وَشَافِعِیٌّ وَاَحْمَدُ کُلٌّ
وَاحِدٍ مِّنْہُمْ مِنْ اَھْلِ الذِّکْرِ الَّذِیْنَ وَاجِبٌ سُؤَالُہُمْ وَاِتِّبَاعُہُمْ لِمَنْ لَمْ یَصِلْ دَرَجَۃَ النَّظَرِ
وَالْاِسْتِدْلَالِ فَاِذَا عَمِلَ اَحَدٌ مِنَ الْمُقَلِّدِیْنَ فِیْ طَھَارَتِہٖ اَوْ صَلٰوتِہٖ اَوْ فِیْ شَیْءٍ
مِمَّا جَرٰی بِہِ التَّکْلِیْفُ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْہُمْ مُقَلِّدًا لَہٗ فَقَدْ اَدّٰی مَا عَلَیْہِ وَلَیْسَ
لِاَحَدٍ مِمَّنْ ھُوَ فِیْ دَرَجَۃِ التَّقْلِیْدِ وَلَا لِمُجْتَھِدٍ اَلْاِنْکَارُ عَلَیْہِ یعنے امام ابوحنیفہ
اور مالک و شافعی و احمد حنبل ہر ایک انمین سے ایسے عالم تھے کہ جنسے دین کی باتین سوال کرنا
اور انکی پیروی کرنا واجب ہے اُس شخص کے حق مین کہ جو اجتہاد کے مرتبے کو نہین پہنچا ہے پھر جب
کوئی مقلّدین سے پیروی کرے انمین سے ایک کی اپنی طہارت مین یا نماز مین یا اور کسی

امر شرعی مین تو ادا کیا اسنے جو واجب تھا اسپر اور نہین پہنچتا ہی کسی کو مقلد ہو یا مجتہد انکار کرنا
ویسے شخص پر۔ مولوی اسحق دہلوی نے مأۃ مسایل مین لکھا ہی چارون مذہب بدعت
نہین نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ پیروی ان مذہبون کی عین پیروی سنت رسول اللہ کی ہی کیونکہ
اختلاف ان چارون مذہب کا اختلاف اصحاب کی جہت سے ہی اور صحابہ کی پیروی کرنے مین
حدیث شریف وارد ہی اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنے
صحابہ میرے ستارے کے مانند ہین تم جنکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔ دلیل سیوم
یا اختلاف سبب قیاس کا ہی قرآن وحدیث کے معنون مین از روی لغت کے اور اصطلاح
کے یا کنایات واشارات کے اور قیاس کا صحیح ہونا نصون سے ثابت ہی معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ
یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ
بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا فِیْ کِتَابِ
اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْئِیْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَدْرَہٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْفَقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیْ یعنے جب ارادہ کیا رسول اللہ نے کہ معاذ بن جبل کو یمن
کی طرف حاکم بنا کر بھیجین پھر فرمایا کہ اگر کوئی قضیہ تمھارے پاس آویگا تو کسطرح فیصلہ کروگے
معاذ نے کہا کتاب اللہ کے موجب فیصلہ کرونگا اور حکم دونگا پھر فرمایا اگر تمکو کتاب اللہ مین
اس بابت کا حکم نملا کیا سنت رسول اللہ کے موافق فیصلہ اور عمل چلاؤنگا پھر فرمایا کہ اگر
قرآن وحدیث مین تم نے اس بابت حکم نپایے پھر کہا مین اپنی رای سے عمل کرونگا پھر خوشی سے
آنحضرت نے انکی چھاتی ٹھوکی اور فرمایا شکر ہی خدا کا جسنے اپنے رسول کے رسول کو نیک توفیق
دی کہ جسمین رسول اللہ کا راضی ہوا۔ دلیل چہارم صحیح بخاری سے منقول ہی کہ جب حضرت

پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لوگون کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا فرمایا کہ نہ پڑھے کوئی تم مین نماز
عصر کی مگر بنی قریظہ مین پھر بعضون نے اُن مین سے راہ مین عصر کی نماز پڑھ لی یہہ قیاس سمجھکر کہ حضرت
کو اس فرمانے سے منظور یہی تھا کہ ہمین راہ مین توقف نکرین نہ یہہ کہ وقت آنے پر بھی نماز نہ پڑھین
اور بعضون نے حدیث کے ظاہر لفظون پر لحاظ کر کے راہ مین نماز نہ پڑھی یہانتک کہ بنی قریظہ
مین پہنچ گئے پھر جب حضرت نے یہہ بات سنی دونون قسم کے لوگون پر اعتراض نفرمایا اسی سبب
عمل دونون طور پر جائز ہوا اور یہی طور ہے چارون مذہب کے اختلاف کا پس کیونکر غیبت
ہوگی مسلم الثبوت مین لکھا ہی اَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ عَلٰی مَنْعِ الْعَوَامِ مِنْ تَقْلِیْدِ اَعْیَانِ
الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ بَلْ عَلَیْہِمْ اِتِّبَاعُ الَّذِیْنَ بَوَّبُوْا فَھَذَّبُوْا وَنَقَّحُوْا وَجَمَعُوْا
وَعَلَیْہِ بَنٰی اِبْنُ الصَّلَاحِ مَنْعَ تَقْلِیْدِ غَیْرِ الْاَرْبَعَۃِ لِاَنَّ ذٰلِکَ لَمْ یُدْرَ فِیْ
غَیْرِہِمْ یعنے سب علما اہل تحقیق جمع ہوئے اور اتفاق کئے انھون نے منع کرنے پر عوام کو
تقلید کرنے سے صحابہ کے بلکہ اُن عوام پر واجب ہی پیروی کرنی اُن مجتہدون کی جنھون نے
علم فقہ کو اصحابون اور تابعین سے حاصل کر کے جمع اور تفصیل کیا اور آراستہ اور خلاصہ کیا اور
اسی پر ابن صلاح نے بنا کیا کہ سوائے ان چار امامون کے اور کسی دوسرے کی تقلید منع کی
جاویگی اسواسطے کہ یہہ سب باتین اور کسی مجتہد مین معلوم نہین ہوئین اشباہ النظایر مین ہے
وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّۃَ الْاَرْبَعَۃَ مُخَالِفٌ لِلْاِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ فِی التَّحْرِیْرِ اَنَّ الْاِجْمَاعَ
اِنْعَقَدَ عَلٰی عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْہَبٍ مُخَالِفٍ لِلْاَرْبَعَۃِ لِاِنْضِبَاطِ مَذَاہِبِہِمْ وَ
کَثْرَۃِ اَتْبَاعِہِمْ یعنے اور جو حکم مخالف ہو اُن چارون امامون کے قول کا سو وہ اجماع
کا مخالف ہی اور تصریح کیا ہی امام ابن ہمام نے تحریر مین کہ تمام علما کا اجماع ہوا ہی عمل نکرنے
پر اُس مذہب کے جو مخالف ہی اُن چار امامون کے اسواسطے کہ اُن امامون کا مذہب
ضبط اور آراستہ ہوا ہی اور انکی پیروی کرنے والے بڑی بڑی جماعت ہین یعنے اُن چارون
امامون کے مقلدین سواد اعظم اور بہت علما و اولیا لوگ ہوئے ہین - معلوم ہوا کہ سواد اعظم

یعنے بڑی جماعت جو سنّت و جماعت کہلاتے ہین ناجی ہین عقلاً و نقلاً تفسیر احمدیہ مین مرقوم ہی وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعِهِمْ فَضْلُ الٰهِيٌّ وَقَبُولِيَّةٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى لَا مَحَالَ فِيْهِ لِلتَّوْجِيْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ۵ اور انصاف یہہ ہی کہ منحصر ہونا مذہبون کا ان چار مذہب مین اور منحصر ہونی پیروی انھین چار مذہب مین سے ایک مذہب کی فضل ہی اللہ تعالیٰ کا اور مقبولیت ہی اسکی پھر اس بات مین دلیل اور توجیہہ کو کچھہ دخل نہین ہی ۵

استفتا (۴۱)

سوال ہمارے بستی کا رسم ہی کہ ضیافت کی مجلس مین اوّل سب سے سید صاحب جو درگاہ شریف کے پیرزادے ہین انکا ہاتھہ دُھلاتے ہین اور بعد کھانے کے پان گلاب بھی اول انکے روبرو لاتے ہین ابھی ایک دلی کے مولوی صاحب نے بیان کیا کہ فضیلت علم ہی پہلے ہمارے ہاتھہ دُھلاؤ غرض مجلس مین ایک شور پیدا ہوا آخر لوگون نے سید صاحب سے عرض کی کہ مولوی صاحب مسافر اور مہمان ہین انکی خاطرداری لازم ہی اگر اجازت ہووے تو ابتدا دست شوئی کا ادھر سے کرین آپنے اجازت دی بعض لوگون نے صاحب خانہ پر طعن کیا کہ تم نے بدعت کا کام کیا اور قدیم کام کا رواج توڑ کر ہتک عزت سیّد صاحب کی کی سید صاحب سادے اور بھولے آدمی ہین انکے اجداد صاحب کشف و کرامات تھے شریعت محمدی مین اس بابت کچھہ حکم آیا ہووے تو ضرور لکھہ کر دینا خدا سلامت رکھے ٭

الجواب معلوم ہووے کہ سادات اہل بیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین انکی تعظیم و خدمت کرنا گویا انکے جد امجد کی تعظیم ہی عین ایمان و محبت رسول مقبول کی اظہار کرنا ہی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنے نہین ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ مگر یہہ کہ لیجاوے ناپاکی گناہ اہل بیت سے اور پاک کرے انکو پاک کرنا ظاہراً و باطناً صواعق محرقہ مین لکھا ہی اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ

وَذُرِّیَاتُہُمْ یُسَمُّوْنَ اَبْنَاءَہٗ وَیُنْسَبُوْنَ اِلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسْبَۃً
صَحِیْحَۃً نَافِعَۃً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور
انھوں کی اولاد فرزندان رسول کہلاتے ہیں اور نسبت انھوں کی آنحضرت کی طرف صحیح ہے
نفع دینے والی دنیا اور آخرت میں کئی آیات قرآن شریف میں اہل بیت کی فضیلت میں
وارد ہیں اور حدیث شریف مواہب السادات میں منقول ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُدْخِلَ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیَ النَّارَ فَاَعْطَانِیْہَا
اَخْرَجَہٗ اِبْنُ سَعْدٍ فِیْ طَبَقَاتِہٖ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ
سے میرے مانگا کہ کوئی ایک میری اولاد میں سے آگ میں دوزخ کے داخل نکرے پس عطا کیا مجکو
خدا نے میرا مدعا ابن سعد نے طبقات میں اس حدیث کو روایت کیا ہے - سر الشہادتین
کی شرح میں کئی حدیثیں اس بابت کی موجود ہیں اور بلاد اسلمین میں رواج عام ہے تقدیم
سادات کا مجالس ضیافت میں - ملا علی قاری حنفی اور مناوی شافعی نے لکھا ہے
رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی ظَھْرِ الْمُرْتَضٰی وَالزَّھْرَاءِ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِمَا وَعَلٰی رَأْسِہِمَا بَعْدَ
اِنْکَاحِہِمَا وَاَعَاذَھُمَا وَذُرِّیَّتَہُمَا مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَیَقُوْلُ اِنَّمَا یَظْھَرُ فَائِدَۃُ
ذٰلِکَ لِلسَّادَاتِ الْعَامَّۃِ فِیْ وَقْتِ الْوَفَاتِ فَیُقْبَضُوْنَ تَائِبِیْنَ اٰمِنِیْنَ ۵
یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی چھڑکا اوپر پشت اور کاندھے اور سر حضرت مرتضی علی
اور فاطمہ زہرا کے انکے نکاح کر دینے کے بعد اور پناہ مانگی اُن دونوں کے واسطے اور اُنکی
اولاد کے واسطے شر شیطان سے اور صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ ظاہر ہوگا فایدہ
اسکا عام تمام سادات کے واسطے وفات کے وقت کہ اول انکو مغفرت اور توبہ نصیب
ہوگی بعد اونکی روح قبض کی جائیگی - اور ابن العربی کی فتوحات المکیہ سے منقول ہے
لَا یَظْھَرُ حُکْمُ ھٰذَا الشَّرَفِ لِاَھْلِ الْبَیْتِ اِلَّا فِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ فَاِنَّہُمْ یُحْشَرُوْنَ
مَغْفُوْرًا لَّھُمْ وَیَنْبَغِیْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مُّؤْمِنٍ بِاللّٰہِ وَبِمَا اَنْزَلَ اَنْ یُّصَدِّقَ

اللّٰہ تعالیٰ فی قولہٖ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا
یعنے نہین ظاہر ہوگا یہہ حکم بزرگی کا اہل بیت کے واسطے مگر دار آخرت مین پس تحقیق وے آوینگے
قیامت کے دن حشر کے میدان مین مغفرت پائے ہوئے اور ہر مسلمان کو لازم جو خدا پر اور
قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہی کہ سچا وے حق تعالیٰ کو بیچ اس قول اسکے کہ اہل بیت سے اللہ نے
گناہ کی ناپاکی دور کردیا اور پاک کیا ہی پاک کرنا ہ فاضل جمیل کی عقاید سے یہہ منظوم مرقوم
ہی **ابیات** آنانکہ ز نسل چار یار اند ✣ بشنو کہ زہم چہ فضل دارند ✣ بر قول اصح ز فضل
آبا ✣ مفتی طریق دادہ فتوی ✣ از فضل پدر شد آنچہ معلوم ✣ فضل پسران از دست مفہوم ✣
پس آنکہ بود ز نسل شیخین ✣ افضل باشد ز نسل ختنین ✣ الا ثمرات گلشن جود ✣
کز فاطمہ بودہ اند مولود ✣ چون از نسب اند جملہ افضل ✣ ز اولاد سہ یار باشد اکمل ✣
لیکن سادات کو لازم ہی کہ علم و عمل شریعت محمدی پر ثابت قدم رہین اور افضلیت نسب پر
مغرور ہو کر عمل کرنا شریعت و طریقت کا نچھوڑین - طحطاوی مین برجندی سے منقول ہی
قَالَ الۡاِمَامُ الرَّازِيُّ فِي التَّشۡرِيۡحِ لَا يَجُوۡزُ لِلۡعَالِمِ وَالۡمُتَّقِيۡ اَنۡ يَتَصَدَّرَ اَيۡ اَنۡ يَجۡلِسَ
مُتَقَدِّمًا عَلَى السَّيِّدِ الۡاُمِّيِّ وَالۡاَبِ الۡاُمِّيِّ لِاَنَّهٗ اِسَاءَةٌ فِي الدِّيۡنِ امام الرازی نے
تشریح مین لکھا ہی کہ عالم اور متقی کو جایز نہین کہ مجلس مین سید امّی کے بالا دست صدر مین
بیٹھے یا اپنے والد امّی کے بالا دست بیٹھے کہ یہہ بے ادبی دین مین گناہ ہی ۃ قولہ تعالیٰ
قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي الۡقُرۡبٰى یعنے کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
مانگتا ہون مین تم سے کچھ مزدوری اس قرآن شریف کے پہنچانے پر مگر میرے خویش اہل بیت سے
محبت رکھوانا چاہتا ہون - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صواعق مین منقول ہی قَالَ النَّبِيُّ
صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَنۡ اَشۡفَعُ لَهٗ اَهۡلُ بَيۡتِيۡ ثُمَّ الۡاَقۡرَبُ فَالۡاَقۡرَبُ مِنۡ
قُرَيۡشٍ ثُمَّ الۡاَنۡصَارُ ثُمَّ مَنۡ اٰمَنَ بِيۡ وَاتَّبَعَنِيۡ مِنۡ اَهۡلِ الۡيَمَنِ ثُمَّ مِنۡ سَايِرِ
الۡعَرَبِ ثُمَّ الۡاَعَاجِمِ وَمَنۡ اَشۡفَعُ لَهٗ اَوَّلًا فَهُوَ اَفۡضَلُ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلّم نے اوّل سب سے مین شفاعت کرونگا میری اہل بیت کی پھر قریب کے خویشون کی جو قریش مین سے ہین بعد شفاعت کرونگا انصار کی یعنے اہل مدینہ کی بعد مین اُسکے لوگون مین سے جنھون نے ایمان لایا اور میری تابعداری کی پھر تمام اہل عرب کی پھر تمام اہل عجم کی اور جنکی شفاعت اوّل کرونگا وہ سب افضل ہین۔ یہان سے ظاہر ہوا کہ تقدیم سادات ہر امر مین اور انکی تعظیم و تکریم و خدمت بجا لانا خدا و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے سادات و علما کی جو تعظیم کریگا گویا اسنے خدا و رسول کی فرمان کی تعظیم کی اور ایسا کرنے مین دنیا و آخرت کی برکت و نجات ہے ؛

استفتا (۴۲)

سوال اکثر ہمارے بھائی مسلمان سادات و مشایخ طریق کے مرید ہوتے ہین انکی توجہ لیتے ہین ذکر کے حلقے مین بیٹھتے شجرہ طیبہ اسامی مرشدون کا جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچتا ہے یاد کرتے ہین مگر بعضے طریق مین توجہ قلبی یعنے سینے سے سینہ قلب سے قلب ملاکر بحالت معانقہ توجہ دیتے ہین بعضے آنکھون سے آنکھین ملاکر اپنے قلب کی حرارت از راہ چشم مرید کے دل مین القا کرتے ہین بعضے فقط مراقبہ مین بٹھاکر توجہ کرتے ہین علمائے زمان بھی ایسی توجہ کے قایل ہین یا نہین قرآن شریف مین اسکا ذکر کہین آیا ہے یا نہین خالصًا للہ بیان فرمائیے ؟

الجواب توجہ قلبی بحالت معانقہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جبرئیل علیہ السّلام نے ابتدای وحی مین توجہ دی تھی چنانچہ چھ مہینے قبل از نبوت آنحضرت تنہا غار حرا مین شب و روز جاکر بیٹھا کرتے تھے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز نے تفسیر عم مین مفصل لکھا ہے کہ اوّل توفیق الٰہی سے آنحضرت کو سچے خواب ہونے لگے دل مین ایک ایک چیز کا علم خود بخود پیدا ہونے لگا خلوت تنہائی کی پسند خاطر ہوئی تا آہستہ آہستہ عادت علم سیکھنے کی عالم غیب سے پیدا ہو اور رفتہ رفتہ انس تعلیم غیبی کے خوگر ہو جاوین بعد اسکے چاہا کہ انکی بیداری اور ہوشیاری مین انقطاع اور بے پروائی عیال و اطفال اور گھر بار سے حاصل ہوتا کہ بالکل غیب کے عالم کی طرف متوجہ ہو جاوین تو اس وقت انکو محبت خلوت نشینی اور گوشہ گیری

کی دل مین پیدا ہوئی اور ایک ایسا مکان انکو بتا دیا کہ وہان کوئی آدم زاد نتھا تاکہ وحی اترنے کے وقت کسی کے دل مین شبہہ سیکھنے پڑھنے کا نہ گذرے پھر وحی نازل ہونے کے وقت ایک بڑا صدمہ اور خوف آپکے دل مین ڈالا تاکہ کسی کو خیال بناوٹ اور ملاوٹ کا نہ آوے دوسرے یہہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تاثیر کو آپکی روح مین بھیجنے اور گلے لگانے کے سبب سے پہلے درجے پر کمال کے ثابت اور قایم کر دی اسواسطے کہ کاملون کی تاثیر جو دوسرے کے اندر اثر پیدا کرتی ہے جسکو اہل طریقت کے عرف مین توجہ کہتے ہین چار طرح سے ہوتی ہے اوّل تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے اور عطر کی خوشبو سب ہمنشینون کے دماغ کو معطر کر دے بس یہہ قسم سب قسمون مین توجہ کے ضعیف ہے کیونکہ اسکا اثر تب ہی تک ہے جب تک اسکی صحبت ہے بعد اسکے کچھ باقی نہین رہتا۔ دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل سکوری مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اسنے اسکو روشن کر دیا بس چراغ تیار ہو گیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھ قوت رکھتی ہے کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بھی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطے کہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفون کو درست نہین کر سکتی ہے جیسے ناکارے مین تیل اور بتی اور سکوری کو فقط شعلہ چراغ سنوار نہین سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ اس طور کی ہے جیسے پانی کو دریا سے یا کوئے سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ کو حوض کے فوّارے تک کوڑے کرکٹ سے صاف کر دین پھر خوب زور سے اسمین پانی چھوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش و خروش سے چھوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اُن اگلی تاثیرون سے بہت قوی ہے کہ نفس کی اصلاح اور ستھرای لطیفون کی بھی اسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کی استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان جاری ہوتا ہے نہ کوئے اور دریا کے برابر اور ان سب باتون کے ساتھ بھی اگر خزانے مین کچھ آفت یا فتور واقع ہوجاوے تو البتہ نقصان پڑ جاتا ہے چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتھ خوب زور سے ملاوے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کر جاوے اور

یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہو جانیسے
دونون روحون کے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سماجاتا ہی اور بار بار حاجت فایدہ
لینے کی نہین رہتی سوا اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت پائی گئی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے
منقول ہی کہ ایک روز آپکے مکان مین کئی مہمان آگئے اور اس روز آپکے یہان کچھہ کھانے کی قسم سے
موجود نہ تھا اس واسطے انکو کمال تشویش ہوئی اور انکے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک
نان وائی کی دوکان آپکے مکان کے متصل تھی اسباب کی خبر پاکے ایک خوان بھرا ہوا روٹیونکا
خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھہ آپکے سامنے لاکر حاضر کیا آپ اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور
فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اسنے عرض کی کہ مجھکو اپنا سا کر دیجئے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نکر سکیگا
کچھہ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کیا جاتا ہی اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی
کرنے لگا تو ناچار ہوکر اسکو اپنے ساتھہ حجرے مین لے گئے اور تاثیر توجہ اتحادی کی اسپر کی جب
حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ مین اور اس نانوائی مین صورت شکل مین کچھہ فرق باقی نرہا تھا
لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا لیکن اس قدر تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور وہ نانوائی بیہوش اور
سرشار تھا القصہ نانوائی نے تین روز کے بعد اسی سکر اور بیہوشی کی حالت مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ
روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت اس غار مین سے باہر نکلے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اوپر سے آواز دی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپنے اوپر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر دوسرے وقت آواز دی پھر آپ گھبراکر ادھر ادھر دیکھنے لگے کوئی نظر نہ آیا یکایک
ایک انسان آفتاب کے چہرے کا سر پر نورانی تاج سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور آنحضرت سے کہا اقرا یعنے
پڑھہ آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین آتا ایک روایت مین ہی کہ اُس فرشتے کے ہاتھہ مین ریشمی کپڑا
تھا اسمین سورۂ اقراء مالم یعلم تک لکھی ہوئی تھی پھر کہا اقراء آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین
آتا تب اسنے آپ کو گلے لگاکر سینے سے سینہ ملاکر خوب دبایا کہ آپ کو عرق آگیا اس طرح
تین مرتبے دبایا بعد خود پڑھکر سنایا حضرت کو یاد ہو گئی بعد اپنا پاؤن زمین پر مارا وہان سے
ایک چشمہ پانی کا جاری ہو گیا پھر حضرت کو طریقہ وضو اور غسل کا سکھایا اور سورۂ فاتحہ بھی تعلیم

کردیا اور دو رکعتین نماز کی پڑھائین سب آپکو یاد ہوگئین اس فرشتے کی توجہ کی تاثیر قلب اور بدن مین اور تمام رگون مین ایسی ہوگئی کہ وہ کیفیت تحریر و تقریر سے باہر ہے توجہ کی تاثیر مرشد کی مرید کے دل پر اس طرح سے ہونی چاہئے اور یہہ تاثیر توجہ حضرت نے علی مرتضیٰ کو اور چند خاص اصحاب کو سکھایا ہے اور نعمت باطنی عطا فرمایا ہے اور علی مرتضیٰ نے وفات کے وقت امام حسن و امام حسین کو چھاتی سے لگا کر وہ نعمت سینہ بسینہ عطا کی ہے اور آجتک رسول اللہ کی امت مین وہ بیعت طریقت اور نعمت باطنی موجود ہے۔ اور تا قیامت قایم دایم رہے گی ط

استفتا (۴۲)

سوال قصیدہ عقائد امالی مین یہہ بیت ہے فَیَنْسَوْنَ النَّعِیْمَ اِذَا رَاَوْہُ + فَیَا خُسْرَانَ اَھْلَ الْاِعْتِزَالِ + اسکے معنی کیا ہین اور لفظ اعتزال کا فرقہ معتزلہ پر کیس لئے کہا جاتا ہے یہان شہر نذرباز ضلع خاندیس مین اس بابت بڑی بحث و تکرار ہوئی ہے اور طرفین راضی ہین کہ جو عدالت سرکار کے مفتی صاحب لکھینگے سو ہمکو قبول ہے بینوا توجروا

الجواب مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے مین عقاید کا مسئلہ بیان ہوا کہ اگر مسلمان نے گناہ کبیرہ کیا اور بغیر توبہ کئے وفات پایا تو اسکی تجہیز و تکفین بطریقہ اسلام کرنا و نماز جنازہ پڑھنا اور اسکو اہل سنت و جماعت کے قبرستان مین دفن کرنا کہ وہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے بعضون نے کہا کہ وہ ایمان سے خارج اور کفر مین داخل ہوتا ہے تب اہل سنت و جماعت کے علما نے ایسا اعتقاد کرنے والون کا نام خارجیہ رکھا انہین بارہ فرقہ ہوگئے ہین لیکن واصل بن عطا جبائی جو حضرت کا شاگرد رشید تھا اسنے کہا کہ وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر کفر مین داخل نہین اسکو مبتدع فاسق کہنا نہ وہ مسلمان ہے نہ کافر مذبذبین بین ذلک ہے تب حضرت نے فرمایا قَدِ اعْتَزَلَ مِنَّا یعنے یہہ شخص ہم سے جدا ہوگیا تب واصل بن عطا کو اپنی مجلس درس سے موقوف کردیا اسنے اول علم عقاید مین کتاب تالیف کیا فلاسفہ کے علم مین اسکو دخل تھا چند باتین سنت و جماعت کے خلاف اپنے شاگردون کو سکھایا چنانچہ در دنیا و آخرت دیدن خدا تعالیٰ ممکن نیست

ومرتکب کبیره نه مومن است ونه کافر ودر محسوسات ومشاهدات ماندن ومنکر عالم باطن شدن وقایل بقدم عرش اعظم وجلوس او تعالیٰ بودن وعباد را خالق افعال خود خیر او شر انید انستن ونفی ایصال ثواب احیا مر اموات را نمودن وانکار از کرامات اولیا وفیضان ارواح کردن واصلاح در حق عباد از طرف خدا تعالیٰ واجب دانستن وغیره عقاید فاسده غرض اسکا نام معتزله رکھا گیا انمین بھی باره فرقه پیدا ہوئے ہین عبدالوہاب نجدی جو بدعتین عقاید مین ایجاد کیا اور اسکے فرزند ابوسعود نجدی ظالم نے در سنه ۱۲۱ کتاب التوحید مین اُن باتون کی شرح لکھی ہے اور اسکا ترجمہ تقویۃ الایمان مین موجود ہے سو سب معتزلہ کے اصول وفروع ہین خلاصہ اسکا حفظ الایمان وتصحیح المسایل مین بتفصیل ہے ۵ اب معنی اس بیت کے یہہ ہین کہ جب دیدار خدا کا بہشت مین مومنین کو بغیر کیف ومثال کے ہوگا تو اس نعمت اعلیٰ کو پاکر تمام نعمتین جنت کی مومنین بھول جاوینگے مگر افسوس بڑا نقصان اہل اعتزال کا ہوا کہ وہ دیدار خدا کے قایل نہین انکو یہہ نعمت عظمیٰ ہرگز نہ ملیگی انکو نہ دیدار خدا ہے نہ رسول اللہ کی شفاعت دونون نعمتون سے منکر ہین - اِن دنون مین راقم ضعیف نے ترجمہ فارسی منظوم اور شرح منظوم ہندی عقاید امالی کی اپنے مدرسہ اسلام کے خاص تلامذہ کے لئے لکھا ہے اسکی نقل بھیجتا ہے سب مسلمانون کو زبانی اسکے ابیات یاد کروا دینا تا عقاید محکم ہووے اور راقم کو دعای خیر سے یاد کرنا والسلام

نقل عقاید منظوم

بنام مالک ملک خدائی	که وصفش رحم وقدس وکبریائی	همی گوید فقیر ذو امالی
بتوحید خدا نظم لآلی	خدای خلق مولانا قدیم است	صفاتش کامل ولطفش عمیم است
مدبر زنده وخلاق عالم	مقدر دایم وحق است وقایم	بد ونیک از مشیت گشته پیدا
ولی راضی نباشد از بدیها	صفاتش غیر ذات وعین او نیست	ولی در انفصالش گفتگو نیست
صفات وفعل او جمله قدیم است	همیشه بی زوال ومستقیم است	خدا اشی است وثابت در وجودش
ولی از شش جهت پاک است بودش	بود الله اسم ذات اعلیٰ	نباشد غیر وفی عین مسمّی
وجودش جسم وجوهر نیست بنگر	نه بعض وکل بود جزو وسراسر	نباشد عرض وصورت جزو موهوم

نیاید در خیال و عقل و مفهوم
کلام الله نه مخلوق است دانی
قصور فهم باشد ار ندانی
ز تشبیه است ذات حق مبرا
از و پیدا زمان و وقت مطلق
نه کس یار و مدد گار است او را
کند زنده جزا بخشد بهر کس
بود نار و جنان موجود دایم
مثال و کیف نبود آشکارا
نه بر حق فرض شد اصلاح فعلی
ملایک را بدانی پاک تحقیق
امام انبیا بی اختلاف است
که شرعش را خدا دار و حفاظت
بود سردار اهل خیر احمد
ز عمدا هم ز سهوا ان مبرا
چو ذو القرنین و لقمان را بخوانند
کشد دجال را سازد مواسا
ولی را از نبی افضل بهر حال
ز هر اصحاب در دین بکمل
ازان پس حضرت عثمان بهتر
بر اصحاب نبی شاه و ولی بود

بدانی جزو در اذهان ناید
کلام حق بود از دل بخوانی
بود حکمش بعرش و فرش جاری
یقین دان و نگهدار اهل خود را
مبرا از زن و فرزند خوانی
که واحد فرد باشد او تعالی
باهل دین دهد جنات و نعمت
همیشه اهل آن باشند قایم
کنند از دیدنش نعمت فراموش
که او پاک است از هر وصف سفلی
نبوت ختم بر صدر معلاست
شه رسل نبی ذی عفاف است
بدان معراج او گشت صادق
شفیع عاصیان در حشر باشد
نبی هرگز نباشد زن بعالم
کسی از انبیا شان راندانند
کرامات ولی را حق بدانی
بدان کایشان نبی را رفته دنبال
بود فاروق را رجحان بهر باب
بعالم بود بر اصحاب سرور
همین ترتیب را در دل نگهدار

که در قسمت تجزی را نشاید
تمامی علم در قرآن بدانی
تمکن متصل جائز نداری
زمان و وقت جاری نیست بر حق
ز نر ماده ولد پاکش بدانی
بمیراند خلایق را ازان پس
بدارد کافران را در عقوبت
ببینند اهل ایمان خدا را
بهر اهل اعتزال ای وای بیخبروش
همه پیغمبران را دار تصدیق
محمد هاشمی پیغمبر ماست
بود باقی شریعت تا قیامت
بروح و جسم اخبارش موافق
امان باشد ز عصیان انبیا را
نه عبد و مرد فاسق دار لازم
بیاید حضرت عیسی بدنیا
ولی را واصلان حق بخوانی
بود بعد نبی صدیق افضل
بذی النورین هم بر جمله اصحاب
ازان پس افضل دوران علی بود
فدا کن جان خود را بهر چار [۱]

۱ بودن

بود دین نبی را چار ارکان
ز حضرت فاطمه هم بود افضل
بر ایمان مقلّد اعتبار است
شناس حق را که هستی بالغ هشیار
عمل داخل در ایمان نیست هشدار
نباشد از کبیره نقص ایمان
اگر یک کلمهٔ کفر از زبانی
بعمداً گفت کافر گشت جاهل
بدان معدوم را مر شیٔ و چیز است
که موجود است در اینجا و موقن
ببعضی فاسقان و کافران است
ز توحید خدا پرسند در گور
حرام و حل بود رزق مقدّر
حساب نیک و بد تو دین میزان
بدان را دست چپ آید بدان حال
گذر کردن بران از احتیاط است
دعا را هست تاثیر یقینی
دعای شان اجابت ناوردبار
برای وقت اسباب است بسیار
نداری قول گمراهان تو مقبول
ز فضل حق رود مؤمن به جنّت

ابوبکر و عمر عثمان علی دان
مکن لعن یزید از بعد موتش
که تقلید شریعت را بکار است
بود ایمان باس شخص مردود
ز ترک فرض ایمان را نگهدار
کسی منکر شدن را نهی کرد
بر آمد گشت کافر در زمانی
اگر اکراه و سکر است حال گفتن
خلاف گمرهان و نی تمیز است
بروز حشر از توحید خالق
عذاب قبر چون افعال بعید است
برای کافران و فاسقان شد
خلاف اعتزال است مقدّر
به نیکان نامهٔ اعمال آید
ببعضی از قضا با سوی اعمال
شفاعت نیکوان خواهند آنجا
بجوان از حق که برکاتش ببینی
بود حادث هیولا جمله عالم
مکان و هم زمان حادث نمودار
بود نار و جنان مخلوق سبحان
که رحمت شد قوی تر از عقوبت

بدان صدّیقه در بعضی خصایل
که باشد عار پیش اهل بینش
نباشد جهل تو عذری بگفتار
ندارد حال خوف آوردنش سود
نگویندش مسلمان را بعصیان
ز ایمان رفت و کافر گشت آن مرد
اگرچه اعتقادش نیست در دل
نگو کافر بهذیانش شنفتن
بدان تکوین را غیر از مکوّن
بهر شخصی سوالش هست سابق
بدان منکر نکیر آیند در گور
عذاب گور بر حق در بیان شد
بود بر حق بحشر جمع انسان
بدست راست شان فرحت فزاید
به متن نار بر حق پل صراط است
بدان را مغفرت گردد سراپا
ز اهل اعتزال اینجاست انکار
تغیّر هست در ذاتش بهر دم
نباشد از اجل مقطوع مقتول
ولی جنّت مقام نیکوان دان
بجز معصیت مؤمن به نیران

بماند پس خلاصی می شود زان
اصول علم توحید است برخوان
که در جنت بود فردات منزل
بکن این بنده را هم از دعا یاد
مقام رحمت عقبی ببخشد
بود بد وا مالی نظم مشهور
نمودم شایقان این زبان را
چو اشرف زین جهان گردد روانه
خدا در جنت او را شاد دارد
درود حق بر احمد جاودان باد

اصول اعتقادی گشت منظوم
بمانی معتقد از اهل ایمان
برای یاد کردن نظم شد خوب
بذکر خیر تا مانی تو دلشاد
خدا او را همیشه شاد دارد
مثال سلک دُر هر شعر پُر نور
خدا رحمت کند بر ناظم آن
بماند یادگارش در زمانه
عقاید دار محکم ای مسلمان
برآل اصحاب او دایم چنان باد
ز هجرت سال کین منظوم نمود

برای طالبان چون سحر مفهوم
بداری این عقاید حفظ در دل
که ضبط این مسایل هست مرغوب
خدا از فضل خود او را ببخشد
که بهر من دعای خیر خواند
لباس فارسی پوشاندم آنرا
مترجم را بیامرز دگناهان
کسی آنرا نویسد یاد دارد
که تا یابی نجات از سوز نیران
هزار و دو صد و هفتاد و نه بود

تمام شد اللهم صل علی محمد وآل محمد واصحاب محمد واتباع محمد وبارک وسلّم بتاریخ بیست و پنجم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۷۹ هجریه مقدسه مقام دهولیه تحریر یافت کتبه عاصی خادم السّادات والعلما عبد الفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی ابن عبد الله پیرزاده قصبه گلشن آباد عرف ناسک اللهم اغفر لنا ولجمیع المؤمنین آمین ۞

استفتا (۱۴۳)

سوال عمدة العلمای بمبئی قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے ایک رسالہ بنام ہدایۃ المسلمین متضمن اسولہ عشرہ کہ دسوان سوال وجواب اس مین تقبیل ابہامین کے مستحب ہونے کے باب مین ہے یا نہین وہ مسایل ورسالہ بمبئی سے جناب قاضی القضاۃ مولوی ارتضا علی خان صاحب مفتی صدر عدالت سرکار مدراس کے حضور مین بھیجا تھا انھون نے تصحیح اجوبہ کرکے اپنی صحیح ومہر سے مزین کیا اور علمای مدراس نے بھی اسپر دستخط کردیا تھا اور اصل مین وہ رسالہ ہدایۃ المسلمین قاضی حسین کوفی مرحوم نے لکھا تھا اور ترجمہ

سا بنری مین

ہندی مین کر کے چھپوایا تھا بندے کے دیکھنے مین آیا ہی ابھی یہان ایک مدراسی مولوی صاحب آئے ہین وہ کہتے ہین کہ مین اسکی عربی عبارت اور مضامین کے اندر چند غلطی نکال کر بتلا دونگا تب بندے نے کہا کہ قاضی شہاب الدّین مہری بمبی کے علماؤن مین مشہور و معروف تھے اور مدراس کے مولویون کی صحیح اور ہمارے خاندان عدالت کے مفتی صاحب کی صحیح بھی اس رسالے پر ہے سوائے وہابی حاسدین کے اور کوئی سنّت و جماعت کا عالم اسمین اعتراض نہین کریگا لہذا اسکی نقل مطبوعہ حامل رقیمہ ہذا کے ہمراہ بھجوا دینگے تو مولوی صاحب مذکور کو دکھا کر واپس کر دونگا اور آپکی رای اس رسالہ کی بابت کیا ہی سو بھی لکھنا ۔

الجواب رسالۂ ہدایت المسلمین یعنے اسولہ عشرہ مطبوعہ مطلوبہ موجود ہی اس راقم ہیچمدان کی اور چند علمائی بمبی کی بھی اسپر صحیح و دستخط ہین اور مدراس کو بھجوا کر وہان کے علما کے بھی دستخط اسپر منگوائے گئے ہین محض چند علمای عربی خوان کا عقیدہ دریافت کرنے کے واسطے قاضی صاحب مرحوم نے بغیر دلایل و حوالات کتب قدیمہ دینیہ رسالہ مذکورہ لکھائے تھے وہ دسون مسایل مطابق عقیدۂ اہل سنّت و جماعت کے ہین اور دسوان سوال اسمین تقبیل ابہامین کی بابت کا ہی جسکے باب مین حضرت مولانا زبدۃ العلماء العاملین مرحوم معلم ابراہیم خطیب مسجد جامع بمبی نے ایک رسالہ بنام نعم الانتباہ لکھا ہی اور عمدۃ الفضلا مولوی محمد یونس حافظ نے اسکا ترجمہ ہندی بنام تائید الالہ کیا ہی اور دونون رسالے کتاب تائید الحق مین حضرت شریعت پناہ فضائل دستگاہ شریف قاضی عبد اللطیف سلمہ اللہ تعالیٰ قاضی شہر بمبی کی مدد سے مطبوع ہوئے ہین تفصیل موجود ہی ۔ اگر مولوی صاحب مدراسی کو اسمین کسی مقام پر شبہ یا اعتراض ہووے اپنے دستخط کے ساتھ لکھ بھیجین بندہ ضعیف بحسب فرصت دلایل و حوالات کتب ہر ایک جواب کے واسطے ارقام کر کے معترض کی تشفی کر دیگا فقط اور اس رسالے کی بابت قاضی مرحوم کی طرف سے جواب منصفانہ دے سکیگا چونکہ یہہ کتاب جامع الفتاوی کسی خاص شخص کو منہا طلب کرنے کے واسطے نہین لکھی گئی بلکہ ہر ایک مسایل و رسایل مرقومہ و مطبوعہ کی نقل مطابق اصل

اہل اسلام کے افادہ و استفادہ کی نظر سے داخل و شامل ہوئی تا علمای ہمعصر کی سعی و کوشش
کی یادگاری قایم رہے اور مسلمانون کو اس کتاب سے خدا تعالی فائدہ مند کرے اس نیت سے جمع کی گئی ہے
اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نام خیر کے ساتھہ یاد کئے ہین فقط اور دوسرے معاملات کے مسایل
سرکاری محکمات کے دفترخانون مین اور اصل مسودون مین تاریخ اور اسامی نمبروار مقدمون
کے ساتھہ موجود ہین اسلئے ظاہر نام مستفتی وغیرہ کے ترک کردیا اور سب مطالب سوال وجواب کے
جامع الفتاوی ہذا مین داخل کیا وما توفیقی الا باللہ القوی العزیز

نقل رسالہ ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدًا للہ تعالی شانہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ ومصلیا علی افضل
رسلہ سیدنا محمد شفیع المذنبین وختم المرسلین والہ وصحبہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدین
فہذہ رسالۃ مسماۃ بہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین مشتملۃ علی الاسئلۃ والاجوبۃ الدینیۃ
مصححۃ بتصحیح علماء اہل السنۃ والجماعۃ من المذاہب الاربعۃ السنیۃ فما وجدت فیہا فاعتمدہ
لانہ من اہم الامور وضروریات الدین ولا تغتر بالمخالفین المنکرین لاحکام الشرع المبین
ہدٰہم وایانا الی الصواب والحق اجمعین اٰمین یا رب العالمین بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی جعل العلماء والفقہاء فی الامۃ المحمدیۃ نورًا وضیاء فی الدین واعلاہم
معالم الشرع حیث اخلصوا فی بذل جہدہم لتاسیس مبانی الہدایۃ والایمان والیقین وصلی
اللہ علی سیدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ الکرام
البررۃ اجمعین الی یوم الدین اما بعد فیا سادات الحنفیۃ والشافعیۃ نفعنا اللہ بعلومکم
والمسلمین والمؤمنین اجمعین ما قولکم علی ما ہو حکم الکتاب والسنۃ والمسائل
الفقہیۃ من المذاہب الاربعۃ الصحیحۃ المستقیمۃ فی الصور والحوادث الواقعۃ المفصلۃ
فی الذیل ونرجوا منکم ان تفتونا وترشدونا بالجواب الشافی لکل منہا علی احسن بیان
وتفصیل حتی یکون مرضاۃ لربنا الرحمن الذی قال عز قائلا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون وامتثالا لامرہ تعالیٰ شانہ واذا قلتم فاعدلوا وقد اثنی اللہ علیکم بقولہ جل جلالہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جزاکم اللہ خیر جزاء السؤال الاول ان الانبیاء علیہم السلام بعد موتہم ودفنہم احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی ام لا وفی ان نبیّنا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حیّ فی قبرہ یسمع الصلوٰۃ والسلام من یصلی ویسلّم علیہ عن قرب وبعد الاماکن والا فما فائدۃ الامر لنا فی قراءۃ التحیات فی قعدتنا فی الصلوٰۃ وھی الواردۃ الماثورۃ بل المجمع علیہا واقصرھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فان لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوٰۃ فی قبرہ فلا یخلو ھذا عن تلاعب وکذب فی الصلوٰۃ واتیان ما لیس من جنس الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک امین ۃ السؤال الثانی ما تقولون فی ان رسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مخصوص بعطاء الشفاعۃ فی الازل من ربہ وعلی ذلک ھو یشفع عصاۃ امتہ یوم القیمۃ عن غیر استیذان جدید ام یحتاج لاذن جدید کما یحتاج سائر الانبیاء علیہم السلام وھل ھو صلی اللہ علیہ وسلم مقدم علی جمیع الانبیاء واولہم فی فتح باب الشفاعۃ ای یکون اول من یبدی بشفاعۃ امتہ اذا تحیر الانبیاء فی نزالہم علیہم الصلوٰۃ والسلام ۃ السؤال الثالث الیس نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء بالمعجزات الظاہرات وکل ما کان لہ من التصرفات فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ المکرم وکل ما شوھد من کرامات اولیاء امتہ من السلف الی الخلف فی حیاتہم وبعد وفاتہم کرامات حق منہم فضیلۃ وکرامۃ لنبیہم سید الاولین والآخرین وھل الاولیاء الصالحون احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی او معنوی وھل یجوز التوسل والاستمداد لنا الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بنبیّنا والاولیاء الصالحین لکشف کروبنا وقضاء حاجاتنا ۃ السؤال الرابع ھل یجب علی المسلمین والمسلمات الذین یسیرون من دیار بعیدۃ لاداء الحج ان یزوروا قبر نبیہم سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولا یحرموا انفسهم من ادراك ذلك الشرف والسعادة وایضاً الیس حرم المدینة النبویة فی الشرف والاحترام کحرم المکة المعظمة زادهما الله شرفاً وتعظیماً ومن ترك زیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم عامداً من غیر سبب او عذر فلیس هو متهاون فی الدین وداخل فی ملامة ما ورد عنه صلی الله علیه وسلم فقد جفانی **السؤال الخامس** هل یسن فی شهر ربیع الاول احیاء اللیالی بقراءة المولود الشریف وطبخ الطعام واطعامه المسلمین من الاغنیاء والفقراء فضیلة ونذراً للسید الانام لیکون ثواب ذلك واصلا الیه صلی الله علیه وسلم ومثله اطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابة والعلماء والاولیاء والصالحین والی ارواح موتی المسلمین ونیة ایصال الثواب الیهم وهل یصل الی موتی المسلمین والمسلمات من اهلهم ثواب قراءة القرآن واطعام الطعام ودعوات الغفران والصدقات والخیرات بنیتهم بان یقول الفاعل اللهم اجعل واوصل ثواب ذلك الی فلان بن فلان وهل یکون له نفع بذلك **السؤال السادس** ما تقولون فی رجل تنقص الانبیاء او نبینا علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام بحیث اذلهم بالاحتقار فی قوله بان خلق النبی وخلق الوثن وبهوت وچمار وشیطان ودجال عند الله فی منزلة واحدة ومراده من هذا التسویة بین المذکورین والانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فاذا ساواهم مع کونهم اشرف خلق الله مع الاخس وافجر مخلوقاً تر فهل بقی لهذا القایل من دین وایمان وهل مثل هذا القائل المعتقد تذلیل وتحقیر الانبیاء یمهل ویستتاب ام یقتل من غیر استتابة ویعزی علیه الکلاب لان مراده بتدوین مثل هذه الکلمات والمقالات الخبیثة بین الناس تضلیل الامة وجعل اعتقادهم فی الانبیاء المعصومین فاسداً حتی لا یکون للانبیاء قدر وعزة فی قلوب الناس وهذا من عمل الشیطان اذا لم یقتدر علی المسلمین بظاهر الکفر والشرك یاتی لهم

بمثل

بمثل هذه الابواب لتفسد عقائدهم بان الانبياء ليسوا الا بشرا مثلهم امروا بتبليغ الرسالة وماتوا وهم جماد الان ولم يبق لهم ماكان فى حياتهم والله قادر على خلق مثلهم ومثل الوثن والصنم والشيطان والدجال وكل من ذلك وسيلة للشيطان الى سبيل الناس فى احتقار الانبياء وتذليلهم ويفوز بذلك بمراده الذى هو تضليل المسلمين باىّ سبب كان وشر مثل هذا القائل اذا كان فى زى علماء المسلمين اخوف من شر الف شيطان كافر. **السؤال السابع** قد اخترع الناس الآن فى طبع المصاحف والقرآن العظيم فى المطابع وعملتها متدينون بالنجاسات المغلظة اى اكثرهم من الكفرين واذا رايت حالهم فى وقت الطبع من امتهان واحتقار الاوراق وقت الطبع وبعده لاخذتك حمية الاسلام وجانب رعاية عظمة القرآن بعد ماشاهدت من حقارتهم ان تحمل عليهم وتكفى شرهم حتى لا يفعلوا بمثل هذه الحقارة ولا يرتكبوها ابدا لانهم اذا ما يطرحون الاوراق المطبوعة على الارض لايبالون بالمشى عليها وفى ذلك الطبع لاشك اعراض وتعريض للقرآن الشريف فى معرض التذليل والامتهان واذا سئل بانهم من ارتكابهم لمثل هذا الامتهان يقولون بانا نريد منه نشر الدين والتوسعة على عباد الله باشتراء القرآن المطبوع بما قل قيمته وفيه نفع للمسلمين فقيل لهم اثمه اكبر من نفعه فيجيبون وسمعنا من رجل صالح متدين بانه مر يوما فى السوق ورأى اوراقا كثيرة مطبوعة فى جنب العطار او البقال فاخذ منه الورقة فاذا هى مطبوعة بالقرآن فسئله ماتفعل بهذه الاوراق فقال اربط فيها للمشترى الاشياء والاجناس ما يشترون منى وادفع اليهم فقال له الرجل المذكور لاتخاف من الله العظيم القهار فان هذه الاوراق مكتوبة فيها القرآن وفيما تفعل بها غاية الاحتقار فاجاب انا لست بمسلم ولا ملامة علىّ انى اشتريتها من مطبع مسلم فلانى فسئله بكم اشتريتها فقال بكذا وكذا فقال هل تعطينها اذا اعطيتك ماقام عليك فقال لا الا بالنفع فلما تنبه الرجل حمايةً بالدين فسلّم له

زیادةً مما قام علیہ واخذ منہ تلک الاوراق الشریفۃ تخلیصا لہا من الذل والاحتقار وھی الان موجودۃ عندہ افلیس قد تبین من ذلک ان اثم طبع القران اکبر من نفع تخیل بالہم بوساوس الشیطان وقد ظفرہم فی تضلیلہم عن طریق الحق والایمان یلبنوا النابیا ناشا فیاحتی یسد باب ھذہ البدعۃ القبیحۃ ۱۲ السوال الثامن وقد شاع فی زماننا ان کثیرا من المسلمین اذا قاموا او جلسوا او اخذوا فی الاستراحۃ یقولون یا رسول اللّٰہ ویا حبیب اللّٰہ وکذالک یقولون یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للّٰہ فھل یجوز مثل ھذا القول والنداء فی الشرع ام لا ۱۲ السوال التاسع ولقد شاع بین الناس ایضا انہم قد ینذرون للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وللاولیاء والصالحین بقولہم ان شفی اللّٰہ مریضی او رد اللّٰہ علیّ غائبی او قضی حاجتی الفلانیۃ فللّٰہ علیّ ان اصرف کذا علی الحجرۃ الشریفۃ النبویۃ او علی ضریح الشیخ الفلانی او علی مولد رسولنا فی شہر ربیع الاول فھل یجوز ھذا فی الدین ام لا المستفتی الفقیر الی اللّٰہ عبد اللّٰہ عفی عنہ وایضا فی ما اعتاد الناس من تقبیل ظفری ابہامہم اذا قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ وشاع ھذا العمل من قدیم الزمان وقد حدث من بعض الانکار علیہ فی ھذا العصر والاوان ۞ بسم اللّٰہ حامدا ومصلیا ومسلما

الجواب واللّٰہ الملہم بالحق والصواب

اللّٰہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

اعلم ایہا السائل وفقک اللّٰہ وایانا والمسلمین لفہم احکام الدین والمسائل بانک قد القیت الینا تسعۃ اسولۃ فی سوالک من امور الدین وحیاک اللّٰہ وقومک علی اقامۃ واطاعۃ احکام الشرع المبین وجعلک والمسلمین من المھتدین الذین انعم علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین وفقنی اللّٰہ سبحانہ وتعالی حیث کتبت جواب کل علیحدۃ من سوالک بعد کمال التحقیق والتفحص فی الکتب الدینیۃ من المذاھب الاربعۃ فکلہا تجد

فی الجواب فاعتمدہ ولا تغتر بمن خالفہ او یخالف واللہ الہادی وکفی بہ شہیدا وحسیبا
جواب السؤال الاول ان عامۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وان نبینا محمدا صلی اللہ علیہ
وسلم احیاء فی قبورہم بحیاۃ حقیقی لاشک فیہ وکل من صلی وسلم علیہ من بعد تبلغہ
تلک الصلوٰۃ والسلام واما من حضر قبرہ وصلی وسلم علیہ فہو حی یسمع صلوٰتہ وسلامہ
ویجیبہ من قبرہ من غیر سمع للثقلین وقراءۃ التحیات فی قعدۃ الصلوٰۃ وان کانت ماموما
بالفاظہا لانہا وردت ووجبت فی حیاتہ الا انہا استصحبت بعد مماتہ ایضا علی
الصیغۃ الاصلیۃ لانہ غیر میت فی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب السؤال الثانی
ان الایات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ دالۃ وناصبۃ بثبوت الشفاعۃ لنبینا ورسولنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم واختص اللہ سبحانہ وتعالیٰ لہ بعطیۃ الشفاعۃ ووعدہا لہ
فی الازل کیف ما یشاء فی القیمۃ لعصاۃ امتہ ای کل من کان فی قلبہ من امتہ ذرۃ
من الایمان ولم یکن حاجۃ الی استیذان جدید لکنہ صلی اللہ علیہ وسلم اداء
لمراسم العبودیۃ ولوازم الشکر علی تلک العطیۃ یسجد یوم القیمۃ فی المقام المحمود
مستاذنا ربہ فی شفاعۃ امتہ فیاتی النداء من قبل اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارفع
راسک اشفع تشفع سل تعط وفاء لوعد سبحانہ وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک
فترضی ای حتی ترضی جواب السؤال الثالث ولقد جاء رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم بالمعجزات
الظاہرات وما کان من تصرفاتہ فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ وبعد ذلک بعد مماتہ من
الکرامات لانہ لا تحدی الان والمشاہد من السلف الی الخلف من کرامات اولیاء
امتہ فی حیاتہم وبعد مماتہم کرامات متحققۃ لہم وانما ہو فضیلۃ وکرامۃ لنبینا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وفی کون الاولیاء الصالحین احیاء فی قبورہم بحیاۃ حقیقی لم یرد
الاتفاق بین العلماء لکن الحقیقۃ ان الاولیاء احیاء فی قبورہم ولہم من التصرفات
بعد موتہم اکثر مما کان فی حیاتہم کما ثبت فی قبر الامام البخاری ومعروف الکرخی

او لشیخ عبد القادر الجیلانی قدّس الله اسرارہم ان تربتہ ترہم تریاق مجرب لکلّ سقم وداء ویجوز للمؤمنین التوسل بالنبی صلّی الله علیہ وسلّم والصحابۃ والاولیاء والصالحین لکشف کربتہم وقضاء حاجاتہم ولاستسقاء مطر وغیرہ کما ثبت عن روایۃ البخاری رضی الله عنہ عن انس رضی الله عنہ ان عمر بن الخطاب رضی الله عنہ اذا قحطوا استسقی بالعباس ابن عبد المطلب رضی الله عنہ فقال اللّٰہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانما نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال انس رضی فیسقون ولقد ثبت بالایات والاحادیث ان الارواح باقیۃ ولہا علم وشعور بزوارہا ولارواح الکاملین مزید قرب ومکان عند حضرت الرحمٰن وللاولیاء کرامات وتصرف فی الاکوان بعد مماتہم وہی لارواحہم والمتصرف الحقیقی ہو الله سبحانہ وتعالٰی فذالک من فیضان الله تعالٰی الیہم لاقدرۃ لہم علیہ من قبل انفسہم وکلّ ما یظہر للمتوسلین من قضاء حوائجہم فہو بفضل الله وکرمہ وکرامۃ لہم کما بسطہ الشیخ المحدث المعروف فی المعتد فی شرحہ للمشکوٰۃ الشریف وقد اشتہر ایضًا القول بین المشایخ بانہ اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اہل القبور لانہم فی حضرۃ القدس محظوظون بمزید الزلفی والدرجات وقد نطقت الایۃ الشریفۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون. بما اتٰہم الله من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ان لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون والاولیاء الذین لم یقتلوا فی حرب الکفار ظاہرًا لکنہم ماتوا فی الحرب والجہاد مع النفس والشیطان فہم احری فی ہذہ الفضیلۃ۔

جواب السؤال الرابع ویسن للمسلمین والمسلمات اذا صاروا اللحج من الدیار البعیدۃ ان یتشرفوا ویستسعدوا بزیارۃ قبر نبینا سید المرسلین محمد صلّی الله علیہ وسلّم ومن حرم من ادراک ہذہ السعادۃ او ترک عمدًا زیارۃ قبرہ صلّی الله علیہ وسلّم من غیر عذر فہو فاسق وخائب متہاون فی الدین واثم فی الشرع المبین وداخل فی ملامۃ

نفقد جفانی کما ورد عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحرم المدینۃ النبویۃ فی
الشرف والاحترام کحرم المکۃ المعظمۃ زادہما اللہ شرفا وتعظیما وتکریما فلا یقطع من شجرہا
لا رطب ولا یابس لکن الفرق ان مثل ہذا العمل فی حرم مکۃ یوجب الفدیۃ علی الجانی
ولا فدیۃ علی جانی حرم مدینۃ لکنہما فی الاثم والذنب ان لم یکن الصادر منہما اتفاقیا سوء
والاداب لازمۃ فی زیارۃ قبرہ المکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشروحۃ فی الکتب فراجعہا
والبقعۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرفۃ حتی علی العرش العظیم کما صرح بہ العلماء رحمہم اللہ
جواب السوال الخامس واحیاء لیالی شہر ربیع الاول من اللیلۃ الاولی الی الثانیۃ عشر بقراءۃ
المولود الشریف وختم القران من عین المستحبات والمرغبات واطعام الطعام للمسلمین
من الاغنیاء والفقراء فی ہذا الشہر والتوسعۃ علیہم فی الماکل والمشارب لمن انعم
اللہ علیہ فضیلۃ وبنذر السید الانام لیکون ثواب ذلک واصلا الیہ صلی اللہ علیہ و
سلم من السعادۃ والکرامۃ لامتہ ولا یفعل مثل ذلک الا من حبہ صلی اللہ علیہ وسلم مستول
فی قلبہ واطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابۃ والعلماء والاولیاء الصالحین والی
ارواح موتی المسلمین بنیۃ ایصال الثواب الیہم جائز وسائغ فی الشرع وکل ما یفعلہ
اہل المیت من ایصال ثواب قراءۃ القران واطعام الطعام وادعیۃ المغفرت والصدقات
والخیرات بنیتہم یصل الیہم ثواب ذلک بفضل اللہ وکرمہ ورحمتہ مع عدم التنقیص
من ثواب العامل وفضل اللہ واسع یجازی العامل والمعمول لہ علی السواء وشرعیۃ
الولایم والوضائم ثابتۃ بالسنۃ فراجع الکتب المطولۃ ۱۲ جواب السوال السادس
وکل من انتقص نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم والانبیاء علیہم السلام
او عابہم او عاب نبینا بحیث اراد تذلیلہم بالاحتقار من نوع فی الذات او النسب او
فی فعلہم وعملہم او تقول علیہم بان خلق النبی وخلق الخلق والوثن او الصنم او
بہوت وحمار وشیطان ودجال عند اللہ فی منزلۃ واحدۃ یخلق کلا منہم کما یشاء

وليس مراده بيان قدرة الله بل ارادته من هذا القول القبيح جعل التسوية بين المذكورين الاخبثين والانبياء عليهم الصلوٰة والسّلام استخفافا بعلو شانهم من غير نظر الى شرفهم وفضيلة خلقهم واصطفائهم وكمالة منصبهم ودرجاتهم صلّى الله عليه وعليهم وسلم فاذا ساويهم مع كونهم اشرف خلق مع من ليس الامن افجر مخلوقاته فلم يبق لهذا القائل الخبيث رجاء وامل من دينه وايمانه كما دلت عليه الادلة السّاطعة من الكتاب والسّنّة و اجماع الامة فليراجعها من شكّ فيها فهو ضال مضل يتدوين مثل هذه الكلمات الخبيثة بين النّاس فيستتاب ان ثبت عليه ذلك فان لم يتب فحاله حال الكفرين بل يخاف عليه تتاثر لساننا اعاذنا الله والمسلمين من ذلك ؛ **جواب السّوال السّابع** وطبع المصاحف والقرآن العظيم فى المطابع لاشك فى تحريمه لما فيه من تعريض القرآن صريحًا معرض الامتهان والاحتقار وقد امر المسلمون بان لايمسوه الا المطهّرون فكيف الامر اذا وضع كتاب الله المطبع بيد الكفرين وهم يفعلون مايفعلون حين الطّبع من احتقار وتذليل وسوء ادب بكتاب الله جل جلاله وبعد الطبع ايضًا غاية احتقار اوراق القرآن مشاهدة كما هو المذكور فى السّوال فى قصة رجل اشترى الاوراق المطبوعة من البقال حفاظة لعظمة القرآن والدّين والايمان فيجب على المسلمين ان يسدّوا باب طبع القرآن بالكليّة ولايضلوا بمكائد الشّيطان من حيا لات النّفع فى الطّبع لان اثم الطّبع كما ذكروا اكبر من نفعه فكن للدّين حفيظا ومعظما ولاتجعله حقيرا صاغرا ممتهنا محقرا كما تدين تدان ومد الرّجل الى جانب فيه القرآن ممنوع بل محرم شرعا فكيف بمثل هذا التّذليل صريحًا **جواب السّوال الثامن** ماورد وشاع من السّلف الى الخلف انّ المسلمين عوامهم وخواصهم علمائهم وصلحاءهم قد تعارف بينهم انّ يقولوا فى اكثر الاحيان يارسول الله وياحبيب الله فى قيامهم وقعودهم واذا اخذتهم شدة ونقمة وداء ولايريدون بهذا النّداء كونه صلّى الله عليه وسلم قادرًا

بنقـ

بنفسه التّفليس على الاشياء من غير فيضان له من الله سبحانه وتعالى كما يريد وان تقولهم
يا الله المستعان ويعلمون انه سبحانه وتعالى هو الاحد القادر الحقّ على جميع الاشياء ايجادًا
وعدمًا وانما مرادهم بمثل هذا النّداء ذكر الرّسول وتذكره مع الاستمداد به صلى الله
عليه وسلّم في ان يتوجه الى ربّه جلّ جلاله لكشف كربتهم وعسى الله سبحانه وتعالى
الذى هو الكاشف الحقيقى يرحمهم ويكشف عنهم كربتهم بشفاعته وبسببه
فاذا كان اعتقادهم كذلك فلا باس بندائهم المذكور وليس ذلك بنداء الغائب
لانّه صلّى الله عليه وسلّم حيّ فى قبره يبلغ اليه الصّلوٰة والسّلام من امته فلا منع من
تبليغ مثل هذا النّداء ايضًا له لانّ قدرة الله واسعة وان قيل بمنعه فلا بد عليه
ان يمنع المسلمين باجرا اسم الرّسول على لسانهم وان يذكروه بذكرهمّا او يبين لهم
كيف او على ايّ اسلوب يذكرونه ان منعوا بان يقولوا يا رسول الله وزعمهم هذا
بان فى هذا النداء شرك مردود وعليه ما رايت فى الكتب المعتبرة تعرضًا لهذا النّداء
الاستمدادى ومن تعرض لمثله فالحق انّ فى قلبه مرضًا وبغضًا من سيّدنا ورسولنا
وهادينا الّذى بكرمه وجوده عرفنا الله سبحانه وتعالى ووحدانيته والوهيته
وشريعته فكل ذلك من فيض رسالته صلّى الله عليه واله وصحبه وسلّم فعلى المتعرض المذكور
ان يداوى مرضه بالنّداء والتوجه والرجوع اليه صلّى الله عليه وسلّم بحسن اعتقاده حتى
يشفيه الله من سقمه المزمن المهلك وما سئلت عن قول اشتهر بين المشايخ والنّاس
وهو يا شيخ عبد القادر جيلانى شيئًا لله فلا منع فيه ايضًا وان ما هو بمثل ما ورد ارشادًا
للمتحير فى الصّحراء والبوادى ان يقول يا رجال الغيب اعينونى وفيه ايضًا نداء الغائب
والمراد منه الاستمداد بهم فى الشّدة واضلال الحال لانه توسل منه وتصرفاته رضى
الله عنه فى قبره وكراماته مشهورة فى الآفاق كالشمس فى نصف النهار وهو من
عباد الله الصّالحين الذين لاخوف عليهم ولا هم يحزنون حبّهم ترياق فاروق وبغضهم

ثمّ قاتلٗ جواب السّوال التّاسع والنّذر لنبيّنا صلّى الله عليه وسلم للصحابة رضى الله عنهم والاولياء الصّالحين رحمة الله عليهم اجمعين بان يقول النّاذر ان شفى الله مريضى او رد الله علىّ غائبى او رزقنى الله ولدا او قضى لى حاجتى الفلانية علىّ ان اتصرف كذا على مصارف الحجرة النبويّة او على ضريح الشيخ الفلانى فاذا حصل مراد الناذر بفضل الله وكرمه سبحانه وتعالىٰ يجب عليه وفاء نذره على ما هو المحقق فى الكتب الدينية ۱۲ هذا ما كتبت من الاجوبة لاسولتك التسعة من غير ايراد ادلة ومسايل فقهية نظرا للاختصار ولان العلماء يعرفون حقيقة الجواب بالنظر والتامل فيها والعوام لا يحتاج المجيب الى ان يبين الادلة لهم ولمن له دراية وهداية فى الدّين فمطالعة كتاب تكميل الايمان للشيخ الاجل عبد الحق الدّهلوى رحمة الله كافى فى استحكام العقائد الشرعية الدينية فضلا من المراجعة الى المطولات والمبسوطات من كتب علم الدّين ففى هذه الاجوبة حققت الاحكام المرقومة فيها غاية التحقيق من التّفاسير وكتب الاحاديث وكتب الائمة المعتبرين فمن لم يتيسر له اليقين بها فلياخذها وليراجعها على كتب الدّين فما وجد فيها موافقا لها فليستمسك عليها وما لا فليردها لكن هذا مرجو معتبر من العالم صحيح الاعتقاد لا من فى قلبه زيغ وفساد وبغض وعناد من الانبياء والاولياء عافانا الله والمسلمين من هذا الداء والبلاء والحمد لله ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيد المرسلين محمدٍ وآله واصحابه وعلى جميع الانبياء والمرسلين والملٰئكة المقرّبين بعدد قطرات الامطار واوراق الاشجار صباحًا ومساءً الى يوم الدّين ٥

لقد كتب الاجوبة المصدرة واملاها خادم الطلبة القاضى حسين الكوفى عفى الله عنه وعن والديه امين يارب العالمين

نعم السايل والمجيب

[seal: سلام على ابراهيم]

الاجوبة المسطورة صحيحة

[seal: [illegible] قاضى القضاة]

الاجوبة صحيحة كتبه خادم الطلبة القاضى شهاب الدّين المهرى عفى الله عنه امين

[seal: خادم العلماء شهاب الدين]

الحمد لله ما ذكر مولانا صحيح ولا اشك فيه كتبه خادم الطلاب غلام محى الدّين الهندى عفى الله تعالى عنه وعن والديه امين

[seal: غلام محى الدين عفى عنه]

ماجاب

ما اجاب المجیب فهو فیہ مصیب کتبہ خادم الطلاب قاضی محمود ابن قاضی شہاب الدین سنگمیری
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین ثم امین   این مسایل صحیح است کاتبہ سید یعقوب ۱۲
قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ سید وحید الدین القادری عفی عنہ
من اجاب فقد اصاب کتبہ خادم الطلبہ غلام قادر عفی عنہ
قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ غلام ضامن عفی عنہ ۱۲
ما اجاب المجیب فهو فیہ مصیب کتبہ افقر عباد اللہ الصمد السید احمد اللہ الرینا
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین ۞ المجیب مصیب کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح
المدعو سید اشرف علی گلشن ابادی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین امین ۞

بسم اللہ ایضا

وما اعتادہ المسلمون من وضع ظفری ابہامیہم علی عینیہم وتقبیلہما عند قول الموذن اشہد ان محمدا رسول اللہ عسی ان یکون لہ اثر صحیح فہو من المستحبات او المرغبات فیہ ولانہ معتضد بحکایۃ طویلۃ وہی ان ابانا نبی اللہ ادم علیہ السلام لما رای علی ابواب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سئل ربہ من ہذا الذی قربت اسمہ باسمک فقال ہو رسولی وحبیبی من ولدک لولاہ لما خلقتک فقال ہل یری فقال ہو ختم المرسلین لا یکون وجودہ الا فی اخر الزمان فازداد شوقہ الی رؤیتہ جمالہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بان ینظر الی ظفری ابہامیہ فتجلی لہ جمال صاحب المعجزات فنظر فلما رای جمالہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ظفری ابہامیہ واضعا لہما علی عینیہ وقال مستبشرا قرۃ عینی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ وقد صحت ہذہ الحکایۃ عند کثیر من العلماء وشاعت بین الناس ولیس للشرع علی ذلک انکار فصار العمل بہا من فضایل الاعمال وان قیل بما روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال الموذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائد لہ فی الجنۃ

فان صح الحدیث فالحکایۃ المذکورۃ متضد ایضًا و بجمل عمل النّاس علیہ ولا تعتر بمن یری خلافہ حتی یاتی بدلیل صحیح شرعی بخلافہ واللہ اعلم بالصّواب هذا الجواب صحیح هو تعالیٰ اعلم بالحق والصّواب محمد ابی بکر السّندی عفی عنہ ۱۲

الحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسول اللہ الّذی ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق؛ وبعد یہ عبارت مختصرہ ہندیہ نوشتہ ذیل خلاصہ ہی احکام دینیہ کا یعنی نو اسولہ واجوبہ کا جو صدر مین تصحیح علماء دینی سے مرقوم ہوئی اسکو حقتعالی اپنے فضل وکرم سے سبب نفع عباد اللہ کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرّحیم حمد بیحد خدای متعال کو شایان ہی کہ جسنے آفتاب دین محمدی کے انوار سے اجلال سے پیروان راہ شریعت کے دلونکو بنور ایمان منوّر کیاہی اور اسکی نسیم گلشن عنایت نے مشام اہل ہدایت کا شمیم بشارت جنّات نعیم وفردوس برین سے معطّر کر رکھاہی الحق اسکی بارگاہ افضال مین واسطے تابعان دین مبین کے خلعتین مغفرت کی موجود ہین اور لاشک اسکی نہانخانہ قہر و اجلال مین برائے منکران فضایل وشفاعت سیّد المرسلین درکات جحیم وعذاب الیم موعود ہین درود نامحدود اُس خلاصہ بشر پر کہ تارک اقبال پر جسکے تاج شفاعت عظمی کا درخشان ہی اور مقام محمود اسکے اقلیم رسالت کا ایوان ذی شان ہی اور وہی ہی باعث ایجاد خلقت ہژدہ ہزار عالم ومصدر شفاعت سایر عصات امم وہو سیّدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سیّد الاوّلین والآخرین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدّین امابعد طالبان راہ دین ومسلمانان صادق الیقین کی ضمیر ہدایت پذیر پر پوشیدہ نہ ہے کہ اس زمان مفاسد توامان مین بعضے منکران دین کے بہکانے سے کئی جہلاء عوام کی عقاید مین فساد عظیم پڑاہی اور بسبب اغوای قاطعان طریق صراط المستقیم اس دین متین مین ہر نوبت نیا فساد بپا ہو رہاہی اسلئے شہر بمبئی کے بعضے اشخاص اہل اسلام چند سوال علمائے دین کی خدمت مین نگارش کرکے طالب جواب دینی ہوئے چند علمائے ذی اقتدار وفضلای نامدار نے حامۂ اہل اسلام کی ہدایت اور دین متین کی حمایت پر نظر کرکے اسکے جواب مین حکم کتاب کا ہر یک صورت مسئلہ مین مرقوم کرکے ان جوابونکو سا تھہ

اُنھین سوالون کے عامۂ علماے بمبئی کی خدمت مین گذرا یا بعضون نے فوراً جواب کو تصحیح کیا بعضون نے مطالعہ فرمانیکے بعد بسبب خسارہ بعضے امورات دنیوی دین کی نصرت وحمایت سے پہلو تہی کرکے بلامہر تصحیح والپس دیدیا اسلیئے انھین جوابونکو کرامت بنیان قدوۂ فضلای زمان ملک العلما مولینا ارتضا علیخان صاحب کی خدمت فیض موہبت مین کہ جو مدرس مین قاضی القضاۃ ومشہور آفاق ہین ارسال کرکے انکی نظر کرامت اثر تک پہنچایا بات آپنے بکمال تحقیق ان جوابون کو بعد دیا اثبت مہر تصحیح کرکے اور وہانکے علماکی تصحیح لیکے والپس بھجوایا فی الحقیقت آپکی ذات بابرکات نے جسطرح آیت قرآن شریف مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلما وارد ہے حمایت دین متین کی اور جسطرح چاہئے احکام شریعت کی داد دی اور علاوہ بران اجلہ علمای کرام حیدرآباد مولوی افندی سید ابراہیم صاحب بغدادی جو یہان چندروز سے تشریف لائے ہین انہون نے بھی اپنی مہر تصحیح سے مزین فرمایا حق تعالی سایہ علمای حقگو وحق بین کا مفارق اہل اسلام پر قایم رکھے اور حامیان دین متین کو اس دنیا وآخرت مین جزائے خیر بخشے وذلک ہو الفوز العظیم لیکن یہہ اسولہ واجوبہ زبان عربی مین ہین اسلیئے کئی دینداروںکی حسب فرمایش نظر بنفع عوام النّاس اس فقیر سراپا التقصیر قاضی حسین کوفی نے ترجما اسکا سلیس ہندی مین محاورےکے مطابق کیا ہے اسولہ واجوبہ بتفصیل ذیل مرقوم ہین۔

پہلا سوال انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام وفات پانے اور دفنا نیکے بعد اپنی قبور مین بحیات حقیقی زندہ اور حیات ہین یا نہین اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلّی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلّم اپنی قبر شریف مین حیات ہین یا نہین کوئی امتی دور ونزدیک سے آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہی آپ سنتے ہین یا نہین اور دور دوالونکی سلام فرشتے تبلیغ کرتے اور آپ ردّ سلام کرتے ہین یا نہین اور جو ہماری نماز مین درا ثنای قعود یعنے تشہد مین ندا ایہا النّبی اور درود پڑھنے کا حکم وارد ہوا ہی بلکہ مجمع علیہ ہے بعبارت السّلام علیک ایہا النّبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وارد ہی اگر پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبر مین بحیات حقیقی زندہ نہون پس اسطورسے نماز مین واسطے آپکے ندا کرنا اور درود پڑھنا کیا فائدہ رکھتا ہی بلکہ یون بے محل حرکت کرنے سے نماز مین کھیل کھیلتے اور جھوٹھ

سب بکنے کا طور پیش آتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ❊ سوال دوسرا کیا فرماتے ہو ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خاص ازل سے منصب شفاعت کا پایا ہی یا نہین اور آپ صلّی اللہ
علیہ وسلّم قیامت کے روز بغیر استیذان اپنی گنہگاران اُمّت کو شفاعت کرینگے یا سب انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام
کی طرح اذن جدید کے محتاج ہو رہینگے اور ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سب انبیا سے پہلے شفاعت کا
دروازہ کھلا نہین پیشتر و پیش دست ہونگے یا نہین یعنی جب انبیا اپنی اپنی زلات کی شرمساری
مین ہونگے تب آپ اُن سب سے پہلے اپنی اُمّت کو شفاعت کرینگے یا نہین ۔ سوال تیسرا ہمارے
پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات ظاہر و باہر ہین یا نہین جو تصرّف آپکا حالت حیات
مین تھا وہی قبر شریف مین اسی طور سے ہی یا نہین کرامات آپکے اولیائے امت کی ہر سلسلے و طریقے
مین اہل ارشاد سے خلفا تک ان سب کے جیتے جی اور مرنے کے بعد ظہور و نمود جنکا جاری ہی
وے سب کرامات حق ہین یا نہین پیغمبر علیہ السّلام کے بزرگی اور اجلال کی سبب سے کراماتونکا ظہور و
وجود آپ کے صالحین امت مین پایا جاتا ہی یا نہین اولیائے صالحین اپنی اپنی قبرون مین بحیات
حقیقی یا معنوی حیات ہین یا نہین وسیلہ ڈھونڈھنا پیغمبرونکا اور اولیاء صالحین کا اور مدد مانگنا
اُن سے حق تعالیٰ کے جناب اقدس مین واسطے مشکل کشائی کے وحاجت روائی کے درست ہی یا
نہین ❊ سوال چوتھا واجب ہی یا نہین سب مسلمانون پر کہ پیچھے یا آگے حج کے زیارت پیغمبر خدا صلّی اللہ
علیہ وسلّم کے قبر مکرم کی زیارت کرین اور اس سعادت ابدی کے حاصل کرنے سے محروم نرہین کیا مدینہ
منورہ نبویہ بزرگی اور حرمت مین حرم مکہ معظّمہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفًا وتعظیمًا کی ہمسر و برابر ہی یا نہین
کوئی بغیر عذر کے زیارت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر مکرم کی ترک کرے اور اس دولت و سعادت
سے محروم ہو رہے اس پر حدیث شریف نبوی کی مضمون سے کہ فقد جفانی وارد ہی اس پر ملامت اور پھٹکار ثابت ہوتی ہی
یا نہین اور اُسے بے درد و سست دین مین کہنا لازم ہی یا نہین سوال پانچوان سنّت ہی یا نہین ربیع الاوّل کے مہینے مین
جاگنا راتونکو مولود شریف کے پڑھنے پڑھانے مین یا اس مہینے مین کھانا پکا کے مسلمان اغنیا سے یعنی
دنیا دار و فقرا کو کھلانا پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نذر و فضیلت سمجھکے اس نیت سے کہ اللہ سبحانہ وتعالے

ثواب اُسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح تک واصل کرے و پہنچاوے اسیطور سے
صحابہ کرام و علماء عظام و اولیای صالحین کی فاتحہ کا کھانا پکا کے مسلمانون کو کھلا دینا اسی نیت سے
کہ ثواب اسکا انکی ارواح کو پہنچے درست ہی یا نہین جتنے اموات المسلمین و مسلمات کے
اہل و قبایل ہین اس نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواحونکو پہنچے قرآن شریف پڑھا کرتے ہین اور
فاتحات کے کھانے کھلایا کرتے ہین اور مغفرت کی دعائین کیا کرتے ہین اور صدقہ و خیرات
دیا کرتے ہین چنانچہ انہین اعمال کا کرنیوالا یون کہتا ہی کہ الٰہی ثواب اسکا فلان بن فلان کی روح کو
پہنچا پس ثواب ان عملون کا ثواب انکی ارواحکو پہنچتا ہی یا نہین اور اموات کو اس سے نفع حاصل ہوتی
ہی یا نہین   سوال چھٹا   سوال اگر کسی نے نقص و عیب جوئی انبیا یا ہمارے نبی علیہ وعلیہم
الصلوٰۃ والسلام کی کی اور انکو نکما و عیب دار سمجھ کے حقارت دی اور یون کہا کہ نزدیک اللہ کے
پیدا کرنا نبی کا اور بت کا اور دیو بھوت چمار شیطان دجال کا برابر و یکسان ہی مراد کہنے والیکی
یہہ کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اشرف و بہترین مخلوقات ہین پیدایش و خلقت مین ان سب
پلید و ناپاک و اخس موجودات کے برابر ہین نعوذ باللہ من ذلک پس جو انبیاء علیہم السلام کو کہ بہترین
مخلوقات ہین دیو بھوت وغیرہ سے نسبت دے اور ان سب کے برابر ہمسر سمجھے وہ بے ایمان و
بیدین ہوتا ہی یا نہین کیا حکم ہی اس عقیدے والیکو کہ نیت اسکی انبیا علیہم السلام کو ذلیل و حقیر
و سبکسار کرنے پر اور انکی عزت و بزرگی بگاڑنے پر ہی چھوڑین یا توبہ پڑھاوین یا بغیر توبہ
پڑھانیکے قتل کر کے کتون کے آگے ڈالین کیونکہ ایسے کلمات بکنے سے اسکی مراد یہہ ہی کہ عالم کو گمراہ
کرے اور سب کے اعتقاد بگاڑے و باطل کرے تا کوئی انبیا علیہم السلام کی قدر و منزلت نہ سمجھے
اور اُن سب سے بدگمان ہووے یہہ کام شیطان کا ہی جب وہ مردود کسی مسلمان کو ظاہر کفر و شرک مین
نہ ڈال سکتا ہی اسطور انکے عقیدے بدلانے سے انپر ہاتھ چلاتا ہی یعنے جب انھون نے یہہ سمجھ لیا کہ
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمارے جیسے بشر تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو خلق کیطرف پیغام پہنچانیکا حکم
دیا اب وے موئے ہین اور پتھر کیطرح ناچیز ہوئے ہین جو اپنی حیات مین نبوت و رسالت کے سبب سے

بزرگی رکھتے تھے اب وہ بزرگی جاتی رہی اللہ قادر ہی ایسے اور انبیا اورجو چاہے بت و شیطان و دجال وغیرہ پیدا کر سکتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ایسی بری باتین کرنے سے بڑا وسیلہ شیطان کے ہاتھ لگا ہی کہ اُسنے انبیا علیہم السلام کو سب کے دلون مین خوار و بیمقدار کرے تا سب انکو ذلیل و حقیر سمجھین شیطان کی مراد انسانون کو گمراہ کرنیکی ہی سو اس وسیلے سے حاصل ہوتی ہی پس شر و فساد ایسے کہنے والیکا کہ مسلمان کے لباس مین ہوکے گمراہ ہوا ہی ہزار شیطان و کافر سے بدتر ہی سوال ساتوان اب لوگون نے اختراع کیا ہی کہ قرآن شریف کا چھپوانا چھاپے خانونمین حالانکہ چھاپے خانیکے چھاپنے والے اور کام کرنیوالے اکثر کافر بے دین ڈوبے ہوئے نجاست و غلاظت مین نوکرو پیشکار ہین اگر کوئی قرآنکے چھاپتے وقت حقارت و بے ادبی جو قرآن کے اوراق سے ہوا کرتی ہی نظر کرے تو غیرت اسلام کی پاسداری عظمت قرآن شریف کی ان بے ادبیون کے دیکھنے سے اس قدر ہوتی ہی کہ انکو اس کام سے مار کے منع کرین تا قرآن کی اس سرے تک بے ادبی نہو کسواسطے کہ اوراق چھپے ہوئے زمین پر پڑے ہوئے رہتے ہین اور بے ادبی سے اُسپر پانون دیا کرتے ہین اگر انسے پوچھئے کہ یون قرآن کی چھپوا کے بے ادبی کیون کرتے ہو وے اسطرح بولتے ہین کہ ہم دین کو نشر کرتے ہین اور خدا کے بندون پر آسان کرتے ہین کہ انکو چھپے ہوئے قرآن تھوڑی قیمت سے میسر ہون اسمین مسلمانون کو نفع و فایدہ ہی اگر کہو کہ اس نفع سے اسمین بہت بڑی گناہ ہی تب وے لاجواب ہوکے چپ رہتے ہین ہمنے ایک نیکبخت دیندار سے سنا ہی کہ اُسنے چھپے ہوئے اوراق بقال کی دوکان مین دیکھے جب اوسنے غور کیا تو قرآن کے اوراق نظر آئے تب اوس نے دوکاندار سے پوچھا کہ یہہ اوراق تیرے کسکام آوینگے اُسنے کہا کہ اسنے اجناس کی پوڑیان باندھکے خریدارون کو دیا کرتا ہون اس شخص نے کہا کہ یہہ قرآن کے اوراق ہین اسنے بے ادبی کیون کرتا ہی تجھکو خدا کا خوف نہین ہی اسنے کہا مین مسلمان نہین ہون مجھے ملامت کیون کرتا ہی مین نے فلانے فلانے مسلمان کے چھاپے خانے سے پوڑیان باندھنے کے واسطے بکاتے لئے ہین تب اس نے کہا جو قیمت تونے دی ہی مجھسے پھیر لے اور یہہ اوراق دے بقال نے کہا

اگر دی ہوئی قیمت سے زیادہ اور نفع دوگے تو مین دیتا ہون اس بدبخت نے دین کی پاس رکھکے اور
اس قیمت سے زیادہ دیکے وے اوراق لے لئے اب وے اوراق اس شخصکے پاس موجود ہین پس ان باتون سے
معلوم ہوا کہ قرآن شریف چھاپنے کی بہت بڑی گناہ ہی اس چھاپنے سے بے ادبی وسبکساری قرآن
شریف کی نہایت درجے تک ہوتی ہی **سوال آٹھوان** اکثر مسلمانون کی یہہ عادت ہی کہ اٹھتے
یا بیٹھتے یا سوتے وقت یا رسول اللہ ویا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اور کوئی یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئاً للہ ذکر کیا کرتے ہین پس اسطرح کہنا یا پکارنا یا ندا کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین **سوال نوان**
مسلمانون مین یہہ معمول ہی کہ اکثر پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یا اولیای صالحین کی نذر و منّت کیا کرتے
ہین اور یون کہتے ہین کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے یا میرا غایب سلامت آوے یا میری فلانی
حاجت برآوے تو مین واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر اتنا خرچ کرونگا یا فلانے شیخ کے مزار پر یا ربیع الاوّل
مین رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا مولود پڑھاؤنگا پس ایسی نذرین ومنّتین کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین
تتمہ اکثر عادت مسلمانون کی یہہ ہے کہ جب موذن اشہد انّ محمدا رسول اللہ کہتا ہی سننے والے
اسی وقت اپنے انگوٹھے کے ناخن آنکھون پر رکھکر بعد چومتے ہین اس عمل کا کوئی اصل دین مین پایا جاتا
ہی یا نہین اب کئی لوگون کو اس عمل کے کرنے سے انکار پیدا ہوا ہی

عربی مین جواب مصدّرہوئے اونکا ترجمہ بوجھے ای سوال کرنیوالے
توفیق دے اللہ تعالی تجھکو اور ہمکو اور سب مسلمانون کو احکام ومسایل دینکے سمجھنے اور بوجھنے کی
تو نے ہمسے نو سوال احکام دین کے کئے حقتعالی تجھکو جیتا رکھے اور شرع مبین کی فرمان برداری
کی قوت دے اور گردانے ان لوگون سے جنکو نعمت ہدایت کی بخشی ہی اور نہ کرے اس گروہ سے
جنپر غضب کرکے گمراہ کیا ہی آمین اللہ کے توفیق دینے سے تیرے نو سوالون کا جواب ہر یک سوال کا
علیحدہ جواب بکمال تفحص اور تحقیقات سے چارون مذہب کی کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہی پس
چاہیئے ان جوابون پر اعتماد کرے اور جو ان جوابون سے مخالف ہوکے برخلاف اسکے حکم کرے اسپر
بھروسا واعتبار نہ کرے واللہ الہادی وکفی بہ حسیبا ۝ **پہلے سوال کا جواب** انبیا علیہم الصلوٰۃ

والسّلام اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنی قبرون مین بحیات حقیقی زندہ و حیات ہین اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہی جو کوئی اُمّتی صلوٰۃ و سلام اُنپر پڑھتا ہی اگرچہ پڑھنے والا اسکا بہت دور و بعید کی مسافت پر ہووے وہ صلوٰۃ و سلام آپکو پہنچتے ہین پر کوئی قبر مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر حاضر ہو کے صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہی تو آپ قبر شریف سے صلوٰۃ و سلام سُنا کرتے ہین اور اس حاضر کو اپنی قبر اشرف سے مِن حیث السمیع الثقلین جواب دیا کرتے ہین پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حالت حیات مین تحیات کا پڑھنا ساتھہ جن الفاظ و کلمات کے واجب تھا آپکے بعد رحلت بھی اس لئے کہ آپ اپنی قبر شریف مین حیات ہین تحیات کا پڑھنا اِسی صیغہ ماثورہ اصلیہ پر مستحب او ثابت رہا ہی **دوسرے سوال کا جواب** قرآن کی آیتین اور احادیث نبویہ سے ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت امت کی باب مین ثابت ہے حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپکو مختص بعطیہ شفاعت کرکے روز ازل سے آپ سے وعدہ کیا ہی کہ جسقدر چاہین قیامت مین اپنی امت کے گنہگارون کو شفاعت کرین اللہ تعالیٰ آپکو اس باب مین مختار مطلق کیا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ سے واسطے شفاعت کے نیا حکم لینے کی حاجت نہین ہی مگر آن سرور قیامت کے روز محشر مین عرش معلّی کے پاس یعنے مقام محمود مین اس عطیہ عظمیٰ کی شکر گذاری مین کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بخشا ہی خالص براسم عبودیت بجالانے کے لئے اپنا سر مبارک سجدہ مین رکھکے اللہ تعالیٰ سے واسطے اپنی امت کے اذن شفاعت کا چاہین تب اللہ کیطرف سے ندا ہوگی ارفع راسك اشفع تشفع سل تعط جو ہمنے آپ سے وعدہ کیا ہی ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ وہ وعدہ آج پورا کرینگے اور جسطرح تو راضی ہو شفاعت مین ماذون ہی **تیسرے سوال کا جواب** ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات روشن تر و من الشمس اظہر ہین جو تصرف اللہ نے آپکی ذات مبارک کو حالت حیات مین بخشتا ہی وہی تصرف آپکے بعد ممات بھی حشر تک قبر شریف مین ثابت و جاری ہی آپکے اولیای امت کی کرامات انکے حیات مین سلف و خلف سے مشاہدہ و معاینہ ہین سو آپکے فیض و برکت سے جاری و مشہور و حق ہین اولیاء صالحین قبور مین بحیات حقیقی یا معنوی زندہ ہین اگرچہ علمای دین اس قول مین مختلف ہین اما اصح یہہ ہے کہ اولیاؑ اپنی قبور مین بحیات معنوی زندہ ہین جو تصرف اپنی حیات مین رکھتے تھے وہی بعد ممات بھی اکثرون سے جاری ہی

چنانچہ امام بخاری و معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم کی قبور سے ثابت ہو چکا ہی کہ
مٹی انکی قبروں کی واسطے ہر درد کے تریاق مجرب ہے جایز ہر مومن کو وسیلہ لینا پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
اور اصحاب و اولیاء صالحین کا مصیبت دفع ہونے اور قضا حاجت بر آنے اور برسات مانگنے کے واسطے
چنانچہ روایت کی ہی امام بخاری رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے جب اپنی خلافت میں بسبب قحط سالی کے برسات مانگا تب آپ نے عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ کا وسیلہ
لیکے دعا مانگی کہ ای بارخدایا جب ہم وسیلہ لے آتے تھے پاس تیرے ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تو پانی
دیا کرتا تھا اب وسیلہ لے آئے ہم طرف تیرے ہمارے نبی کے چچا کا پس تو پانی دے ہم کو راوی کہتے ہیں کہ اس توسل کی
دعا کے بعد فی الفور افضال الٰہی سے بارش برسا تحقیق آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ ارواح
باقی ہیں اور انکو زوّار کا شعور بھی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاملوں کی ارواح کو زیادہ قرب اور مکان
ہی کرامات و تصرف جو اولیا کے حالت حیات میں تھے وہی بعد ممات بھی ثابت ہیں پر اللہ متصرف حقیقی
ہی یہہ تصرف اولیا کا انکے فیضان سے جاری ہی کوئی اہل ولایت اپنی ذات سے ان تصرفات پر قادر نہیں
ہی الّا من فیضان اللہ تعالی جو چیز وسیلہ لینے والیکو بسبب دعا کے ملتی ہی اور حصول مراد وغیرہ ہوتی
ہی وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہی اور خاص اسی واحد لا شریک کے دینے سے ہی وسیلہ اولیا کا
سبب پڑتا ہی حصول مرادات میں چنانچہ یہہ شیخ محدّث رحمۃ اللہ جو معروف ہند میں ہیں انھوں نے اپنی شرح
مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہی اور یہہ قول مشایخوں میں بھی مشہور تر ہے إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا
مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ + اس لئے کہ اہل قبور اللہ جلشانہ کے حضور اقدس میں مزید درجات و مقامات سے محظوظ
و مکرم ہیں اسپر آیت شریفہ قرآنیہ ناطق ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ
لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اگرچہ اولیا ظاہرا کافروں کے
ساتھ حرب کرکے مقتول نہوئے لیکن تا عمر بھر اپنے نفس اور شیطان سے انکو جہاد اور حرب رہا ہی
بنا بر اس آیت کے سیاق سے اگر حق تعالیٰ چاہے تو مجاہدوں کی فضیلت میں انکا داخل ہونا متصور ہے +

چوتھے سوال کا جواب ان مسلمانون پر جو حجکو جائینگے سنّت بلکہ قریب وجوب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرّف و مستسعد ہور ہین کہ اگر کوئی اس سعادت ابدی حاصل کرنے سے محروم
ہور ہے اور عمدًا بغیر عذر کے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر انور کی زیارت ترک کرے تو وہ فاسق و خائب
و متہاون بدین و گنہگار شرع مبین ہی اسپر اس حدیث نبوی سے کہ فقد جفانی وارد ہی ملامت "
ثابت ہوتی ہی حرمین شریفین یعنے مدینہ نبویہ و مکہ معظمہ زادہما اللہ تعالی شرفًا و تعظیمًا و تکریمًا بزرگی
و حرمت مین بلاشک برابر ہین مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کی حرم سے گیلا و سوکھا جھاڑ پات توڑنا اکھاڑنا
منع ہی مگر اتنا فرق ہی اس عمل کرنے سے مکہ کے حرم مین فدیہ واجب ہوتا ہی اور مدینہ کے حرم مین
فدیہ واجب نہین ہوتا ہی لیکن جھاڑ پیڑ اکھاڑنے والے ان دو مکانون کے آثم اور گنہگار رہتے ہین
پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر مکرّم کی زیارت کے آداب لازمہ مشروحًا کتابون مین لکھے ہوئے
ہین شمہ اسکا جذب القلوب مین مرقوم ہی دیکھنے سے معلوم ہوگا علماء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہی کہ آپکی
قبر مکرّم کی جگہہ عرش اعظم پر شرافت رکھتی ہی **پانچوین سوال کا جواب** ربیع الاوّل مین بارہ راتین
چاند سے بارھوین تک پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مولود پڑھانیمین خواہ عربی ہو یا ہندی کہ جس مین
احوال ولادت و بعثت و وفات پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہو جگانا کمال مستحسن و مرغبات سے ہی
اگر جسکو اللہ نے دولت و مال دیا ہوا سنے اس ماہ مبارک مین اپنی ہمّت موافق مسلمان اغنیاء و فقراء کو
کھانے کھلاکے فقیرون غریبون پر وسعت کرین اور اسکا ثواب جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی
روح پر فتوح پر بخشین اس عمل کے کرنیوالے اور اس راہ مین جان و مال صرف و ایثار کرنیوالے وہی
مؤمن ہین کہ جنکے دلون مین حبّ و دوستی پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل و غالب ہے - اَللّٰهُمَّ
اُرْزُقْنَا حُبَّہٗ وَاتِّبَاعَہٗ اسی طرح اصحاب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم و خلفای راشدین و علمائے
و اولیاء و صالحین و اموات المسلمین کی فاتحات کے کھانے کھلانا بہ نیّت ایصال ثواب لارواحہم جایز
اور شرع مین درست ہی جو اہل میّت اپنے اموات کے واسطے قرآن پڑھاتے ہین اور کھانا کھلایا
کرتے ہین اور صدقہ و خیرات دیا کرتے ہین اور دعائین مغفرت کی کیا کرتے اللہ سبحانہ و تعالی ثواب اسکا

اپنے فضل و کرم سے انکی ارواحکو پہنچا تاہی اور کرنیوالیکو بھی ثواب پورا ملتاہی فضل اللہ واسع عامل بہ
معمول لہ کو ثواب برابر و پوری جزا ملتی ہی و مشروعیہ و سنیت ولایم و ضنائم یعنے شادی و میت کے
کھانے کا حکم کتب مطولہ میں رجوع کرنے سے معلوم ہوگا۔ **چھٹے سوال کا جواب** اگر کسی نوع سے
کوئی نقص و عیب جولی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا انبیا علیہم السلام کسی ایک کی کرے یا ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل و حقیر تصور کرکے کسی صورت سے خواہ آپکی ذات یا نسب یا فعل یا عمل
کی خفت و سبکساری و حقارت کرے یا یوں کہے کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور وثن و صنم
و دیو و شیطان و دجّال وغیرہ کا برابر و یکسان بمنزل واحد ہی چنانچہ اللہ تعالی ان سبکو
جب چاہے پیدا کرسکتاہی اس کہنے والیکا نہ یہہ ارادہ ہی کہ اللہ کی قدرت بیان ہو بلکہ مراد اسکی
اس اقول قبیحہ سے یہہ ہے کہ افجر و اخس موجودات کو ساتھ اشرف و بہترین مخلوقات کے
انبیا علیہم السلام ہیں برابر و ہمسر کرے اور وے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اللہ نے انکی علو
شانکو شرافت و فضیلت و برگزیدگی بخشی ہی اور ساتھ منصب شفاعت و مزید درجات کے
ممتازی دی ہی از روی استخفاف ذلیل و حقیر کرے تا رتبہ میں ان سب اخس موجودات کی برابر
و ہمسر ہو جاویں پس جس شخص نے یوں کہا اور انبیا علیہم السلام کو کہ بہترین مخلوقات ہیں ان
خباثت موجودات کی برابر و ہمسر سمجھا وہ لاشک بے دین و بے ایمان ہی اس بات کے دلایل
اہل سنّت و جماعت کے کتابوں میں موجود ہیں اگر کسیکو اس بات میں شک ہو وہ کتب دینیہ
میں دیکھ لیوے جس سے ایسے اقوال خبیثہ صادر ہووین تو حاکم اسلام کو قتل اسکا واجب ہے
و احتیاطاً اسے استتابہ کریں توبہ کرنے سے انکار کرے تو حال اسکا بطور کافرون کے ہی بلکہ
زیادہ خوف اسکی تناثر لسان کا ہی اعاذنا اللہ و المسلمین من ذالک ؛ **ساتوین سوال کا
جواب** چھاپنا مصاحف و قرآن مجید و فرقان حمید کا چھاپ خانون میں حرام ہی اسلئے
کہ چھاپے خانیمین قرآن کی بہت بیحرمتی و بے ادبی ہوتی ہی قرآن کو مس کرنا اور ہاتھ لگانا مسلمانونکو
بیوضو درست نہیں پھر کافرون کے ہاتھون سے اس نوع سے ذلیل و حقیر کرنا بغایت حرام ہے

اور جو سوال مین حکایت خریدنے اوراق وغیرہ کی لکھی ہی اگر فی الواقع ہو تو ثبوت بے ادبی و بیحرمتی مین کچھہ شک نہ رہا اسواسطے سد باب چھاپنیکا کرنا مسلمانون پر لازم ہی اور قرآن کے چھاپنے کی گناہ اُسکے منافع سے جو عوام کے خیال مین متخیل ہی بس زیادہ ہی فلن الذین حفیظا ومعظما ولا تجعله حقیرا صاغرا کما تدین تدان ؛ جسطرف قرآن شریف ہو اُس رُخ پانون پھیلانا ممنوع ہی بلکہ شرعًا حرام ہی **آٹھوین سوال کا جواب** عوام مین سلف سے خلف تک یون شایع و مروج ہی کہ اہل اسلام کیا خواص کیا عوام علماء و صلحاء اکثر اوقات قیام و قعود یا شدّت و بلا و مرض مین یارسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اس پکارنے سے وندا کرنے سے انکا ارادہ و اعتقاد یہہ نہین ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے نفس نفیس سے بغیر فیضان اللہ کے بندونکے حصول مقاصد و مرادپر قادر ہین جسطرح یا اللہ المستعان کے کہنے سے عقیدہ انکا اللہ کے جناب اقدس مین رہتا ہی یہہ سبھی جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی سب چیز پر کیا عدمًا کیا ایجادًا قادر ہی بلکہ ان لوگون کی مراد اس ندا کرنے سے یہہ ہی کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین اور آپکی ذات پاک سے مدد چاہین تا آپ توجہ فرماکے اُنکے کشف کروب کے واسطے اللہ کے جناب مین شفیع اور فریادرس ہون امید قوی ہی کہ وہ کاشف حقیقی اپنے حبیب کی شفاعت کے وسیلے سے اُنپر نظر رحمت کرکے بلائین و مصیبتین انکی دفع کرے پس جن لوگونکا یہہ اعتقاد ہی اُنپر ندا کرنے سے کیا باس و قباحت ہی یہہ ندا غایب کے واسطے نہین ہی اسلیے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبر مین بحیات حقیقی حیات ہین آپکی امت کے صلوٰۃ و سلام آپ پر عرض ہوا کرتی ہین پس ندا کرنے مین کیا منع ہی اسکا بھی تبلیغ ہو لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ اگر کوئی اس ندا کرنے سے منع کرے پھر اسے لازم یہہ ہے کہ بیان کرے کہ یارسول اللہ کی عوض کیا کہین اور کس اسلوب پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین یا آپکا ذکر و نام لینے کو بالکل چھوڑ دین ہم نے اس استمدادی ندا کرنے سے کتب معتبرہ مین کچھہ تعرض و اعتراض نہین دیکھا جو اعتراض کرتا ہو الحق اُسکے دل مین ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شاید بغض و مرض ہی کہ جنکے طفیل و کرم وجود سے ہمنے اللہ سبحانہ و تعالی کی ذات اقدس کو

پہچانا اور اسکی وحدانیت والوہیت وشریعت سے ہم واقف ہوے ہین یہہ سب فیض آپکی رسالت کا ہی
چاہیئے اس مرض کی دوا وعلاج رسول مقبول کو ندا کرنے سے اور توجہ لینے سے کمال خاکساری
کرین تا اللہ سبحانہ وتعالی اس مرض سے انکو شفا بخشے اس سوال مین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ
کا ذکر ہی یہہ بھی کسی نوع سے منع نہین ہی چنانچہ جنگل وصحرا مین متحیر ونکو یا رجال الغیب اعینونی
کہنا ارشاد ہوا ہی یہہ ندا غایب کے واسطے ہی لیکن مراد اس ندا کرنے سے شدت وملال
واختلال مین اُنسے استمداد مانگنا ہی تصرفات حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کے انکی
قبر مین معروف وجہان مین کالشمس فی نصف النہار مشہور ہین وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے
صالحین بندون مین داخل ہین جنکے شان مین الذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وارد ہے
محبت انکی تریاق فاروق ہی اور بغض انسے سم قاتل ہی **نوین سوال کا جواب** پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی ویا صحابہ رضی اللہ عنہم یا اولیائی صالحین رحمہم اللہ کی نذر ومنتین کرنا اس صورت
سے کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا بخشے یا میرا غایب حاضر ہو یا مجھکو فرزند نصیب کرے یا میری
فلانی حاجت برآوے تو مین نذر کرتا ہون کہ واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر یا فلان مشایخ کے
ضریح پر غلاف چڑھاونگا یا اتنا خرچ کرونگا یہہ کچھہ منع نہین ہی ایسی نذرین اور منتین کرنا شرعًا
جایز ودرست ہی جب ناذر کی مراد اللہ پوری کرے اپنے فضل وکرم سے تب اس شخص پر
واجب ہوا کہ فورًا وفائی نذر کرے علی ما ہو المتحقق فی الکتب الدینیہ — ہمنے تمہارے نو سوالونکا
جواب مختصر لکھا ہی وبخوف اطالت وملال ناظرین بیان دلایل ومسایل فقہیہ کے ایرادون کا
نہ کیا اہل علم خود حقیقت جواب شرعی کی نظر تامل وانصاف سے ان اجوبہ کو دیکھکے معلوم کر سکتے
ہین عوام کو دلایل بیان کرنے سے حاجت نہین جسکو اللہ نے ہدایت دی ہو اور علم دین
مین درک رکھتا ہو چاہیئے واسطے اسکے مطالعہ کرنا کتاب تکمیل الایمان کا جو مولنا شیخ عبد الحق
دہلوی رحمہ اللہ سے تصنیف ہی اور یہہ کتاب اوایل تعلیم مین لڑکونکو پڑھایا کرتے ہین
اور دیکھنا شرح عقاید کا جو امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ سے تالیف ہی اپنا عقاید درست کرنے کیلیے

بس کافی و مستحکم ہی بمبسوطات و مطولات کی طرف مراجعت کرنا ضرور نہین ہین نے اُن جوابون کو
تفاسیر وکتب احادیث وکتب ایمہ معتبرین سے بغایت تحقیق و تحقیقات سے لکھا ہی جسکو یقین
ہو ان کتب مرقومہ سے مقابلہ کرے جو جواب کتابکی موجب ہو اُسپر عمل کرے اور جو جواب کتاب کے
مخالف ہو رد کرے لیکن مجھکو یہہ بات عالم صحیح الاعتقاد سے مرجو و معتبر ہے جاہل اور اس شخص سے
کہ دل مین جسکے انبیا و اولیا سے بغض و فساد و عناد بھرا ہوا انسے جوابون کا رد کرنا یا اسپر حرف
رکھنا قبول و منظور نہین ہی عافانا اللہ والمسلمین من ھذا الدّاء والبلاء والحمد للہ علی
السّرّاء والضّرّاء والصّلوٰة والسّلام علی سید الانبیاء وعلیٰ اٰلہ واصحابہ مصابیح النور والضّیاء
وعلی جمیع المرسلین والانبیاء وعلی الملٰئکۃ المقرّبین والصلحاء والاتقیاء بعدد
قطرات المطر وذرۃ الاشیاء فی الصّباح والمسا اٰمین یارب العالمین ۞

یا اللہ یا ملہم بالصّواب جو عادت مسلمانون نے موذن کے اشہد انّ محمدا رسول اللہ کہنے پر
کیا ہی کہ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اٹھا کر اُنکے ناخن آنکھون پر رکھتے ہین اور چومتے ہین شاید کہ حدیث
نبوی اگرچہ ضعیف ہو اسباب مین وارد ہو اور بہر صورت یہہ عمل مرغبات فیہ سے خالی نہین ہی اور اس عمل کو
حکایت وارده طویلہ اعتضاد و بازو کرتی ہی کہ ہمارے اصل باپ یعنے نبی اللہ آدم علیہ السّلام نے جب
ابواب جنّت پر لکھا دیکھا کہ **لا الٰہ الا اللہ محمّد رّسول اللہ** جناب کبریا جلشانہ مین عرض کیا کہ
یہہ کون شخص ہی کہ جنکا نام تو اپنے نام پاک کے ساتھ لکھا ہی ندا ہوئی کہ یہہ میرا خاص رسول اور حبیب
تیرے اولاد سے ہی اگر یہہ نہوتا تو تجھے پیدا نہ کرتا یہہ سبب ظہور کائنات ہی آدم علیہ السّلام نے عرض کیا کہ
شاید میرے دیکھنے مین آویگا اور مین اپنی حیاتی مین اسکو دیکھونگا حکم ہوا کہ وہ ختم المرسلین ہی آخر
زمان مین متولد ہوگا یہہ سنکر حضرت آدم علیہ السّلام پر شوق نے غلبہ کیا اور اُس جمال جہان آرا کے
دیکھنے کا نہایت مشتاق ہوا اُسپر حکم ہوا کہ اپنے ابہام کے ناخنون کو دیکھ اسکا جمال باکمال نظر
آویگا آدم علیہ السّلام دیکھتے ہی ان ناخنون کو چوم کے اپنے آنکھون پر رکھکر کمال خوشی سے کہا
قرّۃ عینی یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ یعنے تو میرے آنکھون کی ٹھنڈک و خنکی اور بصارت ہے اور اکثر

علما کے پاس یہہ حکایت ثابت و خلق اللہ مین مشہور نہین ہی اور شرع مین بھی کچھہ اسپر انکار نہین گویا فضایل اعمال مین محسوب ہے اور جو حدیث بعضون نے روایت کی ہی کہ آنسرور صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اپنے انگوٹھونکو اپنے آنکھون پر موذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے وقت رکھیگا مین اسکا جنّت مین لیجانے والا ہونگا اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو حکایت مذکورہ کو کمال اعتضاد حاصل ہو گویا عمل ناس سابقًا وحالًا اسی حدیث پر جاری ہی اور جو کوئی اس عمل مشہور و معروف کے خلاف کہتا ہو جب تلک اپنے قول پر دلیل صحیح و قوی برپا نکرے تب تلک اسکا منع بے سند ہی اور اس باب مین مولوی مدرّس امام مسجد جامع عالم حضرت معلّم صاحب نے رسالہ عربی تصنیف کیا ہی اسمین انھون نے احادیث متعدّدہ اگرچہ ضعیف ہین جمع کیے ہین اور اس عمل کی سند حضرت نبی صاحب کے قول سے اور حضرت صدّیق اکبر خلیفہ مطہّر افضل الصّحابہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے ثابت کیے ہین اگرچہ وہ روایات اسانید و صحت مین ضعف رکھتی ہین امّا انپر عمل کرنا برای تحصیل ثواب اخروی فضایل اعمال سے سمجھکے شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصّواب والحمد للہ الکریم الوہّاب وصلّی اللہ وسلّم علی سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ خیر آل واصحاب مادارت الافلاک وسحبت الاملاک ومطر السّحاب ۱۲ اور اس رسالہ سندیہ کی تاریخ مین کسی نے چند ابیات کہے ہین اسمین مادہ تاریخ ہی وہ یہہ بیت ہے اگر پوچھے مجھے از سال تالیف ہدیتنا اہل خیر اسکی ہی تاریخ این تمام مسایل صحیح و بیشک و شبہ اند کسی از ین مسایل رو گرداند فاسق و خایب است الراجی الی اللہ محمد عبد اللہ پنجابی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ۱۲ از مولوی محمد ابوبکر ولد مولوی عبد الکریم مرحوم ساکن سندھ عفی عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین

ہذہ الاجوبۃ المسطورۃ صحیحۃ بلا ریب کتبہ فقیر حقیر خادم پیر دستگیر سید عبد القادر قادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

استفتا (۴۴)

یہہ محضر نامہ علما و رئیسان اہل بمبئی کا رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان وغیرہ وہابیون کے اقوال باطل کرنے کیلیے برحسب تذکار سید شاہ ابوالحسن صاحب قادری بیجاپوری کے کہ جس مقدمے مین شہر پونہ کے اہل سنّت و جماعت اور بعضے وہابیون مین تکرار تھی اور مولویون کی پنچایت کے انفصال پر مقدمہ معین ہوا تھا اور اس مقدمہ مین سرکار عدالت شعار سے حضرت مفتی شیخ علی صاحب

صدر عدالت بمبئی کے سرپنچ مقرر ہوئے تھے سب اہل سنت وجماعت کے اطلاع کے واسطے مقام معمورۂ
بمبئی میں جناب ناخدا احمد امین صاحب رہ گئے دام اقبالہ نے حسبۃً للہ تعالیٰ محمد حسین ابن محمد سلیم مرحوم کے
مطبع محمدی میں چھپوایا سنہ ۱۲۳۳ ہجریہ مقدسہ میں علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ
محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۝ اما بعد جمیع کافۂ مسلمین اور تابعان حضرت سید
المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہووے کہ ان دنوں میں ایک تازہ کتاب بنام منحۃ المومنین ودفع
البہتان تالیف کی ہوئی بنام محمد حسین ساکن اجرا اور چھپی ہوئی شہر پونہ کی جس میں تمام تحریرات مولوی
نور الہدیٰ ساکن احمدنگر کی ہے سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری نے پونہ سے بمبئی میں لائے
اور یہاں کے تمام علما اور طلبا ؤں کی نظر مطالعہ وملاحظہ سے گذرانے اور ایک محضرنامہ لکھوا کر اسکے
ساتھ سبھوں کے حضور میں بھیجے اور بحکم قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
تمام علماؤں سے حق وباطل کی تمیز کرنے کے واسطے مہر ودستخط چاہے ہر چند اس فرقہ وہابیہ معتزلہ
کا علمائے دہلی وکلکتہ ومدراس نے بالکل استیصال اور رد کردیا ہے اور حرمین الشریفین سے بھی
اس فرقے کے پانچ مولویوں کو اخراج کیا ہے اور سب علماؤں اور چاروں مذہب کے مفتیوں نے
وہاں انصاف کرکے حرمین شریفین سے انکی جڑ اکھیڑ ڈالی ہے لیکن کہیں کہیں اس ملک میں انکی
جڑ ڈالیاں باقی رہ گئیں سو مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا باعث ہوتا ہے اصل میں وہابی فرقہ
عبد الوہاب نجدی کی طرف نسبت رکھتا ہے اسنے یہہ مذہب نکالا ہے بعضے اسکو شیعہ اور بعضے
یہودی کہتے ہیں لیکن وہ شاذلیہ طریق کا مشایخ اور اپنے آبا واجداد کی شہرت کے سبب
مشہور تھا کچھ باتیں مذہب خوارج وشیعہ سے لیکر اہل سنت وجماعت کے مذہب کے عقاید واصول
میں ملاکر قرآن شریف اور حدیث شریف میں بعضے مسایل جو کہ معنی میں اختلاف کرکے
ایک نیا مذہب بناکر نام اس کا مذہب محمدی رکھا اور رسالہ توحید واحکام اس باب میں تالیف
کیا چنانچہ تقویت الایمان مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کی اسی کتاب کا گویا ترجمہ وشرح ہے الغرض تحریفات

اور

اور لتریقات ہمارے اہل سنّت وجماعت کے تفسیر وحدیث وفقہ وعقاید کی کتابون کی
عبارت مین اس فرقے کے لوگون نے بہت کی ہی بعضون نے لفظون کو اور بعضون نے معنی کو
پھیرا ہی چنانچہ اس کا خلاصہ کتاب تصحیح المسایل اور بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین
جو دہلی مین چھپی ہین بخوبی موجود ہین حق سبحانہ وتعالی سے امید قوی ہی کہ اپنے حبیب علیہ
الصلوۃ والسلام کے طفیل سے اس امت مرحومہ کو ان نابان دجال کے فتنے سے بچاوے
ہر ایک مسلمان اہل سنّت وجماعت کو لازم ہی کہ اس مختصر نامے کو اور تمام کتابون کی عبارت جو مفصل
اسمین لکھی گئی ہی بخوبی پڑھے اور دوسرے بھائیون کو سناوے اور سمجھاوے تا انکے فریب سے ہشیار
ہو جاوین آمین یارب العالمین ؕ

هو العليم الخبير حامدًا ومصليًا ومسلمًا

قوله تعالیٰ وتعاونوا علی البرّ والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الحمد لله
ربّ العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه واتباعه
اجمعين ۞ یہہ تذکرہ ہی صریح اور بیان ہی صحیح اس باب مین کہ ۱۳۱۳ ہجریہ مقدسہ مین سید
طاہر علی صاحب ساکن احمد نگر یہان معمورہ بمبئی مین آکر لوگون علماے دیندار کے حضور مین ظاہر کیے کہ
مولوی نور الہدی وما اهلّ به لغير الله کی تفسیر مین یون کہتا ہی کہ بزرگون کی نیاز کا جانور
حرام ہی اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو اور مولانا خلیل الرحمن سلمہ اللہ تعالی کے رسالے کو غلط کہتا ہ
تب یہان کے علماے دیندار نے ایک مسئلہ لکھا اور جو حق تھا سو اس مین ظاہر کر دیا جب وہ مسئلہ
احمد نگر کو گیا تو یہہ مولوی وہان سے نکلکر پونہ مین آیا اور کتاب منجی المومنین اور دفع البہتان
کی تحریک کی وہ کتاب یہان کے علماؤن کی نظر سے گذری صاف معلوم ہوا کہ اس کا بنانے والا
وہابی مذہب کا ہی چنانچہ اس کتاب کے ۳ صفحے مین لکھا ہی اور جامع اس کا ظاہر کرتا ہی کہ میرے
استاد مولوی مذکور کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اصل اس فساد بیجا کی مسئلہ ما اهلّ به
لغير الله ونذر لغير الله وزیارت قبور وغیرہ کا بیان ہی سو اس عاصی نے حضرت
ممدوح سے اس مسایل کو لیکر اسمین شامل کیا انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ وہ کتاب مولوی مذکور کی

تحریرات ہی اسکا مضمون وہابیہ فرقے کی کتابون کے موافق اور اہل سنّت وجماعت کی کتابون سے مخالف ہی اور جو اہل سنّت وجماعت کی کتابون سے نقل کیا ہی اسکی عبارت مین تحریف اور چوری اور غلطی بہت ہی چنانچہ منہج المومنین کے دوسرے فصل کے ۸۴ صفحے مین شیخ عبدالحق دہلوی رح کی شرح مشکوٰۃ عربی کی عبارت لکھی ہے اما الاستمداد باهل القبور فی غیر النبیّ صلّی الله علیه وسلّم والانبیاء علیهم السّلام فقد انکره کثیر من الفقهاء وقالوا لیس الزیارة الا للدّعاء للموتی والاستغفار لهم و ایصال النّفع الیهم بالدعاء وتلاوة القرآن انتهی یہان مولف منہج المومنین نے عبدالوہاب نجدی کا طریقہ اختیار کیا اور مأتہ مسایل واربعین مسایل کے جیسے بزرگون کی عبارت مین تصرف و تحریف کی اور اہل سنّت وجماعت کی معتبر کتاب کا نام فقط لوگون کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی اور شیخ کی عبارت اسکے سابقہ کی یہہ ہے جو مولف نے کہا گیا وا ثبته المشایخ الصّوفیة قدس الله اسرارهم وبعض الفقهاء انتهی اور شرح مشکوٰۃ کے باب اسرا مین شیخ رح نے لکھا ہی اما الاستمداد باهل القبور فقد انکره بعض الفقهاء الخ اور اس مقام مین استمداد قبور صالحین کو ثابت کیا اور آخر مین یون فرمایا انما اطنبنا الکلام فی هذا المقام رغما لانف المنکرین یعنے استمداد قبور کے منکر کی ناک توڑنیکو اس مقام مین ہمنے طول کلام کیا ہی معلوم ہوا کہ منہج المومنین کا مؤلف پکّا وہابی ہی اور ہمارے علمای اہل سنت وجماعت پر عبث جھوٹی تہمت اور بہتان باندھتا ہی چنانچہ دفع البہتان کے ۲۷ صفحے مین لکھا ہی مولانا خلیل الرحمن اور مولوی فضل رسول نے مولانا عبدالعزیز کی تفسیر وما اهلّ به لغیر الله کو اور مأتہ مسایل واربعین مسایل کو رد کیا تو علمای دیندار مین خفیف ہوکر اپنی قابلیت کو بٹا لگا لیا انتہی یہہ بھی غلط اور بہتان صریح ہی انکی قابلیت سبکو ظاہر ہے سیکڑون وہابی ہندوستان مین انکی تصانیف دیکھکر اپنے بدمذہب سے توبہ کرگئے

اور اہل سنت وجماعت وہابیون کے فریب سے ہشیار ہو گئے فصل تیسری منحی المومنین کے
صفحے ۱ مین لکھا ہی اس فصل مین وے مسایل ہین جو ہم مین اور انہین مختلف ہین سایل کے
سوال پر بدعت پسندونکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہی انتہی یہان سے صاف
اپنے وہابی پنے کا اقرار کرتا ہی دیندار علماؤن کو بدعت پسند اور خود کو بدعت شکن لکھا
اور مختلف ہونا مسایل کا ہم مین اور انہین ثابت کردیا چنانچہ صدقہ بہ نیت وفاتحہ چہلم وبرسی
وتلاوت قرآن قبر کے نزدیک اور اولیا وصلحا سے مدد کا پہنچنا وہابیون کے نزدیک
منع وبدعت ہی اور ہم اہل سنّت وجماعت کے نزدیک جایز ومستحسن ہی جزو عم کی تفسیر عزیزیہ
کے ۵۰ صفحے مین لکھا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہے اور جو دفن کرنے مین اجزا بدن کے اس لیے
مقام پر سبکے سب اپنے حال پر برقرار ہوجاتے ہین تو روح کا علاقہ بدن سے از راہ نظر عنایت کے
بحال رہتا ہی اور زیارت کرنے والون اور دوستون اور فایدہ لینے والون کی طرف
توجہ روح کی آسانی سے ہوتی ہی اور آثار اِس عالم کے جیسے صدقہ اور فاتحہ اور تلاوت
قرآن مجید کی جو اس مقام پر کہ اسکے بدنکا مدفن ہی واقع ہوتی ہی تو آسانی سے فایدہ بخشتی
ہی اور اسی واسطے اُن اولیاء اللہ اور صلحای مومنین سے کہ دفن کئے گئے ہین نفع اور فایدہ
لینا جاری ہی اور مدد اور فایدہ بھی اُنسے متصوّر ہے اور اسی تفسیر عزیزیہ کے والقمر اذا
اتّسق کے تحت مین ۱۶۸ صفحے پر لکھا ہی اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت
مین جلد پہنچتی ہی اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان
کرتے ہین کہ گویا ابھی ہم جیتے ہین اسیواسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہے
کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی کہ دعونی اصلّی یعنے چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ
بھی وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریاد پہنچنے والے کا رکھتا ہی
اور صدقے اور دعائین اور فاتحہ اُس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ
ایک سال تک علی الخصوص ایک چلّے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی

کرتے ہین اور بعضے خاص اولیاء اللہ جنکو اللہ تعالی نے محض اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد
کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ
ہونے سے اُنکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ
استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور ایسی لوگ باطنی کمالون کو
انہین سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب
اُن سے پوچھتے ہین اور اسکے کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور اُنکا حال اسوقت مین
اس مصرع کے مضمون پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن انتہی
اور منہج المؤمنین کی فصل تیسری کے ۶۱ صفحے سے ۱۵۲ صفحے تک نذر نیاز فاتحہ درود شرک و
بدعت اور تفسیر ما اهل بہ لغیر اللہ کا بیان ہی اور اس جانور کو حرام کرنے مین عمدہ دلیل
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رح کی تفسیر سے نقل کی ہی سو اس تفسیر عزیزیہ کے مصنف نے
اپنے لکھے سے رجوع فرمایا ہی مگر پہلے کلکتے مین چھپتے وقت وہ عبارت ویسی ہی ان لوگون
نے قایم رکھی چنانچہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ کے صفحے ۱۶۵ مین لکھا ہی ہنگام شیوع
تفسیر عزیزیہ کہ بینندگان بر غلطی این مقام مطلع گردیدہ صاحب تفسیر را بتغییر تحریر تکلیف دادند
تا دیر باز آن مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بہ تحریر پرداختہ
آنانچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر را منقصت آن بزرگوار تصوّر
نباید کرد بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت ست عصمت از خطا خاصۂ انبیا و مذموم اصرار بر
خطا است انتہی معلوم ہوا کہ اپنی سہو و خطا پر اقرار کرنا اور اس سے باز آنا کمال دینداری و انسانیت
ہی اور اپنی خطا پر ضد و اصرار کرنا اور عار کو نار سے مرجح سمجھنا جہالت و کفر ہی نعوذ باللہ منہا
منہج المؤمنین کا مؤلف کبر و نفسانیت سے خود کو سب سے دیندار زیادہ سمجھتا ہی اور سب سنّت و جماعت
کو بدعتی بولتا ہی اگر اپنے عیب پر نظر کرے تو کبھی دوسرے مسلمانون کی عیب چینی و بدگوئی نکرے
خدا اسکو اور سب مسلمانون کو اور اسکو ہدایت دیو کیونکہ جو مسلمان کو کافر بے ایمان کہے تو وہ کفر اسیکی

طرف عود کرتا ہی اگر مسلمان مین ۹۹ جز کفر کے اور ایک جز ایمان کا ہو تو اسکو بھی کافر کہنا منع ہی دفع البہتان کے ۴ اور ۵ صفحے مین لکھا ہی کہ سنہ ۱۲۶۸ ہجریہ مین جو مولوی مکہ معظمہ سے نکالے گئے انکو ذلّت دینے اور وہان سے نکلوانے کی تین برس مشہور تین ہو رہین نقیبین چند خبیثون کینہ وروں نے ثواب جان کر صدہا ریال خرچ کئے اور ان مظلوم ناکردہ گناہون پر تہمت لگا کر بے تحقیق و بے دریافت نکلوائے گئے انتہی یہہ احوال توسبکو معلوم اور مکہ معظمہ کا حضر اظہار الحق مین موجود ہے ان پانچون وہابی مولویون پر جو ہندوستان کے وہابیون کے استاد و مرشد تھے چارون مذہب کے مفتیون کے فتووٗن سے قصور ثابت ہوا یعنے روضۂ شریف کے مقابل مدینہ منوّرہ مین دست بستہ کھڑے رہنے کو بدعت کہا اور وہابیون کے مسئلے وہان ظاہر کئے اور مولوی اسمٰعیل و مولوی اسحاق کی کتابون کا درس شروع کیا اسلئے اپنی سزا کو پہنچے اور یہہ مؤلف دفع البہتان کا اور منحی المومنین کا پورا وہابی ہی کہ اپنے استادون کی یہان تک رعایت اور ہم مذہبی کی پاسداری کیا کہ جو مکہ معظمہ کے علماؤن کو ظالم اور راشی کہا ہم سب اہل سنّت وجماعت کا وہی مذہب ہی جو آج مکہ معظمہ مین قایم و دایم ہی اور ان وہابیون کا مذہب وہ ہی جو مکہ سے مردود اور شفاعت سے محروم ہوئے ہین ہر چند وہابیون کی کتابین تقویۃ الایمان صراط المستقیم ہدایۃ السایلین مایۃ مسایل اربعین مسایل حق الیقین فیض عام رد الکافرین تفہیم المسایل دیکھنے مین آئین اور انکے ردّ کے لئے قریب اسّی نسخے تازہ تالیف علمائے دیندار کے بھی اعلان کلمۃ الحق کے واسطے مطبوع و مشہور ہوئے ہین لیکن یہہ منحی المومنین کا مصنف عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل کے طریقہ باطلہ کو نئے سر سے زندہ کرتا ہی اور فتنے کی بجھی ہوئی آتش کو پھر دہکاتا ہی خدا سب مسلمانون کو اسکے فریب سے بچاوے اب یہان اصل تین مسئلے کہ جسپر اس کتاب منحی المومنین کی بنا ہی موافق مذہب اہل سنّت وجماعت کے بیان کئے جاتے ہین۔

پہلا مسئلہ تفسیر ما اهل به لغير الله ای ما ذبح علی اسم غير الله یعنے جو جانور کہ غیر خدا کا نام اسپر ذبح کے وقت لیا جاوے سو حرام ہی یعنے ذبح کرتے وقت بسم الله الله اکبر نہ کہے اور بت یا ولی کا نام لیوے اور جب جیتے جی حیات مین کسی ولی کے نام سے مشہور کیا تو وہابیون کے نزدیک بسم الله کی

تاثیر نہین ہوتی اور تفسیر احمدی مین صریح بیان ہی ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولياء
کما هو الرسم فی زماننا حلال طیب لانه لم یذکر اسم غیر الله علیها وقت الذبح وانکانوا ینذرونها
لهم انتهی یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائے یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور اونکے نام
سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کرنے وقت غیر خدا کا نام اسپر
نہین لیا گیا اگرچہ اس غیر خدا کے واسطے حین حیات مین نذر رکہے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ
کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی اور ہدایہ وغیرہ مین تفصیل موجود ہی **دوسرا مسئلہ** نذر
لغیر اللہ کا یعنی نیاز اور ہدیہ اولیاؤن کی ارواح کے واسطے ثواب پہنچانے کے لئے ہی سو وہ حلال
ہی چنانچہ کسی ولی کی نیاز کا کھانا میّت کی فاتحہ کا کھانا یہہ سب حلال ہی یا نذر لغیر اللہ کے
یہہ معنا ہین کہ اگر کسی نے کہا فلانا مطلب میرا بر آوے تو حضرت پیر کی نیاز دو من کھانا پکاونگا
اور فقیرون کو کھلاونگا جب اس کا مطلب بر آوے تو دو من کھانا پکا کر فقیرون کو کھلا دے
اور اس کا ثواب حضرت پیر کی روح پاک کو بخشے یہہ بھی جایز ہی یا کسی ولی کی نذر کچھ روپیہ
کی شیرنی لایا فاتحہ پڑھا اور لوگون کو تقسیم کر دیا سو بھی درست ہی چنانچہ در مختار و تحفہ
ابن حجر مکی رح اور فتح المعین وغیرہ مین تفصیل ہی **تیسرا مسئلہ** زیارت قبور کا زیارت قبر کی
کرنا سنّت ہی پہلے ابتدای اسلام مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا تھا تا لوگ تازہ
اسلام والے پرستش قبور مین گرفتار نہ ہون جب اسلام دلون مین مضبوط ہو گیا آپنے اجازت دی
اور انبیا و اولیا و صالحین کی قبرون سے مدد مانگنا اور اُن سے فیض باطنی حاصل کرنا جایز ہی
اور اونکی ارواح کو وسیلہ کرکے اللہ سے اپنی حاجت دینی و دنیوی طلب کرنا بھی درست ہی
چنانچہ مشارق الانوار اور تفسیر عزیزیہ و جذب القلوب وغیرہ مین مذکور ہی جو حق بات اہل سنّت
جماعت کے عمل و اعتقاد کی ہی سو ظاہر ہو گئی جو اُس کو مانے اور اسپر عمل کرے سو سنّی اہل فلاح ہی
اور جو نمانے اور اوسکے خلاف کہے اور لکھے سو وہابی ہی اور بدعتی اور منہج المومنین کا مولّف
بیشک وہابی ہی اب اہل سنّت و جماعت والون نے اپنے اس دین کے احکام کو خوب یاد رکھنا

اور کبھی کسی وہابی کے کہنے سُننے پر خیال نہ کرنا بلکہ انھوں سے جتنا اجتناب و احتراز ہو سکے اتنا کرنا اور نہ مخالطہ کرنا اعاذنا اللہ من المخالطۃ معہم والمیل الیہم والالتفات بہم والحمد للہ ربّ العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمّد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعدد کلّ معلوم لہ الیٰ یوم الدّین اب جو اہل سنّت وجماعت کے تمام مشایخ طالب العلم اور صالحین مومنین اس کیفیت و مسایل سے واقف اور منجی المومنین ودفع البہتان کی براہیوں پر مطلع ہووین تو اپنے مہر و دستخط سے اس کا تذکرہ کریں فرماکر عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہووین جزاہم اللہ تعالیٰ فی الدارین بحرمۃ سیّد الخافقین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الیٰ یوم القرار ۔ المستدک فقیر حقیر سیّد شاہ ابوالحسن باشیبان القادری عفی عنہ (شاہ ابوالحسن باشیبان)

فقیر عباس علی قادری العیدروس (سید عباس علی العیدروس) احقر العباد خادم المشایخین صدر نشین السیّد حسام الدّین الرفاعی الموسوی (سید حسام الدین الرفاعی) الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ و السّلام علیٰ اشرف المرسلین سیّدنا ومولٰنا محمّد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین امّا بعد

قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالیٰ لیصرف شرّہم عنہ حل وان قصد الذبح لہم حرم قال الرّافعی مستدرکا ضابطا اعلم ان الذبح للمعبود و باسمہ نازل منزلۃ السجود لہ وکلّ واحد منہما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ لکن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لا علیٰ ھذا الوجہ کما اذا ذبح لرفق غیرہ او لرضا وللکعبۃ تعظیما لانہا بیت اللہ او للرسول لانہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السّلطان لانہ استبشار لقدومہ نازلۃ منزلۃ العقیقۃ لولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمّد واراد الذبح لبسم اللہ والتبرک باسم محمد ینبغی ان لا یحرم ھذا کلام الرافعی وصوبہ النووی انتہیٰ ما فی الانوار وقد ورد فی الاخبار والآثار ترغیب فی زیارۃ الصالحین احیاء وامواتا وفضلہا عظیم والدّعاء فی مجالسہم وعند قبورہم مستجاب

والرّحمة تنزل عليهم ونعم الحاضر والزوار وهذه المخصوص لحب الزاير وورد في
ذلك ادلة واضحة ونقلت عنهم في اجابة الدعاء وقضاء الحاجات وتفريج الهموم
بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالهامية ودرك الامور الغيبية بالفتح
على الزاير بسببهم حكايات صالحة وروايات راجحة وذلك بقدر الصدق وقوة
العقيدة وروى واشتهر عن فقير الكبير محمد بن حسين البجلي اليمني رحمه الله
انه راى النبي صلّى الله عليه وسلّم في منامه فقال له يا رسول الله اى الاعمال
افضل فقال له وقوفك بين يدى ولي الله تعالى كحلبة شاة اوكشيّ بيضة
افضل من ان تعبد الله حتّى تنقطع اربًا اربًا فقال قلت يا رسول الله حيًّا
كان او ميتًا فقال حيًّا كان او ميتًا فينبغي لكل عاقل ان يتبرك الزّيارة خصوصًا
اذا خاف محذورًا او اهمّه امر يستغيث بهم في قضاء حاجته وكفاية همه يقال
اذا تحيّرتم في الامور فاستعينوا باهل القبور فقد رغب اهل العلم في التصدق
على الاموات والدّعاء لهم في ساير الاوقات واهداء الثواب اليهم فيما يريد
من اعمال البر المثوبة فقد دلت الاخبار الصّحيحة على نفع الاموات بذلك ووصول
الثواب اليهم ورفع درجاتهم ودخول المسرّة عليهم اعني بهدية الاحياء الى
الاموات فان الرّوح بعد الموت حياته باقية لا تفنى وهي منعمة او معذبة
ذاهبة الى حيث يشاء الله قاله اهل التّحقيق فهذا اعتقاد اهل السنّة
والجماعة فمن رغب عن هذا الاعتقاد فليس من اهل السنّة والجماعة وقال رسول
الله صلّى الله عليه وسلّم انّ الله لا يجمع امتي او قال امة محمّد على ضلالة ويد الله
على الجماعة ومن شذّ شذّ في النّار ۱۲ كتبه خادم الطلبة الراجي الى رحمة ربه الابر عبد القادر
بن عبد الرّحيم الجيبتكو عفى الله عنه وعن والديه وعن استاذه وعن ساير المسلمين
امين يا ربّ العالمين ؁ مذهب اہل سنّت وجماعت برحق ہست وطریقہ

وہابیاں

وہابیان باطل است کتبہ سید امیر شاہ بن سید باوا میاں قادری ساکن کچھ بندر مانڈوی ۞

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد مخفی نماند آنچہ درین محضر تحریر یافت اثبات حق است وجملہ افعال واقوال فرقہ وہابیہ اضلال است وپیروی این طریقہ مردود است وکتبہای ایشان مثلاً منجی المومنین ودفع البہتان وصراط المستقیم وتقویۃ الایمان وغیرہا بر ضلالت دلالت میکنند وخلاف سنت وجماعت اند واز کتب ثقہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن جواز است وتوجیہات آن در کتاب احقاق الحق کما حقہ تصریح نمودہ اند
کتبہ فقیر الحقیر سید علی المہدی القادری عفی عنہ آمین (مہر: الراجی الی رحمۃ الباری سید علی بن سید عبد القادر الحسینی القادری)

الحمد للہ عز شانہ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق واعتقاد طریق الوہابیہ النجدیہ باطل کتبہ خادم الطلاب القاضی یوسف ابن القاضی محمد عفی اللہ عنہما آمین

آنچہ در صدر از روایات منقولہ مخالف از رسالہ متمسکہ او مسمّی منجی المومنین وغیرہ نقل نمودہ شد ودر رد آن آنچہ از کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مرقوم گشتہ ہمہ را مقابلہ با مآلات نمودہ نوشتہ شد کتبہ فقیر حقیر سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سائر المومنین آمین یا رب العالمین ۞ ہنگام ارقام بنظر رسید کہ در صفحہ ۸۲ فصل سیوم منجی المومنین عبارت در مختار نوشتہ ودران خیانت فاحش کردہ یعنی نیاز اولیا را کہ برای ایصال ثواب میکنند نذر لغیر اللہ قرار دادہ تا لفظ حرام نوشتہ ولفظ باطل وحرف واو را انداختہ ونیز الفاظ ما بعد حرام را کہ بر جواز نیاز اولیا دلالت دارد آنرا حذف کردہ وہمچنین در نقل عبارت طحطاوی خیانت وحق پوشی نمودہ چنانچہ در کتاب در مختار وطحطاوی صفحہ ۵۵۵ نگاہ کردہ شد عبارتش چنین بنظر رسید کہ باطل وحرام ما لم یقصد صرفہا لفقراء الانام ودر طحطاوی تحت لفظ باطل وحرام نوشتہ الا ان یقول الخ وفی الطحطاوی الا ان یقول یا اللہ انی نذرت لک ان شفیت مریضی او رددت غائبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ

اوالفقراء الذین بباب الامام الشافعی اوالامام ابی اللیث او اشتری حصرا لمساجدهم
اوزیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعایرها الی غیر ذلک ممّا یکون نفع للفقراء و
النذر للہ عزّوجلّ وذکر الشّیخ انما ھو بیان لمحل صرف النذر لمستحقیہ القاطنین
برباطہ او مسجدہ فیجوز بھذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد انتہی
ودر تمام ہمین عبارت را نگاشتہ فیجوز بھذا الاعتبار ان مصرف النّذر الفقراء وقد
وجد پس چہ قدر تفاوت در معنی عبارت بسبب برانداختن الفاظ پیدا شدہ چنانچہ بربینندہ
مخفی نیست حاصل مبحث اینکہ اگر اولیا را مستقلا قاضی الحاجات وکافی المہمات دانند و تقربا
الیہم نذر کنند آن نذر لغیر اللہ حرام و باطل میشود و اگر اولیا را وسیلہ خود بدرگاہ قاضی الحاجات
بگردانند و مصرف نذر بر فقرا و مجاوران قبر ایشان یا اولاد ایشان نمایند چنانچہ رسم این بلاد
و درمیان تمام مسلمانان جاریست و آن جایز ست و ہیچکس از مسلمانان ولی را مستقلا قاضی
الحاجات نمی دانند و این محض افترا و برای موقوف ساختن ایصال ثواب و دیگر امور خیر ا ست
و چگونہ ظن بد در حق تمام مسلمانان کردہ شود و بکفر و شرک ایشان فتوی داد ہ شود چنانچہ در
بحر الرّائق وغیرہ می نویسد لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن
وایضًا فی الدر وغیرہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی
المفتی المیل لما یمنعہ ازینجا ثابت شد کہ این فرقہ وہابیہ منکر اولیا ہستند و بدین حیلہ و
فریب عبارات کتب اہل سنّت و جماعت را کم و بیش نمودہ نذور اولیا کہ ایصال ثواب ست
آنرا حرام و شرک میگویند و موقوف میکنند و نیز مسلمانان را در تہمت شرک و حرام می اندازند
خدا ہدایت کند الحال روایت صریح در جواز نذور و نیاز کہ بر قبور اولیا میبرند و محل مصارف آنہا
از فتاوی مخدوم ہاشم رحمہ اللہ علیہ نقل میشود و در عمدۃ الاحکام نوشتہ النّذور التی
یاتی بھا النّاس علی قبور المشایخ فھو حق لورثتھم یجب ان یصرف علیھم لا علی
غیرھم ولا یفضل بعضھم علی بعض الا بالعلم والتقوی فان لم یوجد منھم

احدٌ یصرف علی خدمۃ قبورھم وان لم تکن علی قبورھم خدمۃ فعلی فقراء المسلمین
وھو المختار سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی میر اشرف علی مفتی
الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین وصلّی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمّد وآلہ وصحبہ اجمعین
واثبتنا علی طریق المھتدین ولم یجعلنا من فریق الوہّابیین وبعد من عمل علی رسالۃ
منجی المؤمنین فھو من الضّالّین کتبہ المتمسک بحبل اللہ المتین خادم العلماء غلام محی الدین
عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین امین ۵ عفی عنہ غلام محی الدین رسالہ منجی المؤمنین ودفع البہتان

مولفہ نور الہدیٰ را دیدم مخالف طریقہ شریعت محمدی ودر اکثر جا موافق مذہب شنیعہ عبد الوہاب
نجدی است ہر کہ بران عمل کند وہابی ومخذول ابدی است کتبہ خویدم الطلاب احمد بن ابراہیم المقری
لقباً الشافعی مذہباً عفی اللہ عنہما آمین ۵

بسم اللہ حامداً ومصلّیاً ومسلّماً بمصداق انباء وحدیث شریف اس اُمّت مرحومہ محمّدیہ میں فرق
متعددہ باطلہ خلاف طریقہ دین اسلام کہ صراط المستقیم ہے واقع ہوتے آئے اور سب شرعاً
باطل اور مردود تھے اور ہیں وطریقہ اہل سنّت وجماعت کہ محض دین مبین وبرآن مذاہب ائمہ
اربعہ متفرع ہیں وہی ہمیشہ قایم اور مستقیم ہے اور جب فتویٰ چند سال پر علماء کرام حرمین شریفین
زادہم اللہ شرفاً نے لکھکر باعانت حاکم مسلمانان روسا وہابیہ کو کہ مدعی علم ورہنمائی مذہب
وہابیہ کرتے تھے وہان سے یعنے اُن بقعات مشرفہ سے اخراج کر دیا تھا اور انھون نے ممالک
ہند میں بھی اسی حکم اور فتویٰ دین پر ذلّت ورسوائی پائی اور یہہ بات اظہر من الشمس وابین
من الامس ہے کہ جس کا اشارہ علما اور افاضل حال مبئی نے اس استشہاد کے جواب میں قید قلم
کرکے صراحۃ ابطال طریقہ ومذہب وہابیہ کیا ہے سو سب شرعاً صحیح ودرست ہے واللہ اعلم
بالصّواب وحفظنا بفضلہ وکرمہ من المکر وشر ھذہ الاذیاب لان شر واحد
منہم فی الدّین اشد من شر الف کافر لان الکافر لا یختفی فی کفرہ فلا یؤمن وھذ
المکارون فی زی المسلمین من لبس العمایم والجبب یخفون علی عوام الناس بل

یحسبون من العلماء والصّلحاء فیعتبر العوام قولہم فیفتتنون اعاذنا اللہ منہم واللہ
خیر الحافظین لامتہ رسول محمّد صلّی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلّم اجمعین والحمد للہ
ربّ العالمین کتبہ خادم الطلبہ القاضی شہاب الدّین الاهری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

کتبہ خویدم الطّلاب العبد الاقل محمد افضل بن قاضی محی الدّین الاہری عفی
عنہما الوہاب ۃ کتبہ احقر العباد قاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

کتبہ اقل خدام الطلاب العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی القاضی قاسم بن القاضی شہاب الدین
الاہری عفی اللہ عنہما ولطف بہما آمین الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسلام
الاتمان الاکملان علی سیّدنا محمّد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد قال فی الفتاوی العالمگیری
مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارہم اوالکافر لآلہتہم تؤکل لانہ سمّی اللہ تعالی ویکرہ
للمسلم کذا فی التاتارخانیۃ انتہی ولو نذر لولی میت بمال فان قصد انہ یملکہ
لغی وان اطلق فان کان علی قبرہ ما یحتاج للصرف فی مصالحہ صرف لہا والا فان کان
عندہ قوم اعتید قصدہم بالنذر للولی صرف لہم ۱۲ فتح المعین وہکذا فی التحفہ
شرح المنہاج ودر استعانت واستمداد از قبور بعضی فقہا را سخن است ایشان گویند کہ زیارت
قبور در غیر قبور انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام از برای عبرت واعتبار وتذکیر موت بود یا از برای
ایصال نفع واستغفار موتی باشد چنانچہ از فعل آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام در زیارت بقیع
بصحت رسیدہ است ومشایخ صوفیہ قدس سرہم گویند کہ تصرف بعضی اولیا در عالم برزخ دایم و
باقی است وتوسّل واستمداد بارواح مقدسہ ایشان ثابت وموثر وامام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح
گوید ہر کہ در حیات وی بوی توسّل وتبرک جویند بعد از موتش نیز توان جست واین سخن موافق
دلیل است چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث واجماع علما ثابت است ومتصرف
در حیات وبعد ممات روح است نہ بدن ومتصرف حقیقی حق تعالی است وولایت عبارت
از فنا فی اللہ وبقا بدوست واین نسبت بعد از موت اتم واکمل است ونزد ارباب کشف وتحقیق

مقابلۂ روح زایر با روح مزور موجب انعکاس اشعۂ لمعات انوار واسرار شود ودر رنگ مقابلۂ مرات بمرات داولیارا ابدان مکتسبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند وامداد وارشاد طالبان کنند ومنکر را دلیل وبرہان برانکار آن نیست یکی از مشائخ گفتہ است کہ چہار کس را از اولیا دیدم کہ درقبر خود تصرف میکنند مثل تصرف ایشان درحالت حیات یا بیشتر ازان جملہ شیخ معروف کرخی وشیخ عبدالقادر جیلانی ودو دیگر از اولیا شمردہ ؎ وشرح این سخن بسبیل طلبہ اگر خدا خواستہ ا در رسالۂ دیگر بتفصیل ذکر آن تقریب افتد لجا ازان درکتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب کہ در بیان احوال مدینۂ منورہ میکنند نیز مذکور شدہ است ـ تکمیل الایمان لمولانا الشیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ـ کتبہ العبد المسکین عماد الدین الحسینی الرفاعی ابا والحسینی القادری امّا عفی اللہ عنہ وعن والدیہ واستاذیہ وعن جمیع المسلمین آمین یارب العالمین

(مہر: الرفاعی سید عماد الدین بن سید جہان)

حامدا ومصلیا ومسلما امّا بعد فاعلموا ایہا المومنون ان مذہب اھل السنۃ والجماعۃ حق وطریق الوہابیۃ المحدثۃ باطل مافیہا مریۃ ولا ارتیاب کتبہ خادم الطلاب قاضی غلام محمد ابن القاضی حیدر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وغفر استاذہ ولجمیع المسلمین آمین یارب العالمین ٭ الحمد للہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد النبی الکریم وعلی الہ وصحبہ الذین بذلوا جہدھم لقیام الدین القویم وبعد من اعرض عن اتباع طریقۃ اھل السنۃ والجماعت ورغب غیرہ فھو ضال ومضل ومستحق الزجر والتوبیخ ومن طریقتھم ان ثواب الدعاء یوصل الی ارواح الموتی کما ان ابد القرآن کلام اللہ الفارق بین الحق والبطلان تدل علی ایصال الثواب والغفران ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الی اخرھا کتبہ غلام رسول خویدم العلماء حافظ القرآن سلمہ الرحمٰن فی الدنیا عن الذلۃ والخذلان وفی العقبی من عذاب النیران یجعل لہ ولوالدیہ من اللہ الرضوان امین یارب الرحمۃ والغفران ٭ الحمد للہ رب العالمین

والصّلوٰة والسّلام علیٰ رسولہ محمّد والہ وصحبہ اجمعین اما بعد فلا یخفی علی المتذکرین مذھب اہل السّنۃ والجماعۃ حقّ وطریق الوھابیۃ المحدثۃ باطل فمن اعرض من مذھب الحق واطاع ھواء نفسہ فی امورات الدّین فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والنّاس اجمعین

کتبہ خویدم الطلبۃ العبد الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ۃ

الحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ الہ الطّاھرین واصحابہ المھدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین امّا بعد وحرم الذبیحۃ ان عطف نحو بسم اللہ واسم فلان او فلان ای بسم اللہ وفلان فان فصل صورۃ ومعنی کالدعاء قبل الاضجاع وقبل التسمیۃ لا باس بہ وفی الھدایۃ لما روی عن النّبی علیہ السّلام انہ قال بعد الذبح اللّھم تقبل ھذا عن امۃ محمد ممن شھد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ وقد ورد فی الاخبار وکتب السلف ان الصّدقات والدعاء للمیت جایز من کفایۃ الشعبی عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا تصدق الرّجل بنیۃ المیّت امر اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السّلام ان یحل الیٰ قبرہ مع سبعین الف ملک فی ایدیہم کل ملک طبق نور یحملون الیٰ قبرہ فیقولون السلام علیک یا ولی اللہ ھذہ ھدیۃ فلان ابن فلان الیک فتلا لو مقبرہ واعطاہ اللہ تعالیٰ الف مدینۃ فی الجنۃ وزوجۃ الف حور والف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ ۱۲ ومن التجنیس لو صلی او صام او اعتق او فعل شیئ من التقربات لیصل ثوابہ الی المیّت یجوز ویصل الیہ ویعتبر ھذہ النیّۃ وتعمل فی الایصال وقد ورد فی زیارۃ القبور عن النّبی علیہ السّلام انّہ قال من زار قبر ابویہ او امہ او ابیہ احتسابا کان لہ حجابا من النّار من مفاتیح الفتاویٰ وفی الخبر من زار قبر مومن فقال اللّھم انّی اسئلک بحقّ محمّد وال محمّد ان لا تعذب ھذا المیت رفع اللہ تعالیٰ عنہ العذاب الی یوم ینفخ فی الصّور کذا فی مفاتیح المسایل ۱۲

وفی النوادر یکرہ اجابۃ الطّعام المیّت وھذا اذا کان من مال المیّت لانّہ خرج من ملکہ
فصار من مال ورثتہ او لبیت المال امّا اگر کسی از ملک خود طعام میکند و میخوراند بیشک حلال بود و
ہرچہ وہابین تحریر نمودہ اند در کتب ہای خویش آن مردود است نزد اجماع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کتبہ اضعف عباد الرّحمٰن محمد خان صدیق سورتی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین آمین یارب العالمین
کذا فی الفتاوی الرحمانی وفی الفتاوی نقشبندیہ ۃ رسالہ منجی المؤمنین ودفع البہتان
تالیف شخص وہابی است ہمہ تعریف تقویۃ الایمان را کردہ و ہجو مسلمانان اہل سنّت وجماعت نمودہ
مسلمانان را لازم است کہ بران اعتبار و اعتقاد نکنند و از راہ حق منحرف نشوند کتبہ سید علی شاہ
ابن سید غلام اللہ شاہ البغدادی الرفاعی (سید علی شاہ الرفاعی) اعلم ان طریق الوہابیۃ خرج
من عقیدۃ رجل اسمہ عبد الوہّاب النجدی وھو مخالف لاحکام اھل السنّۃ والجماعۃ
کتبہ خادم اھل السنّۃ والجماعۃ سیّد حسن شاہ باجوری عفی عنہ ۃ
مؤلف رسالہ منجی المؤمنین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ گفتگو میکند و سراسر ہجو مسلمانان اہل سنّت وجماعت
می نماید و توصیف مولویان وہابی و کتب ایشان میکند و توہین علمای اہل سنّت وجماعت می نماید
این معنی بروہابیت مؤلّف دلالت صریح دارد کتبہ خادم الفقراء والمشائخین سیّد بدر الدین القادری
عفی عنہ ۃ الحمد للہ الذی ھدانا الی صراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم
والصّلوۃ والسّلام علی رسولہ محمد النّبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا جہدھم
لقیام الدین القویم امّا بعد ان مذھب اھل السنّۃ والجماعۃ حقّ فمن اعرض عن اتباع طریقۃ
اھل السنّۃ والجماعۃ فھو ضالّ ومضلّ اعاذنا اللہ من ذالک کتبہ خادم الطلاب عبد الکریم
عفی اللہ عنہ آمین یاربّ العالمین ۃ وعن جابر بن سلیم قال اتیت المدینۃ فرایت
رجل یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ھذا قالو ھذا
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال ذھبت وقلت علیک السّلام یا رسول اللہ قال لا تقل
علیک السّلام علیک السّلام تحیّۃ المیت قل السّلام علیک قلت انت رسول اللہ

فقال انا رسول اللہ الذی ان اصابک ضر فدعوتہ کشف عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ یردھا علیک الی اخرہ فی شرح مشکوٰۃ صفحہ ۴۱ چونکہ مولف رسالہ منجی المومنین معتقد تقویۃ الایمان اسماعیل می باشد وہابی ست وعبدالوہاب نام شخصی کہ در نجد بودہ ست کہ این فسادہا در امتان رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام برپا کردہ ست کتبہ سید احمد شاہ ابن سید بہاؤالدین کشمیری عفی عنہ وعن والدیہ (احمد سعید) آنچہ در کتاب منجی المومنین مرقوم ست موافق عقیدہ وہابیان ست ونزد اہل سنت وجماعت مردود ونامقبول کتبہ سید کریم شاہ بن سید علی شاہ قادری ساکن کجھہ عفی عنہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ الکرام والعلماء الابرار وعلی من اتبع الہدیٰ کل فریق باطل الا سنۃ الجماعۃ وہم علی متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وبارک وسلم کتبہ سید محمد اشہد بن علی اصغر ساکن بلدہ دھرہ معروف بحاجی پیر عفی عنہ (سید محمد اشہد) الحمد للہ ونصلی ونسلم علی رسول اللہ اما بعد فما ذکر فی الصدر علی بطلان مذہب الوہابیۃ اعاذنا اللہ منہا فھو حق صحیح ومن خالفہ فلیس علی طریق الہدایۃ بل ھو فی اشد الضالۃ کتبہ احقر العباد خادم الطلاب القاضی اسماعیل الجہانی الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ؕ آنچہ درین محضر از عبارات کتب سنت وجماعت در رد رسالہ منجی المومنین نقل نمودہ شد ہمہ را بہ تحقیق وتامل دریافت کردم معلوم شد کہ مولف منجی المومنین وہابی ست وضلالت واضلال میکند ہیچ کس بران اعتبار نماید کتبہ خادم الطلاب ایوب عفی عنہ ہو اللہ الموفق والمعین ؕ الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ اما بعد لو جہا چاہئے ذبح کرنا شروع ہی اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شرط ہی اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ کے سنت اور وقت ذبح کے پیغمبر کے نام سے یا ولی کے یا اور کسی ایک کے نام سے ذبح کرے تو وہ مذبوحہ مردار ہوتا ہی

اور کھانا اس کا حرام جیسا کہ تفسیر حسینی میں آیا ہی وما اہل بہ وحرام کرد آنچہ آواز برداز ند بآن در وقت
ذبح لغیر اللہ برای غیر خدای یعنے بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند ۱۲ انتہیٰ اور وقت ذبح کے
بت کے نام سے ذبح کرے تو اسکو اھلال کہتے ہیں اور مذبوحہ مردار اور حرام ہی جیسا کہ تفسیر مدارک
میں لکھا ہی وما اھل بہ لغیر اللہ ای ذبح بہ للاصنام فذکر علیہ غیر اسم اللہ واصل الاھلال
رفع الصوت للصنم وذلک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزیٰ ۱۲ انتہیٰ اور
خدا تعالیٰ کے نام سے دوسرے کا نام ملاوے تو اوس میں فقیہوں نے تفصیل لکھی ہی اسکا مختصر بیان
یہہ ہی کہ کوئی ذبح کرنے والا آگے بسم اللہ کہنے کے یا آگے لٹانے جانور کے یا پیچھے ذبح کرنے
کے نام غیر کا لیوے تو مذبوحہ کھانے کو کچھ برا نہیں بلکہ درست اور جایز ہی کیونکہ اس ذبیحہ میں
غیر کے نام کا کچھ دخل نہیں ہی اگر خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھہ دوسرے کا نام ملاوے جیسا کہ کہے
باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ ساتھہ زیر دال محمّد کے
پس یہہ مذبوحہ مردار ہی اور کھانا اس کا حرام اور اگر دال کو پیش پڑھے تو ذبیحہ حلال اور جایز ہی
اور اگر بسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف دینے واو کے کہے تو بھی خدا تعالیٰ کے نام دوسرے کی
شرکت نہیں پائی جاتی ہی پس وہ مذبوحہ خالصًا لوجہ اللہ ہوتا ہی اور کھانا اس کا جایز جیسا کہ
کتاب اختیار شرح المختار میں مرقوم ہی اسکی عبارت بعینہ یہہ ہی فاذا ذکر اسم غیر اللہ تعالیٰ
مع اسم اللہ تعالیٰ فاما ان ذکرہ موصولا بہ او مفصولا فان فصل فلا باس بان ذکرہ
قبل التسمیۃ او قبل الاضجاع او بعد الذبیحۃ لانہ لا مدخل لہ فی الذبیحۃ وان ذکرہ موصولا
فاما ان کان معطوفا او لم یکن فان کان معطوفا حرمت لانہ اھل بہ لغیر اللہ بان یقول
باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ بکسر الدّال ولو رفعھا
لا یحرم لانہ کلام مستانف غیر متعلق بالذبیحۃ وان کان موصولا غیر معطوف بان قال
بسم اللہ محمد رّسول اللہ لا یحرم لانہ لما لم یعطف لم یوجد الشرکۃ فیقع الذبح خالصًا
للہ تعالیٰ ۱۲ انتہیٰ حاصل اور خلاصہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا تفسیروں کے معنے سے اور روایتوں سے

کتاب معتبرہ کے نزدیک مومنان دینداروں کے صاف ظاہر و باہر بلا شک ولاریب معلوم ہوا کہ
ذبح کرتے وقت نام بُت کا یا پیغمبر کا یا ولی کا لینے سے مذبوحہ مردار اور حرام ہوتا ہے اور اگر آگے ذبح کے یا
پیچھے ذبح کے نام کسی کا لیوے اور ذبح کے وقت بسم اللہ کہے تو ذبیحہ حلال و پاک اور خالصًا لوجہ اللہ
ہے پس کھانا اسکا درست اور حلال کما یفہم من الرّوایات المصدّرۃ فی ہذا المقام اور اسبات پر بہت
روایتیں اور تفسیریں شاہد ہیں وے سب کے سب لکھنا طول وطویل ہوتا ہے اسواسطے مختصر لکھا گیا
العاقل یکفیہ الاشارۃ آیا ہے اور معلوم ہووے کہ نذر کرنا اور وقف کرنا اوپر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
یا واسطے قبر کسی ولی کے درست اور صحیح ہے اور یہہ نذر و وقف معصیت نہیں ہے بلکہ قُربت ہے ولیسا ہی
قبہ بنانا اوپر قبر ولی یا عالم کے جایز ہے اما قبرستان مسبلہ میں قبہ بنانا درست نہیں اور جو کچھہ نذر
یا وقف کیا ہے اسکو قبر کے درستگی میں اور بنای جایز میں خرج کرنا اور جو لوگ خادمانِ تربت ہیں
یا نزدیک قبر کے قرآن شریف پڑھتے ہیں انکو دینا اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حجرہ شریف کے مصلحت
میں خرچ کرنا ایسا کتاب تحفہ میں مکرر لکھا ہے اسکی روایتیں نیچے اسکے لکھے ہوئے ہیں ویظہر
اخذاً مما تقرر ومما قالوہ النذر للقبر المعروف بحجان صحتہا کالوقف لضریح
الشیخ الفلانی ویصرف فی مصالح قبرہ والبناء الجایز علیہ ومن یخدمونہ او یقرؤن
عندہ ویؤید ذٰلک ما مر اٰنفًا من صحتہا بناء قبۃ علی قبر ولی او عالم ۱۲ وشمل
عدم المعصیۃ القربۃ کبناء مسجد ولو من کافر ونحو قبۃ علی قبر نحو عالم فی غیر مسبلۃ و
تسویۃ قبرہ ولو بہا لا بناوہ ولو بغیرہا للنہی عنہ ۱۲ وافتی بعضہم فی الوقف علی النبی صلّی اللہ
علیہ وسلّم او النذر لہ بان یصرف لمصالح حجرۃ الشریفۃ فقط ۱۲ انتہیٰ اور معلوم ہووے کہ
واسطے مردوں کے زیارت کرنا قبروں کی سنّت ہے اور پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر مبارک کی
زیارت مرد اور عورت کو سنّت ہے ویسی ہی سبھی پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسّلام اور علما اور اولیا کے
قبروں کی زیارت کرنا بھی سنّت ہے کیونکہ زیارت کرنے سے انکی مدد اخروی حاصل ہوتی ہے اور
ہری ڈالی قبر پر رکھنا سنّت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے اور برکت سے تسبیح کرنے ہری ڈالی کے

تحفہ

تخفیف عذاب میّت کا ہوتا ہے اور اسیطرح سے سبزہ اور پھول وغیرہ ہرا اور گیلا قبر پر ڈالنا سنّت ہے
اور نزدیک قبر کے سلام کرنا اور کھڑے ہوکر کچھ آیتیں قرآن شریف کے پڑھنا اور واسطے میّت کے دعا مانگنا سنّت
ہے کیونکہ میّت مانند حاضر کے ہے اور اس پڑھنے سے رحمت اور برکت واسطے مردے کے پہنچنے کی امید ہے
اور دعا مانگنا پیچھے قرات قرآن کے سبب قبول ہونے دعا کا ہے جیسا کہ کتاب الانوار و تحفہ میں مرقوم ہے
وجاء فی الانوار ویستحب للرجال زیارة القبور وتکره للنساء والسنة ان یقول سلام
علیکم دار قوم مومنین الی اخره وان یدنو عن القبر کما کان یدنو من صاحبه حیا و
ان یقف متوجها الی القبر وان یقراء ویدعو فان المیت کالحاضر ترجی له الرحمة و
البرکة والدعاء عقیب القراة اقرب الی الاجابة ۱۲ انتهی وجاء فی التحفة ثم تسن لهن
زیارته صلی الله علیه وسلم قال بعضهم وکذا سایر الانبیاء والعلماء والاولیاء ۱۲ وایضا
وزوارهم یعود علیهم منهم مدد اخروی فرع یسن وضع جریدة خضراء علی القبر للاتباع
وسنده صحیح لانه تخفف عنه برکة تسبیحها اذ هو اکمل من تسبیح الیابسة لما فی
تلک من نوع حیاة وقیس بها ما اعتید من طرح الریحان ونحوه ۱۲ انتهی والله اعلم
بالصواب والیه المرجع والمآب کتبه خادم الطلاب الراجی الی رحمة ربه الغنی عبد الرحمن
ابن مولوی مفتی شیخ علی صدر عدالت منبئ عفی الله عنهما وعن سایر المسلمین آمین یا رب العالمین

طریقۂ اہل سنّت وجماعت حق است وطریقۂ وہابیان باطل است وکتابہای ایشان مردود است
کتبه سید محمد شاه ابن سید اشرف باشندۂ مکہ عفی عنهما ۱۲ رسالہ منجی المومنین
نوشتہ وہابی است سنیان را ازان پرہیز کردن واجب است کہ صرف ضلالت دارد کتبہ پیر پادشاہ میاں
ابن پیر محمد شاہ قادری عفی عنہ ساکن لکھنؤ ۱۲ (بادشاه میاں) الحمد لله رب العالمین والصلوٰة
والسلام علی رسوله الطاهرین اعلم بان ما ثبت فی هذا القرطاس من کتب اهل السنة والجماعة
حق وما سطر فی اکثر مواضع منجی المومنین فهو باطل کتبه خادم الطلاب محمد صالح عفی الله عنه
وعن والدیه ۱۲ الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی

سیّد المرسلین وآلہ الطّاہرین واصحابہ الرّاشدین امّا بعد بر ضمیر خاطر تنویر پیروان دین مصطفوی ومعاونان ملت نبوی محتجب نماند کہ در این محضر آنچہ کہ از عبارت کتب سنیہ مرقوم است صدق وراست ست وکلیہ افعال فرقۂ وہابیہ وجملہ کتب ہای ایشان خصوصًا اکثر مقالات منجی المومنین ودفع البہتان وتقویۃ الایمان وغیرہ مخالف طریقہ اہل سنّت وجماعت ست کتبہ عبدہ حرمتخان عفی عنہ (حرمتخان) عبارات رسالہ مخالف را دریافت نمود صریح دلالت بر مذہب مبتدعہ وہابیہ دارد وعبارت کتب معتبرہ اہل سنّت وجماعت را التحقیق کردمعتبر ومعتمد مفہوم میشود کتبہ غلام رسول عفی عنہ

الحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین امّا بعد فما ذکر فی ہذہ القرطاس من اثبات مذہب اہل السّنۃ والجماعۃ فہو حق ومذہب فرقۃ الوہابیۃ باطل لانّہم یریدون ببطلان دین الاسلام ویعتقدون ببطلان مسلک اہل السّنۃ والجماعۃ وینسبون المسلمین بالشرک والبدعۃ فذٰلک منہم اجتراء عظیم وحیف جسیم وفیہم العلماء والفضلاء والصّلحاء والعرفاء قد وصفہم اللہ تعالیٰ بالفضل والصّلاح ومن اطاع ہذا الفرقۃ الباطلۃ فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ اثبتنا اللہ علیٰ طریقۃ المصطفویۃ الاحمدیۃ علیٰ صاحبہا افضل الصّلوٰۃ واشرف التحیات والسّلام کتبہ خادم الطّلاب سید شاہ ولی عفی عنہ

الحمد للہ المنعم علیٰ عبادہ بنعمۃ العلیۃ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد خیر البریۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الاوصاف المرکیۃ امّا بعد فانی رایت الرسالۃ المذکورۃ لکن بسبب بعض العوارض النفسیۃ من الامراض البدنیۃ ما طالعت فیہا فان کانت الرسالۃ حسب ما ذکر فی ہذہ السطور فہی ساقطۃ عن عین الاعتبار ولا یعول علیہا الاخیار بل ہی مفسدۃ بین خلق اللہ العزیز الغفّار فینبغی لمؤلّفہا ان یتقی نفسہ من غضب الجبار فانہ یوجب دار البوار کتبہ الفقیر الی اللہ الکریم الصّمد ابراہیم بن احمد بن محمد باعلظ عفی اللہ عنہ

عبد الحمید بن ابراہیم احمد بن محمّد باعلظ عفی اللہ عنہ

وعن والدیہ سیّد محمود شاہ قادری (اسمٰعیل الرفاعی سید محمود بن سعید)

محمد امین بن محمد علی روگھے (محمد علی روگھے محمد امین بن)

محمد حسین ابن المرحوم محمد سعید نو گھے — غلام احمد بن محمد سعید نو گھے

آنچه در محضر مظہر از عبارات کتب سنت و جماعت مرقوم است ہمہ حق و درست است و آنچه از رسالہ منہج المومنین نقل نمودہ شدہ است آنرا باطل دریافت کردہ شد کہ مؤلف منہج المومنین سخت وہابی است کتبہ خویدم الطلبہ عبد العلی قاضی آبادی بصیری ۱۲

ما اجاب المجیب فھو قول صحیح وحق صریح کتبہ خویدم الطلبۃ الضعیف عباد اللہ الصمد السید ابن سید احمد عفی عنہ ۱۲

و یرجو الشفاعۃ اهل خیر لاصحاب الکبائر کالجبال — شفاعت بزرگان پیغمبران وعلماء وشہیدان مر گناہ گاران را اگرچہ گناہ بزرگ بہ کوہ کعبہ باشد ہر کہ از شفاعت ایشان منکر شود کافر گردد — وللدعوات تاثیر بلیغ ؎ و قد ینفیہ اصحاب الضلال — اگر از قبول شدن دعا منکر اند و دعا نمیکنند و در حق مردہ خیر و صدقہ را ثواب نمیدانند و باین یقین ایشان مردود اند و باین یقین کافر می شوند شرح امالی کتبہ سید احمد کابلی ۱۲

ھذا الجواب صحیح وموافق بالکتاب کتبہ خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالو کھے عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین یا رب العالمین ؎

ما کتب فی ھذا القرطاس من عبارات الکتب المعتبرۃ فھو صحیح وما یقول المبتدعون فی کتاب منہج المومنین وغیرہ فھو باطل کتبہ خادم العلماء والطلباء فیض محمد پنجابی عفی عنہ

ما کتب فی ھذا القرطاس فھو صحیح کتبہ خادم العلماء الراشدین والطلباء المھتدین سید جلال الدین خراسانی عفی اللہ عنہ

ھذا الجواب صحیح مولوی محمد عالم پیشاوری ؎

ما کان فی ھذا القرطاس وھو صحیح کتبہ مولوی خدا بخش پنجابی ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انعمنا علی نعمۃ الایمان وھدانا الی دین الاسلام بعدہ آنکہ خلاف فرقہ اہل سنت وجماعت و مذہب ائمہ اربعہ مجتہدین بحکم نص آیہ کریمہ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا وخبر رسول مخبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم تا آخر حدیث کتابی دیدہ شد از مولفات مخالفین اہل سنت وجماعت باسم منہج المومنین از اول تا آخر بتامل بسیار بنظر آوردہ غرض مولف معلوم شد کہ از مردمان اہل سنت وجماعت اشتہادہ می طلبد کہ حنفی ام و حسب درخواست وی مردمان ہمہ باطلہ کہ بزعم فاسد خود را محمدی قرار دادہ اند گواہی کنانیدہ این ہم خالی از خدع و فریب نیست چنانچہ شیخ الحق بنارسی موجد و معین این فرقہ ضالہ کہ اول خود را حنفی المذہب قرار دادہ و بعد چندین ملقب بمحمدی شدہ

ومن بعد آن از مجهری برآمده خود را بشیعه علی یعنی رافضی غالی منسوب ساخته هنوز در جونپور موجود و معروف و
برین معنی هر صغیر و کبیر واقف و نیز از اعظم علمای این فرقه ضاله که موجد حقیقی این مذهب باطله خلاف از اقوال و
تصانیف استاد خود یعنی مولانا مولوی شاه عبد العزیز صاحب رحمة الله علیه یعنی مولوی اسمٰعیل کتب تقویة الایمان
و اثبات رفع الیدین و صراط المستقیم وغیره دیده شد در ابطال مذاهب ائمه اربعه باین طریق که یک مذهب را شترا و دیگر
مذاهب را جهار و نیز خود را دران کتاب موافق شافعی قرار داده و اثبات رفع الیدین و آمین بالجهر و فاتحه پس امام لا ال
بی بنیاد نهاد و باز بدلایل ضعیفه و قیاسات مردوده تمسک جسته و تاویلات بعیده اختیار نموده که دیگران دلایل و قیاسات
را مسلم ندارند آورده که عند الحنفی معتبر نیست و باز حدیثی می آرد مخالف قیاس و پر ظاهر ست که حدیث
مخالف قیاس متروک نمی باشد و همین ست حال این فرقه جدیده ضاله که ظاهرا موافق اهل سنت و جماعت
و باطنا خلاف آن از متقدمین تا متاخرین و هر کس که برین روش باشد بیشک ضال و گمراه کتبه
سید عبد العزیز قادری حنفی المذهب کشمیری عفی الله عنه و عن والدیه ۵ الحمد لله و المنه آنچه علمای عظام و فقهای کرام
اهل سنت و جماعت درین قرطاس تحریر فرموده اند همه بلا ارتکاب ریب و شک صحیح و معتمد و برحق است و قول وهابیان
را هرگز اعتبار نباید کرد که این فرقه گمراه ظاهرا بر روش اهل سنت و جماعت بوده بتذویر و مکر و فریب لسانی و
چرب زبانی عوام را در ضلالت و گمراهی می اندازند همه اعتقاد ایشان که در حق انبیا و اولیا که میدارند
گمراهیست چنانچه مصنف منجی المومنین خلاف از عقاید سنت و جماعت آنچه نوشته است باطل و
مردود و نامقبول است کتبه احقر العباد قاضی غلام علی مهری نقشبندی و قادری شافعی المذهب عفی الله عنه
و عن والدیه آمین ۱۲ و صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین قطعه تاریخ محضر سعادت مظهر
از کمترین بندگان ایزد صمد غلام احمد ابن المرحوم محمد حسین ناگا نوکر عفی الله عنهما شکر خدا که محضر حسدم کیا مرتب
علمای ہندی نے باحسن رای اسدم ؛ اخلاص دل سے میں نے سوچا جو سال ناگه ؛ آئی ندا که الحق موجب سواد اعظم
۱۲۶۳

تحریر ۱۳ شهر صفر

استفتا (۴۵)

قوله تعالیٰ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ کیا فرماتے ہیں علمای دین متین اور فقہای
شرع مبین زادکم اللہ شرفًا و تعظیمًا بیچ اس صورت کے کہ ایک شہر میں چند مسلمانوں نے باتفاق رواج حال ایک کیا یعنی

مقرر کی ہے اور نام اسکا جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب رکھا ہے اتفاقاً ایک شخص مسلمان دیندار اہل سنت وجماعت کسی کام کے سبب ایک روز اس جلسہ کیا میٹی میں حاضر نہوسکا اہل جلسہ نے اسکو جرمانہ کیا وہ جرمانہ بھی اسنے نہ دیا بعد دو سہ روز کے جلسہ کمیٹی میں بھی وہ شخص مسلمان حاضر نہوسکا اہل جلسہ نے بسبب تحریک بعض دشمنان جہالت کیش اس شخص کو اسلام سے خارج کرنے کا فتوی لکھا اور ترک سلام وطعام اور حقہ پانی بند کرنیکا لفظ تحریر کرکے اس فتوی کو اردو اخبار میں مع نام اس شخص کے چھپوا دیا اور اس مسلمان شخص کو ذلیل کرنیکے لیے لوگوں کو اوس فتوے پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں لہذا مطابق شرع شریف کے بطریق مذہب اہل السنۃ وجماعت کوئی مسلمان ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہوتا ہے یا نہیں اور جن شخصوں نے ایسا فتوی لکھا اور اخبار میں چھپوایا انکا کیا حکم ہے مع دلایل شرعیہ کے بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالی فی الدارین المستفتی عباس خان ولد احمد خان ساکن اکولہ ضلع برار

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بر تقدیر صدق مستفتی وثبوت ما فی السوال شرع شریف کا حکم یہ ہے کہ جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب نے جو کچھ لکھا اور چھپوایا خلاف شرع اور باطل ہے بچند دلیل **دلیل اوّل** یہ کہ کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں کرنا یا عصیان ومنکرات کرکے وہ شخص بغیر توبہ مرگیا ہو پھر بھی اوسے مرتد یا کافر نہیں کہنا اگر وہ شخص کفر کے لایق نہیں تو کہنے والا کافر ہوجاتا ہے مشکوۃ شریف میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری یعنے کسی آدمی نے دوسرے کو فاسق نہ کہنا اور کافر بھی نہ کہنا نہیں تو اگر وہ اسکا لایق نہیں تو کہنے والے پر اسکا کہا عود کرتا ہے **دلیل دوم** بحر الرائق میں لکھا ہے لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامہ علی محمل حسن یعنے کسی مسلمان کے لیے کفر کا فتوی نہیں دینا بلکہ اسکے قول وفعل کو جہاں تک ممکن ہوسکے تاویل کرکے اسلام سے خارج نہیں کرنا **دلیل سوم** فی العقاید السنیہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل علی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم اگر کسی مسئلے میں کئی وجہ ہیں جن سے کفر ثابت ہوتا ہے اور ایک وجہ ہے کہ وہ کفر کو مانع ہے تو مفتی کو واجب ہے کہ مانع کفر کی وجہ کو ترجیح دیوے اور مسلمان پر نیک گمان رکھے بحر الرائق میں اسی قول کے

تحت میں لکھا ہے کہ علمائے سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ مسلمان کبھی اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے چنانچہ اسکے مقدمہ میں [99] نود اور نو جز کفر کے
اور ایک جز اسلام کا پایا جاوے تو اسکی اسلام ہونے پر حکم کرینگے **دلیل چہارم** منتخب العقاید میں لکھا ہے کہ ایک مسلمان نے گناہ
کبیرہ کیا یعنے شراب پی یا روزہ رمضان شریف نہ رکھا نماز نہ پڑھی اور بغیر توبہ کیے مرگیا اسکے باب میں تین قول ہیں علماے خوارج نے
لکھا ہے کہ وہ اسلام سے خارج اور کفر میں داخل ہے اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نکرنا
کہ وہ کافر ہوا علمای معتزلہ کے نزدیک وہ شخص اسلام سے خارج ہوا مگر کفر میں داخل نہیں ہوا بلکہ اسلام و کفر کے درمیان میں انہوں نے
ایک درجہ فسق کا قرار دیا ہے اسکو فاسق کہتے ہیں علمائے اہل سنت وجماعت کا فرمانا ہے کہ وہ شخص بسبب ارتکاب گناہ کبیرہ کے
اسلام سے خارج اور کفر میں داخل نہیں ہوگا وہ عاصی ہے بخشنا یا عذاب کرنا اسکا خدا تعالی کی مشیت کی سپرد ہے
اگر ایک ذرہ بھی ایمان اسکے دلمیں ہے آخرش جہنم سے خلاصی پاویگا کافر کے مانند ہمیشہ جہنم میں نہ رہیگا اور یہی
قول بالاتفاق معتبر ہے مگر جاہل وہابیہ فرقہ والے مسلمانکو ادنی بدعت اور گناہ کے سبب مشرک اور کافر کہدیتے ہیں
خارجیہ معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں اور وعید سے نہیں ڈرتے کہ وہ تکفیر کسکی طرف عود کریگی نعوذ باللہ منہا **دلیل پنجم**
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف من قال
لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل مولانا شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
المصابیح میں لکھا ہے بیان کف اینست یعنی کافر مدان و مگو آنرا کہ این کلمہ گوید بسبب گناہی کہ صادر گردد ازوی
اگرچہ کبیرہ باشد و درین رد است مر قول خوارج را کہ گویند مومن بارتکاب معصیت اگرچہ صغیرہ باشد کافر گردد
ولا تخرجہ من الاسلام بعمل و بیرون میار و حکم مکن بیرون آمدن او از مسلمانی بہر عملی کہ بد بکند و درین
رد است مر قول معتزلہ را کہ گویند بندہ بارتکاب کبیرہ بیرون می آید از اسلام اگرچہ در نمی آید در کفر و ایشان واسطہ
اثبات کنند درمیان ایمان و کفر و گویند کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن است و نہ کافر و فاسق را قسمی ثالث دانند غیر مومن
و کافر الخ و نیز در حدیث شریف آمدہ است کہ ہیچ مومن را خارج از ایمان و کافر نباید گفت اگر او مستحق آن نباشد پس
این لفظ بر گویندہ عود کند **دلیل ششم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد و ابو داؤد
یعنے جایز نہیں ہے مسلمان کو کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین روز سے زیادہ الگ رہے اگر تین روز سے زیادہ الگ رہا اور

مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا دلیل ہفتم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے تم تابعداری خدا کی کرو اور تابعداری رسول کی کرو اور علما اور حکام مسلمین کی بھی تابعداری کرو کیونکہ گنہگار کو تعزیر شرعیہ کی سزا دینا حاکم کا کام ہے کسی دوسرے کا کام نہیں اور مسلمان کو گناہ کے سبب خارج اسلام کرنا معتزلہ کا اور وہابیہ کا کام ہے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تو اسلام سے خارج کوئی مسلمان کسی گناہ سے نہیں ہوتا ہے دلیل ہشتم جلسہ کیا مٹی مفرح القلوب نے جس مسلمان کو خارج از اسلام کرنے کا حکم دیا ہے اسوقت وہ مسلمان شخص مجلس میں حاضر نہ تھا اور غائب پر حکم شرع کا کرنا باطل ہے چنانچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں کتاب الحدود والتعزیر میں دیکھو دلیل نہم جلسہ کیا مٹی والوں نے جس نے پہلے حکم خارج اسلام کا اوس مسلمان پر کیا ہے بحکم البادی اظلم الحدیث اوسی پر وہ لفظ عود کرتا ہے اور وہ شخص غائب پاک ایماندار ہے اور وہ شخص جلسہ کیا مٹی میں حاضر نہوا یا جرمانی کا پیسا نہ دیا یا کفن دفن میں شامل نہو سکا یہ کچھ گناہ کبیرہ شرعیہ نہیں فقط عداوت سے اس شخص کی بے عزتی کرنے کے واسطے اخبار میں چھپوایا سو شرعاً ناجائز اور باطل ہے اور اس شخص کی عزت کی جوابدہی چھپوانے والے کے ذمہ پر ہے دلیل دہم جب مسلمانوں کی آپس میں خلاف پڑے تو قرآن وحدیث وفقہ کیطرف رجوع کریں علم عقاید کی کتابیں دیکھیں اپنی جہالت اور بے علمی سے جو کوئی فتوی لکھتا ہے گویا اپنا مقام جہنم میں بناتا ہے چنانچہ یہ بھی ایک علامت قیامت کی ہے خداوند عالم مسلمانوں کو ہدایت دیوے اور حق سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین وہذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین **دستخط قاضی شہر بمبئی**

ولا نقضی بکفر واحد من اہل القبلۃ بالفسق والاعتزال ترجمہ نہیں حکم کیا جاوے کسی مسلمان پر کافر ہونے کا اور فاسق ہونے کا بسبب زنا کرنے کے یا خون کرنیکے یا بسبب گناہ کبیرہ کے اعتقاد اہل سنت وجماعت درین باب ہمین بود کہ بیان شد کتبہ خادم الشرع الشریف عبد اللطیف [illegible] عفی عنہ

خادم شرع شریف قاضی عبد اللطیف قاضی شہر بمبئی

دستخط مدرس عربی فارسی مدرسہ سرکاری کتبہ مستخرجہ
خادم العلماء والسادات سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو
مفتی [illegible] عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین فقط

الراجی الی رحمۃ اللہ الباری
سید عبد الفتاح الحسینی القادری

(دستخط مدرس مدرسہ محمدیہ متعلق مسجد جامع شہر بمبئی)
نعم تحقیر المومن وتکفیرہ عند اہل السنۃ والجماعۃ امر خطیر لا ینبغی
لعاقل یومن باللہ [illegible] بما ذکر من امر حقیر
ترجمہ ہاں سچ ہے کہ حقارت کرنا مسلمان کو یا کافر کہنا اوسکو
اہل سنت وجماعت کے نزدیک بڑا خطرناک بھاری کام ہے جو کوئی
مسلمان خدا پر ایمان رکھتا ہے اوسکو لازم ہے کہ جرأت نہ کرے ایسے کام پر
چنانچہ ادنی گناہ کے سبب جو اوپر مذکور ہوا اسکو کافر نہ کہنا چاہیے
حررہ العبد الفقیر الی مولاہ عبید اللہ جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ

عبید اللہ عفی عنہ

دستخط حضرت قدوۃ العلماء والمتبحرین سجادہ نشین
مسند خاندان رفاعیہ الامر
کما ذکر کتبہ العبد المسکین عماد الدین
الحسینی الرفاعی عفی عنہ و
عن والدیہ وعن جمیع المسلمین

شاہ [illegible] رفاعی عماد الدین

(دستخط خطیب مسجد جامع بمبئی)
الجواب صحیح کتبہ عبد الحمید بن ابراہیم
باکھلطہ عفی عنہ

دستخط جناب [illegible] موافق کتاب اللہ صحیح ودرست ہے اسمیں کچھ
شک نہیں کتبہ سید امام الدین احمد گلشن آبادی
عفی عنہ

احمد سید امام الدین

دستخط پیش امام مسجد محلہ کہانڈا شہر بمبئی
ہذہ الروایات صحیح [illegible] خادم العلما
نصیر الدین عفی عنہ ۱۲

دستخط مترجم عدالت سرکاری ہای کورٹ معمورہ بمبی ما فادہ مولانا فصحیح ومعتمد ولا شک ان تحقیر المومن وتکفیرہ عندنا امر خطیر ترجمہ جو کچھ ہمارے حضرت مولانا صاحب نے کہا سو صحیح اور کالایق اعتماد ہے اور بیشک کسی مسلمان کا مانند ارک کی حقارت کرنا اور کافر کہنا ہمارے نزدیک بڑا بھاری بات ہے) کتبہ خادم الشرع القاضی اسمعیل الجیلانی الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن اسلافہ وعن جمیع المومنین آمین آمین

المتمسک بحبل الجلیل خادم الشرع القاضی اسمعیل

دستخط کیا میں نے مفرح القلوب نے جو فتوی چھپوایا ہے اس میں حدیث شریف ید اللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار دلیل تکفیر لکھا ہے سو جماعت سے مراد اہل سنت وجماعت ہے کچھ جلسہ کیا میٹنگ مراد نہیں کیونکہ اتبعوا السواد الاعظم کا لفظ اسی حدیث شریف کی ابتدا میں موجود ہے اسے چھپادیا اور سواد اعظم خاص اہل سنت وجماعت کے معنی ہیں کما لا یخفی کتبہ سید احمد بن السید عبد القادر عفی عنہ

سید یٰسین القادری
سید احمد بن سید عبد القادر

دستخط حضرت زبدۃ المتاخرین سید ... صاحب عفی عنہ

ختم الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی اخر بعد یہ کتاب مستطاب جامع الفتاوی مطبع فتح الکریم میں بتاریخ غرہ ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ مطبوع وپسند طبع خاص وعام اہل اسلام ومقلدین سنت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی عمدۃ العلما زبدۃ الفقہا مولوی سید امام الدین احمد پیرزادہ گلشن آبادی مصنف تاریخ الاولیا سلمہ اللہ تعالی نے اسکی تاریخ اختتام ارقام فرمائی ہے

قطعہ

جامع الفتوای علمائے عصر مطبوع شد
چشم روشن گشت ناظر چون جہان از آفتاب

حامی شرع متین ہم ہادی راہ یقین
سالکان را اندرین تاریک شب چون ماہتاب

از سر برکت سرا ہاتف چہ خوش تاریخ گفت
مظہر دین محمد سال طبع این کتاب
۱۳۰۳

ایضاً

کتاب فقہ این جامع فتاوی
چو شد مطبوع ز انعام محمد

ندا آمد ز ہاتف دوش ما را
بگو تاریخ با نام محمد
۱۳۰۳

قطعہ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد حسین صاحب کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنا

بحمد اللہ درین ایام فرخ
زہی علم وعمل مشہور آفاق

کتابی تازہ شد مطبوع آنام
بود مفتی لقب جامی اسلام
سروش غیب گفتا ای تمنا

بکرم سید آن عہد وقتاح
فتاوای نوادر جمع کردہ
بگو منظور حق تاریخ اتمام
۱۳۰۳

تخلص اشرف آن نیک فرجام
باردو ترجمہ دادہ سر انجام

ایضاً

اشرف العلمای کامل در جہان
عالم اندر فقہ وتفسیر وحدیث
بہر تاریخش تمنا کردہ فکر

مفتی با عز وشان در خاص وعام
واعظ حق گوی مشہور انام
دوش ہاتف گفت این شیرین کلام

سید عالی نسب فی مرتبت
جمع کردہ این مسایلہا عجیب
از سر کنز الدقایق خوش بخوان

عالم وباذل زہی والا مقام
بہر ہندی خوان بصد شوق تمام
مظہر الحق سال طبعش والسلام
۱۳۰۳

الہی بیامرز این ہر سہ را
مصنف نویسندہ خوانندہ را

ہوالفتاح العلیم

فہرست کتاب جامع الفتاوی

		صفحہ
	دیباچہ	۲
استفتا ۱	بیان علم سیکھنا فرض ہے	۴
استفتا ۲	بیان لکھنا پڑھنا بھی علم ہیں داخل ہے یا نہیں	۶
استفتا ۳	لکھنا مسئلہ یا بتانا کسی شخص کو جایز ہے یا نہیں تو کیسے شرایط کیا ہیں	۸
استفتا ۴	قرآن شریف پڑھانا بغیر اُستاد کے اجازت کے جایز ہے یا نہیں	۱۱
استفتا ۵	وعظ کرنا امامت کرنا اوسکی شروط کیا ہیں	۱۳
استفتا ۶	بیان مجلس وعظ کے اداب اور نصیحت کا اثر کیونکر ہوتا ہے	۱۵
استفتا ۷	درس دینا اور سامعین کے آداب کا بیان	۱۷
استفتا ۸	علم کے فضایل اور علما کی قدر سمجھنے کا بیان	۱۹
استفتا ۹	علم فقہ کی فضیلت کا بیان	۲۱
استفتا ۱۰	علم سیکھنا فرض سنت کونسا ہے اور کرہ وحرام کونسا	۲۳
استفتا ۱۱	علم عقاید کے چالیس مسایل مجملاً	۲۷
استفتا ۱۲	عبادت بدنی و مالی کا ثواب دوسرے شخص کو بخشنا خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو جایز ہے یا نہیں	۳۵
استفتا ۱۳	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضایل کا بیان	۳۸
استفتا ۱۴	سلام کرنا اور اسکا جواب دینا و فضیلت کا بیان	۴۲
استفتا ۱۵	فرض عین و فرض کفایہ اور مکروہ تحریمی و تنزیہی کا بیان	۴۵
استفتا ۱۶	سجدہ و رکوع عمامہ کا ہاتھ باندھنا سفر کرکے زیارت کو جانا وغیرہ باندھ [illegible] مسایل کا بیان	۵۲
استفتا ۱۷	استعانت و استمداد اولیا سے اور توسّل انکے خدا کی طرف رجوع کرنا	۵۹
استفتا ۱۸	مولود خوانی ربیع الاول کے مہینے میں یا دوسرے دنوں میں وقت قیام کرنا	۷۲
استفتا ۱۹	روح مطہر سرور انبیا کی فیض باطنی مولود خوانی کی مجلس میں حاصل ہوتی ہے	۷۴
استفتا ۲۰	موی مبارک کی زیارت تعظیم کرنا اور اسکو تبرک جاننا	۷۸
استفتا ۲۱	تقلید ائمہ اربعہ اور مجتہد کے شروط وغیرہ کا بیان اور ہفت طبقہ فقہا کا حال	۸۱
استفتا ۲۲	مشایخ سادات کے مرید ہونا جنسے ہے یا نہیں اور بیعت کے اقسام کتنے ہیں اور سید احمد صاحب کی بزرگی صراط المستقیم کی عبارت سے ظاہر ہے	۸۷
استفتا ۲۳	ولی کو الہام ہوتا ہے اسپر اعتبار کرنا اور تحیح طریقہ وغیرہ	۹۵
استفتا ۲۴	انبیا و اولیا کو ندا کرنا و استمداد جایز ہے غیب مطلق و غیب اضافی کا بیان و اظہار شخص پر غیب اور اظہار غیب پر شخص کا فرق مردہ کو سمع و بصر و ادراک حاصل ہے	۹۸
استفتا ۲۵	شفاعت کے اقسام کتنے ہیں و شفاعت کبری کا بیان	۱۰۶
استفتا ۲۶	بعد دفن میت اذان کہنا جایز ہے اور قراۃ قرآن قبر کے پاس اور پھول سبزہ قبر پر چڑھانا	۱۱۰

		صفحہ
استفتا ۲۷	مصافحہ بعد نماز صبح وعصر و تعیین نان ویوم	۱۱۴
استفتا ۲۸	زیارت ہفتم یا ہم چہلم کرنا و بدعت کے اقسام واصل اشیا میں اباحت ہی اسکا بیان	۱۱۸
استفتا ۲۹	استاد علم ظاہری کے اور مرشد علم باطنی کے جو کچھ سکھاتے ہیں اسکا بیان	۱۲۱
استفتا ۳۰	میت کے بعد تین روز تک غلیش اقربا طعام پکاکر بھیجتے ہیں	۱۲۶
	عرس کا بیان	۱۲۸
استفتا ۳۱	نذر نیاز اور منت اولیاؤں کی کرنے کا بیان	۱۳۳
	مولانا رفیع الدین کا فتوی	۱۳۶
استفتا ۳۲	قبور کا ذبہ یعنی بغیر میت کے خالی قبر بنانا جائز نہیں	۱۴۲
	حیدرآباد کے علما کا فتوی	۱۴۵
	علمائے بمبئی کا فتوی	۱۵۲
استفتا ۳۳	قرآن شریف کے حروف و آیات کا شمار و فواید علم تفسیر	۱۵۵
استفتا ۳۴	بیان حیلہ اسقاط مع دلایل و تفصیل	۱۵۹
	مسایل اسقاط	۱۶۲
استفتا ۳۵	سوال سید طاہر علی ساکن احمد نگر در بحث استمداد و ندا	۱۶۶
	ترجمہ ہندی	۱۷۰
استفتا ۳۶	سوال سید علوی و جواب مفتیان مکہ معظمہ	۱۸۰

		صفحہ
	مفتی حنفی کا جواب	۱۸۳
	مفتی شافعی کا جواب	۱۸۷
استفتا ۳۷	سوال مفتی صبغۃ اللہ و جواب جسکی بابت واظہار الحق	۱۹۲
	ترجمہ خلاصہ	۲۰۱
استفتا ۳۸	سپدرہ آداب حصول انوار طریقت و فیضان ارشاد	۲۰۳
استفتا ۳۹	سواد اعظم اہل سنت و جماعت کی تحقیق اور بہتر فرقوں کا رد بہ	۲۱۰
استفتا ۴۰	فضیلت سادات و علما و اولیا مجلس فیضیاب	۲۱۴
استفتا ۴۱	پیری اور مریدی مشایخین کی اور توجہ کے اقسام	۲۱۷
استفتا ۴۲	ترجمہ عقاید امالی و بیان دید خدا	۲۲۰
استفتا ۴۳	رسالہ اسعد لعشرہ قاضی حسین کرنولی	۲۲۴
	خلاصہ ترجمہ ہندی	۲۳۸
استفتا ۴۴	محضر نامہ سید ابو الحسن قادری	۲۵۱
	بیجاپوری دستخط از علمائے بمبئی	۲۵۷
استفتا ۴۵	امتناع تکفیر مسلمان اگرچہ	۲۶۴
	گناہ کبیرہ کیا ہو وے	۲۶۴
	خاتمہ و تاریخ منظوم	۲۶۸

هو الفتاح العليم

اشتہار کتاب مستطاب جامع الفتاوی

تمام اہل اسلام کو ظاہر ہووے کہ یہہ کتاب مستطاب بنام جامع الفتاوی علم فقہ مین اسم بامسمی ہے دین اسلام کے اصول فرض واجب سنت مستحب حلال حرام اور مکروہ کا خلاصہ بیان تحقیق کے ساتھہ لکھا ہے عقاید اہل سنت وجماعت کا ہندی عبارت مین مع دلایل عربی اور اسکا ترجمہ جسکا جاننا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے بتفصیل ظاہر کردیا ہے حق سبحانہ تعالی کی توحید اور رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آل واصحاب کی تعریف اور مذاہب اربعہ کی حقیقت بخوبی ثابت کیا ہے تا ہر مسلمان خواہ حنفی ہو خواہ شافعی اپنے مذہب پر قایم رہے اور کسی کے بہکانے سے اپنے امام کی تقلید نہ چھوڑے کیونکہ اس زمانے مین بد عقاید کے آدمی وہابی خارجی لہابلی نیچر لامذہب غیر مقلد بہت پیدا ہوئے ہین اور قرآن وحدیث کے معنے اپنی عقل سے خلاف تفسیر کے کرتے ہین فقہ وتفسیر صرف ونحو کو نہین پڑھتے اور عبث ہمارے غریب اہل سنت وجماعت کے ہر گاؤن وقصبون مین جاکر اپنا وعظ سناکر تقلید ایمہ سے انکو چھڑاتے ہین نعوذ باللہ منہا اسلئے چند جلد اس کتاب جامع الفتاوی کی عقاید عبادات ومعاملات وفرایض وغیرہ ضروری مسایل دین کے بابت لکھے گئے اور ہمارے شہر بمبئی کے اور حرمین شریفین کے علماؤن کے فتوے اس مین جمع کئے اور دکن وکوکن کے اکثر مفتیون کے لکھے ہوئے مسئلے بڑی تلاش کرکے اس مین داخل کئے ہین تا ہمارے ہمعصر علما کا نام یادگار رہے

جلد اوّل مین عقاید واصول فقہ کے استفتا بطور سوال وجواب کے پینتالیس ۴۵ ہین اور ہر ایک استفتا کے جواب مین خلاصہ وار دس بیس مسئلہ لکھے ہین پڑھنے اور سمجھنے سے اسکی قدر خوبی معلوم ہوگی قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

دوسری جلد مین بھی اسی قدر مجمع رسایل ومسایل بزرگان دین وعلمای حنفی وشافعی کی

تصنیفات اور چھپے ہوئے مسایل سب علمای ہمعصر کے ہندوستانی ہین عبادات و عقیدہ کی درستی کے باب ہین قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

جلد سوم ہین نکاح طلاق ہبہ وصیّت اور فرایض میراث کے نادر مسئلے وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

جلد چہارم ہین مسایل متفرقات علمای سنّت وجماعت کی تصنیفات کا منتخب وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک و نیم روپیہ

ہر ایک مسلمان نے اسکو پڑھنا اگر پڑھنے نہین آتا تو دوسرے سے پڑھوا کر سُننا اور توانگرونکو لازم ہی کہ طالب علمون کو ایک نسخہ ہر جلد کا دلوا دینا یا ہر ایک مسجد مین اور ہر ایک گانون مین ایک ایک نسخہ ہر جلد کا بھیجوا دینا تا مسلمان اپنے دین ایمان سے ہشیار ہو جاوین اور اپنے مذہب کی تقلید نچھوڑین ماعلی الرسول الا البلاغ ہ اور جسکے دل مین عقائد سنّت وجماعت سے خلاف کچھ شبہہ واقع ہو تو بنظر انصاف اس کتاب کو پڑھکر اپنی شبہہ کو دور کرے کیونکہ ہر ایک سوال مختلفہ کا جواب اس مین معہ نام کتاب معتبر موجود ہی اور شریعت کا سیدھا راستہ صاف بتلایا گیا ہی اور ہر مسئلہ مختلفہ مین علمای معتبر کا قول کتاب کے حوالے سے نقل کردیا ہی امید خدا سے یہہ ہی کہ مسلمانون کو اس کتاب کے پڑھنے سے فایدہ مند کرے اور توفیق راہ نجات کی دیوے آمین ہ

المشتہر عبد الضعیف مفتی سیّد عبد الفتاح
الحسینی القادری ساکن بمبئی محلہ گورے ملّا نمبر ۲۵

کتب مولفہ جدید

کتاب نوشۂ عاقبت قیمت شش آنہ

کتاب دولت بے زوال ماتہ مسایل قیمت شش آنہ

در مطبع فتح الکریم مطبوع شد

هو اللہ غنی وانتم الفقراء

اس کتاب مستطاب میں مایہ مسایل ہیں مفلسی کے اسباب جس سے پرہیز کرنا لازم ہے اور مایہ فواید ہیں تونگری خاص کے اسباب جس پہ عمل ہونا ضروری ہی ہے

دولت بی زوال
و
برکت حال و مآل

۱۳۴۰۴

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی
پیرزادہ گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین

باہتمام قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد مرحوم کے

بتصحیح مولف در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔ اما بعد فقیر حقیر سراپا تقصیر مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی برادران اسلامیہ کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ ایک روز جناب عمدۃ العلماء والسالکین حضرت استاذنا و مرشدنا مولوی عبد القیوم نقشبندی مجددی کابلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین کتاب بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کرتا تھا اسمین یہہ حدیث شریف پڑھنے مین آئی مَنْ اِحْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالسَّبْتِ فَاَصَابَهُ اَلَمٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ یعنے جو شخص سنگی لگاویگا اور خون نکالیگا بدھ کے دن اور سنیچر کے دن تو اسکو رنج پیدا ہوگا تب وہ ملامت نکرے مگر خود کے نفس کو بندے نے عرض کی اَلْیَوْمُ یَوْمُ اللہِ یعنے سب دن خدا کے بنائے ہوے ہین یہہ تخصیص کس سبب سے ہوئی ہی حضرت نے فرمایا سعد و نحس نیک و بد سب حق تعالیٰ نے پیدا کیا ہی لیکن تفرقہ خیر و شر کا بھی رسول اللہ نے بتلایا ہی اور بحکم مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی بغیر وحی والہام کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیای کرام کچھہ فرماتے نہین ہین چنانچہ **حکایت** ہی ایک تونگر تاجر کی عادت تھی کہ ہمیشہ چہار شنبے کے روز برس مین دو تین مرتبے حجامت کرتا اور خون بدن سے نکالتا کسی طالب علم نے اسکو اس کام سے منع کیا تاجر نے کہا یہہ فقط وہم ہی خدا نے سب دن پیدا کئے ہین الغرض چند روز بعد

اسکی دولت مین زوال آیا ایک مرض شدید لاحق ہوا کہ حکما سے علاج متعسر ہوا اس تاجر نے
درود شفا کا ورد کرنا شب و روز شروع کیا خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے
منہہ پھیر لیا ہی تاجر نے عرض کی مجھسے کیا تقصیر ہوئی جو آپ خفا ہین حضرت نے فرمایا ہمارے دین اسلام
کے علما و اولیا نے جو عمل کرنے یا کرنے کو فرمایا اور اوسکی تاثیر بیان کی سو سچ ہی تو اپنی ضد سے اسپر
عمل نہین کرتا ہی یہہ شامت افعال تیری ہی کہ دولت و تندرستی کو زوال آیا اور مفلسی و بیماری نے منہہ
دکھایا پھر کو تاجر اٹھا توبہ کیا اور درود شریف کی برکت سے ہدایت کی راہ ملی جب یہہ حکایت حضرت
مولوی صاحب نے کہی آب دیدہ ہوئے راقم کو بھی رقت پیدا ہوئی پھر فرمایا کتاب اظہار الاسرار والاعبار
دیکھو کہ آداب اسلام تمام احادیث سے اسمین بیان کیا ہی راقم نے کئی مسایل مع احادیث و اقوال بزرگان
دین اسمین سے لکھہ لیا معلوم ہوا کہ ہر شخص تونگری دارین کی چاہتا ہی اور درویشی مفلسی سے بیزار ہوتا ہی
لیکن بحکم الانسان حریص فیما منع کام ایسے کرتا ہی جسکے سبب تونگری کی برکت جاتی ہی اور مفلسی
کی شامت درپیش آتی ہی اور اس شخص کو معلوم نہین ہوتا کہ بدبختی کدھر سے آئی اور نیکبختی
کہان گئی امید ہی کہ اس کتاب کے پڑھنے اور عمل کرنے سے درویش تونگر ہو جاویگا اور تونگر
اپنی دولت بچاویگا اور وہ کام نکریگا جس سے مفلسی آوے اور تونگری جاوے بحکم تُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ
بِاَضْدَادِهَا یعنے ہر شی کی قدر اسکے ضد کے پہچاننے سے پہچانی جاتی ہی تونگری کونین مین
برکت و اقبال ہی اور مفلسی دارین مین نکال و جنجال ہی اسلیے راقم نے مسلمان بھائیون کے
فائدے کے واسطے ہنگام مطالعہ ہر کتاب تفسیر و حدیث و فقہ و توعظ سے سعادت و شقاوت پہچاننے
کے اقوال و اعمال استنباط کرکے یہہ رسالہ لکھا اور عربی اشعار و عبارت ہر قسم کی ایک سو
مسایل اور ایک سو فواید مین بہ ترتیب جمع کیا اور دوسرے باب مین وہ برکت کے عمل اور فواید
مرقوم کئے جس سے تونگری حال و مآل کی حاصل ہووے نام اس کتاب کا دولت بے زوال و برکت
حال و مآل رکھا و ہو حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

باب اوّل بابت مسایل کے بیان مین

اگر اسمین سے عربی عبارت مع ترجمہ زبانی یاد کرے تو عربی کلام سمجھنے مین دخل ہو جاویگا آمین

اکثر حدیثین ہین جو چالیس حدیث یاد کریگا قیامت کے دن علما کے ساتھ اسکا حشر ہوگا مسئلہ ۱
قوۃ القلوب مین لکھا ہی عمل صالح کرنے سے توانگری دنیا و آخرت کی حاصل ہوتی ہی اور نکرنے
سے مفلسی دنیا و آخرت کی پیدا ہوتی ہی اسی طرح ضد اسکا عمل طالح یعنے بد کام کرنے سے توانگری
اقبال دنیا و آخرت کا جاتا ہی اور اسکے نکرنے سے دولت و برکت دنیا و آخرت کی آتی ہی یہہ
چار قسم ہوگئے قسم اول بہترین انسان نیک عمل شرعیہ دین کے کرتے ہین اور ممنوعات شرعیہ
سے بچنے اور احتراز رکھتے ہین قسم دوم نیک عمل حکم شرع کے کرتے ہین اور بد عمل منہیات سے
احتراز اور پرہیز نہین رکھتے قسم سیوم نیک اور بد دونون عمل نہین کرتے قسم چہارم بدعمل
کرتے ہین اور نیک عمل نہین کرتے ہر ایک شخص نے اپنے دل مین سمجھنا کہ ہم کون سی قسم کے انسان
ہین ہر روز اپنے کامون کا حساب رکھنا کہ نیکی زیادہ ہوتی ہی یا بدی اس موجب آنکو رنج
و راحت دنیا و آخرت کی حاصل ہونے والی ہی مسئلہ ۲ دویم اَلطَّهَارَةُ بَرَكَةٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ یعنے پاک بدن اور کپڑا رکھنا کہ رزق مین دنیا کے برکت ہوتی ہی اور توانگری دولت
بڑھتی ہی اور آخرت کا رزق جو ثواب و نتیجہ اعمال حسنہ ہی اسمین بھی برکت و زیادتی ہوتی ہی
احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ دنیا کی مفلسی اور درویشی سے جتنا آدمی خوف کرتا ہی اگر اوسکے
آدھا پاؤ آخرت کی افلاس سے خوف کرے تو کبھی دوزخ مین نجاویگا کیونکہ دنیا کی مفلسی بھوک
پیاس مین دریوزہ گری سے عمر کی گذران چلی جاتی ہی مگر آخرت کی مفلسی معاذ اللہ کہ بھائی
بھائی سے اور باپ بیٹے سے اور جورو خاوند سے دور بھاگین گے مانگے بھیک نہین
ملیگی اغنیا بھکاری بنینگے اپنی بدکاری جہالت اور بے دینی کے سبب سے اور جو فقرا ہین
سو وہان آخرت مین توانگر اور امیر الامرا بنکر بیٹھینگے اپنی قناعت و عبادت و صبر و تحمل و ریاضت
کے سبب سے مسئلہ ۳ اَلصَّلٰوةُ مَعَ الْجَمَاعَةِ نماز جماعت کے ساتھ ہمیشہ پڑھنا جس سے
نیکبختی اور توانگری کی برکت آتی ہی اور بدبختی مفلسی بھاگتی ہی اور ترک صلوۃ کرنے اور
بالکل نماز نہ پڑھنے سے برکت جاتی ہی شامت اور مفلسی آتی ہی منہاج العابدین مین مرقوم ہی

حدیث

حدیث شریف میں آیا اِطَّلَعْتُ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ عَلَی النَّارِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءُ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْمَالِ قَالَ لَا مِنَ الْعِلْمِ یعنے معراج کی شب کو مین نے دوزخ کی سیر کی
دیکھا کہ اکثر اسمین فقرا ہین اصحابون نے کہا مفلس مال سے حضرت نے فرمایا نہین مفلس علم سے
امام حجت اسلام نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی فَمَنْ لَمْ یَتَعَلَّمْ لَا یَتَاَتّٰی لَہٗ اَحْکَامُ
الْعِبَادَۃِ وَالْقِیَامُ بِحُقُوْقِھَا یعنے جب آدمی نے علم نہ سیکھا اداب احکام عبادت کے اسکو
بجالانا برابر نہین ہوسکتا یہان سے معلوم ہوا جو بے علم تونگر مال و زر کے ہین مجازا فقیر ہین اگر
یہ بھی آخرت کی جمع نہ کی تو آخرت کے بھی فقیر ہین مسئلہ ۴ مشارق الانوار مین ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْھَمَ لَہٗ
وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ
وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا
فَیَاْتِیْ ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ قَبْلَ اَنْ تُقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ
عَلَیْہِ ثُمَّ یُطْرَحُ فِی النَّارِ یعنے حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون آدمی ہی کہا
اصحابون نے جسکے پاس پیسا مال نہین اسکو ہم مفلس درویش کہتے ہین فرمایا تحقیق میری امت
کے مفلس قیامت کے دن آوینگے نماز روزہ زکوٰۃ کا ثواب لیکر پھر مدعی اُسکے حقدار جنکو گالی دیا
ہی برا کہا ہی انکا مال کھایا ہی قتل کیا ہی مارا ہی جو دعویٰ اسپر ہی نیکیان اسکی عوض مین
انکو دی جاوینگی جب اس سے بھی تقاضا پورا نہ ہوا تو آخر انکے گناہ کا بوجھ اسکے سر پر رکھا جائیگا
اور دوزخ مین ڈالا جائیگا مسئلہ ۵ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْفَقْرِ تَکْوِیْرُ الْعِمَامَۃِ جَالِسًا
وَلُبْسُ السَّرَاوِیْلِ قَائِمًا یعنے پگڑی بیٹھکر باندھنا اور پاجامہ کھڑے رہکر پہننا نحس ہے
فقیری اور بدبختی لاتا ہی اور اسکا ضد پگڑی کھڑے ہوکر باندھنا اور پاجامہ بیٹھکر پہننا تونگری
اور سعادت کی نشانی ہی دوسری روایت مین ہی مَنْ تَسَرْوَلَ قَائِمًا وَتَعَمَّمَ قَاعِدًا
اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِبَلَاءٍ لَا دَوَاءَ لَہٗ یعنے جسنے پاجامہ کھڑے ہوکر پہنا اور عمامہ

بیٹھکر باندھا تو خدای تعالیٰ اسکو ایک ایسی بلا مین گرفتار کرتا ہی کہ جسکی کچھہ دوا نہین ـ کپڑا پہنا قبلہ کیطرف منہ کرکے مگر پاجامہ کیونکہ پانون قبلہ کی طرف لنبا کرنا بے ادبی ہی ـ اگر پگڑی لمبی ہی تو بیٹھکر باندھے مگر آخر دو چار پیچ کھڑے ہوکر باندھے مسئلہ ۶ اَکْلُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْمَیِّتِ یعنے میت کے نزدیک بیٹھکر طعام کھانا درویشی لاتا ہی ایک روایت مین ہی ـ اَلْاَکْلُ وَالشُّرْبُ فِی الْمَقَابِرِ مِنَ النِّفَاقِ وَیُقْسِی الْقَلْبَ یعنے کھانا پینا قبرستان مین نفاق پیدا کرتا ہی اور دل سخت ہوتا ہی مسئلہ ۷ وَالْبَوْلُ عُرْیَانًا برہنہ ہوکر پیشاب کرنا تنگدستی لاتا ہی اسی طرح راہ اور آدمیون کے انبوہ مین بھی بول کرنا منع آیا ہی مسئلہ ۸ وَاِتْیَانُ النِّسَاءِ عُرْیَانًا بِالْوَطْیِ یعنے صحبت عورتون سے بالکل برہنہ ہوکر نہ کرنا چاہئے نحس ہی اگر حمل رہا اور فرزند ہوا تو بے حیا ہوگا دوسری حدیث مین ہی اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ فَلْیُلْقِ عَلٰی ظَهْرِهٖ وَعَجُزِهٖ وَعَلٰی ظَهْرِهَا وَعَجُزِهَا شَیْئًا وَلَا یَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعَیْرِ یعنے اگر کوئی تم سے اپنی بی بی کے ساتھہ صحبت کرے تو اپنے پشت و سُرین پر کپڑا ڈھانپے اور اسکے بھی بدن پر کپڑا ڈھانپے اور نہ برہنہ ہووانہ برہنہ ہونے شتر کے مسئلہ ۹ اِبْتِیَاعُ الْخُبْزِ مِنَ الْفُقَرَاءِ فقیرون کے پاس سے بھیک کی روٹیان خریدنا نحس ہی ایسا کرنے سے درویشی آتی ہی اور تونگری جاتی ہی اسی طرح انکے پاس کا بھیک کا اناج خریدنا منع ہی ـ مسئلہ ۱۰ اَلْاَکْلُ مَا خَرَجَ مِنَ الْاَسْنَانِ جو دانتون مین سے خلال کرنیکے وقت نکلے اسکا کھانا منع ہی بلکہ تھوک دیوے مسئلہ ۱۱ تَخْلِیْلُ الْاَسْنَانِ مِنْ کُلِّ خَشَبَةٍ ہر ایک قسم کی لکڑی سے خلال کرنا منع ہی اور یہہ نہی از راہ شفقت فرمایا ہی ہری ڈالی سے خلال کرنے سے دہن مین گندہ بو آوے گی بانس کی لکڑی سے خون آویگا انار کی لکڑی سے خارش پیدا ہوگی دھنیہ کی لکڑی سے تاریکی چشم ہوگی بوریا اور پنکھا وغیرہ کی لکڑی سے درد دندان پیدا ہوگا دوب کے تنکے سے کلف چہرہ پر پیدا ہوگی زیرہ کی لکڑی سے درد سینہ پیدا ہوگا گلاب کی تنکے سے نقصان عقل ہوگا گاجر کے تنکے سے تنگدستی پیدا ہوگی

نابہتر خلال

بہتر خلال کا تنکا نیم کا ہی یا چوب زیتون شفتالو بادام وغیرہ مسلمان بھائی کو خلال کرنے
تنکا دینا بڑا ثواب ہی مسئلہ ۱۲ تَرْكُ غَسْلِ الْقِدْرِ وَالْقَصْعَةِ غَيْرَ مَغْسُوْلَةٍ ہنڈی
اور پیالہ بغیر دہونے کے شب بھر ڈال رکھنا منحوس ہی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّلْعَقَ اَصَابِعَهٗ قَبْلَ
اَنْ يَّمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّلْحَسَ الْقَصْعَةَ اور سنّت ہی طعام کھانے کے
بعد انگلیاں چاٹنا کپڑے سے پوچھنے کے قبل اور سنّت ہی کہ پیالہ سالن کا چاٹ لینا یعنے انگلی سے
صاف کر لینا اِذَا لَعِقَ الرَّجُلُ الْقَصْعَةَ فَقَالَتِ الْقَصْعَةُ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقَنِيْ
مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ جب آدمی پیالہ چاٹ لیتا ہی تو پیالہ دعا دیتا ہی ای خدا اسکو جہنّم کی آتش سے
آزاد کر جیسا کہ اسنے مجکو شیطان کے ہاتھ سے آزاد کیا ہی خصوصًا شیر کا برتن فیرنی شیر برنج وغیرہ
صاف کرنا جھوٹا لگا ہوا نہین چھوڑنا مسئلہ ۱۳ تَرْكُ الْاِنَاءِ غَيْرَ مَخْمُوْرَةٍ اَوْ غَيْرَ الْمُغَطّٰى
کھانے اور پانی کا برتن بغیر سرپوش ڈھانپے کھلا مُنھہ رکھنا درویشی لاتا ہی مشارق الانوار
مین ہی غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ
لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا يَنْزِلُ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ فرماتے
ہین کہ ڈھانککر رکھو برتنون کو اور منھہ باندھکر رکھو مشک کا کیونکہ برس مین ایک رات ایسی آتی
ہی کہ اسمین وبا آسمان سے نازل ہوتی ہی جس برتن پر سرپوش نہین اور جس مشک کا مُنھہ بندھا ہوا
نہین اسکے اندر وہ اترتی ہی اور ایسا بھی وارد ہی کہ جو برتن شب کو کھلا رہتا ہی شیطان اسمین
اپنا لعاب دہان ڈالتا ہی جو شخص اسمین سے کھاوے یا پیوے بیمار ہو جاتا ہی۔ مسئلہ ۱۴
خِيَاطَةُ الثَّوْبِ عَلٰى نَفْسِهٖ اَوْ بَدَنِهٖ سینا کپڑے کا اپنے بدن پر اتارے بغیر شامت لاتا
ہی مسئلہ ۱۵ قَرْضُ الْعَانَةِ بِالْمِقْرَاضِ زیر ناف کے بال لینا مقراض سے بد اور نحس ہی
چاہیے کہ استرے سے یا نورہ سے پاک صاف کرنا مسئلہ ۱۶ قَصُّ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ بِاَسْنَانِهٖ
بال اور ناخن دانتون سے کترنا درویشی لاتا ہی حدیث شریف مین ہی لَا تَقْلِمُوا الْاَظْفَارَ
بِاَسْنَانِكُمْ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ وَلٰكِنْ قَلِّمُوْا بِالْمِقْرَاضِ فَاِنَّهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ تم اپنے

دانتون سے ناخن اپنے مت کتر و تحقیق ایسا کرنے سے برص کی بیماری ہوتی ہی لیکن مقراض سے
کتر و کر اس میں شفا ہی **مسئلہ ۱۷ اِطْفَاءُ السِّرَاجِ بِالنَّفْخِ اَوْ بِالنَّفَسِ** چراغ پھونک کر بجھانا
ممنوع ہی **مسئلہ ۱۸ اَلتَّهَاوُنُ بِالصَّلٰوةِ** نماز پڑھنے میں سستی کرنا درویشی لاتا ہی "
جیسا کہ آدمی کسی کام میں تجارت مزدوری وغیرہ میں مشغول ہی نماز کا وقت ہوا بانگ سنی مگر نہین
اُٹھا یہان تک کہ وقت تنگ ہو گیا اسکو تہاون کہتے ہین کیونکہ ابتدائی وقت صلوٰۃ مانند طلای
خالص کے ہی ایک گھڑی بعد مانند روپے کے ہی اور ایک گھڑی بعد مانند تانبے کے اسکے بعد
مانند لوہے کے یا مٹی پتھر کے مانند ہی جو آخری وقت ہی جب چلا گیا وقت اور اس شخص نے
نماز نہ پڑھی گویا سونا روپا کھویا بلکہ تانبا لوہا بھی کھو دیا مٹی پتھر بھی نہ ملا فرشتے اسپر افسوس
کرتے ہین اگر کھیلنے کے کام میں یا گانا بجانا سننے میں بیٹھکر نماز کا وقت کھویا تب تو فرشتے
لعنت کرتے ہین کہ تو نے حکم اپنے مالک کا توڑا اب اسکا دیا ہوا رزق کیسا کھاتا ہی مت کھا
اسی لئے شطرنج گنجیفہ تختہ نرد چوسر قمار وغیرہ کھیلنے والون پر سلام کرنے کا حکم نہین
ہی کیونکہ وہ شیطان کے تابع میں گئے خدا کے سلام اور دین اسلام کی تحیت و رحمت سے
محروم ہین نفس شیطانی ہمیشہ بندے کو خدا کی نافرمانی کی طرف دوڑاتا ہی تا دوزخ میں جاوے اور دشمن
بنی آدم یعنے ابلیس خوش ہووے اور دوست بنی آدم حبیب خدا سید الانبیا آزردہ ناخوش ہووے
تحفۃ النصائح میں لکھا ہی **بیت** درنرد یا شطرنج کس دستی بزند بازی کند! در لحم خوکان
خون شان گویا کند او دست تر **مسئلہ ۱۹ ذَهَابُ السُّوْقِ بُكْرَةً وَالرَّجْعَةُ آخِيْرًا** یعنی
جانا بازار میں سب کے اول صبح کو اور آنا سب کے آخر یا ہی کیونکہ یہہ حکم خاص مسجد کے واسطے ہی کہ سب سے
اول داخل ہونا منتظر نماز کے بیٹھنا اور جب دعا مانگ کر چلے گئے اسکے بعد مسجد سے باہر آنا کہ فرشتے
رحمت کے اسکا استقبال کرتے ہین مگر تجارت پیشہ دوکاندار ناچار ہی اسکو تو صبح سے شام تک
بازار میں رہنا پڑتا ہی مگر نماز ترک نکرے **مسئلہ ۲۰ اَلنَّظْرُ اِلٰى اَسْفَلِ النَّعْلِ** جوتے
کا تلیا ہر گھڑی دیکھنا یعنے جوتا اوندھا پڑا ہی اسکو دیکھنا اور سیدھا نکرنا بد ہی اگر رات بھر

جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اُسپر آکر بیٹھتا ہی کہ وہ اسکا تخت ہی مسئلہ ۲۱ شُرْبُ الْمَاءِ
مِنْ عُرْوَةِ الْإِنَاءِ بدھنے کی ٹونٹی سے پانی پینا بد ہی چاہئے کہ پیالے مین نکالکر پینا مسئلہ ۲۲
مَسْحُ الْوَجْهِ بِالذَّيْلِ وَالْكُمِّ دامن سے یا آستین سے منہہ پونچھنا بد ہی رومال دستمال سے
صاف کرنا ادب اسلام ہی مسئلہ ۲۳ اَلْمَشْيُ بَيْنَ الْأَغْنَامِ یعنے بکریون کے ٹولے مین گھسکر چلنا
بد ہی خصوصاً شام کے وقت کہ اُس رمہ گوسپندان مین ایک شیطان جو بلائی بار رہی انکو سینہ
کے سینگ پر سوار ہوکر جنگل سے شہر مین آتا ہی اسکی ایذا کا خطرہ ہی بچون کو اس سے بچانا
لازم ہی مسئلہ ۲۴ غَسْلُ الْيَدَيْنِ بِالطِّيْنِ مٹی ملکر ہاتھ دھونا درویشی لاتا ہی دوغ
ترش جغرات برگ اشنان سے سر وریش کا میل دھوتے ہین گیہون یا چنے کے آٹے سے بھی
ہاتھ دھونا منع ہی کہ اسمین اناج کی بے ادبی ہی صابون وغیرہ سے جایز ہی بعض نے مٹی اور
آٹے سے ہاتھ دھونا جایز مع الکراہت لکھا ہی سو بہت چیزین اور احکام شرعیہ جایز مع الکراہت
ہین چنانچہ عمدۃ الابرار مین جُنُبْ اور بے وضو کا اذان دینا بندہ فاسق نابینا آکل الربا
شارب الخمر کی امامت کرنا جایز مع الکراہت ہی بلّی اور چوہے کا جھوٹا پانی پینا یا وضو کرنا
جایز مع الکراہت ہی غرض تقوی اور فتوی مین اندک فرق رہنا چاہیے مسئلہ ۲۵ اَلشَّتْمُ
وَاللَّعْنُ عَلَى الْأَوْلَادِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ گالی دینا اور لعنت کرنا اپنی اولاد کو درویشی لاتا ہی
اسی طرح فقیر وسایل کو جھڑکانا تونگر کو فقیر بناتا ہی اگر ایک دن مین دس مرتبے گالی کا لفظ
یا شرمگاہ کا نام زبان سے نکلا تو رحمت کے فرشتے اس سے الگ ہوجاتے ہین - اولاد کو نیک نام سے
پکارنا نرمی سے نصیحت کرنا تربیت علم دین کی کرنا کہ وہ خدا کی امانت جان ہی پرورش کے واسطے
تمھارے ہاتھ مین دئیے ہین حلال روزی پیدا کرنے کا ہنر اور حرام چیز سے بچنے کا طریق انکو سکھانا
تم پہ فرض ہی بیت بیاموز پرورده را دست رنج * اگر دست داری چو قارون بگنج *
یعنے اپنے بچون کی پرورش کرو انکو روٹی کمانے کا کچھ ہنر سکھاؤ اگرچہ تمھارے پاس قارون
کا خزانہ مال وزر ہی تو اس پر کیا اعتبار انکو ملیگا یا نہین اگر ہنر آتا ہی تو کسی کا محتاج نہو گا ۔

مسئلہ ۲۶ اَلْاِبْتِدَاءُ بِالْیَمِیْنِ سیدھے ہاتھ سے پہلے کپڑا پہنا سیدھا پانون اول پایجامہ مین
ڈالنا گھر مین پہلے سیدھا پانون بسم اللہ بولکر دروازے کے اندر رکھنا خصوصًا مسجد مین
داخل ہونے کے وقت سیدھا پائون پہلے داخل کرنا بڑی برکت رزق کی علامت ہی اور اُلٹا
اسکے کرنا یعنے بایان پائون پہلے پایجامہ مین ڈالے یا بائین ہاتھ کی آستین اول پہنے درویشی
اور شامت بد کی علامت ہی مسئلہ ۲۷ اَلضِّحَاکُ فِی الْمَقَابِرِ قبرستان مین ہنسنا درویشی
کی علامت اور کمال غفلت ہی کہ وہ جاے عبرت اور خوف کی ہی کیسے کیسے بادشاہ امیر تونگر عالم فاضل
وہان آسودہ ہوئے ہین انکا کیا حال ہی خیال کرکے اپنی موت یاد کرنا حدیث شریف مین ہی کہ
ایمان دار ہر روز چالیس مرتبے توبہ کرتا ہی اور چالیس مرتبے اپنی موت کو یاد کرتا ہی اسکی عمر
مین رزق مین برکت ہوتی کبھی مفلس ننگا بھوکا ہرگز نرہیگا مسئلہ ۲۸ اَلتَّقَدُّمُ
عَلَی الْمَشَایِخِ ضعیفون کے آگے آگے بطور حقارت انکے اور فخر اپنے راہ مین چلنا مفلسی لاتا ہی
بستان العارفین مین ہی عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ شَکٰی اِلَیْہِ رَجُلٌ عَنْ سُوْءِ
الْحَالِ فَقَالَ لَعَلَّکَ قَدَّمْتَ عَلٰی مَنْ ھُوَ مُسِنٌّ مِنْکَ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ آپ کے پاس کسی شخص نے اپنے رنج و بدحالی کی شکایت کی آپنے فرمایا شاید
تو راہ مین کسی پیر مرد کے آگے آگے بے ادبی کی راہ سے چلا ہی اور اس بے ادبی کے باعث
برکت رزق کی جاتی ہی اور شامت مفلسی کی آتی ہی یہہ چھوٹی سی بے ادبی کتنی بڑی تاثیر
کرتی ہی آدمی کو خبر نہین ہوتی کبھی اپنی تدبیر پر ہنستا ہی کبھی اپنی تقدیر پر روتا ہی —
صلوٰۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ ایک روز حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ گھر سے اپنے ایک
مسئلہ پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے راہ مین ایک بوڑھا یہودی
ملا کچھہ باتین آپ سے کرنے لگا آپ اسکو جواب دیتے تھے اور جلد چلتے تھے وہ آپکے برابر
جلد نہ چل سکا پیچھے رہگیا جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے وہ مسئلہ
کی صورت پوچھنے کی بھول گئے بہت تنگ ہوئے آخر حضرت کو عرض کی کہ ایک مسئلہ کی صورت

پوچھنے کی خاطر آپ کے حضور مین جلد چلکر گھر سے آیا ہون مگر وہ صورت فراموش ہوگئی اور فراموشی ایک بڑی بلا ہی خصوصًا عالم شخص کو آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا راہ مین شاید کسی پیر مرد کے ساتھ چلنے مین سبقت کر کے آئے ہو آپ نے کہا ہان ایک یہودی کا فر ملا تھا اور مجھے مسئلہ دریافت کرنیکی جلدی تھی آنحضرت نے فرمایا جاؤ اس بوڑھے سے معاف مانگو اسکا دل شکستہ ہوا ہی جب وہ خوش ہوگا تب یہہ بلا فراموشی کی خدا تمہارے دل پر سے اُٹھا لیگا اسیقدر حضرت علی اس بوڑھے یہودی کے پاس آئے عذر خواہی کئے اس پیر مرد نے یہہ تواضع اہل اسلام کی دیکھا درحال مسلمان ہوا اور آپکے ہمراہ آنحضرت کی خدمت مین آیا اور علی مرتضٰی کو بھی اس مسئلہ کی صورت یاد آگئی خلاصۃ الحقایق مین لکھا ہی رُوِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذَا تَقَدَّمَ الصَّغِیْرُ قُدَّامَ الْکَبِیْرِ اَوِ الْجَاهِلُ قُدَّامَ الْعَالِمِ انْشَقَّتِ الْاَرْضُ فَابْتَلَعَتِ الصَّغِیْرَ وَالْجَاهِلَ روایت ہی بعض علمای سلف سے کہ بنی اسرائیل کے زمانے مین جسوقت کہ ایک لڑکا بڑے بوڑھے کے آگے چلا یا جاہل کوئی عالم شخص کے آگے سبقت کیا تو ایک وقت زمین شق ہوگئی اور اس جوان اور جاہل کو نگل گئی ادنیٰ بے ادبی کے باعث یہہ غضب خدا نازل ہوا اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ **بیت**

چند روزے کہ درین خانہ تن مہمانی ٭ باادب باش کہ خاصیت مہمان ادب است ٭ یعنے چند روز تو اس خاکی بدن کے گھر مین مہمان آکر رہا ہی خبردار ادب سے رہو کہ مہمان کی خاصیت ادب ہی اور دین اسلام شریعت و طریقت سب ادب کا رستا ہی مالک گھر کا سب دیکھتا ہی سنتا ہی یہہ بے ادبیان اسکے حضور مین کر رہے ہین سُنَّتَ اللّٰہ کے قاعدہ کے حکم مین اپنی نفسانی حیوانی عقل کے سبب زور سے رخنہ و سوراخ کرتے ہین اور اسکو توڑتے ہین آخر ایکدم اسکا نتیجہ ملنے والا ہی

مسئلہ ۲۹ اَلْقَاءُ الْقَمْلِ حَیًّا جون کو جیتا چھوڑنا فقیری کی نشان ہی اگر کپڑون مین جون نظر آئی اسی وقت اسکو مار ڈالنا ناخن سے اگر جیتی چھوڑ دے تو چالیس روز تک بغیر کھانے پینے کے وہ جون حالت سکرات مین جیتی رہتی ہی اور اس شخص کے حق مین حالت سکرات کے اندر بلا تھا

کرتا ہی اگر مارڈالا تو گویا اسکو اذیت سے آزاد کردیا مسئلہ ۳۰ تَرْكُ نَسِيْجِ الْعَنْكَبُوْتِ فِي الْبَيْتِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ مکڑی کے جالے گھر مین رہنے دینا درویشی لاتا ہی اور بہت نحس ہے اگر گھوڑے کے طویلہ مین جالے ہین تو جانور دُبلے لاغر ہو جاوینگے اور یہہ علامت ویرانی کی ہی جسطرح بوم یعنے اُلّو کا گھر کے چھت پر بیٹھنا بھی نشانی ویرانی کی ہی مسئلہ ۳۱ اَلتَّمَشُّطُ فِي الْقِيَامِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ کھڑے رہکر داڑی یا سر کے بالون مین کنگھی کرنا درویشی لاتا ہی خلاصۃ الحقایق مین لکھا ہی مَنْ تَمَشَّطَ قَائِمًا رَكِبَهُ الدَّيْنُ فِي الدُّنْيَا جو کھڑا رہکر شانہ کریگا دنیا مین قرضدار ہوجایگا اسیطرح ٹوٹی ہوی کنگھی یا دوسرکی اپنے بالون مین ہرگز نہین پھرانا مسئلہ ۳۲ تَرْكُ الْوِعَاءِ وَالْكُنَاسَةِ فِي الْبَيْتِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ کچرا خاشاک جھاڑا ہوا گھر مین اکٹھا کرکے رکھنا درویشی لاتا ہی صلٰوۃ مسعودی مین اس بابت حدیث بیان کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ فَتَنَظَّفُوْا اَفْنَاءَكُمْ وَسَاحَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ فَاِنَّهُمْ يَجْمَعُوْنَ الْكُنَاسَةَ فِي دُوْرِهِمْ یعنے اللہ پاک ہی پاکیزہ کو دوست رکھتا ہی کریم ہی کرم کو دوست رکھتا ہی تمھارے گھر کا صحن ڈیوڑھی پاک صاف رکھو اور یہود کے مانند کوڑا جمع کرکے گھر مین مت رکھو مسئلہ ۳۳ اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ جھوٹی قسم کھانے سے شامت آتی ہی دوسری حدیث اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ يُخَرِّبُ الدِّيَارَ وَيُنْقِصُ الْاَعْمَارَ جھوٹھی قسم ملک کو ویران کرتی ہی اور عمر کو گھٹاتی ہی اِظْهَارُ الْحِرْصِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ بہت حرص ظاہر کرنا بھی درویشی کی نشانی ہی حدیث مین وارد ہی مَنْ اَصْبَحَ وَالدُّنْيَا اَكْبَرُ هَمِّهٖ اَلْزَمَهُ اللّٰهُ فَقْرًا لَا يَبْلُغُ غِنَاءَهٗ جو شخص فجر ہوتے ہی دنیا جمع کرنے کی فکر مین پڑتا ہی تو خدا اُسپر درویشی کو بھیجتا ہی کہ وہ شخص ہرگز تونگری پر نہین پہنچ سکتا مسئلہ ۳۴ اَلنَّوْمُ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنے مغرب اور عشا کے درمیان سونا درویشی لاتا ہی یعنے عشا کی نماز پڑھنے کے اوّل سونا يُكْرَهُ النَّوْمُ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ وَفِيْمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ سورہنا مکروہ ہی دن کے شروع مین اور مغرب و عشا کے درمیان حدیث کا

مضمون ہی مَنْ نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَيَقُوْلُ الْمَلَآئِكَةُ نَامَتْ عَيْنَاكَ
وَمَا قَرَّتْ عَيْنَاكَ حَبَسَكَ اللّٰهُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَمَا حَبَسْتَنَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
جو شخص سو رہا اور نماز عشا کی ادا نکی تب فرشتے کہتے ہین بد دعا اسکو نہ سوئین تیری آنکھین اور
نہ ٹھنڈک پاوین تیری آنکھین خدا تجکو قید رکھے جنّت اور دوزخ کے درمیان جیسا کہ تو نے
ہمکو آسمان اور زمین کے درمیان مقید رکھا ہی فرشتے اعمال نامہ لکھنے والے عشا کی نماز پڑھنے
کے بعد عمل نامہ ختم کرتے ہین اور اس مصلّی کو سلطان اللّیل کا خطاب دیکر چلے جاتے ہین اور جب
عشا کی نماز نہ پڑھی اور سو گیا ہی تو شاید پھر اُٹھیگا اور وقت عشا کا آخر شب تک ہی اس عرصہ
مین نماز ادا کریگا ایسی انتظاری مین فرشتے اٹکے رہتے ہین اور بد دعا کرتے ہین مسئلہ ۳۵
كَثْرَةُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْغِنَاءِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيْنَ وَالْمُغَنِّيَاتِ زیادہ
سُننا گانا بجانا بھی آخر کو درویشی لاتا ہی خدا لعنت کرتا ہی گانے والے مردون کو اور گانیوالی
عورتون کو کیونکہ وہ شیطان کے پھانسے اور جال ہین اچھے دانا مردون کو اُسمین پھنسا کر اپنی
طرف کھینچتا ہی مسئلہ ۳۶ رَدُّ السَّائِلِ الَّذِيْ يَطُوْفُ بِاللَّيْلِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ
روکرنا سائل کو جو رات کے وقت روٹی مانگنے کو نکلتے ہین درویشی لاتا ہی شرعۃ الاسلام مین
ہی مَنْ اِنْتَهَرَ سَائِلًا عَنْ بَابِهٖ يُعَذَّبُ فِي النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ جس نے فقیر کو
اپنے دروازے سے جھڑکا کر ہانک دیا تو ہزار برس تک دوزخ کے عذاب مین رہیگا فائدہ
روایت ہی کہ ایک مالدار تاجر مصر کا دسترخوان پر بیٹھا ہوا اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھاتا تھا
اور مرغ بریان اور میدے کی روٹیان موجود تھین ایک فقیر نے پکارا اس تاجر بخیل نے جھڑک
دیا بی بی سے کہا دروازہ بند کرلے اور غلام کو تاکید کہ کوئی یہانتک آنے نپاوے فقیر شکستہ
دل ہو کر چلا گیا تھوڑے دن مین تاجر کو شامت آئی مال برباد گیا تجارت مین بڑا نقصان آیا گھر وار
بک گیا زوجہ مطلّقہ ہوگئی تاجر در بدر گدائی کرنے لگا چند روز بعد زوجہ مذکورہ نے ایک مالدار
شخص سے نکاح کی ایک روز مرغ بریان اور میدے کی روٹیان خوان مین دھری ہوئین تھین

اور اپنے شوہر ثانی کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی یکایک فقیر نے دروازے پر پکارا اس مالدار نے
ایک روٹی اور مرغ بریان توڑ کر بی بی کو دیا کہ جا کر فقیر کو دیوے بی بی گئی اور جا کر فقیر کو دی اور رو
ادھر سے روتی ہوئی آئی شوہر ثانی نے پوچھا کیا حال ہے بولی یہہ فقیر میرا پہلا شوہر بڑا مالدار تاجر
تھا زمانے کی گردش نے اسکو دربدر مانگنے لگایا ہے شوہر ثانی نے کہا یہہ زمانے کی گردش نہین
بلکہ انصاف ہے مین وہی فقیر ہون جسکو اُسنے جھڑکا کر دروازے سے ہانک دیا تھا اور تجھکو
دروازہ بند کرنے کو بھیجا تھا اسکا سارا مال خدا نے میرے قبضے مین دیا اور تجھکو بھی میرے پاس
پہنچایا خدا سے ہردم خوف رکھنا چاہیئے پر آداب شریعت کو چھوڑنا نہین مسئلہ ۳۷ تَرْكُ
التَّقْدِيْرِ فِي الْمَعِيْشَةِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ تقدیر کو معیشت مین چھوڑ دینا درویشی لاتا ہے
یعنے یون خیال کرنا کہ ہم اپنی عقل اور تدبیر و محنت سے کماتے ہین اور اُڑاتے ہین یہہ بُری بات
ہے دوسرے معنی یہہ ہین تقدیر یعنے اندازہ معیشت مین چھوڑ دینا یعنے آمدنی سے زیادہ خرچ
کر ڈالنا درویشی لاتا ہے جب آیت وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا کی نازل ہوئی یعنے قرض
دو اللہ کو قرض حسنہ کہ ایک کے بدلے مین ستّر تمکو ملینگے تب ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے دو
باغ تھے آپنے رسول اللہ سے علیہ الصّلوٰۃ والسّلام عرض کی کہ میری املاک مین دو باغ ہین سو
مین اللہ کو قرض دیتا ہون آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تقدیر اور تدبیر دونون برحق
ہین معیشت کے اسباب مین ایک باغ تمھارے عیال و اطفال کے خرچ سالیانہ کے واسطے رکھو اور
ایک باغ اللہ کے نام پر وقف کر دو اِجْعَلْ اِحْدٰهُمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالْاُخْرٰى مَعِيْشَةً
لَكَ وَلِعِيَالِكَ بعضی مقام پر تونگری کو ترجیح ہے رباعی توانگران را وقف ست و
نذر و مہمانی ﴿ زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدیہ قربانی ﴿ توکی بدولت ایشان رسی کہ نتوانی ﴿
جز این دو رکعت و آن ہم بصد پریشانی ﴿ اور بعض مقام مین فقیر اصابر کو ترجیح ہے قطعہ
گر غنی زر بدامن افشاند ﴿ تا نظر در ثواب او نکنی ﴿ از بزرگان شنیدہ ام بسیار ﴿
صبر درویش بہ ز بذل غنی ﴿ مسئلہ ۳۸ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ کاٹ ڈالنا

خویشون کی محبّت اور اُن پر احسان نکرنا درویشی لاتاہی بعضے تو نگر دنیا کے حریص خدا کو بھول
گراب کرتے ہین اور غریب خویشون سے الگ ہوجاتے ہین تم روٹھے ہم چھوٹے اب کرنا بہت
بُرا ہی بعض جوان لڑکے جب کچھ دنیا کمانے لگے اپنے جورو کے تابعدار بن جاتے ہین اور الگ
گھر کرتے ہین اپنے غریب ماں باپ کو اور خویشون کو بھول جاتے ہین یہہ کم بختی کی نشانی ہی
فرزند کا گوشت پوست اور اسکی سب کمائی باپ اور مان کا مال ہی مگر جوانی کی غفلت کے سبب
سمجھتا نہین مسئلہ ۳۹ اَلتَّعَوُّدُ عَلَى الْكِذْبِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ جھوٹھ بولنے کی عادت
رکھنا درویشی لاتاہی رزق اور عمر کو گھٹاتاہی اور خدا کی لعنت مین گرفتار کرتا ہی حدیث مین
آیا ہی بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَالْكِذْبُ يَنْقُصُ الرِّزْقَ ماں باپ کے ساتھ نیکی
کرنے مین عمر زیادہ ہوتی ہی اور جھوٹھ بولنا رزق کو گھٹاتا ہی مسئلہ ۴۰ اپنے فرزندون کو
بددعا کرنے سے درویشی آتی ہی حدیث شریف مین ہی لَا تَدْعُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالْمَوْتِ فَاِنَّ
الدُّعَاءَ عَلَى الْاَوْلَادِ بِالْمَوْتِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ مت دعا کرو اولاد کے حق مین موت کے واسطے
کہ اس سے درویشی آتی ہی بلکہ انکے حق مین نیک دعا ہدایت کے واسطے مانگو دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ
كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِاُمَّتِهٖ دعا باپ کی اپنے فرزندون کے حق مین کیسی ہی جیسے پیغمبر کی دعا
اسکی امت کے حق مین یعنے جلد قبول ہوتی ہی مسئلہ ۴۱ دُعَاءُ الْاَبَوَيْنِ بِاِسْمِهِمَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ
پکارنا اور بلانا ماں باپ کو انھون کا نام لیکر فرزندون کے حق مین بد ہی درویشی لاتاہی بے ادبی
اور نحسیت ہی اسی طرح شوہر نے زوجہ کو اور زوجہ نے اپنے شوہر کو نام لیکر پکارنا نہین نحسیت ہی
مسئلہ ۴۲ فرزندون کو واجب ہی کہ اپنے والدین کے حق مین دعای خیر ہمیشہ مانگنا چنانچہ دعا
ماثورہ مین التحیات کے بعد ہمیشہ رسول اللہ نے پڑھنے کو فرمایا ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِاُسْتَاذِيْ الخ اسمین برکت ہی اگر ترک کریگا درویشی اور منحوسی ہی اِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ
الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ جب بندہ اپنے ماں باپ کے حق مین دعای
خیر کرنا ترک کریگا تو اسکا رزق خدا کی درگاہ سے منقطع ہوتا ہی مسئلہ ۴۳ فتاوی خانی مین

لکھا ہی مَنْ کَانَ ظُفْرُہٗ طَوِیْلًا کَانَ رِزْقُہٗ ضَیِّقًا جسکے ناخن لنبے ہین تو اُسکی رزق تنگ ہوتی ہی۔ احیاء العلوم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَلِّمْ اَظْفَارَکَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَقْعُدُ عَلٰی مَاطَالَ مِنْھَا ای ابوہریرہ تمھارے ناخن کترا کرو اگر لنبے ہوے تو شیطان کو اُسپر بیٹھنے کی جای ملتی ہی فائدہ کفایہ شعبی مین ہی کہ جنابت کی حالت مین ناخن کترنا نچاہیئے کیونکہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک ناخن فریاد کریگا کہ ناپاکی کی حالت مین اس بندہ نے مجکو جدا کیا اور لعنت کے فرشتون نے مجھے عذاب مین رکھا اگر غسل کرلیتا اور بعد جدا کرتا تو رحمت کے فرشتے مجھے آسودہ رکھتے تب بندہ پوچھا جایگا اسی طرح حجامت کرنا یعنے سر مونڈھانا کیونکہ جنابت کی حالت مین بال ناپاک جدا ہوونگے اور غسل کے بعد پاک جدا ہوونگے حجامت کے معنی اصل عربی مین سنگی لگانا خون نکالنا ہوتا ہی اور حجام خون نکالنے والے کو کہتے ہین اور سر مونڈھانے کو حلق الراس کہتے ہین اور ہندوستان مین حجام موتراش کو کہتے ہین جنکو عربی اصطلاح مین دخل ہی وے لوگ بخوبی اس تفاوت معنی کو سمجھتے ہین مسئلہ ۴۴ اَلْبُخْلُ فِی الزَّکٰوۃِ وَالصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَاتِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ بخیلی کرنا زکوٰۃ دینے مین اور صدقات واجبات کے ادا کرنے مین درویشی کا سبب ہوتا ہی صدقات واجبات جیسے زکوٰۃ فطرہ قربانی کفارۂ صوم و یمین وغیرہ ہی تَنْبِیْہٌ اَلْبُخَلَاءُ فِی الْمَالِ یُوَارِثُ اَوْحَادِثٌ خبر سنا دو بخیلون کو مال کی بابت یا وارث لیجاوینگے یا کچھ حادثہ پڑیگا اور تلف ہوجاویگا اور خدا کا حق ویسا ہی تمھاری گردن پر قایم رہیگا مسئلہ ۴۵ اَلْمَسْئَلَۃُ بِلَا اِحْتِیَاجٍ مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ الْمَسْئَلَۃِ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ الْفَقْرِ سوال کرنا بغیر احتیاج کے درویشی لاتا ہی جسنے کھولا اپنے اوپر دروازہ مانگنے کا کھولتا ہی اللہ تعالیٰ اسکے اوپر دروازہ درویشی کا مسئلہ ۴۶ اَلْخِیَانَۃُ فِی الْاَمَانَاتِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ۔ اَلْاَمَانَۃُ تَجُرُّ الرِّزْقَ وَالْخِیَانَۃُ تَجُرُّ الْفَقْرَ خیانت کرنا امانت داری مین سبب درویشی کا ہی کیونکہ امانت رزق کو کھینچتی ہی اور خیانت درویشی کو بلاتی ہی ؎

مسئلہ ۴۷

مسئلہ ۴۷ اَلزِّنَا یُخَرِّبُ الْبِنَا یعنے زناکاری تمام بنیا دخراب کردیتی ہے اِثْنَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ
اَلزِّنَا وَالْغِنَا دو چیزیں ہرگز جمع نہیں ہوتی ہیں بدکاری اور تونگری یعنے اگر بدکاری شروع
کریگا جلد فقیر بن جائیگا اِثْنَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ صَلوٰةُ الضُّحٰی وَالْفَقْرُ دو چیز ہرگز جمع نہونگی
ضحی کی نماز اور مفلسی یعنے جو کوئی ضحی کی نماز ہمیشہ پڑھیگا کبھی افلاس کے سبب ننگا بھوکا نہیگا
مسئلہ ۴۸ اَلْاَکْلُ فِی الظُّلْمَةِ کھانا اندھیرے میں مکروہ ہے اِنَّهٗ لَا یَقْعُدُ فِیْ بَیْتٍ
مَظْلِمَةٍ حَتّٰی یُضَاءَ فِیْهَا السِّرَاجُ تحقیق آنحضرت علیہ السلام کبھی اندھیرے گھر میں نہیں بیٹھتے
تھے جب تلک وہاں چراغ روشن کیا جاوے حضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے بڑی تاکید کی ہے ابتدا
کرنا نمک سے طعام کو اور ختم کرنا اوپر نمک کے اس میں چالیس بیماریوں سے امن ہوگا اور برکت
رزق ہوگی مسئلہ ۴۹ مَنْ مَنَعَ خَمِیْرًا فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ جسنے منع کیا خمیر یا یہ روٹی
کا ہمسایہ کیتیں دینے کے واسطے مفلسی کا وارث ہوویگا بستان فقیہ ابو اللیث میں لکھتے
ہیں کہ اہل عرب اکثر خمیر گیہوں کے آٹے کا بناکر رکھتے ہیں ہمسایہ وغیرہ وغیرہ جو مانگے دریغ نہیں
کرتے خمیری روٹی اسی کے ملانے سے بنتی ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے مَنْ بَذَلَ بِجَارِهٖ مِثْقَالًا مِّنَ الْخَمِیْرِ کَانَ جَبَلًا فِیْ مِیْزَانِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
جسنے بخشش دیا اپنے ہمسایہ کو ایک مثقال بھر خمیر آٹے کا تو کل قیامت کے دن ایک پہاڑ برابر
ہو جاویگا جب وہ ثواب اسکے میزان میں لاکر رکھینگے اور مثقال عرب کے ملک میں چہار و نیم ماشہ
وزن ہوتا ہے مسئلہ ۵۰ دُعَاءُ السُّوْءِ عَلَی الْوَالِدَیْنِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ ماں باپ کو برا کہنا
اور بددعا کرنا یا رنجش رکھنا درویشی کی میراث دیتا ہے اگر والدین بچوں کے حق میں
بددعا کرینگے تو درویش بنینگے اگر فرزند اپنے والدین کے حق میں بددعا کرینگے تو فرزند مفلس
ہو جاوینگے مسئلہ ۵۱ اَلنَّوْمُ وَقْتَ الصُّبْحِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ صبح کے وقت کی نیند
درویش مفلس کر دیتی ہے اِیَّاکَ وَالنَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ خبردار عشا کے
قبل اور صبح ہونے کے بعد سونا نہیں کہ رحمت کے فرشتے ان وقتوں میں نازل ہوتے ہیں

جب آدمی اُسوقت جاگتا ہی رحمت سے برکت پاتا ہی جب سو یا رہتا ہی رحمت سے محروم ہوتا ہے
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے کسی فرزند کو صبح کی نماز کے وقت سویا دیکھا خفا
ہو کر اسے جگا دیا اور کہا لَا اَنَامَ اللّٰهُ عَيْنَيْكَ اَتَنَامُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُقَسَّمُ الرِّزْقُ
خدا تیری آنکھوں میں نیند نہ دے کیا تو ایسے وقت میں سوتا ہی جو رزق بٹنے کا وقت ہی مِنَ
السُّنَّةِ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَنَامِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ قبل صبح کے اٹھنا سنت طریقہ ہی ببیت
صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل + گر علاج زخم عصیان میکنی بیدار باش + روایت ہی
کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے صبح کی نماز پڑھکر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
مکان پر گئے دیکھا تو بی بی اپنے بچھونے میں چادر اوڑھے لیٹی ہوئی تھیں آنحضرت نے
خفا ہو کر فرمایا کیا تو میری بیٹی ہو کر صبح کی نماز کے وقت سوتی ہی اِس وقت ہر روز خدا کی درگاہ
سے تین چیز تقسیم ہوتی ہیں ایک تندرستی دوسری خوش خوئی تیسری برکت رزق روزی پھر
غصے ہو کر آپ نے کہا کس لئے ان چیزوں سے خود کو تو محروم کرتی ہی حضرت بی بی فاطمہ اُٹھ بیٹھے
عذر خواہی اور نرمی سے عرض کی کہ میں نے فجر میں وضو نماز ادا کیا فرزند کو جیکہ امام حسین
رونے لگے جب بچھونے پر مجھے نہ پایا اِسلئے انکو سمجھانے کے واسطے چادر اوڑھکر بچھونے پر
انکے برابر آکر لیٹ گئی ہوں اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور گواہی دی کہ فاطمہ سچ کہتی
ہیں تب حضرت کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور فرمایا کہ شرعی مقدمات میں دنیا کے اندر فرشتوں کی
گواہی میں مقبول نہیں کرتا ہوں سو حکم شریعت میں ہی بنی آدم کے مقدمہ میں چاہیئے کہ بنی آدم
گواہی دے جن یا فرشتہ کی گواہی قاضی ہرگز قبول نکریگا ؎ مسئلہ ۵۲ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا
الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا نہیں سخت بدی کا باعث بلکہ گناہ ہوتا
ہی اور جو شخص بے وضو ہمیشہ کلام مجید کو ہاتھ لگاتے ہیں ہمیشہ مفلس رہتے کبھی تونگری
انکو نہیں ملتی مگر سمجھیں اور توبہ کریں اور صبح کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریں بے شک مفلسی
جاویگی اور تونگری آویگی اگرچہ ایک رکوع تلاوت کریں مسئلہ ۵۳ فقیہ ابو اللیث کی

تنبیہ الغافلین میں لکھا ہی انّہ قال لعلیّ واحذر اٰخر یوم الاربعاء من کلّ شہرٍ فانّہا یومُ
نحسٍ وما خسف اللہ تعالیٰ بقومٍ ولا مسخ الّا اٰخر الاربعاء من کلّ شہرٍ آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے علی مرتضیٰ سے کہا کہ بچو ہر ایک مہینے میں آخری چہارشنبہ سے کہ وہ نحس دن ہی
اللہ تعالیٰ کا عذاب زمین دھس جانے کا اسی روز کو ہوا تھا اور گناہگارون کے چہرے مسخ
ہوگئے اور بدل گئے سو بھی وہی روز چہارشنبہ آخر ماہ کا تھا اسی طرح شب چہارشنبہ و
شب یکشنبہ مقاربت کرنا بھی ممنوع ہی درویشی آتی ہی اور اگر حمل رہا تو بچا بے حیا بدنصیب
پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس رہیگا مسئلہ مَنْ احتکر علی النّاس بطعامٍ رماہ اللہ
بالافلاس والجذام جو کوئی غلہ اناج بند کرکے آدمیون مین قحط کی نیت سے جمع رکھے گران قیمت
ہونے کی امید کرے خدا اسکو آخرکتین افلاس مین اور مرض جذام مین گرفتار کردیگا مَنْ
احتکر الطّعام اربعین یومًا یطلب القحط فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ و
النّاس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ فرضًا ولا نفلًا جس شخص نے اناج چھپا کر
چالیس دن رکھا بیچنا بند کیا اور گران ہونے کی خواہش رکھا اس پر لعنت ہی خدا کی و سب
فرشتون کی اور سب آدمیون کی خدا اسکا فرض و نفل عبادت ہرگز قبول نہین کرتا مسئلہ
قمار بازی کا اسباب اور آلات مزامیر گھر مین لاکر رکھنا جس سے برکت جاتی ہی اور مفلسی
آتی ہی اگرچہ خود نہین کھیلتا ہی لا تدخل الملائکۃ بیتًا فیہ خمرٌ او دفٌّ او
طنبورٌ او نردٌ لا یستجاب دعاءُہم ویرفع اللہ عنہم البرکۃ یعنے نہین داخل
ہوتے فرشتے اس گھر مین کہ جہان شراب رکھی ہو یا دف یا طنبورہ یا نرد جوسر دھری ہو اُس
گھر مین رہنے والون کی دعا قبول نہین ہوتی اور خدا انھون سے برکت اٹھا لیتا ہی لہو و لعب کے اشیا گھر مین رکھنے سے
بھی آدمی گنہگار ہوتا ہی اگرچہ خود اسکا استعمال نہین کرتا ہی اور اسکا برعکس یہ مسئلہ ہی کہ قرآن شریف کسی شخص نے اپنے گھر لا رکھا
ہی قدر کبھی پڑھتا نہین گنہگار ہوتا ہی مگر نیت کرے کہ اسکا گھر مین رکھنا خیر و برکت ہی البتہ گنہگار نہوگا بلکہ اس نیک نیت مین
ثواب کی امید ہی مسئلہ والبول فی الطّریق یورث الفقر رستے مین پیشاب کرنا سبب افلاس ہی اور شرع شریف مین

عدالت شہادت اس شخص کی ساقط ہوتی ہی اسی طرح راستے مین کسی نے کچھ طعام یا میوہ کھایا
یا برہنہ سر بازار مین گیا اسکی گواہی بھی نامقبول ہوگی یعنے وہ شاہد عادل نرہا اور مفلسی اسپر
حملہ کریگی توبہ استغفار کرے وہانتک تونگری اسکی طرف نہ آویگی جسطرح بازار مین راہ مین
کھانا پینا بول کرنا منع ہی اسی طرح قبرستان مین بھی کھانا پینا بول کرنا منع ہی مَنْ بَالَ فِي
الطَّرِيْقِ كَاَنَّمَا بَالَ عَلَى قَبْرٍ جسنے راہ مین استنجا کیا گویا اُسنے قبر پر استنجا کیا گناہ
دونون کا برابر ہی **مسئلہ ۵۷** ہمیشہ بیہودہ گوئی اور مسخری کرنا ہزلیات کہنا مفلسی لاتا ہی فَاجْتَنِبُوْا
مِنَ الْهَزْلِ یعنے ہزل سے پرہیز کرو **مسئلہ ۵۸** برہنہ سر کھانا کھانا باعث درویشی ہی
اور عورت اگر اپنا سر برہنہ کرے تو فرشتہ دور بھاگ جاتا ہی سر برہنہ قضای حاجت کو جانا
یا بازار مین پھرنا ایماندار کو منع اور نحس ہی کیونکہ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ کیونکہ حیا اور ادب ایمان
کا جزو ہی مَنْ لَا اَدَبَ لَهٗ لَا دِيْنَ لَهٗ جسکو ادب نہین اسکو دین نہین **بیت**
با ادب باش بادشاہی کن ٭ بی ادب باش ہرچہ خواہی کن ٭ **مسئلہ ۵۹** سجدۂ تلاوت
نکرنا یا قراءت پڑھنے مین سجدے کی آیت کو چھوڑ دینا یعنے نہ پڑھنا بے ادبی ہی اور باعث
مفلسی کا ہوتا ہی کہ سجدہ کرنا پڑیگا اسلیئے آیت سجدہ جو چودہ مقام پر کلام مجید مین ہی اس
آیت کو نہ پڑھنا شیطانیہ فرقہ مین جایز ہی یہہ مسایل جو بیان ہوے ہین اور ہوتے ہین
اہل سنّت وجماعت کی علامات اداب اسلام نشان ایمان حسن عادات ہین خلاف حکم شرع
کرنے سے شامت افلاس کی آتی ہی اور برکت جاتی ہی **مسئلہ ۶۰** کسی شخص کا شانہ عاریتًا
مانگنا اپنی داڑھی مین کرنا درویشی لاتا ہی ثَلَاثٌ لَيْسَ فِيْهَا اِشْتِرَاكٌ اَلْمُشْطُ
وَالْخِلَالُ وَالْمِسْوَاكُ تین چیزون مین شراکت کرنا جایز نہین شانہ خلال اور مسواک
مسئلہ ۶۱ اَلْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ مَمْنُوْعٌ وَفِي الْمَاءِ الْجَارِيْ مَكْرُوْهٌ بول کرنا حوض
یا تالاب مین منع ہی اور جاری پانی مین بول کرنا مکروہ ہی خَمْسَةٌ تُوْرِثُ النِّسْيَانَ
یعنے پانچ چیزین ایسی ہین کہ انکے کرنے سے نسیان و فراموشی اس آدمی پر زور کرتی ہی

اور عالم و فقیہ کے واسطے فراموشی اور نسیان ایک بڑی آفت ہے اوّل تالاب یا حوض مین
بول کرنا دویم خاکستر یا راکھ کے اوپر بول کرنا سیوم چوہے کا جھوٹھا کھانا یعنے کسی چیز مین
سے چوہا کچھ کھایا ہو وہ چیز کھانے سے فراموشی زیادہ بڑھتی ہے چہارم قبلہ کی طرف منہہ کرکے
بول کرنا پنجم زندگانی حرام خوری مین کھونا مسئلہ ۶۲ بغیر لنگی باندھے نہانا یا پانی مین تالاب
وحوض کے برہنہ اترنا باعث مفلسی کا ہوتا ہے برہنہ غسل یا وضو کرنا نہایت بد اور منحوس ہے
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَيٌّ سَتِيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ
تحقیق اللہ تعالی زندہ ہے ستار ہے حیا اور ستر کو دوست رکھتا ہے جو کوئی ایک تم مین
سے جب غسل کرے تو چاہیے لنگی باندھکر نہاوے اگرچہ تنہا مکان ہو پھر بھی رحمت کے فرشتے
موجود ہین برہنہ شخص کو دیکھکر چلے جاتے ہین اور لعنت کرنے والے فرشتے وہان اسپر
لعنت کرتے ہین جب تک کہ وہ شخص کپڑا پہنے - اور اب بھی آنحضرت علیہ الصلوۃ و
السلام سے وارد ہے نَهٰی عَنِ التَّعَرِّيْ وَالْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَاَصَابَهُ الْوَسْوَاسُ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ یعنے منع کیا آنحضرت نے
برہنہ نہانے سے اور نہانے کی جائی پر بول کرنے سے بھی اور فرمایا اگر کوئی ایسا کریگا اسکو سخت
بیماری وسواس اور واہمہ کی لگیگی پھر وہ ہرگز ملامت نکریگا مگر اپنے نفس کو یعنے خود کے ہاتھ سے ایسی
بیماری پکڑیگا جسکا علاج نہین ہوسکیگا مسئلہ ۶۳ برہنہ ہوکر سونے کے بچھونے پر لیٹنا بھی نحسیت
ہے جن یا شیطان کے سائے مین گرفتار رہیگا اور مفلس بن جائیگا مسئلہ ۶۴ سوتے وقت
پائجامہ یا لنگ اتارکر سر کے نیچے رکھکر سونا منحوس ہے اور خوفناک خواب دیکھنے مین
آوینگے مسئلہ ۶۵ بعضے لوگ اپنے بستر کے پاس حجرے مین لوٹا مٹی کا یا طشت یا سیلابچی
بول کرنے کے واسطے رکھتے ہین اور بسبب باران و تاریکی و سرما کے باعث حجرے کے باہر
استنجے کو نہین نکل سکتے الغرض بول کی بدبو سے رحمت و برکت کے فرشتے وہان نہین
آسکتے اور وہ جای دیو یا عفریت سے خالی نہین رہتی ویرانی اور نحسیت کا سبب ہوتا ہے

مسئلہ مولانا ضیاء الدین سنائی نے اس قطعہ میں دس منحوس اشیا کا نام بتلایا ہے

قطعہ عَشَرٌ مَنَعَتْ دُخُولَ بَیْتٍ مَلَکًا ✤ اَلَاتُ قِمَارٍ کَشْفُ مَسْتُورَۃٍ ✤
خَمْرٌ وَجَرَسٌ وَکَلْبٌ نَسَۃٌ وَبِزمَارٌ ✤ کَلْبٌ جُنُبٌ مَجْمَعُ بَوْلٍ وَصُوْرَۃٍ ✤ یعنے دس

چیزیں ایسی ہیں کہ رحمت وبرکت کے فرشتون کو گھر میں آنے سے منع کرتی ہیں یعنے جس گھر میں
یہہ چیزیں ہیں وہان فرشتے نہیں آتے قمار بازی جوا بازی شطرنج گنجیفہ نرد وغیرہ
ستر پوشی کھول جاوے یعنے برہنگی شراب گھنٹی بجانے کی جیسے زنگولہ بھی کہتے ہیں گھر کا کچرا
جھاڑ کر ایک جای گھر میں رکھا ہووے یہ بھنگی ستھنالی اوتاری فرنا وغیرہ کتا جب
یعنے جنابت کا یا احتلام کا غسل نکیا اور ناپاک بیٹھا ہے بول برتن میں جمع کرکے رکھا ہو
تصویر جاندار حیوان یا انسان کی جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور علمای کرام و اولیای
عظام نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیئے کتابوں میں ایسی چیزیں تمام ظاہر لکھدیئے ہیں کہ فلانے
کام نحس ہیں مت کرو برکت جاویگی اور مفلسی آویگی فلانے کام سعادت کے ہیں کہ اس کے
کرنے سے رحمت و تونگری آویگی اور مفلسی جاویگی اب جو کام کرنے سے برکت جاویگی تو معلوم
ہوا کہ وہ کام نکرنے سے برکت آویگی اور مفلسی جاویگی اور جو کام کرنے سے رحمت و برکت آویگی
تو معلوم ہوا کہ وہ کام نکرنے سے مفلسی آویگی اور برکت جاویگی اس الٹ پھیر کو سمجھکر جس نے
زندگانی پوری کیا دنیا میں بھی تونگر اور آخرت میں بھی تونگر بنا ہے دنیا کی تونگری فانیہ ہے اور
آخرت کی تونگری باقیہ ہے **مسئلہ** تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ نماز ترک کرنا
مفلسی کا وارث بناتی ہے زاد الارواح میں لکھا ہے کہ حجر اسود جو کعبۃ اللہ کے کونے میں
نصب ہے اور اسکو بوسہ دیکر طواف شروع ہوتا ہے وہ ایک پتھر سیاہ ہے کہ فرشتہ کی
خاصیت خدا سے پایا ہے روز میثاق کو عہدنامہ ارواح کا لیا گیا تھا سو تمام بنی آدم کے نام
اسمیں مرقوم ہیں اس پتھر کو بلا کر خدا نے فرمایا تیرا منہ کھول اسنے کھولدیا تب وہ عہدنامہ
لپیٹ کر اسکے منہ میں رکھہ دیا حکم ہوا نگل جا نگل گیا پھر حکم ہوا جو بنی آدم تجکو ہاتھ لگاوے

بوسہ لیوے اسکے گناہ تو سلب کرے اسکو پاک بنادے کہا اچھا بعد تین سطرین اُن واحون کو
یاد دلانے کیواسطے اسپر لکھدین پہلی سطر خداکا کلمۂ توحید ہی اور دوسری و تیسری سطر فعل بد کرنے
اور فعل نیک کرنے کی سزا یاد دلائی گئی ہی اِنِّیْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا - اَفْقِرُ الزَّانِیْ - وَ
اُعَرِّیْ تَارِكَ الصَّلٰوةِ حق تعالی فرماتا ہی تحقیق مین خدا ہون کہ سوا میرے کوئی خدا نہین -
زنا کرنے والون کو مفلس بناتا ہون - اور نماز نہ پڑھنے والون کو برہنہ رکھتا ہون یعنے مفلسی
اُن پر بھیجدیتا ہون **فرد** شیطان ہزار مرتبہ بہتر زِ بی نماز ٭ آن سجدہ نکرد پیش آدم واین پیش
حق نکرد ٭ الغرض یہہ حجر الاسود ایک فرشتہ کی صورت مین کل قیامت کے روز حضور مین خدا
کے آویگا اور حاجیون کے طواف عمرہ سعی اور اعمال کی گواہی دیگا اور نمازی مسلمان کو
پہچان کر جنّت کی راہ بتلادیگا **مسئلہ ۸** سُرْعَةُ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ
الصَّلٰوةِ بِلَا دَعْوَةٍ جلد نکل جانا مسجد کے باہر بعد نماز کے بغیر دعا مانگنے کے یعنے ابھی
امام نے دعا فاتحہ نہین کی جو جو د مسجد سے باہر نکل آیا یہہ مفلسی کا باعث ہی حکم تو یون
ہی کہ نیکبخت وہ کہ سب مصلّیون سے قبل مسجد مین آوے اور سب کے بعد مسجد سے جاوے
بَعْدَ کُلِّ فَرِیْضَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَمَنْ لَمْ یَشَاءَ فَاللهُ یَغْضِبُ عَلَیْهِ یعنی
بعد ہر فرض نماز کے دعا قبول ہونے کا وقت ہی اگر کسی نے نچاہا دعا نہ مانگا تو اللہ غضب
کرتا ہی اُسپر کہ یہہ بندہ بے پروا ہو گیا مجھسے اور کچھ حاجت نہین رہی اسکو مانگنے کی
جب غضب ہوا خدا تو ہزار بلا پنج مفلسی آتی ہی **مسئلہ ۹** کَلَامُ الدُّنْیَا
فِی الْمَسْجِدِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ دنیا کی باتین مسجد مین کرنا بھی درویشی لاتا ہی -
روایت ہی کہ کلام دنیا کا مسجد مین کسی نے کیا تو ایک بد بو تمام مسجد مین اسکے منہہ سے پھیل
جاتی ہی اور فرشتے رحمت کے مسجد سے باہر نکل کر خدا کے نزدیک جاتے ہین اور فریاد کرتے
ہین کہ تیرے بندون نے ہمکو تیرے مکان سے باہر نکالدیا ہی تب خدا فرماتا ہی پھر جا ؤ یعنے انکو
ہلاک کر ڈالنے کا اختیار تمکو دیا ہی اور ایک روایت مین ہی خدا فرماتا ہی فَبِعِزَّتِیْ

وَجَلَالِی لَاُسَلِّطَنَّہُمْ اَقْوَامًا مِنْ جَانِبِ الْمَشْرِقِ لِیُخْرِجُوْہُمْ مِنْ بُیُوْتِہِمْ کَمَا اَخْرَجُوْا
کُمْ مِنْ بُیُوْتِیْ قسم ہی مجکو میری عزت اور بزرگی کی کہ مسلّط اور غالب کرونگا اُن پر ایک قوم
جو مشرق کی جانب سے آویگی اور انکو انھون کے گھرون سے باہر نکال دیگی جب کہ انھون نے
تمکو ہمارے گھر سے باہر نکال دیا ہی الغرض کتنا غضب خدا کا اس سبب سے نازل ہونے والا ہی جسکا
کچھ شمار نہین ہو سکتا مشرق کی جانب سے جو قوم آنیوالی ہی سو یاجوج ماجوج کی قوم
ہی کہ بنی آدم کو تمام ہلاک کرینگے تمام اناج درخت کھا جاوینگے اور پانی ندی کوؤن کا
پی جاوینگے بعد جانورون کو کھاوینگے اللّٰہم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ مسئلہ
اَلتَّکَلُّمُ فِیْ حَالَۃِ التَّوَضِّیْ مَکْرُوْہٌ وَفِی الْاِغْتِسَالِ اَشَدُّ الْکَرَاھَۃِ بات
کرنا وضو کرنے کی حالت مین مکروہ ہی مگر غسل کی حالت مین سخت کراہت ہی وضو مین
ہر اعضا دھوتے وقت پڑھنے کی دعائین ہین بعضے مستحب کہتے ہین وہ مستحب کا م چھوڑ کر
مکروہ مین گرفتار ہونا شیطان کا ایک فریب ہی اور بڑے عاقل دانا قابل نمازی
لوگ اس فریب مین اٹک جاتے ہین مسئلہ مَنْ رَدَّ الْفُتُوْحَ اُبْتُلِیَ بِالسُّوَالِ
جسنے فتوح یعنے ہدیہ رد کیا اور نہ لیا آخر کو مانگنے کی بلا مین گرفتار ہو جاتا ہی یعنے بغیر
مانگے کسی نے کچھ دیا اسکو قبول کرنا چاہیئے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہی ہرگز
اسکو رد نکرنا چاہیئے اِذَا اُعْطِیْتَ بِغَیْرِ مَسْاَلَۃٍ فَتَقَبَّلْ وَکُلْ وَتَصَدَّقْ
فَاِنَّھَا ھَدِیَّۃٌ وَّکَرَامَۃٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی جب کہ تجھکو کسی نے بغیر مانگے کچھ
بھجوا دیا تو قبول کرلے اسکو کھا اور دوسرون کو کھلا کہ وہ ہدیہ کرامت ہی اللہ
کی طرف سے صلوٰۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ غنی اور فقیر سبکو ہدیہ قبول کرنا چاہیئے
اگر قبول نکرے تو خدا اسکو محتاج کردیگا مانگنے کے واسطے بیت چیزی کہ بے
سوال رسد دادہ خداست ؛ آنرا تو رد مکن کہ فرستادہ خداست ؛ مسئلہ
قبل از عشا سو رہنا اور بعد از صبح اُٹھنا درویشی لاتا ہی خلاصۃ الحقائق مین ہی

قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِابْنِہَا سُلَیْمَانَ یَا بُنَیَّ لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ یَنْزَعُ الْعَبْدَ فَقِیْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سلیمان علیہ السلام کی والدہ سلیمان کو کہتی ہین کہ ای بیٹے رات کو بہت مت سو کس واسطے کہ کثرت نیند کی بندہ کو قیامت کے دن فقیر بنا دیتی ہے یعنے جب رات کو سویا تو عبادت نہوگی جب عبادت نہین ہی تو قیامت کے دن مفلس بنیگا ہاتھ خالی رہیگا مسئلہ ۴۳ کَنْسُ الْبَیْتِ لَیْلًا یُوْرِثُ الْفَقْرَ جھاڑو دینا گھر کو رات کے وقت مفلس بناتا ہی مسئلہ ۴۴ مَنْ کَنَسَ بَیْتَہٗ بِخِرْقَۃٍ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ جسنے گھر کو کپڑے کی چیندیون سے جھاڑا تو اوسنے درویشی کو بلایا نحس ہے کپڑے کی چادر سے فرش کو جھاڑنا مسئلہ ۴۵ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ قُلْ یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ جب کوئی تم مین کھانا کھاوے یا پانی پیوے بائین ہاتھ سے تو کہو اسکو کھاؤ پیو سیدھے ہاتھ سے کیونکہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا پیتا ہی مسئلہ ۴۶ پیاز اور لہسن کے پوست بے سبب جلانا یعنے اِحْرَاقُ قِشْرِ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ نحس ہی اور اسکا دہوان مخرب ارواح علوی ہی یعنے فرشتے موکل پاک اسکی بدبو سے بھاگ جاتے ہین اور سفلی ارواح یعنے عفاریت دیو وغیرہ کا مرغوب ہی مسئلہ ۴۷ لَا تُحَقِّرُوا الْکِسْرَۃَ الْخُبْزِ وَکُلُوْا مِمَّا یَسْقُطُ مِنْ یَدَیَّ فَاِنَّ ذٰلِکَ مُہُوْرُ حُوْرِ الْعِیْنِ وَمَنْ اَکَلَہٗ یُصْرَفُ الْجُنُوْنُ وَالْجُذَامُ عَنْہُ وَعَنْ وَلَدِہٖ وَوَلَدِ وَلَدِہٖ روٹی کا ٹکڑا نیچے گرا تو اسکی حقارت مت کرو بلکہ جو دسترخوان پر ہاتھ سے ریزہ گرا ہی اوسے اُٹھا کر کھاؤ کیونکہ اسکا ثواب حور العین کا مہر ہی اور جسنے وہ گرے ہوئے روٹی کے ریزے اُٹھائے اور کھائے اسکی برکت سے امراض جنون وجذام اسکی بدن سے اور اسکی اولاد کے اولاد کے بدن سے خدا دور کردیگا تفسیر درالمعانی مین لکھا ہی کہ ایک وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راہ سے گذر کرتے تھے روٹی کا

ٹکڑا اپڑا ہوا پایا چونکہ روزہ دار تھے اسیوقت اسکو دھلاکر کھا نہ سکے غلام کے حوالے کئے جب افطار کا وقت ہوگیا غلام سے وہ روٹی کا ٹکڑا مانگا غلام نے کہا جب رستے مین سے اٹھاکر آپنے وہ مجھے دئیے از راہ ادب مین اسکو دھوکر کھا لیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسی وقت اس غلام کو آزاد کر دیا اور کہا اِذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ حاضران مجلس نے آزاد کرنیکا سبب پوچھا آپنے کہا سنا ہے مین نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ فرمایا مَنْ وَجَدَ کِسْرَۃَ خُبْزٍ فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَکَلَهَا لَمْ تَصِلْ اِلَی الْجَوْفِهٖ حَتّٰی یَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ جسنے روٹی کا ٹکڑا اپڑا پایا پھر اسکو کھایا دھوکر وہ اسکے بدن کے درمیان پورا پہنچا نہین کہ خدا تعالی اس بندے کو بخشتا ہے الوضوٗ قبل الطعام ینفی الفقر وبعد الطعام ینفی الھم کھانے کے قبل ہاتھ دھونا وضو کرنا افلاس کو دور کرتا ہے اور بعد طعام کے ہاتھ دھونا غم کو دور کرتا ہے مسئلہ ۷۸ تنبیہ ابواللیث مین مرقوم ہے مَا اسْتَخَفَّ قَوْمٌ بِالْخُبْزِ اِلَّا ابْتَلَاہُ اللّٰهُ بِالْجُوْعِ کسی قوم نے روٹی کے ساتھ مغروری کی اور اسکی حقارت کی مگر یہہ کہ خدا اس قوم کو بھوکھ کی بلا مین گرفتار کرتا ہے یعنے روٹی کو خوار رکھنے کی شامت سے سب طرح کی مفلسی درویشی ساری قوم پر آتی ہے۔ شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ صحنک یا کاسہ کو روٹی کے ٹکرے کا ٹیکا نہ لگاوے یا روٹی کے اوپر نمکدان یا قلیہ کا پیالہ نرکھے بلکہ روٹی کو قلیہ کے پیالے کے اوپر رکھے جس مین روٹی کی تعظیم و ادب ہو سو کرے جس مین تحقیر ہوسو نکرے مسئلہ ۷۹ جس جای وضو کرتے ہین اسی جای بول نکرے کیونکہ متوضی کے حق مین وضو کرنیکی جای پر جو فرشتے استغفار و اذکار کرتے ہین سو بول کی بد بو نجاست کے سبب نکل جاوینگے اسکا عکس بول کرنیکی جای پر وضو کرے کہ یہا صل ہے مسئلہ ۸۰ اَلتَّوَضِّیْ عِنْدَ مَقَامِ الْاِسْتِنْجَاءِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ اسی طرح وضو کرنا اس جای پر کہ جہان استنجا کرتے ہین درویشی لاتا ہے۔ فتاوی حجت مین مرقوم ہے کہ لفظ استنجا کبھی بول کرنے کے معنی مین آتا ہے اور کبھی کلوخ کے بعد پانی سے

آبدست لینے کے معنے مین آتا ہے کہ اسکی جای الگ بنی رہتی ہے کبھی استبرا اور استنجا ایک معنی
مین بھی مروج ہوتے ہین اصل یہہ ہے کہ ناپاک جای پر پاک پانی نہین ڈالنا اور پاک جای پر
ناپاک پانی نہین ڈالنا منع ہے مسئلہ ۸۱ وضو کئے بعد ہاتھ اور منہہ کپڑے سے نہ پونچھنا
برکت جاتی ہے جو قطرے وضو کے پانی کے ڈارھی کے بالون سے ٹپکتے ہین اور بندہ تکبیر
تحریمہ کہتا ہے اور انگلیون سے بھی پانی کے قطرے جھڑتے ہین ہر قطرے مین ایک فرشتہ
برکت کا خدا پیدا کرتا ہے قیامت تک وضو کرنے والے کے حق مین دعاے خیر کرتا ہے عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
عَنِ الْمُتَوَضِّیْ هَلْ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ أَتَمْسَحُ عَنْ وَجْهِكَ الْخَیْرَاتِ
لَكَ بِكُلِّ قَطْرَةٍ إِثْبَاتُ حَسَنَةٍ وَكَفَّارَةُ سَیِّئَةٍ وَتَرْفَعُ دَرَجَةٍ یعنے متوضی
کی بابت کہ وہ وضو کرنے کے بعد پانی منہہ کا پونچھ ڈالے یا نہین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کیا تو خیرات اپنے منہہ سے پونچھ کر نکال ڈالتا ہے ہر ایک قطرہ نیکی اثبات کرنیوالا
ہے گناہون کا کفارہ ہے جسکے سبب جنّت مین درجہ بلند ہونے والا ہے امام اجل شمس الائمہ
سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہہ پونچھنا دین مین درویشی لاتا
ہے ۔ خلاصۃ الحقایق مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل قیامت کے
دن ایک شخص کی نیکی بدی میزان مین تو لینگے نیکی ہلکی ہو جائیگی اور بدی بھاری وہ شخص
گھبراویگا ایک فرشتہ رومال کا کپڑا لاویگا جس سے وہ شخص وضو کے بعد ہاتھ پانون پوچھا
کرتا تھا جب وہ نیکی کی جانب رکھدیا نیکی بھاری ہوگئی جنّت مین داخل ہونیکا بندے کو
حکم ہلا تب وہ بندہ پوچھیگا یہہ کپڑا کیا چیز کا ہے فرشتہ کہیگا یہہ کپڑا وہ ہے کہ کبھی کبھی
وضو کے بعد ہاتھ پانون تو پوچھا کرتا تھا اس بابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ کھانا کھانے کے قبل ہاتھون کو دھوتے ہین سو سنّت ہے اور اسکا پانی کپڑے سے پونچھنا
مکروہ ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہین اسکا پانی کپڑے سے پونچھنا مکروہ نہین

مگر وضو کے بعد منھ کا پانی پونچھنا مکروہ ہی ہاتھ پاؤن کو پونچھنا مکروہ نہین کیونکہ جیسا منھ تر رکھنے مین قطرے ٹپکتے ہین اور موجب ثواب کا ہوتا ہی ایسا ہاتھ پاؤن پونچھنے سے بھی وہ کپڑا موجب ثواب کا ہو جاتا ہی یہہ نشانیان اہل سنت وجماعت کی ہین ظاہر مین چھوٹے کام ہین مگر اللہ کے نزدیک بڑے کام کے کام ہین ہر ناکام کے واسطے بہتر ہین ؎ مسئلہ ۸۲ جنابت کی حالت مین کچھ کھانا درویشی لاتا ہی اگر ضرورت ہو تو وضو کر لیوے پھر کھاوے پیوے مضایقہ نہین اسی طرح بعد مقاربت کے مقاربت ثانی قبل از غسل منع ہی مگر وضو کر لیوے مضایقہ نہین کہ وہ فرض غسل کے وضو کرنے مین ادا ہو جاتے ہین اِذَا کَانَ جُنُبًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَاکُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاءَ وُضُوْءَ الصَّلٰوۃِ اگر کوئی جنب ہی پس ارادہ رکھتا ہی کھانے کا یا سونے کا پس وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے واسطے کرتے ہین مسئلہ ۸۳ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھنا یا وہان کچھ کھانا یا پانی پینا درویشی لاتا ہی صلوٰۃ مسعودی مین روایت ہی مَنْ جَلَسَ عَلَی اُسْکُنَّتِ الْبَابِ فَلْیَنْتَظِرِ الْھَمَّ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ جو کوئی دروازہ کی آستان یعنے دہلیز پر بیٹھے تو ایک ہفتہ تک غم کی انتظاری کرے یعنے اس ہفتے مین ضرور غم البتہ اسپر کسی طرح کا آویگا مسئلہ ۸۴ استادون کی عالمون کی اہانت یا حقارت کرنا درویشی لاتا ہی آنحضرت نے فرمایا ہی مَنْ اِسْتَخَفَّ اُسْتَاذَہٗ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ بَلِیَّاتٍ نَسِیَ مَاحَفِظَہٗ وَکَلَّ طَبْعُہٗ وَیَفْتَقِرُ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ جسنے اپنے استاد کی ناقدری اور حقارت کیا تو گرفتار کرتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو سخت بلاؤن مین بھول جاتا ہی جو کچھ سیکھا اور بادکیا ہی طبیعت اسکی کند ہو جاتی ہی اور آخر عمر مین مفلس و نادار ہو جاویگا ۔ روضۃ العلما مین لکھا ہی کہ شاگرد نے استاد کا پانچ چیزمین نہایت لحاظ و ادب رکھنا ضرور ہے تا علم کا فایدہ دین و دنیا مین حاصل ہوگا اوّل یہہ کہ استاد کے حضور مین خود بہت باتین نکرے اگر کسی نے استاد سے مسئلہ پوچھا تو استاد جو بیان کرے اسے سن لیوے

اگر اس وقت استاد کی طبیعت مین بیان اصول مسئلہ کا حاضر نہین ہی تو خود استاد سے
عرض کرے کہ مجھے اسطرح یاد ہی اگر مناسب ہی تو عرض کرون اور بطور معونت یا مشورت
کے استاد کی صلاح لیکر بیان کرے دویم صدر مجلس مین جہان ہمیشہ استاد کی نشست گاہ
ہی استاد کی غیبت مین بھی ہرگز نہ بیٹھے بیت دلا تا بزرگی نیاری بدست ✤ بجای بزرگان نباید نشست ✤ سیوم اگر استاد نے بیان کرنے مین کچھ سخن ایسا کہا جو مفہوم دنیا سے بعید ہی بالمشافہہ اسکو غلط نکہہ دیوے اور دل شکنی نکرے بیت بفہم گر نرسد
معنی مگو کہ خطا ست ✤ سخن شناس نئی صا نبا خطا اینجاست ✤ چہارم راستہ چلنے مین
استاد پیش روی نکرے مگر راہ دکھانے کو یا استاد کی اجازت ہو۔ پنجم آواز بلند
بات کرنا استاد کے حضور مین کمال بے ادبی ہی۔ اسی طرح جاہل کو بھی عالم کے سا تھ
ان پانچون باتون کی حفاظت ضرور ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ عالم کے حضور
مین کسی جاہل نے زور سے بات کی یا اپنے مال پر فخر جتلایا اور اس عالم کو حقارت کی نظر سے
دیکھا گناہگار ہوا گو یا اپنی مان سے تین بار زنا کیا اور ایک روایت مین ہی کہ ستر گناہ کبیرہ
کیا فائدہ اسی طرح بعض عالم شخص نے دولتمند جاہل کو اسکے مالداری کے سبب اول
سلام کیا گو یا نصف اسلام اپنا کھو یا اسی سبب سے سلام علیک با ہمی مسلمین اس ملک مین
متروک ہوتی ہی اتفاق کی جا سے نفاق بڑھا کیونکہ چند عالمون نے مالداران جاہل کو اول
سلام کرنا شروع کیا تا دنیا کی منفعت ملے مگر نصف اسلام کھو کر ذلیل وخوار بنے خدا کے
غضب مین گرفتار ہوے اُن مالدارون کو نخوت مزاج مین پیدا ہوئی کہ ایسے بڑے عالم مجھے
سلام کرتے ہین میری تعریف اپنی زبان سے بولتے ہین شاعر ہماری تعریف توصیف کے
قصیدے بناتے ہین بخیل قارونی کو حاتم دوران کا خطاب دیتے ہین ایک ظالم بے عقل کو
مال کے سبب عادل زمان ثانی لقمان کہتے ہین وہ تونگر بیچارے ایسی تعریف سنکر
غرور وتکبر مین گرے بے علمی کے باعث خسارت دنیا وآخرت مین پڑے۔ دوسری جانب

بعضے عالم بسبب قناعت وصبر کے علم کی حقارت و بے قدری نہین کرتے تونگران بے علم کو
خود ہوکر سلام نہین کرتے اُن تونگرون کو خوشامدی چند شخصون نے حاتم و لقمان دنیا کا
بنایا اور جنّت و رضوان آخرت کا بخش دیا ہی اسلئے انکی عادت بگڑگئی بسبب دنائت ہمت
تمام سادات ومشایخ کو اپنے دروازے کے مانگتے سمجھنے لگے خود کسو اسطے عالم کو سلام کرنیکی
عادت نہین رہی اس حال مین بھی دونون طرف والے افادہ واستفادہ سے بے نصیب
رہے وعظ ونصیحت کا اثر ناچیز ہوگیا خوشامد ہمہ را خوش آمد کا بازار گرم ہوا مسئلہ ۸۵
صلٰوۃ مسعودی مین ہی علم دین کے کمال حاصل کرنے کے واسطے ہی اور دنیا کے حاصل کرنیکو
تجارت ہنر پیشہ سیکڑون تیار ہین سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن
اگر شاگرد نے استاد کا ادب کیا ہی اور انکی دعای خیر اسکو ملی ہی بیشک اسکو برکت
دنیا و دین کی حاصل ہوگی آداب اوّل ماں باپ سے زیادہ استاد کا حق ہوتا ہی ایسا
خیال کرکے انکی محبت تعظیم سب سے زیادہ کرے آداب دویم اگر ایک حرف بھی کسی سے
سیکھا ہی تو اسکا ادب اسکی اولاد کا ادب بجالاوے آداب سیوم ستایش اور تمدّح
اپنے استاد کی ایسی کرے کہ جو سزاوار ہووے آداب چہارم حضور و غیبت مین سرا و علانیہ مین
انکی تواضع کرے دعای خیر سے ہمیشہ یاد کرتا رہے آداب پنجم ایسے کام کرے کہ جس سے استاد کا
والدین کا نام روشن ہووے اور وے سُنکر خوش و راضی ہون ایسے شخص نے دین و دنیا کی
دولت کمایا مسئلہ ۸۶ مٹی یا چینی کا ٹوٹا شکستہ برتن کوزہ گھر مین استعمال مین رکھنا
درویشی لاتا ہی مسئلہ ۸۷ شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا درویشی لاتا ہی چنانچہ ایک ہی
روایت مین یہہ تین چیزین ہین مَنْ تَمَشَّطَ بِمُشْطٍ مَكْسُورَةٍ اَوْ يَكْتُبُ بِقَلَمٍ مَعْقُودَةٍ
اَوْ يَشْرَبُ بِاِنَاءٍ مَكْسُورَةٍ فَاِنَّهُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنے جس نے ٹوٹی ہوئی کنگھی سے
اپنے سر کے یا داڑھی کے بالون مین شانہ کیا یا گرہ دار قلم سے لکھتا ہی یا لب شکستہ کوزے
سے پانی پیتا ہی البتہ وہ سعادت کو دور بھگاتا ہی اور شقاوت کو نزدیک بلاتا ہی ۔

مسئلہ ۹۸ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی مین لکھا ہی کہ مہمان کو حقیر جاننا اور اوسکے آنے سے
ناخوش ہونا درویشی لاتا ہی کیونکہ شہر الظا کیہ کے رہنے والون پر اللہ تعالی کا غضب نازل
ہوا تھا سبب اسکا یہی تھا کہ انھون نے مہمان داری موسی علیہ السلام کی اور خضر علیہ السلام کی
نکی انکی ضیافت سے انکار کیا چنانچہ کلام مجید مین فرمایا ہی فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا یعنے
انکار کیا انھون نے ان دونون مہمانون کی ضیافت کرنے سے **بیت** شکر بجا آر کہ
مہمان تو ॥ روزی خود میخورد از خوان تو ॥ خدا کا شکر کرو اور مہمان کا احسان مانو کہ اسنے
تمھاری ضیافت مہمانداری قبول کی اور اپنی قسمت کی روزی تمھارے دسترخوان پر بیٹھکر
کھایا کچھ تمھارے قسمت کی روزی تو اوسنے نہین کھایا ہی جب مہمان تمھارے گھر مین آتا ہی
اپنی روزی قسمت اپنے ساتھ لاتا ہی اور برکت کے فرشتے صاحب خانہ کے یہان دس
حصے برکت لیکر آتے ہین یہود و نصارا کا رسم تھا کہ نادار امیر کی ضیافت کرتے اور غریب
کے واسطے دروازہ بند رکھتے اہل اسلام کو انکے برعکس غریب مسافر کی ضیافت کرنا اور
مالدار امیر کی نکرنا لازم ہوا۔ خلاصۃ الحقایق مین لکھا ہی مَنْ اَنْفَقَ عَلٰی ضَیْفِهٖ دِرْهَمًا
فَكَاَنَّمَا اَنْفَقَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّمَنْ لَمْ یُكْرِمْ ضَیْفَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا یعنے جسنے مہمان
کے واسطے ایک درہم یعنے ساڑے چار آنے کی قدر خرچ کیا تو گویا اُسنے ہزار دینار خرچ کیے
اتنا ثواب اسکو ملتا ہی اور اگر صاحب خانہ نے اکرام ضیف اور مہمان کے بزرگی کی قدر
نسمجھا تو وہ ہم مین سے نہین ہی بحکم اَكْرِمُوا الضَّیْفَ یعنے سب طرح سے بزرگی
مہمان کی کرو لازم ہوا اسکے آنے سے خوش ہونا خدا برکت رزق مین زیادہ دیتا ہی دنیا
مین سب مخلوق مہمان چند روزہ ہی اور مہماندار سب کا خدا تعالی ہی کہ سبکو روزی
پہنچاتا ہی **بیت** ادیم زمین سفرۂ عام اوست ॥ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ॥
فائدہ درہم کو ساڑہے چار آنے کی چاندی کی قیمت شمار کرتے ہین تو دوسو درہم کے
ستاون روپئے کا اندازہ ہوتا ہی جو نصاب شرعی واسطے زکوۃ کے مقرر ہی اور

اہل بخارا نے چھپن روپئے یا اُس سے قدرے کم بیش نصاب کا درجہ مقرر کیا ہی چاندی کا
نرخ کم زیادہ ہر ملک میں اور ہر وقت میں ہوتا ہی اسی سبب ستاون یا چھپن روپئے مقرر ہوئے
جسکے پاس چھپن روپئے نقد ہیں اور ایک برس گذر گیا تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ حق اللہ ادا کرنا
لازم آتا ہی یعنے دوسو درہم کو پانچ درہم کا حساب لگانا درہم کا لفظ معرّب درم کا ہی ایسا
صُراح وغیرہ لغات کی کتابوں میں لکھے ہیں ایک درہم کا وزن ساڑھے تین ماشہ اور بعضوں
نے طب کی کتابوں میں لکھا ہی ایک درم کا وزن چھے دانگ اور دانگ کا وزن دو قیراط
اور قیراط کا وزن دو طسوج اور طسوج کا وزن دو جو کے برابر ہی لیکن درہم شرعی فقہا کی
اصطلاح میں باعتبار پہنائی کفدست کے ہی یعنے کفدست کو جوڑا کر کے اسمیں پانی ڈالیں
جتنا پانی لمبا چوڑا ہتھیلی کے درمیان کے گڑھے میں سماوے اتنا قدر نجاست مثلاً بول کپڑے کے
لگی ہی تو دھونا فرض ہی اس سے کم نجاست ہی تو دھونا مستحب ہی یا قطرہ قطرہ دس پانچ
جا بجا دامن پر نجاست کے لگے ہیں اُن سب کو اگر ایک جا ہی قیاس سے جمع کریں جو لقدر درہم
شرعی ہوجاوے تو دھونا فرض ہی نہیں تو دھونا مستحب ہی ۔ سراج اللغات سے
غیاث میں منقول ہی کہ دِرم مخفّف درہم کا ہی اور لفظ درہم اصل عربی ہی معرّب درم
کا نہیں چنانچہ بعض علما کا ایسا گمان ہی کہ درم لفظ فارسی ہی اور معرّب اسکا درہم ہی
اور دراہم جمع جیسا کہ صاحب صراح نے لکھا ہی یہاں سے معلوم تحقیق ہوا کہ کلام مجید میں
سورۂ یوسف کے اندر دراہم جمع درہم کا لفظ آیا ہی اور کوئی مفسّر محقق لغات قرآنی
اور علماء ربّانی نے تمام لغات معرّب واسما کی تحقیق کی ہی لیکن لفظ درہم کو معرّب درم
کا نہیں لکھا ہی پس ثابت ہو گیا کہ درہم لفظ عربی ہی اور درم اہل عجم نے تصرف کر کے تخفیف
کیا ہی تب درم کو مُعجّم کہا چاہیئے نہ درہم کو معرّب ۔ اور لفظ دینار کی تحقیق یہہ ہی کہ اصل
دِنَّار نون پر تشدید تھی اور دال کو زیر نون اول کو حرف یا سے واسطے موافقت کسرۂ
ماقبل کے بدل کیا دینار ہوا تا التباس اُن مصادر سے نہووے جو فِعّال کے وزن پر آتے ہیں

ہم چنانچہ

چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا اور ثبوت اس تبدیل نون
بحرف یا کا لفظ جمع سے جو دنانیر ہی معلوم ہوتا ہی کہ جمع کے لفظ مین اصلی نون جو یا سے
بدل گئی گئی تھی پھر آن کر موجود ہوئی ہی ۔ دینار سونے کا سکہ مانند اشرفی کے بیس روپیے
قیمت کا اور خالی دینار دس روپیہ کا گینی کے مانند ہوتا ہی اہل طب کی اصطلاح مین خیاشیر
وتخم کشوث کا شربت سپید زرد رنگ کا بناتے ہین اسکو شربت دینار کہتے ہین
مسئلہ ۸۹ اَلتَّكَلُّمُ فِي بَيْتِ الْخَلَاءِ اَوْ عِنْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ
جای ضرور مین سے باتین کرنا یا استنجا کے وقت بات کرنا یا کلوخ ہاتھہ مین خشک
کرتے وقت کچھہ بولنا بلکہ سلام کا جواب دینا بھی منع ہی اور بے حیائی ہی اور مفلسی
پیدا کرنے کا سبب ہی ہر آدمی مفلسی سے بہت خوف کرتا ہی اور بھاگتا ہی اور تونگر
ہونے کو بڑی خواہش اور کوشش کرتا ہی لیکن جو باتین پیغمبر و اولیاؤن نے یا علماء و
حکما نے لکھا ہی اسپر عمل اور اعتقاد نہین اپنی نادانی اور بے علمی سے ایسے کام کرتے
ہین جس سے تونگری بھاگتی ہی اور مفلسی جلد دوڑ کر آتی ہی خدا پناہ مین رکھے مسئلہ ۹۰
وَضْعُ السَّاقِ عَلَى السَّاقِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ یعنے پاؤن پر پاؤن رکھکر بیٹھنا برکت
رزق کو مانع ہوتا ہی مسئلہ ۹۱ مَنْ اَتَى طَعَامًا لَمْ يُدْعَ اِلَيْهِ يَمْلَأُ بَطْنَهُ
نَارًا یعنے جو کوئی کھانے کو گیا ایسی جای کہ وہان بلایا نہین گیا ہی یعنے بے اذن
کھانے کو گیا بھرا اسنے اپنے شکم مین آتش دوزخ کی مَنْ مَشٰى اِلٰى طَعَامٍ وَلَمْ
يُدْعَ مَشٰى فَاسِقًا وَاَكَلَ حَرَامًا یعنے بن بلائے کسی کے یہان کھانے کو چلکر
گیا تو چلنا اسکا فاسق کا چلنا ہوا اور کھانا حرام ہوا بے اذن کھانے کو جانا نحوست اور
سبکی ہی مفلسی کا باعث ہوتا ہی مسئلہ ۹۲ لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَاْكُلَ مَا لَمْ يُؤْذَنْ
وَاَنْ يَنْظُرَ اِنَّ هُمْ يَقُوْلُوْنَ عَنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمُسَاعَدَةِ فَلْيُسَاعِدْ لایق نہین
کہ بغیر اذن کے کسی کے یہان کھانا کھاوے اگرچہ وہ بلاتے ہین مگر تو نظر کر کہ محبت سے

بلاتے ہین یا فقط رسمی بلاتا ہی دل مین راضی نہین تو نجاوے اگر دل مین راضی ہین تو جاوے
اور کھاوے رَجُلٌ دَخَلَ دَارًا وَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَ الدَّارِ فَإِنْ كَانَ وَاثِقًا بِصَدَاقَتِهِ
عَالِمًا بِفَرْحَتِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ فَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَالْمُرَادُ بِالْإِذْنِ
الرِّضَاءُ وَهُوَ رَاضٍ عَنْهُ یعنے کوئی شخص کسی کے مکان مین گیا اور صاحب خانہ گھر مین
نہین ہی اور کھانا تیار ہی اور وہ صاحب خانہ اسکا دوست صاحب اعتماد ہی اور یہہ جانتا
ہی کہ اگر مین کھانا کھالونگا تو صاحب خانہ خوش ہوگا تو بغیر اذن کے کھانا کھالیوے اور
اذن سے مراد رضامندی صاحب خانہ کی ہی ایسا اصحابون مین باہم اتفاق ہوا ہی
اور دلون مین انکے کسیطرح کی جدائی نتھی **فائدہ** حکما کہتے ہین کہ دوستی چار قسم کی
ہی اول یہہ کہ باہم تعارفات رسمی ہی پنج وقتہ مسجد مین ملاقات ہوتی ہی یا ہر ہفتہ
جمعہ کو ملاقات ہوتی ہی محبت کے ساتھہ باہم گفتگو کرتے ہین **دوسری قسم** خویش
ہم پیشہ ہین کاروبار دنیوی مین مددگار ہمہ دیگر ہین دوست کو نفع پہنچا تو خوش ہوتے
ہین نقصان ہوا تو غمگین ہوتے ہین اپنی ذات سے دوست کیواسطے محنت کرتے ہین اور
احسان کا بار اُسپر نہین رکھتے اللہ کے واسطے جو کیے سو کیے زبان پر نہین لاتے اپنے احسان کو
بھول جاتے ہین اور دوست کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہین قسم اوّل سے یہہ اعلیٰ درجہ ہی
قسم سیوم یہہ ہی کہ دوست کو اپنے گھر مین اکثر کھانا کھلاوین اور خود بھی دوست کے یہان
بروقت کھانا کھالیوین بلکہ کہلا بھیجین ہم فلان وقت تمھارے یہان کھانے کو آوینگے کسی
طرح کا حجاب نکرین دوست کے واسطے بن مانگے مال اپنا خرچ کرین پھر اسکی طلب نرکھین حساب
دوستان دردل سمجھین اگر اُسنے عوض لا دیا تو لیوین اگر کسی نے مجلس مین دوست
کی غیبت کیا تو اس کو مانع ہووین کیونکہ حق دوستی وبرادری اہل اسلام یہہ نہین ہی کہ بھائی
کا گوشت بھائی کھاوے بحکم أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ آیا ہی اور یہہ اخوت اسلام
ہی غیبت کہنا اور غیبت سنا دونون ممنوع ہین جو بات کہ روبرو بالمشافہ نہین

کہہ سکتے ہین ویسی بات اُس شخص کے پس پشت کہین اسکو غیبت کہتے ہین اگرچہ وہ عیب
اُس شخص کی ذات مین ہووے اور جو عیب کہ اسکی ذات مین نہو اسکو بیان کرنا تو بہتان و
تہمت ہی غیبت سے بدتر ہی قسم چہارم دوستی اور محبت کامل ہی کہ دوست کا حکم بجا
لانے کے واسطے اپنا کام چھوڑ دیوے اور اپنی خوشی پر دوست کی خوشی اور رضامندی مقدم
سمجھے **بیت** قصد من سوی وصال و قصد او سوی فراق ؛ ترک کام خود گرفتم تا
برآید کام دوست ؛ یہہ دوستی جانی ہی دوستی زبانی و دوستی نانی سے نہایت افضل و
اعلی ہی۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہی دلا یاران سہ قسم اند ار بدانی ؛ زبانی اند و
نانی اند و جانی ؛ بنانی نان بدہ از در بدر کن ؛ تواضع کن بیاران زبانی ؛ دل یاران
جانی را بدست آر ؛ بقصدش جان بدہ گر می توانی ؛ ابھی ہمارے بھائی اہل اسلام
اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کو سمجھین یعنے سب مسلمان آپس مین بھائی ہین نماز مین ہمیشہ سب مسلمان
اپنے بھائیون کے واسطے دعا مانگتے ہین اس برادری کا حق ادا کرین۔ لفظ انسان اُنس سے
مشتق ہی جب نوع انسان باہدیگر اتفاق و محبت سے نرہین تو حیوان سے بدتر ہین دیکھو
حیوان ہر قسم کے پرندے چرندے گروہ کے گروہ اپنی جنس کے ساتھہ اتفاق سے جنگلون
مین زندگانی کرتے ہین اور اولاد آدم دو بھائی ایک مکان مین نہین رہ سکتے یہہ کمال
جہالت و شیطنت ہی **قطعہ** شنیدم کہ مردان راہ خدا ؛ دل دشمنان ہم نکردند تنگ ؛
ترا کی میسر شود این مقام ؛ کہ با دوستانت خلاف است و جنگ ؛ کتنی کم ظرفی اور کوتاہ بینی
خود غرضی اور حق فراموشی ہی کہ اپنے قسمت پر قانع نہو کر غیر کا مال بھی چکھہ جانے کو ڈرتے
نہین جتنا تم کو تمہارا مال و فرزند پیارا ہی اتنا دوسرے کو بھی اسکا مال و فرزند پیارا ہی خدا نے
ہر ایک کے لئے حد باندھا ہی اسکے باہر قدم رکھنا بڑی نافرمانی اور مخالف عقل و نقل سے
ہی جب حرص نے اندھا بنا دی پھر سیدھا رستہ کہان سوجھتا ہی **قطعہ**
ای قناعت توانگرم گردان ؛ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ؛ گنج صبر اختیار لقمان است ؛ ہر کرا صبر نیست حکمت نیست ؛

مسئلہ ۹۳ لَیْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلٰی عِیَالِہٖ نہین ہی وہ ہم اہل اسلام
مین سے کہ اللہ تعالی نے اسکو وسعت رزق دی ہی اور وہ اپنی عیال پر جورو بچون پر تنگی کھانے
پینے مین کرتا ہی ایسی بحالت کرنیسے روزی کی برکت جاویگی بحکم اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ
احسان کر خویشون پر دوستون پر جیسا کہ احسان کیا خدا تعالی نے تجھ پر مسئلہ ۹۴ اَکْلُ
الطَّعَامِ عَلَی السَّرِیْرِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ تخت پر بیٹھکر طعام کھانا اور دسترخوان نہین
بچھانا درویشی لاتا ہی مسئلہ ۹۵ قَطْعُ الْخُبْزِ بِالْاَسْنَانِ عِنْدَ الْاَکْلِ یُوْرِثُ
الْفَقْرَ کھانے وقت دانت سے روٹی کترنا منحوس ہی درویشی لاتا ہی مسئلہ ۹۶
مَسْحُ الْاَسْنَانِ بِالثَّوْبِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ دانتون کو کپڑے سے ملنا جیسا کہ
مسواک کرتے ہین نہایت منحوس ہی مسئلہ ۹۷ ظلم کرنا لوگون پر باعث درویشی کا
ہوتا ہی قولہ تعالی فَتِلْكَ بُیُوْتُهُمْ خَاوِیَةً بِمَا ظَلَمُوْا اَیْ خَالِیَةً بِسَبَبِ
الظُّلْمِ فرمایا خدا تعالی نے وے گھر ویران اور خالی پڑے ہین بسبب ظلم کرنے انھونکے
بحکم اَلظَّالِمُ لَا یَمُوْتُ اِلَّا حَقِیْرًا وَلَا یُحْشَرُ اِلَّا فَقِیْرًا یعنے ظالم شخص حقارت
کی حالت مین مرتا ہی اور فقیری کی حالت مین حشر کے میدان مین آتا ہی روایت ہی کہ بادشاہ
نے ایک امیر کو کسی شہر کا حاکم بنا کر بھیجا وہ امیر شہر مین مسند حکومت پر بیٹھا اور ظلم بے حد
آغاز کیا شہر کے رہنے والے عاجز ہو گئے رات کو کسی شخص نے اس حاکم ظالم کے دروازے پر
لکھدیا خانہ ظالم خراب شود۔ جب فجر کو حاکم نے یہہ لکھا ہوا دیکھا ایک سطر اسکے نیچے
اپنے ہاتھ سے لکھدی بعد از خرابی ہزار خانہ یعنے ظالم کا گھر ویران ہوتا ہی مگر ہزار گھر
ویران کرنے کے بعد اور منادی شہر مین پھرادی کہ جسنے یہہ سطر اوّل لکھا ہی حاضر آوے
اور اپنے لکھے کا جواب پاوے مین نے اوسکو معاف کیا آخر ایک شخص کاتب سطر اوّل کا
حاضر ہوا اور کہا مین لکھا ہون کہا جواب بھی اسکا پڑھ لے اور یون کہا کہ مین ظالم نہین
ہون بلکہ تمھارے اعمال کی شامت کا بدلا لینے والا ہون ابیات نفیکی ناپسند خدای

دہر ظالم

دِہد حاکم عادل و نیک رای ٭ چو خواہد کہ ویران کند عالمی ٭ نہد ملک در پنجۂ ظالمی ٭
مسئلہ ۹۸ اَلْاِصْرَارُ عَلَی الْمَعْصِیَةِ بِلَا نَدَامَةٍ یُوْرِثُ الْفَقْرَ گناہ کے کامون
پر ضد کرنا اور ندامت نکرنا درویشی اور مفلسی کا باعث ہی یعنے گناہ کرتا ہی اگر کسی نے منع کیا تو
اور زیادہ ضد کرتا پشیمان نہین ہوتا بلکہ منع کرنے والے کو دشمن سمجھتا ہی آخر کو مفلس ہوجاتا
ہی **بیت** بخت و دولت بکاردانی نیست ٭ جز بتائید آسمانی نیست ٭ نیکبختی
اور دولت کچھ عقل و ہنر سے نہین آتی جب تک کہ خدا تعالی کی مدد نہو جب دولت ملی اور
اسنے منعم حقیقی کی تابعداری نکی بلکہ اسکی نافرمانی مین مستعد ہوا اب دولت کو زوال آیا
جو کام نکرنے کے تھے سو کیا مفلس دو جہان کا بن گیا سچ ہی داتا کے تین گن دیوے
دلاوے چھین لیوے - پانچ شخص ہمیشہ مفلس رہینگے انکو خیر و برکت کبھی نہوگی ایک
قَاطِعُ الشَّجَرِ کہ روزگار اسکا ہر اجھاڑ کاٹنا اور لکڑی بیچنا ہی دوسرا ذَابِحُ الْبَقَرِ
گاو ذبح کرنیکا دھندھا کرتا ہی تیسرا بَایِعُ الْبَشَرِ بردہ فروش چوتھا شَارِبُ الْخَمْرِ
شراب پینے والا کبھی برکت ندیکھیگا پانچوان وَالنَّائِمُ عَنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ پانچوان
وہ کہ نماز عشا و فجر سوفے مین کھو دیوے نعوذ باللہ منہا **مسئلہ ۹۹** جس برتن مین
کھانا کھایا ہی بعد اسی برتن مین ہاتھ دھونا منحوس ہی لَا تَغْسِلْ یَدَیْكَ فِیْ اِنَاءٍ
اَكَلْتَ مِنْهُ لَا تَوَسَّدْ عَتَبَةَ الْبَابِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَيْهَا وَلَا تَضَعْ يَدَكَ
تَحْتَ خَدِّكَ وَاَنْتَ قَاعِدٌ وَلَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ حَوْلَ رُكْبَتِكَ وَلَا تُفَرْقِعْهَا
یعنے جس باسن مین کھانا کھایا ہی اسی مین ہاتھ دھونا دروازہ کی دہلیز پر تکیہ نہ لگانا اور
اسپر سر رکھکر سونا نہین اور اسپر بیٹھنا نہین اور ہاتھ گال کے نیچے رکھکر بیٹھنا نہین
اور انگلیان گھٹنون پر رکھنا اور انکو پھوڑنا نہین **مسئلہ ۱۰۰** قرآن شریف گھر مین
موجود ہی اور کبھی اسکی تلاوت نکرنا درویشی لاتا ہی لازم ہی کہ ہر روز فجر مین کچھ کبھی
اسمین سے پڑھا کرے **مسئلہ ۱۰۱** ماں باپ استاد و مرشد کی نافرمانی کرنا درویشی کا

باعث ہوتا ہی لازم ہی کہ انکی تابعداری اور ادب کرے وہ جو نصیحت کرتے ہیں تمہاری بہتری کی ہی

باب دوم آیۃ فوائد کہ جن پر عمل کرنے سے برکت اور تونگری

کا فائدہ دو جہان میں حاصل ہوتا ہی اس باب میں کئی حدیث شریف اور اقوال بزرگان دین اور وظایف اوراد لکھے ہیں نیک اعتقاد سے عمل کرے دو جہان کی مراد پاوے اور فقر و غنا کی افضلیت کو بغور دیکھیے چار قسم کے انسان اول بیان ہو چکے قسم اوّل دنیا و آخرت میں تونگر ہیں قسم دویم دنیا میں مفلس و آخرت میں تونگر ہیں قسم سیوم دنیا میں تونگر و آخرت میں مفلس ہیں قسم چہارم دنیا و آخرت میں مفلس ہیں

ف ۱ لَيْسَ الْغِنَىٰ عَنْ كَثْرَةِ الْمَالِ وَالْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنَىٰ عَنِ النَّفْسِ یعنے بہت مال و اسباب ایک کے پاس ہی سو غنی نہیں بلکہ غنی وہ ہی کہ جس کی ذات میں قناعت اور دل بھرا ہوا ہی تونگری بدل است نہ بمال بزرگی بعقل است نہ بسال

ف ۲ مُلُوكُ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي الْقَانِعُونَ بِالْقُوتِ يَوْمًا بِيَوْمٍ حضرت نے فرمایا ہی کہ میری امت میں سے جنت میں وہ لوگ بادشاہ ہوجاوینگے جو دنیا میں قناعت کرتے ہیں اور یوم جدید و رزق جدید پر عمل ہی

ف ۳ اَلْحَرِيصُ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ فَقِيرٌ وَصَغِيرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قِلَّةِ الْمَالِ غَنِيٌّ وَكَبِيرٌ حرص کرنے والا فقیر اور ادنیٰ شخص ہی اگرچہ بڑا مالدار ہو اور قناعت کرنے والا غنی اور بزرگ ہی اگرچہ کم مال رکھتا ہو

ف ۴ رَكْعَتَانِ مِنْ مُؤْمِنٍ فَقِيرٍ صَابِرٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً مِنْ غَنِيٍّ شَاكِرٍ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے دو رکعتیں ایماندار فقیر صابر پڑھتا ہی سو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غنی شاکر کی ستر رکعتوں سے بہتر ہی

ف ۵ نِعْمَ الْأَمِيرُ عَلَىٰ بَابِ الْفَقِيرِ وَبِئْسَ الْفَقِيرُ عَلَىٰ بَابِ الْأَمِيرِ یعنے کیا اچھا وہ امیر ہی جو فقیر کے دروازے پر خدمت کرنے اور دعا لینے کو جاتا ہی اور کیا برا وہ فقیر ہی جو امیر کے دروازے پر دنیا مانگنے کو جاتا ہی

ف ۶ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ یعنے آدمی اسی کے ساتھ

حشر مین اٹھیگا جسکو وہ دنیا مین دوست رکھتا ہی **ف ۷** اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللهِ
یعنے کسب کرنے والا اللہ کا دوست ہی اور روزگار پیشہ تجارت ہنر مزدوری تونگر ہونے کا
بڑا سبب ہی ہنرمند کبھی بھوکا ننگا فقیر نرہیگا اسکا ہنر روز بانی کا جھرا جاری رکھتا ہی
ف ۸ عَمَلُ الْاَبْرَارِ مِنَ الرِّجَالِ الْخِيَاطَةُ وَمِنَ النِّسَاءِ الْغَزْلُ فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے عمل یعنے دھندھا نیک بخت مردون کا درزی پنے کا یعنے سینے کا ہی
اور نیک بخت عورتون کا کاتنے کا یعنے دھاگا بانٹنے کا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
اوقات گھر مین بیٹھکر کپڑا سیتے تھے - ادریس علیہ السلام اور لقمان حکیم کا پیشہ خیاطت کا
تھا اَلْغَزْلُ بمعنی ریسیدن یعنے کاتنا روئی چرخے پر بانٹنا دھاگا بنانا اور دوسرے
معنے اَلْغَزْلُ عورتون کے ساتھ بازی کرنا جوانی کی حکایت اور عشق عورتون کا بیان کرنا
ہوتا ہی شاعرون کے نزدیک غزل اسی کو کہتے ہین جس مین عورتون کے حسن کی
تعریف اور عشق اور بیان ہجران ووصال کا ہووے **ف ۹** حکمانے لکھا ہی کہ وقت
اور محنت دولت کے مانباپ ہین جو شخص ہر وقت محنت وکام وکسب کرتا رہیگا بفا اللہ
سستی مین کھیل مین وقت نکھوویگا بیشک تونگر بنیگا اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ
وقت ایک تلوار کاٹنے والی ہی جسکے ہاتھ مین رہے وہ امیر بنے **ف ۱۰** امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی سے روایت ہی کہ کسی آدمی کو دیکھتے آپ پوچھتے هَلْ لَهُ حِرْفَةٌ
فَاِنْ قَالُوْا لَا اَسْقَطَ مِنْ عَيْنِيْ کیا یہہ شخص کچھ روزگار کام کرتا ہی اگر کہا نہین
تو میرے چشم اعتبار سے اسکو گرا دیتا ہون **ف ۱۱** مَرَّ داؤد علیہ السلام
بِاِسْكَافٍ فَقَالَ لَهُ يَا هٰذَا اعْمَلْ وَكُلْ فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَنْ يَعْمَلُ وَيَاْكُلُ
وَلَا يُحِبُّ مَنْ يَاْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ داؤد پیغمبر علیہ السلام کسی چمار کی دوکان پرسے
گذرے ایسا فرمائے ای فلان عمل کر اور کھا پس تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی
اسکو جو اپنی محنت کی روٹی کھاتا ہی اور نہین دوست رکھتا ہی اسکو جو کھاتا ہی اور کچھ

عمل کام نہین کرتا ہی ف ۱۲ مَعْدَنُ الْحَدِیْدِ اَفْضَلُ مِنْ مَعْدَنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ یعنے کھان لوہے کی افضل ہی سونے روپے کی کھان سے مطلب یہہ نظر آتا ہی کہ جن ملکون مین سونے روپے کی کھان تھی اس ملک مین کے لوگ مغرور ہوے عیش و عشرت مین سُست ہوگئے محنت کرنا چھوڑ دیا اور جس ملک مین بلاد غربی کی طرف لوہے کی کھان تھی وہان کے لوگون نے محنت اور ہنر سے چاقو مقراض سوزن وغیرہ سلاح ہتیار بنا کر علم و ہنر کی قوت سے ملکون مین تجارت شروع کردی اور سونے روپے کی کھان کے مالک بن گئے اور محنت کے زور سے اپنا لوہا سونے روپے سے بہتر کرتا ہے اور سب ملکون کو اپنا تابعدار بنا ہے ہنر اور محنت سے اُنکا لوہا سونے سے بھی زیادہ افضل بن گیا ف ۱۳ کَسْبُ الْحَلَالِ وَالنَّفَقَۃُ عَلَی الْعِیَالِ مِنْ اَعْمَالِ الْاَبْدَالِ یعنے کسب حلال سے روزی پیدا کرنا اور اپنے عیال و خویشون کی پرورش کرنا ابدال اولیا کا کام ہی ف ۱۴ مَنْ رُزِقَ مِنْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ جسکو خدا نے رزق دیا جس کام اور حرفت مین تو اسکو لازم ہی کہ تمام عمر وہی کام کرے ایسا نہین کہ حرص کرکے اپنا کام چھوڑ دیوے دوسرے کام کے پیچھے لگے کہ مجھے زیادہ ملیگا آخر ہاتھ مین کا بھی روزگار کھو دیگا اور زیادہ کی امید پر کم بھی جاتا رہیگا آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا اچھا نہین **بیت**

گر زمین را بآسمان دوزی ٭ نستود جو زیادہ از روزی ٭ ف ۱۵ خَیْرُ رَأْسِ الْمَالِ الدِّیَانَۃُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ غَفْلَۃَ التُّجَّارِ وَحِرْصَہُمْ لِطَیِّ الْبِلَادِ سَبَبًا لِمَصَالِحِ الْعِبَادِ یعنے بہتر پونجی آدمی کی دینداری ہی شکر و سپاس ہی خدا کا جسنے تاجرون کو غفلت مین گرفتار کیا اور شہر بشہر پھرنے کا شوق دیا کہ یہہ سبب ہوا بندون کی مصلحت معیشت کا چنانچہ علما کی روزی شہر بشہر پراگندہ کیا تا وے ہر ملک مین جاوین اور وہان کے باشندون کو ان سے علم کا فیض پہنچے

ف ۱۶ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین قطعہ لَقَدْ طُفْتُ فِي شَرْقِ الْبِلَادِ وَغَرْبِهَا ؛ وَجَرَّبْتُ هٰذَا الدَّهْرَ بِالْيُسْرِ وَالْعُسْرِ ؛ فَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ؛ وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ ؛ یعنے مین مشرق مغرب کے ملکون مین بہت سیاحت کیا اور زمانے کی تنگی اور فراخی کا بہت تجربہ حاصل ہوا کوئی چیز دین کے بعد تونگری سے بہتر نہین دیکھا اور کوئی چیز کفر کے بعد فقیری سے بدتر نہین دیکھا یہان فقر درویشی کے معنے اکثر مفلسی تنگدستی کے ہین ف ۱۷ سفیان ثوری فرماتے ہین اَلْمَالُ فِي هٰذَا الزَّمَانِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ وَصَلَاحٌ لِصِيَانَةِ الْإِيْمَانِ ؁ اِس زمانے مین مال سے مسلمان کی عزت ہے اور وہ ہتیار ہے ایمان بچانے کے واسطے اگلے زمانے مین زہد و تقویٰ سے مسلمان کی عزت ہوتی تھی امیر و بادشاہ اسکے پاس آتے اور خدمت کرتے تھے ابھی معاملہ بالعکس ہے کیسا بھی عالم ربانی اور عارف حقانی ہو اگر مفلس ہے تو لوگون کی آنکھون مین ذلیل ہے کسیکو اس سے فایدہ نہ ملیگا بیت

مرا بتجربہ معلوم شد زپنجاہ سال ؛ کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال ؛ تونگرون کو دین کی غرض نہین رہی پھر علما و مشایخ سے ملنا اور انکی خدمت کرنا بالکل موقوف ہوگیا مگر علما و مشایخ کو دنیا کی اور کھانے کپڑے کی غرض موجود ہے اسلئے تونگر کے دروازے پر حاجت ضروری کے واسطے جانا پڑتا ہے ف ۱۸ لَابُدَّ لِلْمَرْءِ مِنْ مَالٍ يَعِيْشُ بِهٖ ؛ وَدَاخِلَ الْقَبْرِ مُحْتَاجٌ إِلَى الْكَفَنِ ؛ آدمی کو مال کمانا اور اپنی زندگی بسر کرنا ضرور ہے بلکہ مرے بعد بھی قبر مین حاجت کفن کی رہتی ہے لطیفہ کسی نے گائے بکری کو پوچھا تم ہمیشہ دودھ گھی سے بنی آدم پر احسان کرتے ہو وہ بھی تم پر احسان کا بدلہ کفن وغیرہ تمکو دیتے ہین یا نہین انھون نے روکر افسوس کے ساتھ کہا کہ بنی آدم احسان فراموش ہین جنے جان ایمان دیا رزق و امکان بخشا اسکا اور اسکے رسول کا کیا احسان فرمان مانتے ہین اور کیا قدر لوجھتے ہین ہمکو کفن دینا تو دور ہے بلکہ

جو پوست خدا نے ہمکو بخشا ہی سو بھی بعد مرنے کے اتار لیتے ہین اپنے جوتے بناتے ہین
ہڈیون کو بھی توڑ کر اپنے کام مین لگاتے ہین اور اس سے دنیا کا مال پیدا کرتے ہین **ف ۱۹**
تفتازانی فرماتے ہین طَوَیْتُ بِاِحْرَازِ الْفُنُوْنِ وَکَسْبِہَا + رِدَاءَ شَبَابِیْ وَالْجُنُوْنُ
فُنُوْنُ + وَحِیْنَ تَعَاطَیْتُ الْفُنُوْنَ وَنِلْتُہَا + تَبَیَّنَ لِیْ اَنَّ الْفُنُوْنَ جُنُوْنُ +
جب مین نے بڑی سعی و کوشش کیا اور تمام علوم و فنون کو حاصل کیا جوانی ساری
کھو یا علم کے پیچھے دیوانہ بنا کیونکہ جنون بھی فنون ہی جب تمام علم و ہنر کی مجھے بخشش
ملی اسوقت مجکو معلوم ہوا کہ تحقیق فنون بھی جنون ہی ۔ یعنے علم و ہنر دین و دنیا کے
حاصل کرنے کے لیئے ہتھیار کے مانند ہی مگر عمل کرنا گویا اُن ہتھیارون کو کام مین
لانا اور فواید اٹھانا ہی ایک گاڑی بھر کر ہمنے کتابین پڑھین بعد ایک مٹھی بھر اناج کی ،،
احتیاج دوسرے شخص کی طرف لے گئے تو تمام علم و ہنر سیکھنا ہمارا دیوانہ پنا تھا بحکم
عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَذَلَّ مَنْ طَمَعَ یعنے جسنے قناعت و صبر اختیار کیا علم و عقل کا
پھل پایا اور جسنے حرص مین دل ڈالا ذلت اُٹھایا دو ہاتھ اور ایک پیٹ خدا نے دیا
ہی اگر عقل ہی محنت کرو کماؤ کھاؤ اور کھلاؤ دوسرون کا بوجھا اٹھاؤ اپنا بوجھا
دوسرون پر مت ڈالو ۔ فضیل بن عیاض رح فرماتے ہین جب تک آدمی زندہ ہی
خوف زیادہ رکھے امید سے مگر جب موت آجاوے تو امید زیادہ رکھے خوف سے
ف ۲۰ اَلْاَکْلُ حَرَامٌ بِلَا رِیَاضَۃٍ یعنے بغیر محنت کئے روٹی کھانا حرام ہے
اسکے معنی علما نے کئی قسم سے کئے ہین اوّل یہہ کہ رزق خدا کا دیا ہوا ہی جب اسکی
عبادت ریاضت فرمانبرداری نہین کرے تو رزق اسکا مت کھا حرام خورمت بن ۔
دوم یہہ کہ جب رزق کھایا چلنا پھرنا محنت کرنا تا وہ کھانا ہضم ہوجاوے اگر ریاضت محنت
نکی تو کھانا ہضم نہوا اب دوسرا کھانا کھاوے تو بیماری ہووے وہ کھانا غیر منہضم سم قاتل
بنے اسلئے بغیر محنت کرنے کے حکما کے نزدیک ہرگز کھانا جایز نہین سیوم یہہ کہ ہر ایک

شخص اپنی روزی محنت مشقت کرکے پیدا کرے اور کھاوے دوسرے کی محنت کا پھل
آپ نکھاوے بلکہ اپنی محنت کا پھل دوسرون کو کھلاوے اسمین عقلمندی ہی ایک شیر
محنت کرکے شکار پکڑتا ہی اور دس گیدڑ بھی اسکا جھوٹا کھا کر پیٹ بھرتے ہین
بیت چو استاد ہئی دست افتادہ گیر ✤ نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر ✤ جب تو
کھڑا ہی تو گرے ہوئے شخصون کا ہاتھ پکڑ کر انکو اٹھا مدد کر خود کو زمین پر مت ڈال
اور لوگون سے حاجت مت مانگ کہ میری دستگیری کرو خود کما کر کھا غیر کی کمائی پر
دانت تیز مت کر کیونکہ بغیر محنت کئے کھانا حرام ہی **حکایت** ایک شخص جنگل
مین لکڑیان کاٹنے کے واسطے گیا تا اُسے شہر مین لا کر بیچے اپنا قوت کرے یکایک
ایک درخت پر نظر پڑی اندھا کوا بے پر و بال نظر آیا خیال کیا کہ اسکو یہان روزی
کسطرح پہنچیگی اتنے مین ایک باز نے فاختہ کا شکار کیا اپنے پنجے مین پکڑا اسی جھاڑ پر
کوے کے قریب بیٹھکر کھایا باقی وہان چھوڑ کر چلا گیا کوے نے اسکا فضلہ کھایا اپنا پیٹ
بھرا جب اُس شخص نے رزاق مطلق کی قدرت دیکھا کہا افسوس مین کس لئے بے صبر بنکر
پھرتا ہون روزی رسان مالک میرا موجود ہی جان دیا نان بھی دیگا اُسی جنگل مین
ایک پہاڑ کی غار مین جا بیٹھا ایکدن گذر گیا فاقہ سے بے طاقت ہوا دوسرا دن جب
گذرا اٹھکر بیٹھنے کی بھی طاقت نرہی ہوش جاتا رہا ایک بکریان چرانے والا وہان
آیا اسکا حال دیکھکر رحم کیا کچھ روٹی بکری کے دودھ مین چور کر ملکر اسکے منھہ مین ڈالا
قدرے پانی پلایا جب اُس شخص کو ہوش آیا آنکھین کھولا اٹھکر بیٹھا چروہا نے پوچھا تو
کون ہی یہان غار مین کس لئے آکر پڑا ہی اس شخص نے حقیقت بیان کیا باز اور
کوے کا حال سنایا چرواہا نے ملامت کرکے کہا تو تندرست جوان شخص باز پر خیال
کیون نکیا اور دیوانگی سے غار مین آکر بیٹھا اب تو کوے کے جیسا بن گیا خدا نے تجھکو
باز بنا کر تیری زندگی کا سبب کر دیا جا دھندھا مزدوری کر دیوانہ مت ہو **ف ۲۱** عناصر اربعہ سے

انسان کا وجود قایم ہی یعنے خاک سرد و خشک ہی پانی سرد و تر ہی آتش گرم و خشک ہی اور ہوا گرم و تر ہی ایک دوسرے کے ضد ہین چند روز بصورت اعتدال کے جسم کی تندرستی اور زندگی قایم ہی اگر ایک شئی ان چار مین سے کم زیادہ ہوجاوے تو آدمی ہلاک ہوتا ہی اسی طرح جہان کا وجود چار قسم کے لوگون سے قایم ہی اوّل بادشاہ امیر حاکم سپاہی آتش کی مثال ہین کہ رعیت پر رعاب سیاست کا رکھتے ہین دوم علما فضلا پیشہ ور پانی کے مانند ہین کہ دین دنیا کا انتظام صفائی و نرمی سے انصاف و دانائی کے ساتھہ تراوت قایم رکھتے ہین تیسرے سوداگر اہل تجارت ہوا کے مانند ہین ایک ملک کا مال پیدایش کے اجناس دوسرے ملک کو لیجاتے ہین خود بھی نفع پاتے ہین اور تمام رعیت کو آسایش دیتے ہین چوتھے دہقان کھیتی باڑی کرنے والے بمنزلہ خاک کے ہین کہ تمام جہان کی خوراک مٹی مین سے پیدا کرتے ہین شب و روز محنت کرکے اپنے واسطے غذا نکالکر دوسرے ہزارون مخلوق کی غذا ہر سال تازہ بتازہ تیار کرتے ہین اگر سبھی آدمی لکھنے پڑھنے والے عالم فاضل بن جاوین یا امیر تجار مالدار ہوجاوین تو کھیتی مزدوری وغیرہ اناج پیدا کرنے کا کام کون کریگا جب تک چارون قسم کے لوگون کا وجود موجود ہی تب تک جہان قایم ہی اسلیئے خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے تقدیر و اندازہ ہر ایک شئی کا مقرر کردیا اسی موجب دور عالم کا چلاجاتا ہی مفلس و غنی تونگر و فقیر دونون قسم کے لوگ ہر شہر مین ضرور ہونا چاہیئے اگر سب تونگر اور غنی ہوجاوین یا سب مفلس و فقیر بن جاوین تو خرابی جہان کی ہی **ف ۲۲** قال علیؓ لِابْنِهِ الْحَنَفِيَّه يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكَ الْفَقْرَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ فَاِنَّ الْفَقْرَ مَنْقَصَةٌ فِي الدِّيْنِ مُدْهِشَةٌ لِلْعَقْلِ دَاعِيَةٌ لِلْمَقْتِ وَالْفَقْرُ مَوْتُ الْاَكْبَرِ یعنے علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند محمد حنیف کو کہا ای فرزند مین تجھپر درویشی کا خوف رکھتا ہون پس تو اللہ تعالی سے پناہ مانگ تا مفلسی سے بچاوے کیونکہ مفلسی دین مین نقصان کرتی ہی عقل کو

زایل بناتی ہی خرابی سامنے بلاتی ہی اور وہ ایک بڑی سوت ہی خدا پناہ مین رکھے **ف ۲۳**
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ مَنْ جُمِعَ عَلَیْہِ فَقْرُ الدُّنْیَا وَعَذَابُ
الْاٰخِرَۃِ یعنے بدتر بدبخت وہ شخص جو دنیا مین بھی بے زر بے پیسہ ہووے اور آخرت مین بھی
عصیان کے باعث عذاب پاوے **ف ۲۴** اَلْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ یعنے
مال صالح مرد صالح کے ہاتھ مین نہایت کام کا ہی اسی لئے سونے روپے کے باسنون مین پانی
پینا اور استعمال کرنا منع ہوا ہی کہ اس مال کو اٹکا کر رکھنا اور لوگون کے معاملون مین خلل
ڈالنا گناہ عظیم ہی دست گردان رہنے سے ہزارون کا کام نکلتا ہی۔ **ف ۲۵**
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ فِضَّۃٍ اِنَّمَا
یُجَرْجِرُ فِیْ جَوْفِہٖ نَارَ جَہَنَّمَ لِاَنَّہٗ یُؤَدِّیْ اِلٰی مَنْعِ النَّاسِ عَنْ تَصْرِیْفِہَا
فِیْ مُعَامِلَاتِہِمْ وَلِعِظَمِ مَنَافِعِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُؤْتُوا السُّفَہَاۗءَ اَمْوَالَکُمُ
الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰمًا یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جو کوئی
پیتا ہی پانی روپے کے برتن مین سے البتہ جہنم کی آتش اسکے پیٹ مین بھری جاویگی
کسواسطے کہ لوگون کے معاملات مین پھیر بدل کرنے سے اور اسکا نفع سبھون کو حاصل
ہونے سے اسنے منع کیا حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی سفیہ نادانون کو تم اپنا مال مت دو
جو تمھارے برتنے اور زندگانی قایم رکھنے کے واسطے اللہ نے بنایا ہی اور نادان اسکو
خراب کر ڈالینگے اور ضایع کرینگے وَلِہٰذَا اَلْاَعْظَمُ وَعِیْدٌ لِمَنْ اِحْتَبَسَہٗ وَکَنَزَہٗ
فَاِنَّہٗ کَمَنْ اِحْتَبَسَ حَاکِمًا لِلنَّاسِ تَمْشِیْ بِہٖ اُمُوْرُ مَعَاشِہِمْ اسی لئے بڑے
عذاب کا وعدہ ہی اسکے واسطے جو اس کو قید رکھے گاڑ دیوے جیسا کہ اسنے حاکم کو قید
کیا جو آدمیون کے معاش کے کامون کا انتظام اور درستی رکھتا تھا کیونکہ سونا روپا جیسے
قاضی مفتی ہین آدمیون کے بہت کام آتے ہین جسنے انکی مزاحمت اٹکاو کی گویا سب آدمیون
کے کام مین خلل کیا۔ معتوہ مین اور سفیہ مین و مجنون مین فقہاؤن نے حکم کیا ہی کہ

انکو مختار اپنے خود کے مال کا بھی نکرنا چاہئے بلکہ ضروری خرچ انکو دینا اور باقی پر قاضی یا حاکم نے نظر رکھنا تا ضایع نہووے ۔ روپا سونا بنی آدم کی حاجت روائی کا ہتھیار ہی جب اسکو کسی نے قید کر رکھا دفن کیا پھیر بدل ہونے اور نفع پہنچانے سے باز رہا اور اگر توڑ کر روپے سونے کے برتن کا استعمال کرے تو اسکے خویش قوم حسد کرینگے بلکہ اسکو ہلاک کر ڈالینگے اسلئے مردون کو سونے کی انگشتری انگلی مین رکھنا حرام ہی قیامت کے دن سانپ بچھو اسکے انگلیون مین لپٹینگے اور عذاب کرینگے کیونکہ زینت مردون کی مردمی اور کمال عقل و دین بس ہی چونکہ عورتون کو عقل و دین ناقص ہی اسلئے انکو زینت کیواسطے سونا روپا پہنا جایز ہوا ہی **ف ۲۶** وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ یعنے اگر حق تعالی کشادہ کردیوے رزق اپنے بندون پر البتہ وے باغی ہوجاوین گے زمین پر اسلئے اپنی حکمت ازلی سے ہر ایک کو ہر ایک کے قدر اور احتیاط کے موجب رزق پہنچاتا ہی علماؤن کی نصیحت ہر زمانے مین ہر وقت جیسی اسوقت کے لوگون کو ضرور رہے ویسی اپنی تالیفات مین لکھدینا لازم ہی تا دیکھنے پڑھنے سے لوگون کو فایدہ ہووے کیونکہ علوم و حکمت کے خزانہ دار علما ہین تمام عمر عزیز اپنی علم کے جمع کرنے مین خرچ کردیئے ہین اگر تجارت و دوکانداری وغیرہ کامون مین خرچ کرتے وہ بھی مالدار بن کر بیٹھ جاتے مگر خدا نے انکو علم پڑھنے کا شوق دیا مال دنیا جمع کرنے کا شوق نہین دیا اس سبب وہ غریب مفلس رہگئے اب مالدارون پر انکی خدمت کرنا واجب ہی **ف ۲۷** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلتُّجَّارُ هُمُ الْفُجَّارُ فَقِيلَ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَحَلَّ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَاءَ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ وَيَحْلِفُونَ فَيَحْنِثُونَ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوداگر بدکار ہین پوچھا اصحابون نے آیا خدا تعالی نے سود حرام کیا اور بیع کو حلال کیا ہی فرمایا سچ ہی ولیکن وے لوگ باتون مین جھوٹھ بولتے ہین اور قسم کھاتے ہین اسمین حانث ہوجاتے ہین یعنے سوگند پہ عمل مطابق نہین کرتے

اور قسم توڑنے کا کفارہ یمین نہین دیتے یعنے تین روزے رکھنا یا دس مسکین کو کھانا کھلانا
سو نہین کرتے **ف ۲۸** عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہی اَلْمَالُ فِیْهِ دَاءٌ کَثِیْرٌ فَقِیْلَ
یَا رُوْحَ اللّٰهِ مَا دَاؤُهٗ قَالَ یَمْنَعُ صَاحِبَهٗ حَقَّ اللّٰهِ فَقِیْلَ فَاِنْ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ
قَالَ لَا یَنْجُوْا مِنَ الْکِبْرِ وَالْخُیَلَاءِ فَقِیْلَ فَاِنْ نَجٰی قَالَ یَشْغَلُهٗ اِصْلَاحُهٗ
عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ یعنے عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہی مال مین بہت طرح کا دکھ ہی پوچھے
لوگون نے کیا دکھ ہی مال مین یعنے تونگری مین کہا جب مال بہت جمع ہوا خدا کا حق وہ تونگر
ادا نہین کرتا ہی پھر کہا اگر اُسنے ادا کیا خدا کا حق کہا تکبر اور بڑائی خود بخود مزاج مین پیدا ہوتی
ہی اُس سے نجات نہین پاتا کہا اگر تونگر نے تکبر غرور چھوڑ دیا کہا مال کی درستی اور نگہبانی
اور بڑھانے کی فکر مین ہمیشہ مشغول رہتا ہی اور خدا کے ذکر سے غافل بنتا ہی **ف ۲۹**
یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا کَسَبْتَ فَوْقَ قُوْتِكَ فَاَنْتَ فِیْهِ خَازِنٌ لِغَیْرِكَ یعنے ای
ابن آدم جو مال تو نے کسب کیا اور اپنی خوراک و خرچ سے زیادہ کما یا پس تو اسکا نگہبان
ہی غیر کے واسطے سنبھال کر رکھتا ہی **ف ۳۰** عامر بن ربیع رضہ کا قول ہی کہ اَحَبُّ النَّاسِ
اِلَی اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ فَکَانَ اَحَبُّ خَلْقِهٖ اِلَیْهِ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَابْتَلَاهُمْ
بِالْفَقْرِ یعنے دوست زیادہ آدمیون مین اللہ کے نزدیک فقرا ہین کیونکہ بہترین مخلوق
اللہ کی پیغامبر انبیا علیہم السلام ہین اور وے سب فقر مین رہتے تھے محنت کر کے اپنا قوت
پیدا کرتے تھے **ف ۳۱** انس بن مالک رضہ سے روایت ہی یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْمَلٰٓئِکَةِ اُدْنُوْا مِنْ اَحِبَّائِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ مَنْ اَحِبَّاؤُكَ فَیَقُوْلُ اُدْنُوْا
مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ یعنے کہتا ہی اللہ تعالی فرشتون کو میرے دوستون کے پاس جاؤ
فرشتے کہتے ہین ای خداوند تیرے دوست کون ہین تب خدا فرماتا ہی فقرای مسلمین کے
پاس جاؤ جو ہمیشہ صبر و رضا کے مقام مین متوکل گذران کرتے ہین کبھی اپنے فقر و فاقہ کی شکایت
کسی آدمی کے سامنے نہین بیان کرتے کیونکہ دوست کی شکایت غیر سے بیان کرنا دوستی کا خلل

قطعہ ہوتا ہی مالک الملک کی شکایت بندے محتاج کے درپیش لانا بڑی شرم ہی
جہد رزق ارکنی وگرنہ کنی ٭ برساند خدای عزّ وجل ٭ گر روی ور دہان شیر و پلنگ ٭
نخورند مگر بروز اجل ٭ ف ۳۲ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فرمایا حضرت علیہ السلام
نے مجکو فقر سے اور فقر کو مجھسے فخر ہی۔ روایت ہی کہ ایک روز تمام دنیا کے خزانون کی کنجیان
جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس لائے اور کہا کہ اگر آپ اسکو قبول کرو تو تمام خزانے آپکے
تابع ہوجاینگے آپنے قبول نفرمایا اور رضا مالک کی اختیار کیا نہین تو بادشاہت اور تونگری
تمام جہان کی آپکی اہل بیت کو ملتی اور آپکی تمام امت غنی مالدار ہوجاتی مگر غفلت دنیا اور محبت
زر مین گرفتار ہوتے دیکھو مفلسی اور مصیبت مین جو خدا کو یاد کرتے ہین ویسا تونگری اور تندرستی
مین کہان ہوسکتی ہی بعضے علماؤن نے فقر کو اسی لیئے تونگری سے افضل شمار کیا ہی اور بعضون
نے تونگری کو بہتر کہا ہی ف ۳۳ روایت ہی کہ تابوت سکینہ کو جبرئیل علیہ السلام حضور مین
نبی علیہ السلام کے لائے تھے اسمین اگلی پیغمبرون کی نشانیان ہین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام
کی گلیم سلیمان علیہ السلام کی انگشتری موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہارون علیہ السلام کے کفش
وغیرہ کپڑے بہت سے اسمین تھے جسکے برکت کے سبب بنی اسرائیل فتحیاب ہوتے تھے جب
اس کی بے ادبی کی فرشتون نے اسے آسمان پر لے گئے اور معلّق رکھے حکم ہوا جو پسند ہو
میرے حبیب کے سو چیز اسمین سے لیوین آپنے گلیم فقر اختیار کیا جسکی برکت سے ہزارون
اولیا امت مین رسول مقبول کے پیدا ہوے اور سلسلہ ولایت کا قیامت تک جاری رہا
یہہ اولیای امت فقیر الی اللہ ایسے صاحب مرتبہ ہوئے ہین جسکو چاہا بادشاہ بنادیا چنانچہ
تاریخ الاولیا مین انکے تذکرے موجود و مرقوم بالتفصیل ایسے فقر کے مقابل تونگری
اور بادشاہی کی کچھہ حقیقت باقی نہی فقر کے سامنے تونگری کیا مال ہی بیت
نہین دنیا کی نعمت پر نظر ان پاکبازون کی ٭ نبی نے جنکو خوان فقر سے لقمہ کھلایا ہی ٭
قطعہ رَضِیْنَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ٭ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ٭ فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنِیْ عَنْ قَرِیْبٍ

وَلٰكِنْ عِلْمٍ بَاقٍ لَا يَزَالُ ؛ یعنے ہم راضی ہوئے اُسپر جو خدا نے قسمت کر دیا ہماری ہمکو علم دیا اور غیرون کو مال دیا پس تحقیق مال جلدی فنا ہونے والا ہی اور علم ہمیشہ باقی اسکو زوال نہین قبر مین بھی ساتھ حشر مین بھی ساتھ ہی **ف ۳۴** امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی لَا تَحْقِرَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّ صَغِیْرَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ كَبِیْرٌ مت حقارت کرو کسی ایک مسلمانون مین غریب مسکین کی کہ جو ادنیٰ ہی رسول اللہ کی امت کا سو خدا کے نزدیک اعلیٰ درجہ رکھتا ہی روایت ہی کہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے خادم کو پوچھا کچھ کھانے کی شئی اسباب دنیا کی گھر مین ہی اسنے کہا کچھ نہین مولانا شکر خدا کا کرتے تھے اور کہتے تھے بوئی خانہ اہل بیت مصطفوی در خانہ من می آید بعد ایک روز شب کو خادم سے پوچھا اسنے کہا نقد و جنس اور ماکولات بہت موجود ہی مولانا افسوس کرکے فرمائے بوئی فرعون در خانہ من می آید اسی وقت سب فقرا و مساکین کو تقسیم کردیئے چنانچہ مسکین وہ جو تین روز کی خوراک اسکے پاس ہووے اور فقیر وہ جو ایک روز کی بھی خوراک نرکھتا ہووے **ف ۳۵** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ بِاَنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِهِمْ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَهُوَ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ فقرائی مسلمین کے مین تم کو خوش خبری دیتا ہون کہ فقیر میری امت کے تونگرون سے نصف روز پیشتر جنت مین داخل ہوونگے اور نصف روز آخرت کا پانچ سو برس کا ہوگا **ف ۳۶** سلطان ابراہیم ادہم فرماتے ہین طَلَبْنَا الْفَقْرَ اِسْتَقْبَلَنَا الْغِنٰی وَطَلَبَ النَّاسُ الْغِنٰی اِسْتَقْبَلَهُمُ الْفَقْرُ ہم فقر کو طلب کرتے ہین تونگری ہمارے سامنے اگر حاضر ہوتی ہی اور دوسرے لوگ تونگری طلب کرتے ہین فقر انکے سامنے آتا ہی اَلدُّنْیَا تَطْلُبُ الْهَارِبَ وَتَهْرُبُ

مِنَ الطَّالِبِ دنیا طلب کرتی ہی اسکو جو اس سے بھاگتا ہی اور بھاگتی ہی اس سے جو اسکو
طلب کرتا ہی ہر دو قول کا مطلب ایکسان ہی **ف ۳** امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فِی اَمْوَالِ الْاَغْنِیَاءِ اَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ فَمَا جَاعَ فَقِیْرٌ
اِلَّا بِمَا مَنَعَ غَنِیٌّ وَاللّٰہُ سَائِلُہُمْ عَنْ ذٰلِکَ تحقیق اللہ تعالی نے فرض کیا ہی تونگرون
کے مال مین حصہ خوراک فقیرون کا جب کوئی فقیر بھوکھا رہا مگر یہہ کہ تونگر سے اسکو کچھہ نہ یا
ہی اور اللہ تعالی اس سبب انکو پوچھنے والا ہی یعنے تجکو اتنا بہت مال دیا تھا پھر
اس فقیر کو کسلئے بھوکھا رہنے دیا **حکایت** ایک وقت شہر خراسان مین دو فقیر
مسافر شام کو مقام کئے کہنہ مسجد مین جای بل نہ بچھونا تھا نہ خوراک خستہ گرسنہ وہان
رہے موسم سرما کا تھا تکلیف سردی کی علاوہ ہوئی رنج و غصے مین باہمدگر کہنے لگے کہ یہانکا
بادشاہ اس اپنے حرم خاص مین گرم و نرم بچھونے پر سوتا ہوگا شکم اسکا نان و کباب مرغ
مسمن سے بھرا ہوا عود و سوز سامنے رکھی ہوئی آرام تمام سے بالین ناز پر سر رکھکر خواب
شیرین مین ہوگا ہم مسافر اسکے شہر مین بھوکھے خستہ رنج و تعب مین پڑے ہین اگر کل قیامت
کے دن ہم فقرای امت تونگرون سے قبل پانچ سو برس جنت مین داخل ہوونگے اور وہ
بادشاہ خراسان کو بھی جنت مین لاوینگے تو ہم دروازے لیسے اسکو پیچھے ہٹادیونگے اور
بہشت مین نہ آنے دینگے کیونکہ دنیا مین اسنے آسایش و آرام پایا ہی اور ہم نے مصیبت
و تکلیف سو قسم کی اٹھائی ہی اور کسی نے ہماری خبر نہ لی خدا کے پاس انصاف طلب
کرینگے قضارا بادشاہ خراسان ملک صالح نام اسم بامسمی تھا اس مسجد کے قریب خوراک
پوشاک فقیرون کو تقسیم کرتا ہوا پہنچا تھا اور انکی تمام باتین سخت گوئی کی سنتا تھا
غلام سے کہا کہ یہہ خوراک و پوستین بچھونا وغیرہ انکو دے فجر مین بادشاہ نے ان
دونون فقیرون کو بلوایا خلعت و نعمت وافر عنایت کیا اپنے ساتھہ خاصہ کھلوایا وہ
دونون فقیر نہایت خوش ہوئے اور عرض کی کہ ای بادشاہ کیا خوبی اور ہنر پایا ہمارا کام

تجکو پسند آیا جو اس طرح کی نوازش فرمائی نعمت اور دولت سے سرافراز کردیا بادشاہ سنکر
خوش ہوا اور کہا مین نے آج تم سے اس لئے صلح کی ہی تاکل جنت کے دروازے مین
داخل ہونے وقت مجھے مت روکو **ف ۳۸** مَوْتُ الْاَغْنِیَاءِ حَسْرَةٌ وَمَوْتُ
الْفُقَرَاءِ رَاحَةٌ یعنے موت تونگرون کی حسرت ہی مال دولت مین انکی جان اٹکتی
ہی اور موت فقیرون کی راحت ہی پیٹ کی فکر سے چھوٹ گئے ایک فقیر کو بادشاہ
نے نظر حقارت سے دیکھا فقیر بولا ای بادشاہ دنیا مین خزانہ دولت لشکر و حکومت مین ہم تجھے
کمتر ہین لیکن زندگانی مین برابر ہین اور موت کے وقت تجھسے خوشتر ہین اور قیامت
مین تجھسے بہتر ہین **ف ۳۹** جَمْعُ الْمَالِ کَاِعْلَاءِ الْحَجَرِ الْعَظِیْمِ اِلٰی ذِرْوَةِ الْجَبَلِ
الشَّامِخِ وَخُرُوْجُہٗ کَالْقَائِہٖ مِنْہَا مال جمع کرنا مشکل ہی جیسا کہ ایک بھاری پتھر
پہاڑ کے اوپر لے جانا اور خرچ آسان ہی جیسا کہ اس پتھر کو اوپر سے نیچے گرا دینا **ف ۴۰**
لَا خَیْرَ فِیْ مَنْ لَا یُحِبُّ الْمَالَ لِیَصِلَ بِہٖ رَحِمَہٗ وَیُؤَدِّیَ بِہٖ اَمَانَةً وَ
یَسْتَغْنِیَ بِہٖ خَلْقَ رَبِّہٖ جو کوئی مال دنیا کو نہین چاہتا سو اچھا نہین کیونکہ مالدار اپنے
خویشون سے سلوک کرتا ہی امانت کو ادا کرتا ہی اور مخلوق خدا سے حاجتمند نہین ہوتا
ف ۴۱ اَلشُّہْرَةُ اٰفَةٌ وَکُلٌّ النَّاسُ یَتَوَلَّاہَا وَالْخُمُوْلُ رَاحَةٌ وَکُلٌّ
یَتَوَقَّاہَا یعنے مالداری کی شہرت ہونا ایک آفت ہی اور لوگ اسکو چاہتے ہین
اور گوشہ نشینی راحت ہی اور لوگ اس سے پرہیز کرتے ہین **ف ۴۲** قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ مَنْ اَتٰی غَنِیًّا فَتَوَاضَعَ لَہٗ لِغِنَائِہٖ تَذْہَبُ ثُلُثَا دِیْنِہٖ کہا علی رضی اللہ
عنہ نے کہ جسنے غنی کو دیکھا اور اسکی تواضع کیا مالداری کے سبب تو تیسرا حصہ اسکے
دین کا چلا گیا اور ایک روایت مین ہی کہ تونگر کو مال کے سبب کوئی سلام کرے تو اپنا
آدھا دین کھو دیتا ہی **ف ۴۳** قَالَ رَجُلٌ لِاِبْرَاہِیْمَ بْنِ اَدْہَمَ اِقْبَلْ مِنِّیْ ہٰذِہِ
الْجُبَّةَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ غَنِیًّا قَبِلْتُہَا مِنْکَ فَقَالَ اَنَا غَنِیٌّ فَقَالَ کَمْ مَالُکَ

فَقَالَ اَلْفَانِ فَقَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنَ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ فَقِيْرٌ لَا اَقْبَلُهَا مِنْكَ ایک شخص نے ابراہیم بن ادہم سے کہا کہ یہہ جُبّہ مین تم کو دیتا ہون قبول کرو آپ نے کہا اگر تو غنی ہی مین تجھسے قبول کرونگا اسنے کہا مین غنی ہون آپ نے کہا کتنا مال تیرے پاس ہی اسنے کہا دو ہزار آپ نے پوچھا اگر چار ہزار ہو جاوین تو خوش ہوگا اسنے کہا ہان آپ نے کہا تو فقیر ہی مین نہین قبول کرتا یعنے تو چار ہزار کا حاجتمند ہی ف ۱۴۴ سُئِلَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ اَمِ الْمَالُ قَالَ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَرَوْنَ اَهْلَ الْعِلْمِ عَلٰى اَبْوَابِ اَصْحَابِ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ عَكْسٍ قَالَ اَلْعُلَمَاءُ عَارِفُوْنَ مَنْفَعَۃَ الْمَالِ وَهُمْ جَاهِلُوْنَ مَنْفَعَۃَ الْعِلْمِ پوچھا لوگون نے بعض عارف مرد کو کہ علم بہتر ہی یا مال کہا علم بہتر ہی پھر پوچھا کیا سبب ہی کہ لوگ دیکھتے ہین اکثر اہل علم کو صاحبان مال کے دروازے پر سوای برعکس کے یعنے اگر علم بہتر ہی تو مالدار عالم کے دروازے پر جاوین جواب دیا کہ عالم جانتے ہین قدر منفعت مال کی اسواسطے مالدار کے پاس جاتے ہین اور وہ جاہل مالدار نہین جانتے ہین منفعت علم کی اس واسطے عالم کے دروازے پر نہین آتے ف ۱۴۵ محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہین مَا رَأَيْتُ اَذَلَّ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فِيْ مَجْلِسِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيْ رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ اَعَزَّ مِنَ الْفُقَرَاءِ فِيْ مَجْلِسِهٖ ـ اَلْفُقَرَاءُ فِيْ مَجْلِسِ سُفْيَانَ اُمَرَاءُ مین نے نہین دیکھا زیادہ ذلیل وخوار تونگرون سے مجلس مین ـ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے اور نہین دیکھا زیادہ عزت مند فقیرون سے انکی مجلس مین یعنے تونگرون کی اتنی عزت حضرت نہین کرتے تھے جتنی فقیرون کی کرتے تھے ف ۱۴۶ حدیث شریف مین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَۃِ الْمَسَاكِيْنِ ؀ یعنے ای خدا مجکو زندہ رکھہ مسکین کی حالت مین اور موت دے مجھکو مسکین کے مانند اور قیامت کے دن مسکینون کی صف مین اٹھا

مسکینون کو

مسکینوں کو دوست رکھنا اور مسکینی کی طبیعت اختیار کرنا ایماندار کی علامت ہے
ف ۱۴۷ غِنَى النَّفْسِ مَا يَكْفِيكَ عَنْ سَدِّ حَاجَةٍ فَإِنْ زَادَ شَيْئًا زَادَكَ الْغِنٰى فَقْرًا تونگری نفس کی وہ ہے جو تیری حاجت کو کفایت کرے پھر حاجت سے زیادہ اگر کچھ جمع کیا تو وہ تونگری تیری حاجتمندی کو بھی زیادہ کرتی ہے مصرع آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند لوگ تونگری طلب کرتے ہیں اسواسطے کہ راحت ہو کے آرام ملے مگر یہ انکی بھول ہے کیونکہ جتنا کارخانہ بڑھتا جائیگا اتنا غم و غصہ رنج و فکر حساب و غناء زیادہ ہوتا جائیگا اگر حلال کی کمائی کا ہے تو ایسا ہے مگر کبھی حرام کی کمائی کا مال جمع کیا ہے خدا پناہ میں رکھے دنیا کی بھی خرابی اولاد کی بے حیائی آخرت کا عذاب موجود ہے سو حقدار دعویدار سامنے کھڑے ہیں فضیحتی آخرت کی دنیا کی فقیری مفلسی سے بدتر ہے تونگری اولاد اسکی بڑی دشمن ہے **لطیفہ** ایک سوداگر مالدار کا لڑکا جوان ہو تھا قضا را اسکا باپ بیمار ہوا کسی دوست نے اس لڑکے سے کہا اگر تیرا باپ گذر جاوے تو ایک لاکھ روپئے تیرے ہاتھ میں آوینگے نہ بیماری کروگے اس لڑکے نے کہا اگر کوئی میرے باپ کو مار ڈالے تو بہتر ہے اسکا خون بہا کا روپیہ بھی مجھے ملیگا بدخواہی اپنے بزرگوں کی کرنا باعث زوال دولت و مال ہے اور خیر خواہی اپنے خویش قوم کی موجب ترقی اقبال ہے ف ۱۴۸ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ الَّذِي يُصِيبُهُ أَلَا تَرٰى أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فِي عَيْشٍ رَغَدٍ فَأُخْرِجَ مِنْهَا إِلَى الدُّنْيَا بِالْمَعْصِيَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ تحقیق آدمی محروم اور بے نصیب ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے جو کہ اسنے کیا ویسا رنج اسکو ہوتا ہے بیماری مفلسی وغیرہ کا کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام جنت میں کسطرح عیش آرام میں تھے ایک نافرمانی خطا کے سبب جنت سے نکالے گئے اور دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار ہوئے یعنے زمین کھیتی کا تخم بونا سیانی کی

انتظاری کرنا دانہ نکالنا پیسنا پکانا تب روٹی ملتی ہے شامت گناہوں کی جسطرح پر کیا ہے اسطرح کا غم آدمی پر ہوتا ہے سب اسکے عمل کا نتیجہ ہے اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو۔ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ سب پیغمبر معصوم بے گناہ ہیں اگر اُن سے ایسی خطا ہو گئی اسکو زلّات یعنے لغزش قدم کی کہتے ہیں گناہ نہیں کہتے اور اسکا ذکر ادب سے کرنا اسمین حکمت الٰہی ہے

ف ۴۹ مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِذَا صَحَّتْ فِیْهِ النِّیَّةُ یَعْنِیْ تُرِیْدُ بِهِ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ یعنے کوئی عمل اور کام علم سیکھنے سے زیادہ بہتر نہیں اگر اسمین نیت بخیر کیا آخرت کی نعمت حاصل کرنے کی تو افضل ہے اور دنیا کی دولت اسکی دلالی مین خود بخود ملتی ہے اگر کچھ نملا تو آخر جہالت کا عیب تو تجھ سے نکل جاویگا

ف ۵۰ اَلْغَنِیُّ ضِدُّ السَّفْلَةِ غنی وہ ہے جو سفلہ کا ضد ہے سُئِلَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ السَّفْلَةِ فَقَالَ هُمْ كُفَّارُ النِّعْمَةِ امام ابو حنیفہ کو سفلہ کے معنی لوگوں نے پوچھا آپ نے فرمایا سفلہ اسے کہتے جو کفران نعمت کرے یعنے حق احسان کا فراموش کرے ابو یوسف نے کہا سفلہ وہ جو دنیا کے واسطے دین بیچے۔ محمد بن حسن نے کہا سفلہ وہ جو رستون مین طعام کھاوے۔ اصمعی نے کہا سفلہ وہ جو کہتا ہے اس موافق کرتا نہین ابو معالی نے کہا جو لوگون نے اسے نصیحت کی ہے اس موافق عمل نہین کرتا ابن اعرابی نے کہا سفلہ وہ جو لوگون کے پاس دوسرون کی غیبت کرے اور گواہ تیار کرے۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا سفلہ وہ جو دین کے پردے مین دنیا کماوے اور اپنے عیب کو نہ سمجھے

ف ۵۱ غِناء زیر سے بمعنی گانا بجانا اور غَنا زبر سے بغیر ہمزہ تونگری کو کہتے ہین اور غَنّاء بمعنی انبوہ مردم در دیہ و باغ بسیار درخت چنانچہ ایک بزرگ نے کہا ہے اِیَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ فَاِنَّهُ یُسْقِطُ الْمُرُوَّةَ وَیَنْقُصُ الْحَیَاءَ وَیُبْدِی الْعَوْرَةَ وَیَزِیْدُ فِی الشَّهَوَاتِ وَاِنَّهُ یَنُوْبُ عَنِ الْخَمْرِ وَیَصْنَعُ بِالْعَقْلِ مَا یَصْنَعُ السُّكْرُ وَلَا بُدَّ فَجَنِّبُوْهُ النِّسَاءَ فَاِنَّهُ دَاعٍ اِلَی الزِّنَاءِ یعنے پرہیز رکھو گانے

بچانے سے خصوصًا عورتون کے پس تحقیق کانا مروّت کو ساقط کرتا ہی بے حیا بناتا ہی بیشرمی
اسی سے آغاز ہوتی ہی شہوت زیادہ ہوتی ہی شراب کا نائب ہی عقل کو زایل کرتا ہی نشہ کی
حالت لاتا ہی ضرور ہی کہ عورتون کو اس سے پرہیز رکھو کہ وہ زنا کی طرف بُلاتا ہی جسطرح سے
کہ امیرالمومنین عمر ابن الخطابؓ نے فرمایا ہی جَنِّبُوْهُنَّ الْكِتَابَةَ وَلَا تُسْكِنُوْهُنَّ الْغُرَفَ
یعنے پرہیز ہین رکھو عورتون کو کتابت یعنے لکھنے سے اور مت بٹھنے دو اونکو دریچون مین کیونکہ
مردون کو حرام ہی بیگانی عورت کو بدنظر سے دیکھنا اسی طرح عورتون کو بھی حرام ہی بیگانہ
مرد کو بدنظر سے دیکھنا یہہ قول حضرت عمرؓ کا روض الاخیار منتخب ربیع الابرار مین لکھا ہی
اور صحابہ کبار کا فرمان سنت رسول اللہ کے مانند ہی اور فتاوی ابرہنہ مین حدیث شریف
آن حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول کیا ہی لَا تُعَلِّمُوْهُنَّ الْكِتَابَةَ یعنے مت سکھاؤ
عورتون کو لکھنا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ سچ ہی گوشہ پردہ عورتون کا عصمت ناموس کی
کا نشان ہی جب شوہر کو غیر عورت کی طرف حرام کا خیال ہوا تو اسکی زوجہ بھی غیر مرد کی طرف
دھیان کریگی اور ناموس کی خرابی ہوگی ف ۵۲ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ وَالْفِقْهُ فِيْ دِيْنِهٖ وَكَرَّرَهُمَا
عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُكَ عَنِ الْعَمَلِ فَتُخْبِرُنِيْ عَنِ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ
الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَاِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهٗ كَثِيْرُ الْعَمَلِ
الْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَحِمَارِ الطَّاحُوْنَةِ يَدُوْرُ وَلَا يَقْطَعُ الْمَسَافَةَ یعنے پوچھا
ایک شخص نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ بہتر عمل کیا ہی فرمایا علم اللہ کے واسطے سیکھے
اور فقہ دین سدھارنے کے واسطے پڑھے اور دوبارہ آپ نے ایسا فرمایا تب اس شخص
نے کہا یا رسول اللہ مین آپ سے افضل عمل پوچھتا ہون اور آپ مجھے علم کی خبر فرماتے ہو پھر
آپ نے فرمایا تحقیق علم ہوا تو تھوڑا سا عمل کریگا سمجھکر تجکو بہت نفع ہوگا اور بے علم اگر بہت
عمل کریگا تو بھی اسکو کچھہ نفع نہین ہوگا بے علم عابد جیسا کہ چکّی پھیرانے کا گدھا تمام روز چلتا ہی

مگر منزل قطع نہین ہوتی ۔ تونگری اسلیئے بہتر ہوئی کہ مال خرچ کرکے بچون کو علم سکھاوے
غریب مفلس کیا سیکھیگا اور بچون کو کس طرح سکھاویگا شب و روز شکم پروری مین
گرفتار رہتا ہی **ابیات** ای گرفتار پای بند عیال ٭ دگر آسودگی مبند خیال ٭ غم فرزند و
نان و جامہ و قوت ٭ باز دارد ز سیرت ملکوت ٭ ہمہ روز اتفاق می سازم ٭ کہ بشب
با خدای پردازم ٭ شب چو عقد نماز می بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم ٭ **ف ۵۳**
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی بغداد تھے کسی نے ایک مسئلہ آپسے پوچھا آپنے فرمایا
مین نہین جانتا تب بعض اہل مجلس نے کہا آپ قاضی ہین ہارون الرشید خلیفہ بغداد ہر مقدمہ مین
آپسے فتوی طلب کرتا ہی آپکے فرمانے پر انصاف و عدالت کا کام چلتا ہی اتنے ہزار
درہم خزانہ بیت المال سے آپ کو ملتے ہین اور آپ کہتے ہو یہہ مسئلہ مین نہین جانتا آپنے
جواب دیا جتنا علم جس امر کا مین جانتا ہون اسکے قدر بیت المال سے مجھے ملتا ہی
سو وہ جاننے کا بدلا ہی اور جو امور کا علم مین نہین جانتا اگر اسکا بدلا تمام جہان کا خزانہ
بھی ملے کفایت نکریگا یعنے میرا جاننا کم ہی اور نا جاننا بہت زیادہ ہی **ف ۵۴**
اِذَا غَضِبَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّۃٍ غَلَتْ اَسْعَارُھَا وَلَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُھَا وَلَمْ تَزْکُ
ثِمَارُھَا وَلَمْ تَغْزُرْ اَنْھَارُھَا وَحُبِسَ عَنْھَا اَمْطَارُھَا وَغَلَبَھَا شِرَارُھَا وَاَقَلَّ
عُلَمَاءُھَا یعنے جسوقت اللہ کا غضب کوئی قوم پر آتا ہی تو اس ملک مین نرخ ہر شئی کا گران
ہوتا ہی سوداگرون کو نفع نہین ملتا میوہ بگڑ جاتا ہی نہرین خشک ہوتی ہین برسات
نہین برستا ہی شریر لوگ غالب ہوتے ہین اور علما کم ہوجاتے ہین اور اس سبب سے
تمام تونگر مفلس ہوتے ہین اور ملک ویران ہو جاتا ہی **ف ۵۵** اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ
تَعَالٰی بِالْقَوْمِ خَیْرًا کَثَّرَ عُلَمَاءَھُمْ وَاَقَلَّ جُھَلَاءَھُمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ
بِالْقَوْمِ سُوْءً کَثَّرَ جُھَلَاءَھُمْ وَاَقَلَّ عُلَمَاءَھُمْ جبکسی قوم پر خدا تعالی خیر و
برکت کا ارادہ کرتا ہی تب اس قوم مین دانا عالم زیادہ پیدا ہوتے اور جاہل لوگ کم ہوتے ہین

اور

اور جس قوم پر حق تعالی الغضب کرتا ہی وہان جاہل لوگ زیادہ پیدا ہوتے ہین اور دانا
عالم کم ہوتے ہین یعنے اگر عالم دانا کوئی ہوئے بھی تو خاموش رہتے ہین علم کو چھپاتے ہین
اپنی جان وآبرو کو ڈرتے ہین خدا کا اور اسکے رسول کا حکم برابر آشکارا ظاہر نہین کرسکتے
وقت دیکھکر بات کرتے ہین جیسی ہوا چلی ویسی پیٹھ دیتے ہین اگر شریعت کا حکم ظاہر بھی
کرے تو کون سنتا ہی اور کون انکی بات مانتا ہی بلکہ انکے مقابلے ہین خلاف شرع باتین
بناتے ہین سو بہت لوگ ہین وے جہالت کو قوت دیتے ہین اور دنیا کمانے کے واسطے
افتخار کرتے ہین اور ہزارون غریب مسلمانون کو گمراہ کرکے دوجہان کے عذاب ہین گرفتار
ہوتے ہین کیونکہ دنیا کمانے کا ہنر وپیشہ وری کا رستہ انکو آتا نہین سوائے اسکے کہ لوگون کا
مال جھوٹھ بولکر کھاوین کہ احمقون کا مال عاقلون کی غذا ہی حق بولنے کا وقت نہین رہا
ناحق بولکر اپنا شکم پر کرنا ضرور ہی نعوذ باللہ منہا یہانتک ناحق کو زور ہوا ہی کہ
تقلید ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی چھوڑدی لامذہب غیر مقلد بنے اور بہتون کو لامذہب
بناڈالے اور قید تقلید مذہبی سے فارغ ہوکر شتر بے مہار کی طرح خواہش نفسانی
کے تابعدار بنے اور ربقہ اسلام کو رقبہ ارادات سے نکالکر اہل ہوا کے مقلد ہوئے
اگر کہین کہ تمہارے باپ دادا حنفی کے مقلد تھے انکے مرشد استاد سبھی حنفی مذہب کے تھے
تھے تم کسواسطے غیر مقلد بنے اور لامذہب ہوگئے جواب دیتے ہین کہ اس زمانے ہین
ایک مذہب کی تقلید کرنا ہمسے ہو نہین سکتا اسلئے کھانے پینے ہین عبادات
معاملات ہین آسانی کے واسطے غیر مقلد لامذہب ہوگئے ہین اب سب کامون ہین
آزادی حاصل ہی اَللّٰھُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ آخر زمانے کے
لوگ خصوصًا علما اوّل کے زمانے کے علما کو بد بولنے لگے اور ناحق انکے اوپر
بہتان دھرنے لگے یہہ بھی ایک بڑی نشانی قیامت کی ہی مسلمانون ہین تخم
نفاق بویا گیا دین ہین فساد علماؤن کے نفاق سے پیدا ہوا اور افلاس کا

بڑا سبب اہل اسلام مین یہی ہوا **مصرع** ماہی از سر گندہ گردد نے ز دُم ✤ آج تک اہل سنّت وجماعت کے علما فضلا مقلّدین ائمہ اربعہ نے علم فقہ حدیث تفسیر فرایض تصوف کی کتابین وغیرہ تصنیف وتالیف کئے ہین تقلید مذہب چھوڑ کر لامذہب نہین بنے ہین کتاب موطاء امام محمد کی مشکوٰۃ شریف مشارق الانوار تیسیر الوصول جامع صغیر وجامع کبیر علم حدیث کی کتابین بنائے لاکھہ حدیث کے حافظ تھے لیکن اکثر حنفی یا شافعی مذہب کے مقلد تھے اور یہہ لوگ اس زمانے مین مشکوٰۃ شریف اور مشارق الانوار پڑھکر محدّث غیر مقلّد بنے جنکی کتابون سے فیضان علم پائے انکا مذہب چھوڑکر منکر اپنے اُستادون سے ہوئے ہین عذاب دارین انکے لئے بیشک موجود ہے جو تیرھوین صدی تک علم دین کا پہنچا سو مقلّدین علما وفضلا واولیا ومرشدین معلّمین کے ذریعے سے پہنچا جسکا خلاصہ جامع الفتاوی مین مع دلایل مذکور ہوا ہے ان غیر مقلّدین لامذہب کو جن علما وفضلا کے ذریعہ سے علوم دین پہنچا سو اہل سنّت وجماعت زمان سلف وخلف کے تھے سفلہ وکافر نعمت وہی شخص ہوتا ہے کہ جن استادون کی تالیفات وتصنیفات سے اسنے تعلیم پائی پھر انکو کافر مشرک یا بدعتی کے لفظ سے متہم کیا خدا ہدایت دیوے اور توبہ نصیب کرے **ف ۵ قطعہ** شَكَوْتُ إِلَىٰ وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِي ۞ فَأَرْشَدَنِي إِلَىٰ تَرْكِ الْمَعَاصِي ۞ فَإِنَّ الْعِلْمَ نُورٌ مِنْ إِلٰهٍ ✤ وَنُورُ اللهِ لَا يُعْطَىٰ لِعَاصِي ✤ ابو المعالی فرماتے ہین کہ مین نے میرے استاد وکیع رحمہ اللہ علیہ کی خدمت مین شکایت کیا کہ مین قوت حافظہ اور ذہن کا ال کم رکھتا ہون آپنے ارشاد کیا کہ گناہ کے کامون کو بالکل ترک کردے۔ پس تحقیق کہ علم اللہ کے فضل سے نور ہے اور نور اللہ کا گناہگار کو نہین دیا جاتا ہے بعد توبہ استغفار کیا تب سبق یاد رہنے لگا کتاب معیار الحق مین فلان مولوی دہلوی نے کیسی تہمت ائمہ اربعہ پر خصوص امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر باندھی ہے بعد مکہ معظّمہ مین اپنے لکھے سے توبہ کیا علما کی حضور مین استغفار پڑھا جب ہندوستان مین

آیا سب بھول گیا اور کہا کہ فقط تعزیر شرعی سے خود کو بچانے کے واسطے عذر استغفار کیا
تھا بعد چند مدت کے جب کلکتے کو گئے وہان اپنا قول بھول گئے جیسے تھے ویسے بنے سچ
ہی دروغگو را حافظہ نباشد مولوی قطب الدین دہلوی نے بحکم لکل فرعون موسی کتاب
مذکور کا خوب ردّیہ لکھا چنانچہ اظہار الحق وایضاح الحق مین مبسوط اسکا بیان چھپا ہی اسطرح
کے لامذہب مولویون نے تمام ہندوستان کے علماؤن کا نام بدنام کیا ہی اورسخن پروری
و نفسانیت کے سبب دونون طرف والے افراط و تفریط مین پڑے اور حق بات چھوٹ گئی
عوام مسلمین کے ایمان مین شبہ واقع ہوئی حق پر کون ہی ہم اِن کا کہنا مانین یا اُن کا
مغالطہ بڑا ہوگیا خدا پناہ مین رکھے **ف۵۷** قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیَّنَ اللہُ
السَّمَاءَ بِثَلَاثٍ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْکَوَاکِبِ وَزَیَّنَ اللہُ الْاَرْضَ بِثَلَاثٍ
بِالْعُلَمَاءِ وَالْمَطَرِ وَسُلْطَانِ الْعَادِلِ یعنے خدای تعالیٰ نے آسمان کو زینت دیا تین
چیزون سے آفتاب ماہتاب اور ستارون سے اور زمین کو خدا نے زینت دیا علما سے
باران رحمت سے اور سلطان عادل سے مولانا عبد الرحمن جامی فرماتے ہین **بیت**
فلک را انجمن افروز زانجم ✤ زمین را زیب انجم دہ بمردم ✤ **ف۵۸** اَلْعِلْمُ قَائِدٌ
وَالْعَمَلُ سَائِقٌ وَالنَّفْسُ حَرُوْنٌ فَاِذَا کَانَ قَائِدٌ بِلَا سَائِقٍ بَلَدَتْ وَ
اِذَا کَانَ سَائِقٌ بِلَا قَائِدٍ عَدَلَتْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا یعنے علم نفس کو آگے
کھینچنے والا ہی معاد کی طرف اور عمل پیچھے سے ہانکنے والا ہی اور نفس سرکش بیل کے مانند
حیوان ہی اگر آگے کھینچنے والا ہوا اور پیچھے ہانکنے والا نہین ہی تو وہ حیوان سستی
کریگا رفتار مین اڑتا جائیگا اگر پیچھے ہانکنے والا ہی اور آگے کھینچنے والا نہین تو وہ حیوان
کھانے پینے مین کبھی سیدھے طرف دوڑیگا کبھی بائین طرف کو جاویگا راہ راست پر
ہرگز نہ چلیگا الغرض دونون علاقے یعنے آگے کھینچنے والا علم اور پیچھے سے ہانکنے والا عمل
اِس سرکش حیوان کے واسطے سیدھے رستے پر چلانے کے لیے ضرور چاہئے عقلمند علماؤن نے

تقلید کی رسّی نفس کی گردن مین صراط مستقیم پر برابر چلنے کے واسطے باندھی ہی جب رسّی گردن سے نکال ڈالی اب نہ قائد کا زور چلتا ہی نہ سائق کا جب ھر نفس سرکش کو بزہ چرنے مین معلوم ہوا شتر بے مہار کی طرح چل دیا دین داری کہان رہی جو لباس جی چاہا پہنے جو کھانا جی چاہا کھا لئے اپنا دو رخ ہر طرح سے بھرنے لگے نہ بزرگون کا ادب رہا نہ مسلمانون سے شرم باقی رہی مہذّب باخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ ہو گئے ننگے نہانا کھڑے ہو کر بول کرنا کانٹے چھُرّی سے کھانا اختیار کر لیا آزاد منش بنے

بیت

قرار برکف آزادگان نگیرد مال ✦ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال ✦ کسی شخص کی نصیحت بھی قبول نہین کرتے مولوی کا لفظ مانع ہوتا ہی اگر قبول کرین تو عالم کی نظر مین ہلکے ہو جائینگے ناصح کا احسان ماننے کے عوض اُس سے جھگڑنے کو تیار ہو وینگے یہ علما حق پوش ہین خود بھی ڈوبتے ہین اور ہزارون کو ڈباتے ہین دنیا کے واسطے اپنا ایمان کھوتے ہین نعوذ باللہ منہا مفتی صدر عدالت علاقہ مدراس سید ارتضا علی خان صاحب نے ایسے لوگون کی شان مین لکھے ہین ظاهرهم ازين من الطاؤس وباطنهم انتن من الناؤس فافهم ولا تكن من الغافلين ✦ **ف ۵۹** قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مُنَاجَاتِہٖ لِمَ تَرْزُقُ الْاَحْمَقَ وَتَحْرِمُ الْعَاقِلَ فَقَالَ لِیَعْلَمَ الْعَاقِلُ اَنَّہٗ لَیْسَ فِی الرِّزْقِ حِیْلَۃُ الْمُحْتَالِ یعنے موسیٰ علیہ السّلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کرتے وقت پوچھا کیا سبب ہی کہ نادان کو بہت رزق دیتا ہی اور عقلمند کو محروم رکھتا ہی حکم آیا تاکہ عقلمند سمجھے کہ زور و حیلہ سے یا فریب و مکر سے رزق نہین ملتا

ابیات

اگر روزی بدانش برفزودی ✦ ز نادان تنگ تر روزی نبودی ✦ بنادان آنچنان روزی رساند ✦ کہ دانا اندران حیران بماند ✦ **ف ۶۰** قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فرمایا خدا تعالیٰ نے بے تحقیق ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہی کہ عین اُس سختی مین آسانی خدا بھیجدیتا ہی تحقیق اس مشکل کے ساتھ آسانی

دوسری بھی ہی کہ اُس مصیبت کا بوجھ اٹھا لیتی ہی اسواسطے مصیبت مین صبر کرنا اور حق تعالیٰ کی رضامندی رکھنا
تو حق تعالیٰ کی درگاہ مین مرتبون اور درجون کی بلندی کا سبب ہوتا ہی مفلسی مین جب شکایت
نکیا تو جلد خدا تونگری بھیجکر مشکل آسان کردیتا ہی دیکھو کہ بندے پر اپنی خدمت اور مشقت
اٹھانے کا حق ثابت کرے کیواسطے نوکر آقا کی خدمت مین بھوکا پیاسا جان تک بھی دریغ
نہین کرتا تا دنیا کا منصب امارت کا بڑھتا چلے اور جاہ و منزلت حاصل کرنے کی امید مین
سپاہی سردار کے حکم پر جان دینے کو تیار ہوجاتا ہی اور ضرور بادشاہ اس جانفشانی
کے بدلے مین اسکو عالیجاہ بناتا ہی خدا کی خدمت مین جو محنت مصیبت گذریگی اسکا حق
کبھی آیندہ ضایع نجاویگا بے شک مرتبہ عالی پاویگا بیت اِذَا اشْتَدَّتْ لَكَ الْبَلْوٰی
فَفَکِّرْ فِیْ اَلَمْ نَشْرَحْ ✤ فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَکَّرْتَهٗ فَافْرَحْ ✤ یعنے جب تجھپر
سخت بلا اگر پڑی تو سورۂ الم نشرح کی معنی مین فکر کرکے دیکھ کہ لفظ عسر یعنے سختی کا دو
یسر یعنے آسانی کے درمیان ہی جب تو غور کریگا خوش ہوگا یعنے جب کشادگی کے
ساتھ تنگی ملی تو تنگی کے بعد کشادگی بے شک ملیگی مشکل اور آسانی تنگی اور کشادگی آپس
مین ضد ہین **مصرع** گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند ✤ رات اندھیری
آئی مگر ضرور اسکے ساتھ صبح کی روشنی لگی ہوئی ہی بہت خوشی مین غم سے غافل ہونا اور
بہت غم مین خوشی کی امید چھوڑنا مزاج کتنا بھی قوی تندرست ہی مگر موت سے غفلت
نہین کرنا اور بیماری کتنی بھی سخت ہی مگر تندرستی سے ناامید ہونا اسی واسطے العسر کو
الف لام لگاکر معرفہ خاص کیا اور لفظ یسر کو نکرہ اسم عام رکھا تا حالت غم مین رضامندی
مالک پر خوش رہے ۞ **ف ٦١** **بیت** یَرْزُقُ ذَا الْجَهْلِ عَلٰی جَهْلِهٖ ✤ وَذَا الْحِجَا
مِنْ حَذْقِهٖ یُحْرَمُ ✤ شمس المعالی فرماتے ہین نادان شخص اپنی نادانی سے اتنی بہت فکر
معیشت نہین کرتا ہی مگر خدا تعالیٰ اسکو بخوبی رزق مہیا کردیتا ہی اور صاحب ہنر اپنی دانائی
کے سبب فکر کرکے محروم رہتا ہی ۞ **ف ٦٢** قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَانَ

اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ هَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے کچھ لوگون سے مال قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرتا ہی ادا کرنے مین اور جس نے کچھ لوگون سے مال لیا اور ارادہ کیا ڈبانے کا یعنے بدنیتی کیا تو اللہ تعالیٰ اسی کو ڈبا دیتا ہی یعنے کسی کا قرض لینا پھر ادا کرنیکی نیت پھر لینا خدا کو بہت ناپسند ہی ف ۶۳ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِنَازَةَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ فَرَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا ضَامِنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ فَكَّ اللّٰهُ رَقَبَتَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَفُكُّ عَنْ رَجُلٍ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے ابوسعید الخدری رض سے روایت ہی کہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک شخص انصار کے جنازے پر کہا حضرت نے کیا اس پر کچھ قرض ہی کہا لوگون نے ہان حضرت پیچھے پھرے تب علی رض نے کہا مین ضامن اسکے قرض کا ہوتا ہون ای رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا ای علی خدا تمھاری گردن کو چھڑاوے جسطرح سے کہ تم نے اپنے بھائی مسلمان کی گردن قرض سے چھڑائی جو کوئی شخص قرض سے کسی دوسرے شخص کو چھڑاتا ہی عذاب سے آزاد کرتا ہی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو قید سے عذاب کے آزاد کریگا۔ اگر آدمی کو عقل ہی تو آمدنی سے زیادہ خرچ نکریگا اور قرضدار نہوگا قرض ایسی چیز بد ہی نہ دنیا مین چھوٹیگا نہ آخرت مین بغیر ادا کئے علاج نہین قبح نقلی و قبح عقلی دونون قرض مین موجود ہین یعنے از روی دین بھی بد ہی اور از روی عقل بھی ہی جتنا بچھونا ہی اتنا پاؤن پھیلانا بس ہی ف ۶۴ اَتَى جِبْرَئِيْلُ اٰدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِثَلَاثِ خِصَالِ الْحَيَاءُ وَالدِّيْنُ وَالْعَقْلُ فَقَالَ اخْتَرْ وَاحِدَةً مِنْهَا فَاخْتَارَ الْعَقْلَ فَقَالَ الْحَيَاءُ وَالدِّيْنُ اُمِرْنَا اَنْ لَا نُفَارِقَ الْعَقْلَ حَيْثُ كَانَ آئے جبرئیل آدم علیہ السلام کے پاس تین

اشیا، نیک خصال لیکر ایک حیا دوسرا دین تیسری عقل اور کہا قبول کر وان مین سے
ایک چیز آدم علیہ السلام نے عقل کو قبول کر لیا اور حیا و دین کو رخصت کیا انھون نے
کہا ہمکو حکم ہی کہ جہان عقل رہے وہان تم بھی رہو **ف ٦٥** اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
فِی الْفِقْهِ فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام آدمی تابعدار پیروی کرنے والے ہین
ابی حنیفہ کے بیچ علم فقہ کے یعنے سب سے آگے فقہ مین امام ابو حنیفہ نے کلام کیا ہی
اور سراج الامۃ خطاب پایا ہی چنانچہ ایک روز اپنے اصحاب کو کہا تم سے میرا دل
خوش ہوا کہ مجھسے جو علم فقہ تم نے سیکھا ہی اسکو اچھی طرح زینت دی ہی میرے بعد
جو لوگ طالب آوینگے تم سے پوچھینگے ضرور انکو اچھی طرح سمجھانا اور علم کی عزت بڑھانا
اور قضا سے پرہیز کرنا حکایت ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو مامون الرشید خلیفہ بغداد
نے بلوایا اور کہا کہ تم بڑے عالم پرہیزگار ہو قاضی کا منصب تمکو دیتا ہون انھون نے
کہا مین اس کام کے عہدے کے لایق نہین خلیفہ نے کہا تم دروغ کہتے ہو تم قاضی کے
منصب کے لایق ہو قبول کرو نہین تو قید مین بھیجونگا ابو سلیمان نے جواب دیا اگر مین
نے سچ کہا ہی تو مین قاضی کے عہدے کے لایق نہین ہون اور اگر جھوٹھ کہا ہی تو
جھوٹھا شخص بھی ہرگز قاضی کے عہدے کے لایق نہین ہی **قطعہ** پند اگر بشنوی ای
پادشاہ ٭ در ہمہ دفتر بہ از ین پند نیست ٭ جز بخردمند مفرما عمل ٭ گرچہ عمل کار خردمند
نیست ٭ **ف ٦٦** قِوَامُ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ الْعِلْمُ وَالْکَسْبُ فَمَنْ رَفَضَهُمَا وَابْتَغَی
الزُّهْدَ لَا الْعِلْمَ وَالتَّوَکُّلَ لَا الْکَسْبَ وَقَعَ فِی الْجَهْلِ وَالطَّمَعِ فِیْ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ
یعنے دنیا اور دین کسب اور علم سے قایم رہتے ہین اگر کسی نے زہد کی خواہش کیا علم کی
رغبت نکیا اور توکل پر نظر رکھا کسب کرنے سے باز رہا تب وہ بے شک جہل مین
اور طمع مین گرا کہ مسلمانون کے مال پر ہمیشہ دانت تیز کرتا رہیگا **ف ٦٧** بَذْلُ الْجُهْدِ
فِیْ طَلَبِ الْحَلَالِ وَقِلَّةُ الْحَوَائِجِ اِلَی النَّاسِ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ سعی و کوشش کرنا

طلب اکل حلال مین اور اپنی حاجت لوگون کی طرف کم لے جانا افضل عبادت ہی **قطعه**
رزق ہر چند بیگمان برسد ❊ شرط عقل است جستن از درہا ❊ گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد ❊
تو مرو در دہان اژدرہا ❊ **ف ٦٨** محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سلیمان بن عبد الملک خلیفہ بغداد
کی مجلس مین پیوند لگے ہوئے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تشریف لے گئے خلیفہ نے
بسبب علم انکے تعظیم کی نزدیک بٹھایا اور کپڑون کو دیکھکر کہا مَاهٰذَا الثِّيَابُ الرَّثَّةُ
کیا ایسے موٹے پیوند لگائے ہوئے کپڑے ہین جو آپنے پہنے ہین آپنے جواب دیا اَكْرَهُ
اَنْ اَقُوْلَ لِزُهْدٍ فَاَطْرِيْ نَفْسِيْ اَوْ اَقُوْلُ لِفَقْرٍ فَاَشْكُوْ رَبِّيْ مجھے مکروہ معلوم
ہوتا ہی اگر مین کہون کہ زہد اور ترک دنیا کے سبب سے یہہ حال ہی تو میرا نفس پھولتا ہی
اور خوش ہوتا ہی اور اگر کہون کہ مفلسی اور فقر کے باعث سے ایسے کپڑون کا حال ہی
تو میرے پروردگار کی شکایت ہوتی ہی خلیفہ یہہ جواب سنکر خوش ہوا اور ایک ہزار دینار
اور دس طاقے عمدہ کپڑے کے آپکے مکان پر بھجوا دیا **ف ٦٩** اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ
يَسْتُرَانِ كُلَّ الْعُيُوْبِ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ كُلَّ الْعُيُوْبِ یعنے علم اور
مال تمام عیبون کو آدمی کے ڈھانپ دیتے ہین اور جہل اور مفلسی تمام عیبون کو کھول
دیتے ہین **ف ٧٠** قَالَ الثَّوْرِيُّ لَاَنْ اَخْلُفَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ يُحَاسِبُنِيْ عَلَيْهَا
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْتَاجَ اِلَى النَّاسِ یعنے ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر مین
دس ہزار درہم پیچھے چھوڑ جاؤن اور اسکا مجھے حساب دینا پڑے تو مین بہتر جانتا ہون
اس سے کہ مین لوگون کا محتاج ہوون **ف ٧١** نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى لُقْمَانَ
وَخَيَّرَهٗ بَيْنَ النُّبُوَّةِ وَالْحِكْمَةِ فَاخْتَارَ الْحِكْمَةَ فَمَسَحَ بِجَنَاحِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ فَنَطَقَ
بِهَا فَلَمَّا وَدَّعَهٗ قَالَ اُوْصِيْكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا يَا لُقْمَانُ لَاَنْ تُدْخِلَ
يَدَكَ اِلَى الْمِرْفَقِ فِيْ فَمِ تِنِّيْنٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَسْاَلَ فَقِيْرًا یعنے جبرئیل
علیہ السلام لقمان حکیم کے پاس آئے اور نبوت اور حکمت انکے پاس لائے اور کہے قبول

کروان دونون مین سے ایک چیز لقمان نے حکمت کو قبول کیا پھر جبریل نے اپنا پر انکے
سینے پر پھرا دیا علم حکمت کشف ہو گیا یعنے خواص اشیا اور خواص اسما تمام معلوم ہو گئے اور
بیان کرنے لگے جب وداع کیا اُسوقت کہا اے لقمان مین تجکو ایک وصیت کرتا ہون
یاد رکھو اگر تم اپنا ہاتھ کہنی تک اژدہا کے مُنہہ مین ڈالوگے تو بہتر ہے تم کو اُس سے
کہ سوال کرنے کے واسطے محتاجی سے ہاتھ لنبا کروگے ف ٢ لَوْ كَانَ بِالْحِيَلِ
الْغِنٰى لَوَجَدْتَنِيْ ۔ بِنُجُوْمِ اَقْطَارِ السَّمَاءِ تَعَلُّقِيْ ۔ لٰكِنَّ مَنْ رُزِقَ الْحِجَا حُرِمَ
الْغِنٰى ۔ ضِدَّانِ مُفْتَرِقَانِ اَيُّ تَفَرُّقٍ ۔ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْقَضَاءِ وَكَوْنِهٖ
بُؤْسُ اللَّبِيْبِ وَطِيْبُ عَيْشِ الْاَحْمَقِ ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر
حیلون کے سبب سے تونگری حاصل ہو جاوے تب آسمان کے ستارون کے ساتھہ میرا
تعلق ہو جاویگا ولیکن جسکو خدا نے علم و عقل دیا وہ تونگری سے مال دنیا کے محروم
رہا کیونکہ دونون مین بڑا فرق ہے باہم ضدّ رکھتے ہین ۔ اور دلیل اس بات کی قضا
و قدر کا جاری ہونا ہے کہ دانا ہمیشہ فکر مین غمگین رہتا ہے اور دیوانہ احمق خوشی سے
عیش کرتا ہے ف ٣ اَلَا اِنَّمَا الدُّنْيَا كَظِلِّ سَحَابَةٍ ۔ اَظَلَّتْكَ يَوْمًا ثُمَّ
عَنْكَ اِضْمَحَلَّتْ ۔ فَلَا تَكُ فَرْحَانًا بِهَا حِيْنَ اَقْبَلَتْ ۔ وَلَا تَكُ مَحْزُوْنًا
بِهَا حِيْنَ وَلَّتْ ۔ ابوالمعالی فرماتے ہین ہوشیار ہو کہ نہین ہے دنیا مگر ابر کے
سایہ کے مانند ہے ایک روز تجپر سایہ کرتی ہے اور پھر نکل جاتی ہے جب وقت اقبال
کا آوے تو خوش مت ہو اُس سے اور جسوقت ادبار کا ہووے اور دنیا تجھسے پیٹھہ پھیرے
تو ہرگز غمگین مت ہو ف ٤ رَضِيْتُ مِنَ الدُّنْيَا بِلُقْمَةٍ يَابِسٍ ۔ وَلُبْسِ
عَبَاءٍ لَا اُرِيْدُ سِوَاهُمَا ۔ لِاَنِّيْ رَاَيْتُ الدَّهْرَ لَيْسَ بِدَائِمٍ ۔ وَدَهْرِيْ وَعُمْرِيْ
فَانِيَانِ كِلَاهُمَا ۔ ابوالمعز فرماتے ہین راضی ہوا مین دنیا سے فقط سوکھا روکھا لقمہ روٹی
کا ملے اور لباس کے واسطے ایک گلیم بس ہے انکے سوا سے کچھ نچاہیے ۔ اسواسطے کہ مین

دیکھتا ہون کہ دُنیا ہمیشہ رہتی نہین زمانہ اور میری عمر دونون فنا ہونے والے ہین ف۵
اِذَا ضَاقَ الزَّمَانُ عَلَيْكَ فَاصْبِرْ ؛ وَلَا تَيْأَسْ مِنَ الْفَرَجِ الْقَرِيْبِ ؛ وَطِبْ
نَفْسًا فَاِنَّ اللَّيْلَ حُبْلٰى ؛ عَسٰى تَاْتِيْكَ بِالْوَلَدِ النَّجِيْبِ ؛ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین اگر تجھ پر زمانہ تنگ ہوگیا ہی تو صبر کرنا اُمید مت ہو کہ خوشی جلدی سے آویگی
اپنی خاطر جمع رکھہ رات حاملہ ہی خدا چاہے تو نجیب لڑکا تیرے واسطے لاویگی —
ف۶ ایضاً فرماتے ہین وَاِنِّيْ رَاَيْتُ الدَّهْرَ مُنْذُ صَحِبْتُهٗ ؛ مَحَاسِنُهٗ
مَقْرُوْنَةٌ بِمَعَائِبِهٖ ؛ اِذَا سَرَّنِيْ فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ لَمْ اَزَلْ ؛ عَلٰى حَذَرٍ
مِنْ غَمِّهٖ فِيْ عَوَاقِبِهٖ ؛ یعنے مین نے زمانے کو جب سے کہ یہان ہون اچھی طرح سے
دیکھا اسکی نیکی اسکے عیبون کے ساتھہ ملی ہوئی ہی پہلے جب انسان کو اول امر مین
خوش کر دیا مگر جب خوشی گذر گئی اور غم کے دن اسکے آخر مین آئے خدا اس سے پناہ مین
رکھے ف۷ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَيَّامِ
فَقَالَ يَوْمُ السَّبْتِ يَوْمُ مَكْرٍ وَخَدِيْعَةٍ لِاَنَّ قُرَيْشًا مَكَرَتْ فِيْهِ
فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ وَيَوْمُ الْاَحَدِ يَوْمُ غَرْسٍ وَعِمَارَةٍ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِبْتَدَاَ
فِيْهِ خَلْقَ الدُّنْيَا وَيَوْمُ الْاِثْنَيْنِ يَوْمُ سَفَرٍ وَتِجَارَةٍ لِاَنَّ شُعَيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
سَافَرَ فِيْهِ وَاتَّجَرَ فَرَبِحَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ دَمٍ لِاَنَّ حَوَّا حَاضَتْ فِيْهِ
اَوَّلًا وَاَرَاقَ ابْنُ اٰدَمَ دَمَ اَخِيْهِ فِيْهِ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى اَغْرَقَ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَاَهْلَكَ عَادًا وَثَمُوْدًا يَوْمُ الْخَمِيْسِ يَوْمُ
قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَالدُّخُوْلِ عَلَى السَّلَاطِيْنِ لِاَنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
دَخَلَ فِيْهِ عَلَى الْمَلِكِ فَاَكْرَمَهٗ وَقَضٰى حَوَائِجَهٗ وَاَهْدٰى لَهٗ هَاجَرَهْ
وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمُ خِطْبَةٍ وَنِكَاحٍ لِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ كَانَتْ تَعْقِدُ فِيْهِ ۵
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پوچھا تھا بعض اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دونون

دِنوں کی بابت حضرت نے فرمایا سنیچر کا دن مکر و فریب کا ہی کہ قریش کی قوم نے "
دار الندوہ مین جمع ہو کر حضرت کو ہلاک کرنے کی مشورت کی تھی اور اسی وقت جبرئیل علیہ السّلام
نے آپ کو اطلاع دی اور ہجرت کرنے کا حکم مدینہ کی جانب ہوا وہ روز زحل سے منسوب
ہی جو آسمان ہفتم پر مقام رکھتا ہی ۔ اتوار کا دن جھاڑ بونے اور عمارت کرنے کا
ہی کہ حق تعالیٰ نے ابتدا حکم دنیا پیدا کرنیکا اسی روز کیا وہ روز آفتاب سے منسوب ہی
جو آسمان چہارم پر مقام رکھتا ہی ۔ پیر کا دن چاند سے متعلّق ہی سفر و تجارت کے لئے
مبارک ہی شعیب علیہ السّلام نے اسی روز تجارت کے لئے سفر کیا اور نفع کثیر حاصل
ہوا ماہتاب کا مقام آسمان اوّل پر ہی ۔ منگل کا روز مرّیخ کے ستارے سے منسوب
ہی خونریزی سے متعلق ہی قابیل بن آدم نے اسی روز اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا
علاقہ مریخ کا آسمان پنجم سے ہی ۔ بدھ کا دن عطارد کا ستارہ نحس ہی کہ خدا نے
فرعون کو اسی روز مین غرق کیا اور قوم عاد و ثمود کو ہلاک کر دیا آسمان دویم پر
عطارد کا مقام ہی خمیس کا دن مشتری سے متعلّق جسکا مقام فلک ششم پر ہی نہایت مبارک حاجت روائی کے
لئے بادشاہوں کی ملاقات کیواسطے مبروک ہی ابراہیم علیہ السّلام اسی روز جب بادشاہ کے پاس گئے تعظیم کیا اور
بی بی ہاجرہ کو ہدیہ دیا جمعہ کا روز متعلّق زہرہ سے فلک سیوم جسکا مقام ہی نکاح شادی اور نیک کاموں
کے لئے مخصوص ہی **ف ۸** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی
سَاعَۃٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجَنَّۃِ اَلظِّلُّ فِیْھَا مَمْدُوْدٌ وَالرِّزْقُ فِیْھَا مَقْسُوْمٌ
وَالرَّحْمَۃُ فِیْھَا مَبْسُوْطَۃٌ وَالدُّعَاءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ روایت ہی نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے کہ
فرمایا مین تمکو بتلادون ایک ساعت جنّت کی ساعتون مین سے کہ سایہ اسمین پھیلا ہوا
اللہ کے مدد سے اور رزق اسمین تقسیم کیا جاتا ہی اور رحمت الٰہی اسمین نازل ہوتی ہی
کشادگی سے تمام روی زمین پر اور دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی خدا کی درگاہ مین

اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ بتلا دو ہمکو وہ ساعت کون سی ہی آپ نے فرمایا طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وہ ساعت برکت کی ہی چنانچہ شیطان اسوقت آدمی کو خواب غفلت مین ڈالتا ہی تا اسکو رزق کی رحمت و برکت نہ ملے مفلس و منحوس بنے اور بسبب افلاس کے امور شیطان مین گرفتار ہو جاوے کیونکہ مفلسون کو جلد گناہون مین گرفتار ہونا آسان ہوتا ہی **ف۷۹** مَنْ اَسْرَجَ فِي مَسْجِدٍ سِرَاجًا لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ ضَوْءٌ مِنْ ذٰلِكَ السِّرَاجِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مسجد مین ایک چراغ روشن کر دیا تو ہمیشہ فرشتے اُس شخص کے واسطے مغفرت طلب کرتے ہین جب تلک اُس چراغ کی روشنی مسجد مین ہی دوسری حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ مِنْهُ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنے جسنے ایک چھوٹی مسجد بنایا چڑیا کے آشیانہ کے مانند تو حق تعالیٰ اُسکے واسطے ایک محل جنّت مین بناتا ہی **ف۸۰** سَبْعَةٌ لِلْعَبْدِ تَجْرِي بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْ اَجْرٰى نَهْرًا اَوْ حَفَرَ بِئْرًا اَوْ بَنٰى مَسْجِدًا اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا اَوْ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوْ لَهُ اَوْ صَدَقَةً جَارِيَةً تَجْرِي لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ان حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سات چیزین ایسی ہین کہ بندے کو مرنے کے بعد بھی اسکا ثواب پہنچا کرتا ہی پہلا جو شخص کہ علم سکھایا شاگرد کو اور اسنے دوسرون کو سکھایا جب تک سلسلہ سیکھنے سکھانے کا جاری ہی وہانتک سکھانیوالے کو ثواب ملا کریگا دوسرا نہر بنوایا ہو تا لوگ اسمین پانی پیتے رہین تیسرا کوان کھودا ہو چوتھا مسجد بنایا پانچوان قرآن شریف اپنی میراث مین چھوڑ گیا چھٹا ایک تربیت یافتہ لڑکا صالح اپنے پیچھے چھوڑا ہی کہ وہ اسکے واسطے ہمیشہ نماز پڑھتا ہی اور دعا کرتا ہی ساتوان سدابرت مسافرخانہ یا جو شئی کہ اسکا فایدہ اور فیض اسکے بعد دوسرونکو ملتا ہی **تربیت** پانا تونگری کی علامت ہی اور بے تربیت رہنا مفلسی کی نشانی ہی

حکماؤں نے لکھا ہی کہ انسان کی طبیعت موثّر و متاثّر ہی تربیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتی ہی
سکھانے سے نصیحت کرنے سے علم سے تجربہ سے تغیّر و تبدّل ہوتا ہی بدخصلت نیک ہو جاتی
ہی اور بے تربیتی بے علمی بدصحبت سے نیک خصلت بد ہو جاتی ہی بعضے حکیم کہتے ہیں طبعی خاصیت
بدلتی نہیں غیر طبعی اگر ہی تو تغیر پذیر ہوتی ہی مگر متاخّرین کا قول تجربے سے ثابت ہو کہ طبعی
و غیر طبعی اخلاق اسباب حمیدہ و رذیلہ پر موقوف ہیں اگر اسباب کو پہلے بدلیں تو طبیعت
میں تغیّر ہوگا و الّا فلا۔ حقیقت میں بچہ جو طفولیت کی حالت میں ہی اسکو مہذّب یا غیر
مہذّب نہیں کہہ سکتے جب جوان ہوگا اگر نیک ہی تو مہذّب کہلاویگا اگر بد ہی تو غیر مہذّب
کہلاویگا چھوٹی عمر میں جو دین مذہب عمل قول اسکو ماں باپ سکھاوینگے ویسا بنیگا
محتاج تربیت کا ہی دہقان کے بچے حذاقت طبع کے باعث عالم فاضل وزیر و بادشاہ
بنگئے ہیں اور وزیر و بادشاہ کی اولاد بلادت طبع کے سبب مفلس جاہل فقیر ہو گئے ہیں تہذیب
اخلاق حاصل کرنے کو نسل اصیل و طبع ذکی و تربیت کامل و صحبت عاقل و ضرب پدر و
مادر بھی ضرور ہی اگر بے علم مالدار بھی ہو گیا تو بھی غیر مہذّب رہیگا اور تربیت یافتہ
مفلس بھی ہوگا مگر مہذّب کہلاویگا فقط مال طبیعت کو مہذّب نہیں کر سکتا مگر علم و
عقل کی چاشنی اسکو ضرور ہی اور قدرتی قواعد کو پہچاننا لازم تب ظاہر بصلاح آراستہ
و باطن بفلاح پیراستہ ہوگا **بیت** علم و مال و گوہر و تیغ بران ٭ فتنہ آمد در کف
بدگوہران ٭ **ف ٨١** یحیی بن معاذ الرازی فرماتے ہیں **فِي الدُّنْيَا جَنَّةٌ مَنْ
دَخَلَهَا لَمْ يَشْتَقْ إِلَى الْجَنَّةِ قِيلَ وَمَا هِيَ قَالَ مَعْرِفَةُ** اللّٰہ تعالیٰ دنیا میں
جنت معنوی ہی جو اسکو پایا جنّت موعودہ کا شوق نہیں کریگا رضائے الٰہی کو مقدم
رکھیگا پوچھا لوگوں نے وہ کیا شئی ہی کہا وہ معرفت اللّٰہ تعالیٰ کی ہی کہ غیر اللّٰہ سے
دل سیر ہو جاتا ہی **ف ٨٢** **اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ** یعنے دنیا
مومن کے واسطے زندان ہی اور کافر کو جنّت ہی باعتبار اُس نعمت آخرت کے مومن

اگرچہ یہاں شہنشاہ تمام عالم کا ہوا تو بھی مقابلے مین نعم اللہ کے زندان ہی اور جنّت
ہی دنیا واسطے کافر کے اگرچہ کتنا بھی مفلس اور مصیبت مین گرفتار ہو مگر مقابلے مین عذاب
آخرت کے اسکو جنّت ہی **ف ۸۳** معاذ بن جبل سے روایت ہی مَنْ عَلَّقَ قِنْدِيْلًا
فِي الْمَسْجِدِ صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ذٰلِكَ الْقِنْدِيْلُ وَمَنْ
بَسَطَ فِيْهِ حَصِيْرًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ الْحَصِيْرُ
یعنے جس نے قندیل لٹکایا ایک مسجد مین تو ستر ہزار فرشتے وہان عبادت کرین یہانتک
کہ وہ قندیل جب ٹوٹے اور اگر کسی نے ایک حصیر مسجد مین بچھایا تو ستر ہزار فرشتے
وہان عبادت کرین جبتک کہ اس حصیر کے ٹکڑے ہو جاوین **ف ۸۴** وَفِي الْحَدِيْثِ
الْمَرْفُوْعِ مِنْ سَعَادَةِ رَجُلٍ اَنْ يُقَدَّرَ رِزْقُهٗ فِيْ بَلَدِهٖ وَحَالَ سُكُوْنِهٖ وَ
مِنْ شَقَاوَتِهٖ اَنْ يُجْعَلَ رِزْقُهٗ فِيْ غَيْرِ بَلَدِهٖ اَوْفِيْ سِيَاحَتِهٖ یعنے حدیث
مرفوع مین وارد ہی کہ آدمی کی سعادت اُس مین ہی کہ اسکا رزق مقدّر اُسی کے شہر
مین اُسے ملتا ہو اور وہ اپنے گھر مین رہتا ہو اور اس شخص کی بدبختی ہی کہ اسکا رزق
غیر شہر مین مقدر ہو یا حالت مسافرت مین ہو **ف ۸۵** مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ الْمَسْكَنُ
الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ وَالشُّوْمُ فِي الْمَرْءَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ
یعنے آدمی کی نیکبختی کی علامت ہی کہ گھر وسیع کشادہ ہو اور ہمسایہ صالح ہو اور سواری کا
گھوڑا اچھا ہو اور نحوست فقط تین چیزون مین دیکھنا ہی عورت گھوڑا اور گھر **ف ۸۶** سُئِلَ عَنِ الْغَنِيِّ فَقَالَ
سِعَةُ الْبُيُوْتِ وَدَوَامُ الْقُوْتِ یعنے ایک بزرگ کو پوچھا کہ غنی کون ہی کہا جسکا گھر کشادہ ہی
اور ہمیشہ خوراک تیار ہی صاحب نصاب تونگر ہی جسکے پاس دوسو درہم یعنے چون روپے نقد دھرے
ہون اور اُس پر ایک برس گذر گیا چالیسوان حصّہ یعنے پانچ درہم لازم ہوئے صدقہ
زکوٰۃ دینا اور اگر زیادہ روپیہ دھرا ہی تو سو کو اڈھائی روپیے کے حساب سے
زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہی **ف ۸۷** عن عمر رضی اللہ عنہ ثَلَاثٌ يُثْبِتْنَ الْوُدَّ

فِیْ صَدْرِ اَخِیْکَ اَنْ تَبْدَاُہٗ بِالسَّلَامِ وَاَنْ تُوَسِّعَ لَہٗ فِی الْمَجْلِسِ وَ تَدْعُوْہُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِہٖ اِلَیْہِ یعنے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے تین چیزین ہین تمھارے بھائی کے دل مین تمھاری محبت ثابت کرتی ہین اوّل ابتدا سلام کی تم کرو دوییم مجلس مین اگر وہ دوست آیا تو اسکے واسطے جاے وسیع کرو سیوم جو نام اسکو بھاتا ہی اُس نام سے اسکو پکارو **ف ۸۸** بیت وَکُلُّ النَّاسِ قَدْ مَالُوا اِلٰی مَنْ عِنْدَہٗ مَالٌ ؛ وَمَنْ لَمْ عِنْدَہٗ مَالٌ فَعَنْہُ النَّاسُ قَدْ مَالُوا ؛ تمام آدمی خواہش کرتے ہین اور جھکتے ہین طرف اسکے کہ جسکے پاس مال ہی لیکن جسکے پاس مال نہین اس شخص سے بیزار ہوتے ہین یعنے مال سب آدمیون کا معشوق اور تمام بنی آدم اسکے عاشق ہین الا ماشاء اللہ جس کی بغل مین وہ معشوق جا کر بیٹھتا ہی سبھون کی آنکھین اسکی طرف لگی رہتی ہین اگرچہ وہ کسی کو ایک کوڑی بھی نہ دیوے **ف ۸۹** رُوِیَ اَنَّہٗ شَدَّادُ بْنُ حَکِیْمٍ رح خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِبَلْخٍ فَرَاٰی غُلَامًا یُمْسِکُ دَابَّۃً فَرَکِبَ الدَّابَّۃَ وَذَھَبَ اِلٰی بَیْتِہٖ وَالْغُلَامُ وَافَقَہٗ فَخَرَجَ صَاحِبُ الدَّابَّۃِ فَلَمْ یَجِدْھَا فَذَھَبَ اِلٰی بَیْتِہٖ مَاشِیًا وَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ اَخْبَرَ سَیِّدَہٗ بِمَا وَقَعَ فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنْ صَدَقْتَ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی روایت ہی کہ شداد بن حکیم بڑے عالم دیندار تھے بلخ کی جامع مسجد سے نماز پڑھکر باہر نکلے دیکھے ایک غلام سواری کا گھوڑا لیکر کھڑا ہی اور وہ غلام اور گھوڑا انکا نہ تھا الغرض بھول سے اُسپر سوار ہو گئے اور اپنے گھر کو پہنچے غلام بھی انکے ساتھ تھا مگر ازروی ادب کے انکو سوار ہونے سے اور ساتھ چلنے سے مانع نہ ہوا مالک غلام کا جب مسجد سے باہر آیا اپنا غلام اور سواری کا جانور نہ پایا لاچار پیادہ اپنے گھر کو گیا جب غلام جانور لیکر واپس آیا اور میان سے اپنے حقیقت کہی کہ فلان عالم

آپکے گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے گھر گیا مین ساتھہ تھا یون سمجھا کہ شاید آپ نے
اجازت سوار ہونے کی دی ہوگی گھوڑے کے مالک نے کہا اگر تو سچ کہتا ہی تو مین نے
تجھکو خدا کے واسطے آزاد کیا **ف ۹۰** كَانَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا
ذَكَرَ زَلَّتَهُ غُشِيَ عَلَيْهِ وَسُمِعَ اِضْطِرَابُهُ مِنْ مِيلٍ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ
يَا خَلِيلَ اللهِ الْجَلِيلُ يُقْرِءُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ هَلْ رَأَيْتَ خَلِيلًا
يَخَافُ خَلِيلَهُ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ كُلَّمَا ذَكَرْتُ الزَّلَّةَ نَسِيتُ الْخُلَّةَ
یعنے ابراہیم علیہ السلام کے دل مین خوف خدا ایسا تھا کہ جب اپنی لغزش قدم کو یاد
کرتے بیہوش ہوتے اور رونے کی آواز ایک میل پر جاتی جبرئیل علیہ السلام نے
انکو کہا کہ حق تعالی سلام کہتا ہی و فرماتا ہی آیا دوست اپنے دوست سے کبھی ڈرتا
ہی ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب مجھکو میری خطا یاد آتی ہی اتنا خوف ہوتا ہی کہ
دوستی بھول جاتا ہون **ف ۹۱** عیون المجالس مین لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی سنت نماز کے بعد یہہ تسبیح ملائکہ ایک سو بار بیچ
پڑھیگا بعد فرض نماز فجر جماعت کے ساتھہ ادا کریگا دولت دنیا اسکو بہت ملیگی
تونگر ہوجائیگا تسبیح یہہ ہی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ
وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ اور
دنیا و آخرت مین تونگری حاصل کرنے کی نیت رکھے فقط دنیا کی دولت پر نیت نرکھے بہہ تسبیح
جاہے یا نجاہے ملیگی **ف ۹۲** مَنْ تَخَتَّمَ بِعَقِيقٍ لَمْ يَزَلْ فِي بَرَكَةٍ وَسُرُورٍ
جس نے انگشتری عقیق کی پہنی ہمیشہ برکت و خوشی کے ساتھہ رہیگا **ف ۹۳**
مَنْ صَلَّى سُنَّةَ الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ يُوَسَّعُ لَهُ رِزْقُهُ وَيَقِلُّ الْمُنَازَعَةُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهِ وَيُخْتَمُ لَهُ بِالْاِيْمَانِ فرمایا حدیث شریف مین جسنے
سنت فجر کی اپنے گھر مین پڑھی کشادہ کرتا ہی حق تعالی رزق اسکا اور اسکے خوشنودی

ف ۹۴ جھگڑا اسکے ساتھہ کم ہوجاتا ہی اور اسکا خاتمہ ساتھہ ایمان کے ہوتا ہی
حصن حصین کی شرح مین لکھا ہی کہ جس شخص کو تنگی معاش ہو وے تو فجر کی نماز
کے بعد یکشنبہ کے روز یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ہزار بار پڑھا کرے دوشنبہ کے روز
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہزار بار پڑھے سہ شنبہ کے روز
درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ہزار بار پڑھے چہارشنبہ کے روز اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ہزار بار پڑھے پنجشنبہ کے روز
اَللّٰهُ مُغْنِیْ ہزار بار پڑھے جمعہ کے روز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہزار بار پڑھے اور شنبہ کے روز لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہزار بار پڑھے اور نیّت ثواب آخرت کی رکھے جلد دنیا مین
تونگر ہوجائیگا یا دونون جہان کی مراد حاصل ہووے ایسی نیّت کرے فقط دنیا کے
حاصل ہونے کی نیّت ہرگز کسی عمل مین نرکھے کیونکہ خدا سے مانگنا تو عمدہ نعمت
دارین مانگنا چاہیے یہہ دنیا فانیہ فقط مانگنا بڑی شرم کی بات ہی **ف ۹۵**
سورہ وَاقِعَه وَالْمُزَّمِّلْ وَاللَّيْلِ وَاَلَمْ نَشْرَحْ بعد مغرب ایکبار پڑھے یا ہر شب
جمعہ کو بعد عشا باوضو پڑھے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص
نے آپ سے فقر کی شکایت کی یہہ عمل آپ نے اسکو سکھایا دوسرے برس وہ
شخص آیا اور چھے ہزار درہم لائے اور کہا کہ یہہ زکوٰة کا مال حق اللہ ہی
مساکین کو آپ تقسیم کرو اور کہا کہ آپ نے وظیفہ بتلایا اسکی برکت سے خدا نے
ایک برس مین مجکو تونگر بنا دیا **ف ۹۶** تفسیر زاہدی مین ہی کہ اگر کوئی
افلاس و تنگدستی سے عاجز ہوگیا یا مشکل کام درپیش آیا تو پنج وقت نماز
کے بعد ۷۵ ہفتاد و پنج بار رو بقبلہ ہوکر یہہ دعا پڑھے بیشک اسکی روزی فراخ

ہوگی اور مشکل کام آسان ہوجائیگا مگر اوّل و آخر اس دعا کے ۱۵ بار درود شریف پڑھا کرے یا شفیق یا رفیق نجنی من کل ضیق برحمتک یا اللہ **ف ۹۷** وسعت رزق و قرضداری کے واسطے عمل مجرب راقم کے مرشدون سے خاندانی اجازت ہی ہر روز نماز ضحیٰ کے بعد چار رکعات صلوٰۃ قضاء الحاجات کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد دس مرتبے اس آیت کو پڑھے چالیس دن کے اندر حاجت روائی ہوجائیگی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا ۝ **ف ۹۸** ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھے اور جمعہ کے روز پانچ سو بار بعد صلوٰۃ الجمعہ اس دعا کو پڑھے بیشک تونگر ہوگا اور جس مراد کے واسطے پڑھے وہ مراد حاصل ہوگی اوّل و آخر سو مرتبے درود پڑھے کیونکہ درود شریف دعا کے واسطے دو پہر ہین جلد محل اجابت کو پہنچتی ہی اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک برحمتک یا ارحم الراحمین ۝ **ف ۹۹** حدیث شریف مین وارد ہی الشاۃ برکۃ والشاتان برکتان وثلاث شیاۃ غنا یعنے جسکے گھر مین ایک بکری ہی ایک برکت ہی اگر دو بکریان ہین دو برکت ہی اگر تین بکریان ہین وہ تونگر ہی **ف ۱۰۰** ابو طالب مکی رحہ سے روایت ہی کہ ہر نماز کے واسطے تازہ وضو کرے اور بعد وضو کے سید الاستغفار پڑھے اور ہمیشہ ایسی عادت معمول رکھے اللہ تعالی اسکو دنیا کے غم و فکر سے نجات دیگا اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت واعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۝

خاتمہ

ہر فرض نماز کے بعد

آیۃ الکرسی پڑھے اور ۳۳ مرتبے سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبے کلمہ توحید و تحمید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھا کرے دوجہان کا مقصد
حاصل ہووے ایضًا مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ کَثُرَ رِزْقُہٗ بِالنَّھَارِ
یعنے جو شخص شب کو بہت نماز نفل پڑھتا ہے دن کو اسکی رزق زیادہ ہوتی ہے جتنا
کام جو کریگا اسکو اتنی مزدوری ملیگی خدا کا خزانہ معمور ہے ایضًا صلوٰۃ مسعودی مین مرقوم
ہے الحدیث مَنْ وَاظَبَ عَلٰی سُنَّتِیْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَرْبَعِ کَرَامَۃٍ
اَلْمَحَبَّۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْبَرَرَۃِ وَالْھَیْبَۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْفَجَرَۃِ وَالسَّعَۃُ فِی الْعَیْشِ
وَالتَّفَقُّہُ فِی الدِّیْنِ یعنے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی ہمیشہ میری سنّت
پر عمل کریگا حق تعالی اسکو بزرگ کریگا چار کرامتون سے نیک لوگون کے دل مین اسکی
محبّت پیدا ہوگی بدکارون کے دل مین اسکی ہیبت اور رعاب پیدا ہوگا عیش و
آرام مین وسعت ہوگی اور دین کے علوم مین سمجھ پیدا ہوگی ایضًا فتوح
الاوراد مین وغیرہ اکثر کتابون مین منقول ہے کہ استغفار بہت پڑھا کرے رزق
وسیع ہوگا ایضًا اوراد فتحیہ دعا گنج العرش ہمیشہ پڑھا کرے ایضًا
مفتاح الرشاد مین ہے اَلْاِسْتِکْثَارُ فِی الصَّدَقَۃِ یَزِیْدُ فِی الرِّزْقِ
بہت صدقہ خیرات دینے سے رزق زیادہ ہوتا ہے ایضًا اِجَابَۃُ الْمُؤَذِّنِ یَزِیْدُ
فِی الرِّزْقِ یعنے مؤذن جب اذان دیوے اسکے جیسے لفظ سنکر آہستہ خود بھی
کہے اسکو اجابت مؤذن کہتے ہین اب کرنے سے رزق مین برکت ہوتی ہے ایضًا
مَنْ تَفَقَّہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ کَفَاہُ ھَمَّہٗ وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو
شخص علم فقہ دین سنوارنے کے واسطے پڑھتا ہے حق تعالی اسکی فکر کھانے کپڑے کی دور

کرتا ہی اور اسکو اتنا رزق دیتا ہی کہ جسکا حساب نہین یعنے فتوحات غیبی اسکو ملتے ہین ایضاً
حرز الامان مین لکھا ہی اسم مبارک یا عزیز یا حکیم ہر روز بارہ سو مرتبے پڑھا کرے چندروز مین تونگر
ہوجائیگا ایضاً اوراد رحمانی مین خواجہ محمد پارسا سے منقول ہی یَا حَيُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبے اوّل و آخر درود گیارہ مرتبے پڑھا کرے دو جہان مین
رحمت و برکت حاصل ہوگی اسمین شک نلاوے خَوَاصُ الْاَسْمَاءِ حَقٌّ وَخَوَاصُ الْاَشْیَاءِ حَقٌّ
یعنے ہر اسم کی اور ہر شئی کی خاصیت برحق ہی ۵ ایضاً ہر جمعہ کے روز بعد از صلوٰۃ پانچ سو ستر مرتبے
یہہ دعا پڑھے اوّل و آخر درود ایک سو بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۵ مجرب ہے

رباعی

ای کہ ہستی طالب راہِ صواب — رو مگردان زین کتاب مستطاب
خوبیش بنگر دلیل از من مخواہ — آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

قطعہ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنّا

دولت بے زوال را دیدم — ہر ورق خوشنما چو گلشن سیر
مفلسان را چہ مایۂ اقبال — اغنیا را ہمای اوج بطیر
بہ تمنّا چہ خوب ہاتف گفت — سال طبع کتاب تحفۂ خبیر
۱۳۰۲

ایضاً

سیّدِ عالی نسب ذی اقتدار — صاحب ثروت میانِ شیخ و شاب
عبد فتّاح نام با خلق عمیم — شد تخلّص اشرف و مفتی خطاب
صد مسائل صد فوائد جمع کرد — در غنا و فقر قولِ انتخاب
بہر تاریخش تمنّا فکر کرد — گفت ہاتف سال را کردہ حساب
از سر شکر و غنا و دادِ حق — خوش ببین تاریخ طبع این کتاب
۱۳۰۲

تمت تمام شد